إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا (النساء)

بیشک نماز ایمان والوں پر پابندی وقت کے ساتھ فرض ہے

مقامِ نماز

قرآن و سنت کی روشنی میں

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

www.KitaboSunnat.com

ناشر:-

رحمانیہ دارالکتب

امین پور بازار فیصل آباد، پاکستان، فون ۳۲۹۱۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (النساء ۱۰۳)

بیشک نماز ایمان والوں پر پابندیِ وقت کے ساتھ فرض ہے۔

مقامِ نماز

قرآن وسُنّت کی روشنی میں

بسلسلۂ اہتمام و اکرامِ نماز قرآن مجید میں وارد شدہ ۶۴ آیات کی بزبان مفسرین، دلنشین مکمل تفسیر اور اس ضمن میں بہت سی احادیثِ مبارکہ کی مفصل تشریح۔

پنجگانہ نماز ادا کرنے پر بے مثال انعام اور ترکِ نماز پر ہولناک انجام اور ضروری و اہم احکامِ نماز کا بیان۔

عبدالرحمٰن عاجز

ناشر رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد پاکستان فون ۳۲۹۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز

ہفتہ سے عبادات میں مقام نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحقِ مؤلف محفوظ ہیں

۲۵۲.۱
م-۵۱۴

مقامِ نماز

طبع اوّل اپریل سنہ ۱۹۹۰ء

تعداد ۱۱۰۰

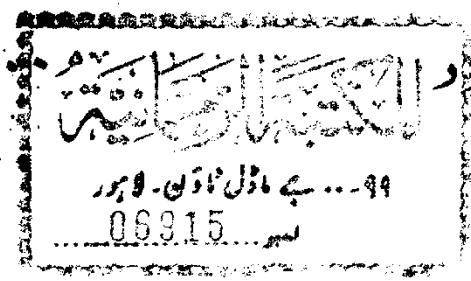

مصنف

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

ناشر

رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد - فون ۳۲۹۱۶ پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
انتساب	۲۷	جو شخص اللہ کیلئے مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے جنت میں گھر بناتا ہے	۳۹
حرفِ اول	۲۸	گم شدہ چیز کو مسجد میں تلاش کرنا یا اُس کا اعلان کرنا	۴۰
نماز جمیع عبادات کا خلاصہ اور اُن کی حسین و جمیل صورت ہے	۲۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنی بستیوں میں مساجد تعمیر کرائیں اور اُنہیں صاف ستھرا رکھیں	۴۱
دردمندانہ درخواست	۳۰	لہسن اور پیاز کھا کر کوئی شخص ہماری مسجد کے قریب نہ آئے جب تک اُسکی بُو زائل نہ ہو جائے۔	۴۲
تقریظ حضرت علامہ مفتی عبدہ	۳۱		
شیخ القرآن والحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد پاکستان			
نماز کے متعلق قرآن مجید میں وارد شدہ آیات کی تفصیل	۳۴		
مساجد۔ اہل ایمان کی صفات	۳۸		

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
لہسن اور پیاز کھا کر کوئی شخص ہمارے قریب نہ آئے اور نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔	۴۳	مسجدِ نبوی میں صفائی کرنے والی عورت کا اعزاز واکرام	۵۰
لہسن اور پیاز کھانے والا ہماری مسجدوں اور ہم سے دور رہے	۴۳	رات کے اندھیرے میں نماز کیلئے مساجد میں جانے والوں کیلئے قیامت کے دن اُنکے چاروں طرف مکمل نور ہوگا۔	۵۲
لہسن و پیاز اور کراث کھا کر اُس وقت تک مسجد میں نہیں آنا چاہئے جب تک اسکی بُو ختم نہ ہو جائے۔	۴۴	جو اپنے گھر سے صحیح طور پر وضو کر کے مسجد جاتا ہے (نماز کیلئے) وہ اللہ تعالےٰ کا مہمان ہے	۵۲
مسجد میں بیٹھے ہوئے اذان سُن کر مسجد سے نکل جانا بغیر شرعی عذر کسی کیلئے اجازت نہیں۔	۴۶	مسجد سے جس کا گھر جتنا دور ہوگا اور وہ جتنے قدم اٹھا کر نماز باجماعت کیلئے مسجد جائے گا اُس کے ہر قدم پر ایک برائی مٹائی جائیگی	۵۳
مسجد میں بیٹھے ہوئے اذان سُن کر بغیر شرعی عذر مسجد سے نکل جانا	۴۷	محوِ معصیت اور رفعتِ درجات کا مؤثر ترین نسخہ	۵۴
مسجد میں نماز باجماعت ادا کر کے جو شخص دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے۔	۴۸	جو شخص جس قدر مسجد سے دور رہتا ہے اور وہ نماز باجماعت ادا کرتا ہے اُسی قدر اُسکو اجر و ثواب بھی زیادہ ملتا ہے	۵۴
مساجد میں دنیوی باتیں کرنا	۴۹	گھر سے وضو کر کے مسجد میں نماز کیلئے جانا	۵۵
مساجد میں اخبارات پڑھنا	۴۹		

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
مساجد اور بازار	۵۷	مسجدوں کو ظاہری نقش و نگار	۶۵
وہ سات آدمی قیامت کے دن جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دے گا۔	۵۸	اور بیل بوٹوں سے آراستہ کرنا	۶۵
بازار میں داخل ہونے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت جب تک بازار میں رہو کلمۂ توحید پڑھتے رہو	۶۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی	۶۵
ایک مرتبہ کلمۂ توحید پڑھنے سے	۶۲	قیامت کے نشانات میں سے ایک بھی ایک نشانی ہے کہ لوگ مسجدوں کے بارہ میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں فخر و مباہات کرینگے	۶۶
اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے دس آدمی آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔		مسجد میں بیٹھنے سے قبل دو رکعت نماز پڑھنا سُنّت ہے۔	۶۷
بازار اللہ تعالیٰ کے ذکر اور فکرِ آخرت سے غافل کر دینے والے مقامات ہیں	۶۴	سفر سے واپس لوٹنے پر پہلے مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھنا پھر گھر آنا	۶۷
کلمۂ توحید کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجۂ ذیل دعا بھی فرمائی ہے کہ بازار میں پڑھنی چاہئے۔	۶۴	مساجد میں روشنی کرنے کا ثواب	۶۸
		مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے نکلنے کی دُعا	۶۹
		مسجد میں داخل ہونے کی دوسری دُعا	۶۹
		طہارت	۷۰
		طہارت نصف ایمان کے برابر ہے	۷۰
		طہارت ایمان کا حصہ ہے	۷۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
قضاءِ حاجت کے وقت قبلہ کی طرف نہ مُنہ ہو اور نہ پیٹھ	۷۱	وضو سے پہلے مسواک	۸۱
قضاءِ حاجت کے وقت بیت الخلاء میں داخل ہونے سے قبل دُعا	۷۲	گھر میں داخلہ کے وقت مسواک	۸۱
قضاءِ حاجت سے فارغ ہونے کے بعد کی دُعا	۷۳	پانچ موقعوں پر مسواک کی اہمیت زیادہ ہے۔	۸۲
غسل جنابت	۷۴	اہمیتِ مسواک	۸۲
وضو، نماز، غسل، تیمم	۷۵	وضو سے پہلے پڑھیں	۸۳
تیمم وضو اور غسل کے قائم مقام ہے	۷۶	وضو کے بعد یہ دعا پڑھیں	۸۳
تیمم کا طریقہ	۷۶	نماز کی چابی وضو	۸۴
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیمم کرکے دکھلا رہے ہیں	۷۶	اچھی طرح وضو کرنا	۸۴
پاک مٹی مسلمان کیلئے سامانِ طہارت ہے اگرچہ پانی دس سال تک نہ ملے	۷۸	چوری کے مال سے نہ تو صدقہ قبول ہوتا ہے اور نہ بغیر وضو کے نماز قبول ہوتی ہے	۸۵
مسواک	۷۹	سنّت کے مطابق جب کوئی وضو کرتا ہے اور پھر نماز پڑھتا ہے تو اسکے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، جو اُس نماز سے دوسری نماز کے درمیان ہونگے	۸۶
مسواک سے نماز کی فضیلت ستر گنا بڑھ جاتی ہے۔	۷۹	حضرت عثمان سنّت کے مطابق وضو کرکے دکھلاتے ہیں	۸۷
مسواک منہ کو پاک اور اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے والی چیز ہے	۸۰	علامتِ ایمان اہتمامِ وضو اور التزامِ نماز ہے	۸۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
وضو جنت کے آٹھوں دروازوں کی کنجی ہے۔	۸۹
قیامت میں وضو کے اعضاء روشن ہونگے	۸۹
اذان	۹۱
اذان میں آواز کی بلندی	۹۱
جو اذان کہے وہی اقامت کہے	۹۱
مؤذن کیلئے اذان پر اجرت لینا کیسا ہے؟	۹۲
اماموں اور مؤذنوں کے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاء خیر	۹۲
اذان اور مؤذنوں کی عظمت و فضیلت	۹۰
قیامت کے دن مؤذنوں کی گردنیں بلند کر دی جائینگی	۹۰
قیامت کے دن تین قسم کے آدمی کستوری کے ٹیلوں پر خوش بیٹھے ہونگے اُن خوش بختوں میں اذان دینے والے بھی ہونگے	۹۵
سات سال اذان دینے پر جہنم سے آزادی کا سرٹیفکیٹ	۹۵
اذان سُن کر کلمۂ شہادت پڑھنے پر گناہوں کی معافی	۹۶
وعدۂ شفاعت	۹۷
اہمیتِ نماز	۹۸
نماز گناہوں کی اس آگ کو جو رفتہ رفتہ گلشنِ دل کو جلا دینے والی ہوتی ہے۔	۹۹
اللہ تعالیٰ نے تمام رسولوں کو نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم فرمایا	۱۰۲
اللہ تعالیٰ سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کا حکم کر رہا ہے	۱۰۳
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز اور قربانی کا حکم ہو رہا ہے	۱۰۴
حوض کوثر	۱۰۴
مشرکوں اور بدعتیوں کو حوضِ کوثر پر آنے سے فرشتے روک دینگے	۱۰۷
حوضِ کوثر کی مٹی کستوری ہے	۱۰۸
اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویو	۱۱۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
اے ہمارے پروردگار میں نے اپنی کچھ اولاد کو ایک بے زراعت جنگل میدان میں تیرے محترم گھر کے قریب آباد کر دیا ہے	۱۱۴	نماز اور زکوٰۃ تمام حقوق اللہ اور تمام حقوق العباد کی جامع تعبیر ہے	۱۲۵
حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے اور اپنی اولاد کیلئے نماز پر استقامت کیلئے دعاء کر رہے ہیں۔	۱۱۷	حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نماز کا حکم ہو رہا ہے	۱۲۶
اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا نقل فرما رہے ہیں	۱۱۷	نماز کا حکم اللہ کے ذکر کو قائم و دائم رکھنے کیلئے دیا گیا ہے۔	۱۲۸
لوگوں کو نیکی کی دعوت دینا برائی سے روکنا شروط ایمان میں سے ہے	۱۱۸	اگر کوئی فرد یا اُمت نماز کو ضائع کر دے تو اُس نے پورے دین کو ضائع کر دیا	۲۸
تکمیلِ ایمان کی علامت	۱۱۹	حضرت لقمان اپنے بیٹے کو نماز کی وصیت کر رہے ہیں	۱۲۹
ابراہیم علیہ السلام اپنے لئے والدین اور تمام اہل ایمان کیلئے اہم اور خصوصی دعا کر رہے ہیں۔	۱۲۰	حضرت زکریا علیہ السلام اپنے حجرہ میں نماز پڑھ رہے ہیں	۱۳۰
نماز اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور زکوٰۃ فقراء و مساکین کا	۱۲۲	حضرت مریم علیہا السلام کو نماز کا حکم ہو رہا ہے	۱۳۲
اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تعریف فرما رہا ہے	۱۲۳	حضرت شعیب علیہ السلام کو اُن کی نماز کا طعنہ دیا جا رہا ہے	۱۳۳
		دین و شریعت کی بنیاد نماز اور زکوٰۃ پر ہے	۱۳۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
نماز ایمان ہے اور ایمان نماز ہے	۱۳۷
نیک لوگوں کو اگر حکومت مل جائے تو وہ نماز قائم کریں	۱۳۹
ہدایت و بشارت ایمان والوں کے لئے ہے	۱۴۰
نعیم جنت کے مستحق ۔ حقیقت میں اہلِ ایمان ہی ہیں	۱۴۱
آپ ایمانداروں سے کہدیجئے کہ وہ نماز قائم کریں	۱۴۵
نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ	۱۴۶
ایمان کے بعد نماز سے بڑھ کر کوئی عمل اہم و مؤکد نہیں	۱۴۷
بلحاظ اعمال سب سے زیادہ خسارے میں کون ہے	۱۵۰
اخلاص سے خالی ریا اور بڑے بڑے اعمال نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ، قیامت کے دن منتشر غبار کی طرح اُڑا دیئے جائینگے	۱۵۲
بدبخت ریاکار کا کوئی بھی عمل شرفِ قبولیت کے لائق نہیں	۱۵۳
ہم نے انسان کو نجات کا راستہ بتادیا ہے اب اُس کی اپنی مرضی ہے وہ شکر کرے یا کفر	۱۵۵
اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے	۱۵۶
نماز انسان کو ہر برائی سے روکتی ہے	۱۵۶
پانچ نمازوں کی ادائیگی	۱۵۸
اہل ایمان کی ایک قابل رشک خصوصیت	۱۵۹
یہ اپنی ہی بداعمالیوں کا نتیجہ اور سبب ہے	۱۶۰
دنیا میں ہم چھوٹا عذاب اسلئے بھیجتے ہیں تاکہ لوگ اسکا نمونہ چکھ کر قیامت کے ہولناک بڑے عذاب سے ڈر جائیں اور برائی کی راہ ترک کرکے نیکی کا راستہ اپنالیں	۱۶۳
اگر اللہ تعالیٰ اپنی معصیت (نافرمانی) کے سبب فوراً لوگوں کو اُسی وقت پکڑ لیتا تو	۱۶۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
اہل کتاب و مشرکین کو حکم ہو رہا ہے	۱۶۷	جو لوگ کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں	۱۸۷
انعام نماز	۱۶۸	نماز پڑھتے زکوٰۃ دیتے ہیں	
مومن مرد اور مومن عورتیں آپس	۱۷۱	اعمالِ صالحہ بے شبہ بے حد منافع	۱۸۹
میں ایک دوسرے کے دوست ہیں		والی تجارت ہے	
ایمان، نیک اعمال، نماز، زکوٰۃ اور	۱۷۳	نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو	۱۸۹
اطاعتِ رسولؐ کا ثمر		پنجگانہ نماز ادا کرنے پر	۱۹۲
حقیقی مومن	۱۷۵	انعام و اکرام	
مسلمان، اہل ایمان، فرماں بردار	۱۷۶	نمازیوں کو نہ دنیا کا غم ہوگا نہ	۱۹۴
سچ بولنے والے، صبر کرنے والے		آخرت کا خوف	
سات برس کے بچے کو نماز کا حکم کرو	۱۷۹	اے ایمان والو رکوع اور سجدہ	۱۹۵
بچے جب دس برس کے ہو جائیں	۱۷۹	اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو	
ہم نہیں مار کر نماز پڑھاؤ اور		تمام نیک اعمال اصل ایمان کی	۱۹۶
علیحدہ علیحدہ سُلاؤ		شاخیں ہیں	
جب بچہ داہنا ہاتھ اور اپنا بایاں	۱۸۰	تارکِ نماز اللہ تعالےٰ کی نظر میں	۲۰۰
ہاتھ تمیز کرنے لگ جائے تو اُسے		نماز کو ضائع کرنے کا انجام	
نماز کا حکم کرو (زبردستی نماز پڑھاؤ)		نماز سے بھاگنے والا جہنم کی طرف	۲۰۴
سچے ایماندار نماز کے پابند ہوتے ہیں	۱۸۲	بھاگ رہا ہے	
انفاق کے مصارف میں سب سے پہلے	۱۸۵	کبیرہ گناہوں اور بے حیائیوں	۲۰۹
قرابت داروں کا حق ہے		سے بچنے والے	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
نماز قائم کرو۔ مشرکین سے نہ مل جاؤ	۲۱۱
شرک کا مسئلہ نہایت اہم ہے	۲۱۲
مشرک پر جنت حرام اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے	۲۱۲
کوئی بڑے سے بڑا بہادر آدمی جہنم کی آگ کی تپش بھی برداشت نہیں کر سکتا	۲۱۳
شرک بہت بڑا جرم الیم اور ظلم عظیم ہے	۲۱۴
آپ اعلان کر دیجئے کہ میں تو صرف اپنے پروردگار کو پکارتا ہوں	۲۱۴
اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلان کرا رہا ہے کہ میں بھی اپنی جان کیلئے نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا	۲۱۵
آپ اعلان کر دیجئے آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی غیب نہیں جانتا مگر صرف اللہ تعالیٰ	۲۱۶
تارکِ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں۔ جس نے نماز ترک کی اُس نے کفر کیا	۲۱۷
جس نے نماز ترک کی اس نے شرک کیا بندے اور شرک کے درمیان ترکِ نماز ہی کا فاصلہ ہے	۲۱۷
بندے اور کفر کے درمیان ترکِ نماز ہی کا فاصلہ ہے	۲۱۸
بے نماز کا اسلام میں کچھ حصہ نہیں	۲۱۸
جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی وہ دین سے نکل گیا	۲۱۹
جس نے فرض نماز (بلا شرعی عذر) قصداً چھوڑ دی اللہ اُس سے بیزار ہے	۲۱۹
جس کی نماز فوت ہوگئی اُس کا اہل و عیال، مال و منال سب کچھ تباہ ہوگیا۔	۲۲۰
جس نے نماز ترک کر دی اُس نے کفر کیا۔	۲۲۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
بغیر شرعی عذر کے دو نمازوں کا جمع کرنا	۲۲۰
اُس کا دعویٰ دینداری باطل ہے	۲۲۱
جو نماز ادا نہیں کرتا نماز کا مقام دین میں ایسا ہے جیسا بدن میں سر کا	
بغیر شرعی عذر نماز ترک کرنا علانیہ کفر ہے	۲۲۲
جس نے نماز ترک کر دی	۲۲۲
جنت میں داخلہ کی شرط	۲۲۳
بے نماز کا حشر قیامت کے دن قارون۔ فرعون۔ ہامان و اُبی بن خلف کے ہمراہ ہوگا	۲۲۴
بے نماز صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں ۔ صحابۂ کرام کے نزدیک ترکِ نماز کفر تھا	۲۲۵
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں	۲۲۵
حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا قول	۲۲۶
حضرت ابن مسعودؓ کا فرمان	۲۲۶

مضامین	صفحہ
حضرت عمرؓ کا اعلان۔ جس نے نماز ترک کر دی، اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں	۲۲۶
خوبصورت نماز	۲۲۸
خشوع۔ قبولیتِ نماز کی شرط	۲۲۹
فلاح کیا ہے؟	۲۲۹
حضرت علی بن حسینؒ کا نماز میں استغراق	۲۳۲
جو نماز بغیر خشوع کے لاپروائی سے ادا کی جاتی ہے وہ نمازی کے مُنہ پر ماردی جاتی ہے۔	۲۳۴
صبر اور نماز تمام مصائب و آلام کا علاج ہے	۲۳۵
اے آدم کے بیٹے تو نماز میں اِدھر اُدھر کس طرف دیکھ رہا ہے	۲۳۷
سب سے بدترین چوری نماز کی چوری ہے۔	۲۳۸
نماز اللہ تعالےٰ کی عبادت ہے	۲۴۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
نماز میں اللہ تعالیٰ بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک وہ اِدھر اُدھر نہیں دیکھتا یا اُسکا وضو نہیں ٹوٹتا	۲۴۱
خبردار - بحالتِ نماز دائیں بائیں نہ دیکھیں	۲۴۱
نماز میں جب کوئی اپنا چہرہ اِدھر اُدھر پھیرتا ہے - تو اللہ تعالیٰ بھی اُس سے نظرِ رحمت پھیر لیتا ہے	۲۴۲
نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا ہلاکت کو دعوت دینا ہے	۲۴۲
خشوع کے بغیر نماز کا اجر	۲۴۳
جو نماز میں اِدھر اُدھر دیکھتا ہے شیطان اُسکی نماز کا کچھ حصہ اُچک لے جاتا ہے	۲۴۴
بحالتِ نماز اِدھر اُدھر تیزی سے لومڑی کی طرح دیکھنا اور مُرغ کی طرح ٹھونگیں مارنا	۲۴۴
کوّے کی طرح نماز میں ٹھونگیں لگانا اور ہمیشہ مقررہ جگہ نماز پڑھنا	۲۴۶
جب تکبیر ہو جائے اور امام نہ آئے	۲۴۷
خبردار - ہوشیار	۲۴۸
بے پروائی سے نماز ادا کرنے والوں کا ہولناک انجام	۲۴۸
بے وقت نماز پڑھنا	۲۵۰
نماز میں سہو سے مُراد نماز کا وقت ضائع کرنا ہے جسکی سزا بڑی سخت ہے	۲۵۰
نماز اگر پڑھتے بھی ہیں نمائش اور دکھاوے کی	۲۵۱
بے توجہی سے نماز پڑھنے والے کو حضور علیہ السلام نے تین مرتبہ نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم دیا پھر اُنہیں صحیح طور پر نماز پڑھنی خود سکھائی	۲۵۲
اس اُمت میں سب سے پہلے خشوع اُٹھ جائے گا	۲۵۵
نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رونا	۲۵۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
نماز کی حالت میں آسمان کی طرف دیکھنے پر وعیدِ شدید، ہر حرکت خشوعِ نماز کے خلاف ہے	۲۵۶
اللہ تعالیٰ اُس بندے کی نماز کی طرف دیکھتا بھی نہیں جو قومہ و رکوع اور دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں اپنی پیٹھ بھی سیدھی نہیں کرتا	۲۵۶
غافل دل کی نماز	۲۵۷
نماز میں میرا مُنہ قبلہ کی طرف ہوتا ہے	۲۵۷
معجزۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۵۸
زندگی پر نماز کا اثر	۲۵۹
سگریٹ اور حُقّہ نوشی	۲۶۰
اے ایمان والو شراب اور جُوا اور بُت وغیرہ اور قرعہ کے تیر یہ سب نجس چیزیں، گندی باتیں ہیں	۲۶۲
حُرمتِ شراب میں احادیثِ واردہ کا ذکر	۲۶۵
شراب کے دس متعلقات پر لعنت	۲۷۰

مضامین	صفحہ
قتل ہو جانا، آگ میں جل جانا قبول کر لینا چاہئے مگر نماز نہیں چھوڑنی چاہئے، اور شراب نہیں پینی چاہئے اس لئے کہ یہ تمام برائیوں کی چابی ہے	۲۷۹
مقصودِ نماز	۲۸۰
روزہ اور نماز اور صدقہ سے افضل عمل	۲۸۱
فضول گو شہید	۲۸۲
بیہودہ باتیں کرنے کا انجام	۲۸۴
نماز کے فوائد	۲۸۵
نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے	۲۸۶
اللہ تعالیٰ سے دوری کا سبب	۲۸۶
نماز ایک غرور کش عبادت ہے وہ اللہ سے قرب حاصل کرنے کا نسخۂ کیمیا ہے	۲۸۷
نماز اور ذکر سے دل کو سکون نصیب ہوتا ہے	۲۸۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس سے پانچ مرتبہ روزانہ غسل کرے تو کیا اُسکے بدن پر میل رہ جائیگی ؟	۲۸۸
جو پانی جاری ہوتا ہے وہ ہر قسم کی غلاظت و نجاست سے پاک ہوتا ہے	۲۸۹
خلوص کے ساتھ نماز ادا کرنے کا ثمر	۲۹۰
پانچ نمازوں کی ادائیگی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدۂ جنت	۲۹۱
قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال ہوگا	۲۹۲
دین میں نماز کی مثال جسم میں سر کی مثال ہے۔ جو نماز نہیں پڑھتا وہ دیندار نہیں ہے	۲۹۲
نماز جنت کی چابی ہے۔	۲۹۳
گناہوں کی آگ کو نماز کے پانی سے بجھاؤ	۲۹۳
نماز افضل ترین عمل ہے	۲۹۴
نماز دین کا ستون ہے جس نے نماز کو ترک کر دیا اُسکا کوئی دین نہیں	۲۹۵
تحفۂ معراج	۲۹۶
دن رات میں پانچ نمازیں	
پاک ہے وہ خدا	۲۹۷
قصۂ معراج	۲۹۸
معراج شریف	۳۰۷
معراج کے جسمانی ہونے پر قرآن و سنت کے دلائل اور اجماع	۳۱۳
مختصر واقعۂ معراج ابن کثیر کی روایت ہے۔	۳۱۵
واقعۂ معراج کے متعلق ایک غیر مسلم کی شہادت	۳۱۷
اسراء و معراج کی تاریخ	۳۲۰
مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ	۳۳۱
مسجد اقصیٰ اور ملک شام کی برکات	۳۲۲
معراج کی رات رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض مشاہدات	۳۲۳
راہِ خدا میں جہاد کرنے والے	۳۲۳
بے نمازوں کے سر پتھروں سے کچلے جا رہے ہیں	۳۲۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
تارکین زکوٰۃ	۳۲۳	والدین کے نافرمانوں کو سزا	۳۲۹
حرام کار مرد اور حرام کار عورتیں	۳۲۴	کسی کو بے گناہ قتل کرنے والوں کی سزا	۳۲۹
راستوں میں بیٹھ کر راہگیروں کو خوف زدہ کرنے والے	۳۲۴	متکبرین کا خوفناک انجام	۳۲۹
سود کھانے والوں کا انجام	۳۲۵	یہ کتاب (قرآن مجید) اللہ کا کلام ہے	۳۳۰
عیب جو اور آوازہ کشی لوگ	۳۲۵	اس میں کوئی شک نہیں	
غیبت کرنے والوں کا انجام	۳۲۵	ہمیں حکم ہوا ہے کہ رب العلمین کے تابعدار ہو جائیں اور نماز قائم کریں	۳۳۰
صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو مارڈالنے والے کا انجام	۳۲۶	نماز کا اہتمام کرنے اور زکوٰۃ دینے والوں کیلئے یہ کتاب (قرآن مجید) ہدایت اور بشارت بن نازل ہوئی ہے	۳۳۲
امانتوں میں خیانت کرنے والے	۳۲۶	جو نماز کا اہتمام کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔	۳۳۳
فتنہ باز و اعظین	۳۲۶	جسکی نماز قضا ہوگئی گویا اُس کا اہل و عیال مال و منال سب کچھ تباہ ہوگیا	۳۳۵
حلال کو چھوڑ کر حرام کی طرف لپکنے والے	۳۲۶	اگر تم اللہ کے رحم و کرم کے طلبگار ہو تو نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو	۳۳۵
یتیموں کا مال ہڑپ کرنے والے	۳۲۷		
بدکار عورتیں	۳۲۷		
شراب پینے والے	۳۲۷		
گانے بجانے والے مرد اور عورتیں	۳۲۷		
نوحہ گر عورتیں	۳۲۸		
فتنہ انگیز باتیں کرنے کا انجام	۳۲۸		

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
ریاکار عامل سے جہنم چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔	۳۳۷
اسلام کے بنیادی ارکان	۳۳۸
نماز فجر اور عصر کی فضیلت	۳۳۹
جس نے نمازِ فجر اور نمازِ عصر ادا کی وہ ہرگز جہنم میں داخل نہ ہوگا	۳۳۹
نمازِ فجر اور عصر کے وقت فرشتے آتے ہیں	۳۴۰
اُس وقت کو یاد کرو	۳۴۱
نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو	۳۴۳
اللہ تعالیٰ تمہارے ظاہری اور خفیہ اعمال سے پوری طرح خبردار ہے	۳۴۳
انسان کا ہر قول ہر فعل فرشتے لکھ رہے ہیں اور اُسکا نامۂ اعمال مرتب ہو رہا ہے۔	۳۴۴
چالیس روز اہتمام کے ساتھ نماز باجماعت مسجد میں پڑھنے کا اجر	۳۴۵
اسلامی برادری میں داخل ہونے کی تین شرطیں	۳۴۶

مضامین	صفحہ
منافق کی علامات	۳۴۸
منافق کی نماز	۳۵۰
منافقوں پر عشاء اور فجر کی نماز بہت بھاری ہے	۳۵۱
عشاء کی نماز سے پہلے سو جانا اور عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنا منع ہے	۳۵۲
منافق کے خصائل	۳۵۴
دنیا و آخرت میں تمام کامیابیوں کا راز	۳۵۵
لوگوں سے اچھی بات کہنا نماز ادا کرنا زکوٰۃ دینا نیکی ہے	۳۵۶
نماز کی پابندی کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو	۳۵۷
نماز کراہت و بے دلی سے ادا کرنے والے	۳۵۹
نفاق کے ساتھ کوئی بھی انفاق قبول نہیں	۳۶۰
مال و اولاد کی قدر و قیمت ایمان کے ساتھ ہے	۳۶۱
مال و اولاد کا پھندا	۳۶۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
اپنے پروردگار سے ڈرنے والے ہی نماز کی پابندی کرتے ہیں	۳۶۳
اہتمام نماز اور ادائے زکوٰۃ اللہ اور آخرت پر ایمان والوں کو اجرِ عظیم کی خوشخبری	۳۶۴
نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھکتے رہو	۳۶۵
نماز باجماعت ادا کرو	۳۶۵
فرض نماز باجماعت پڑھنے کے ارادہ کے ساتھ گھر سے نکلنا	۳۶۷
کسی گاؤں میں تین آدمی بھی اگر رہائش پذیر ہوں تو اُن پر لازم ہے کہ وہ نماز باجماعت کا اہتمام کریں	۳۶۷
عزت وعظمت کا معیار تقویٰ (خوفِ خدا) اور صالح عمل ہے	۳۶۹
مومن آپس میں (سب) بھائی بھائی ہیں	۳۶۹
جو کوئی کسی کو کسی مصیبت سے نجات دلائے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے مصائب سے اُسے بچائے گا	۳۷۰

مضامین	صفحہ
باجماعت نماز سے امیر کی اطاعت کا سبق ملتا ہے	۳۷۱
نماز باجماعت ادا نہ کرنے والا منافق ہے	۳۷۲
بلا جماعت نماز ادا کرنے والوں پر آنحضرت کا شدید ترین غصہ	۳۷۴
جو جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کرتے میرا دل چاہتا ہے کہ میں اُنکے گھروں کو آگ لگا دوں	۳۷۵
نابینا آدمی بھی باجماعت نماز ادا کرنے	۳۷۶
بجز شرعی عذر نماز باجماعت پڑھنا فرض ہے	۳۷۸
اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ جو شخص اذان سن کر بجز عذرِ شرعی نماز باجماعت ادا نہیں کرتا	۳۷۸
اذان سُن کر نماز کے لئے (مسجد میں) نہ آنا کفر ہے اور نفاق ہے۔	۳۷۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
جو جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا اُس پر شیطان مسلّط ہو جاتا ہے	۳۷۹	جو شخص مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں اس طرح ادا کرتا ہے کہ اس دوران اُسکی کوئی نماز فوت نہیں ہوتی اُس کیلئے نارِ جہنم اور عذاب اور نفاق سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔	۳۹۰
جو شخص جس قدر دُور سے مسجد میں نماز کیلئے آتا ہے اسی قدر اُسے ثواب زیادہ ملتا ہے	۳۸۱	مسجدِ قبا میں نماز پڑھنے کی فضیلت	۳۹۱
ایک صحابیؓ کا مکان مسجدِ نبوی سے کافی دُور تھا	۳۸۱	جمعہ کی فضیلت	۳۹۲
جو شخص اپنے گھر سے فرض نماز کیلئے نکلتا ہے، تو اس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے کوئی احرام باندھ کر گھر سے نکلے	۳۸۳	جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اُس وقت اللہ تعالیٰ سے جو بھی بہتر چیز مانگی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اُسے ضرور دیتا ہے	۳۹۳
جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا ثواب	۳۸۴	وہ ساعت جس میں کہ ہر مطلوبہ خیر طلب کرنے والے کو ملتی ہے	۳۹۳
تین مساجد کی طرف مسجد حرام (مکہ مکرمہ) مسجدِ نبوی (مدینہ منورہ) مسجدِ اقصیٰ (بیت المقدس) کے علاوہ (بالاہتمام) سفر نہیں کرنا چاہیئے	۳۸۵	جب نمازِ جمعہ کیلئے اذان سُن لو ہر قسم کا کاروبار خرید و فروخت چھوڑ دیا کرو	۳۹۵
مسجدِ الحرام مکہ مکرمہ میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے	۳۸۶	جمعہ کے روز غسل کی فضیلت	۳۹۸
		جمعہ کے دن ہر جوان مرد پر غسل واجب ہے۔	۳۹۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
جمعہ کے روز بدن کی صفائی کرنا سر اور ڈاڑھی میں تیل لگانا	۳۹۹	جمعہ کے روز سورۂ کہف پڑھنے کی فضیلت	۴۰۶
جمعہ کے روز جامع مسجد کے دروازے پر فرشتے رجسٹر لئے کھڑے ہوتے ہیں	۴۰۰	جو شخص جمعہ کی رات سورہ حٰمٓ الدخان پڑھتا ہے اُسے بخش دیا جاتا ہے	۴۰۷
جو اچھی طرح وضو کر کے جمعہ کی نماز کیلئے آتا ہے	۴۰۲	امام جب خطبہ دے رہا ہو اور نمازیوں میں سے کوئی بول رہا ہو تو اُسے اُسکی غلطی سے روکنا بھی غلطی ہے	۴۰۸
جمعہ کیلئے جانے آنے میں جو قدموں پر غبار پڑتا ہے وہ قدم جہنم کی آگ پر حرام ہیں	۴۰۲	خطبہ کی حالت میں بولنے والے کی مثال گدھے کی ہے	۴۰۸
خطبۂ جمعہ پوری محویت، استغراق اور انہماک سے سننا فرض ہے	۴۰۳	خطبۂ جمعہ میں صفوں کو چیرتے ہوئے اور نمازیوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے مسجد میں کسی جگہ بیٹھنا سخت منع ہے	۴۰۹
حضرت عمرؓ کی حضرت عثمان پر خفگی ۔ نمازِ جمعہ میں دیر سے آنے کا نتیجہ	۴۰۴	جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے کی فضیلت	۴۱۰
جمعہ کی اذان سن کر جو شخص نماز کیلئے مسجد میں نہیں آتا اللہ تعالیٰ اُسکے دل پر مُہر لگا دیتا ہے اور اُس کا دل منافق کا بنا دیتا ہے	۴۰۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھنے والے قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہونگے	۴۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
جس مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں پڑھا جاتا وہ مجلس ندامت و حسرت کا سبب بن جاتی ہے	۴۱۲
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس رحمتوں کا نزول	۴۱۲
درود و سلام	۴۱۳
نمازِ تہجد	۴۱۴
نیک بندوں کے اوصاف	۴۱۵
فکرِ مندانِ آخرت	۴۱۶
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازِ تہجد کا حکم ہو رہا ہے	۴۱۹
اے کپڑوں میں لپٹنے والے رات کو (نمازِ تہجد کیلئے) قیام کیا کریں	۴۲۰
نمازِ تہجد کیلئے آنحضرتؐ جب قیام فرماتے تو درج ذیل دعائیں پڑھتے اور سورۂ آل عمران کی آخری (۱۰) آیات تلاوت فرماتے	۴۲۲
صحیح مسلم میں ہے آپ رات کو جب سو کر اٹھتے تو یہ دعا پڑھی	۴۲۳
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز مع وتر گیارہ رکعتیں پڑھتے	۴۲۴
۸ رکعات تہجد کی اور ۳ وتر کی	
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ تہجد کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ بیماری اور کسلمندی کی حالت میں بیٹھ کر ادا کرتے	۴۲۵
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تہجد کی نماز میں اسقدر طویل قیام فرماتے کہ آپؐ کے قدم مبارک متورم ہو جاتے	۴۲۶
حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں اگر رات نہ ہوتی (نمازِ تہجد کیلئے) تو میں دنیا میں رہنا پسند نہ کرتا	۴۲۶
حضرت ابوذر غفاریؓ	۴۲۷
رات کا جب تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے۔	۴۲۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
نفل نماز کا گھر میں مستحب ہونا	۴۲۸
رمضان کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے ہیں۔ اور فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز تہجد کی نماز ہے۔	۴۲۹
اللہ تعالیٰ بندے سے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری درمیانی حصہ میں ہوتا ہے	۴۲۹
نمازِ تہجد سلف صالحین کی خصلت اور قربِ الٰہی کا ذریعہ برائیوں کو مٹانے اور گناہوں سے حفاظت کا نسخۂ اکسیر ہے	۴۳۰
نمازِ تہجد کی فضیلت	۴۳۰
نمازِ تہجد پڑھنے والوں کو میدانِ محشر میں سب کے سامنے کھڑا کیا جائے گا پھر انہیں بغیر حساب جنت میں داخل کر دیا جائے گا	۴۳۱
صلوٰۃ الحاجۃ۔ کسی بھی اہم کام سے پہلے دو رکعت نماز ادا کریں پھر یہ دعا پڑھیں	۴۳۲

مضامین	صفحہ
اللہ تعالیٰ کے خزانوں کی چابی	۴۳۲
صلوٰۃ استخارہ	۴۳۴
صلوٰۃ التسبیح	۴۳۷
صلوٰۃ التسبیح کی تاثیر اور برکت	۴۳۹
نماز استسقاء۔ قحط کے زمانہ میں	۴۴۱
اللہ تعالیٰ سے بارش طلب کرنا	
استسقاء میں امام کا دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا	۴۴۱
نماز استسقاء کی دعا	۴۴۲
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دفعہ قحط پڑا تو آپؐ نے صلوٰۃ استسقاء پڑھی اور اللہ کے حکم سے اسی وقت بارش ہوئی	۴۴۲
نمازِ استسقاء کے وقت عاجزانہ انداز معمولی لباس	۴۴۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
مسافر کی نماز سفر کی حالت میں	۴۴۷
بھی نماز معاف نہیں	
اسلام شریعت میں سب سے اہم	۴۴۷
حکم نماز کی ادائیگی ہے	
صلوٰۃ الخوف ۔ نماز میدانِ جہاد	۴۴۸
میں دورانِ جنگ بھی معاف	
نہیں ہے	
تمام نمازوں کی پابندی رکھو	۴۵۳
(خصوصاً) درمیانی نماز (عصر) کی	
صلوٰۃ الوسطیٰ سے مراد عام علماء	۴۵۴
کے نزدیک نمازِ عصر ہے	
بنی اسرائیل سے معاہدہ	۴۵۵
نماز کو حق اور واجب جاننے والا	۴۵۶
جنت میں داخل ہوگا	
صلوٰۃ الکسوف	
سورج اور چاند کو گہن لگنے کے	۴۵۷
وقت نماز پڑھنا	
صلوٰۃ التوبہ ۔ توبہ کی نماز	۴۵۹
سچی توبہ کی علامت	۴۶۰
رمضان المبارک میں نمازِ تراویح	۴۶۳

مضامین	صفحہ
نمازِ تراویح بے حد فضیلت والا عمل ہے	۴۶۴
وتر ۔ وتروں میں یہ دعاءِ قنوت	۴۶۵
پڑھنا سُنّت ہے	
وتروں کے بعد ۔ مندرجۂ ذیل	۴۶۶
کلمات تین دفعہ پڑھیں تیسری بار	
بلند آواز سے	
وتر ضرور پڑھیئے ۔ وتر کی رکعات	۴۶۶
ایک، تین، پانچ، سات اور	
نو احادیث سے ثابت ہیں	
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی	۴۶۷
تین رکعت میں بالترتیب سورۂ اعلیٰ	
سورۂ کافرون ۔ اور سورۂ اخلاص	
پڑھتے تھے	
صلوٰۃ العیدین (عید الفطر اور	۴۶۸
عید الاضحیٰ کی نماز)	
عید الفطر کی نماز کے لئے جانے سے	۴۶۸
پہلے طاق کھجوریں کھانا	
عید الاضحیٰ میں نماز کے بعد کچھ	۴۶۸
کھانا چاہیئے ۔	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر میں نماز پہلے اور خطبہ بعد میں سُنّت ہے	۴۶۹
عیدالاضحیٰ میں نماز پہلے پڑھی جائے اور قربانی نماز کے بعد	۴۶۹
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں پہلی رکعت میں قراءت اور رکوع سے قبل تکبیر تحریمہ کے علاوہ سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے	۴۷۰
عیدین کی نمازوں میں نہ اذان ہے اور نہ تکبیر	۴۷۱
عیدین کی نماز سے پہلے اور نہ بعد نمازِ نفل نہیں	۴۷۱
عیدین کی نماز میں عموماً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قٓ والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر پڑھتے تھے۔	۴۷۱
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عید کیلئے ایک راستے سے جاتے اور دوسرے سے	۴۷۲

مضامین	صفحہ
واپس لوٹتے	
قیامت کے دن زمین کا وہ حصہ جس پر انسان اللہ تعالیٰ کی اطاعت یا معصیت کرتا ہے انسان کے عمل پر گواہی دے گا۔	۴۷۳
جس نے نماز سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر لیا وہ دوبارہ ذبح کرے	۴۷۳
عید کی نماز میں عورتوں کی شمولیت	۴۷۴
سُنّتیں اور نوافل	۴۷۵
نوافل کا ایک خاص فائدہ	۴۷۶
فرض نمازوں میں اگر کوئی قصور رہ گیا تو اُسے نوافل سے پورا کیا جائیگا	
مغرب کے بعد ۶ رکعات نماز کا ثواب	۴۷۸
صلوٰۃ الضحیٰ (نمازِ چاشت) ۱۲ رکعات	۴۷۸
نمازِ جنازہ کی مسنون دعائیں	۴۷۹
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مسلمان کی وفات پر نمازِ جنازہ پڑھنا	۴۸۰
نابالغ بچے کی نمازِ جنازہ کی دُعا	۴۸۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
نمازِ جنازہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیرات پڑھیں	۴۸۱
صحیح اور مکمل وضو قبولیتِ نماز کی شرط ہے	۴۸۳
نماز تاخیر سے بے وقت پڑھنے پر وعید شدید	۴۸۳
صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے عورتیں بھی پڑھتی تھیں	۴۸۴
رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت	۴۸۵
خادموں کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم	۴۸۶
بیویوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت	۴۸۷
ہر گنہگار بخوبی واقف ہے کہ اس کا انجام جہنم ہے	۴۸۸
اوقاتِ نماز قرآن مجید کی روشنی میں	۴۸۹
نبی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کیجئے (آفتاب ڈھلنے کے بعد) سے رات کے اندھیرے ہونے تک اور صبح کی نماز بھی	۴۸۹
اشیائے کائنات کا رکوع وسجود	۴۹۰
نماز حصولِ صبر واستقامت کیلئے	۴۹۰
اوقاتِ نماز احادیث کی روشنی میں	۴۹۲
وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت	
عذر اور ضرورت میں نماز کے وقت کا بیان	۴۹۳
نمازِ صبح، ظہر اور عصر کا وقت	۴۹۴
سردی میں ظہر جلدی پڑھنا اور گرمی میں ٹھنڈے وقت	۴۹۵
گرمی میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت پڑھنے کا بیان	۴۹۵
عصر کی نماز کا وقت	۴۹۶
صحابہ کرامؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نمازِ عصر پڑھ کر اپنے گاؤں سورج کی تیز روشنی میں پہنچ جاتے	۴۹۶
نمازِ مغرب کا وقت	۴۹۷
عشا کی نماز کا وقت	۴۹۸
نمازِ فجر کا وقت	۴۹۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
نماز کی مسنون دعائیں	۵۰۰	نمازِ فجر کے بعد سورج نکلنے تک	۵۰۸
تکبیر تحریمہ	۵۰۰	نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۵۱۰
دُعائے استفتاح	۵۰۰	مندرجہ ذیل بُری خصلتوں سے خود بھی	
تعوذ	۵۰۲	پناہ مانگتے اور اُمت کو بھی اس کی	
سورۂ فاتحہ	۵۰۲	تلقین فرمائی	
رکوع اور سجدہ کی دعائیں	۵۰۳	نماز کے بعد معوذات یعنی قُل اعوذ	۵۱۱
قومہ۔ رکوع اور سجدہ کے	۵۰۴	برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس	
درمیان قومہ کی دعاء		پڑھنا ــــ نماز کے بعد تسبیح	۵۱۱
سجدہ کی دعائیں	۵۰۴	آیۃ الکرسی	۵۱۲
دونوں سجدوں کے درمیان	۵۰۵	وہ خوش قسمت انسان جس کیلئے	۵۱۴
جلسہ کی دُعاء		ستر ہزار فرشتے دعائیں کرتے ہیں	
دو رکعتوں کے بعد تیسری رکعت	۵۰۵	نمازِ فجر کے بعد کلام کرنے سے پہلے	۵۱۶
سے پہلے التحیات اور تشہد		دس بار کلمۂ توحید پڑھنا	
آخری رکعت میں التحیات اور	۵۰۶	نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد	۵۱۷
کلمۂ شہادت کے بعد درود شریف		درود شریف پڑھنے کی فضیلت	
اور دوسری دعائیں		اشتہارات	
درود کے بعد یہ دعا پڑھیں	۵۰۶		
تشہد میں اُنگلی اُٹھانا	۵۰۷		
نماز کے بعد دعائیں اور وظائف و اوراد	۵۰۸		

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

میں اپنی یہ تالیف۔ مقامِ نماز۔ اُن خوش قسمت مومنوں کے نام منسوب کرنے میں خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ جو دن رات میں پانچوں فرض نمازیں سُنّت کے مطابق اور خشوع و خضوع کے ساتھ با جماعت ادا کرتے ہیں۔ نمازِ تہجد کے علاوہ کثرت سے دوسرے نوافل کے ساتھ اپنے کریم آقا اللہ تعالےٰ کا قُرب حاصل کر رہے ہیں۔ اور ہر بُرائی سے بچتے ہیں جو کہ مقصودِ نماز ہے۔

جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے۔

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ

نماز تمام بے حیائیوں اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔

(العنکبوت ۴۵)

تو جرم سے بشر کو بچاتی ہے اک نماز
ہوتی ہے ترک ہر بُری عادت نماز سے

عبدالرحمٰن عاجز
۳۱/ اکتوبر ۱۹۸۹ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ اوّل

یہ قاعدہ کی بات بھی ہے اور مشاہدہ کی بھی، دنیا میں کوئی شخص کسی شخص سے کوئی نیکی کرتا ہے، اُس کی کوئی حاجت پوری کرتا ہے۔ تو جس سے کوئی نیکی کی گئی اور اُس کی کوئی حاجت پوری کی گئی اگر وہ نیک سرشت ہے، شریف ہے اور دیانت دار ہے۔ وہ اپنے محسن کے احسانات کو کبھی نہیں بھلاتا خلوت میں اُس کو یاد رکھتا ہے۔ اُس کے لئے دعائیں کرتا ہے اور جلوت (محفلوں) میں اپنے احباب سے اُس کا تذکرہ نہایت ادب و احترام سے کرتا ہے، اُس کی یہ کوشش ہوتی ہے۔ کہ زندگی میں کسی نہ کسی طرح اپنے اس محسن کے احسان کا بدلہ چکا دیا جائے۔ اب آپ اپنے حقیقی محسن ربِ کائنات کے بے پایاں احسانات کا جائزہ لیجئے۔ انسان کو اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا کتنا خوبصورت؟ سبحان اللہ انسان اللہ تعالےٰ کی زمین پر چل پھر رہا ہے۔ اس کی ہوا استعمال کر رہا ہے۔ اس کا عطا کردہ پانی پی رہا ہے۔ اس کی دی ہوئی روزی کھا رہا ہے۔ اس کی بخشی ہوئی بیوی، عطا کردہ اولاد اور مرحمت فرمودہ اقرباء و احباب کی رفاقت، مودت موانست، محبت و وفا اور خوشی و غمی میں ساتھ دینے کی اعلیٰ ترین نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔ یہ سورج، چاند اور ستارے یہ کھیتیاں، باغات، خوشبودار پھول، یہ دشت و جبل یہ گائیں بھینسیں، اونٹ، گھوڑے، گدھے حتےٰ کہ نباتات و جمادات سب انسان کے کام آ رہے ہیں اور اللہ تعالےٰ نے انسان کی خدمت کے لئے پیدا کئے ہیں، اور انسان کی پیدائش کا مقصد ان الفاظ میں بیان فرمایا۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذّاریات ۵۶) میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے پیدا کیا ہے)

نماز تمام عبادات کا خلاصہ اور اُن کی حسین و جمیل صورت ہے

نماز معبودِ حقیقی اور اپنے محسن حق تعالیٰ کا حق ہے
حقدار کر اُس کا حق ادا کرنا حقائق کا تقاضا اور حق پسندی کا اظہار اور ایک
محقق و مدبر اور منصف و عادل آدمی کا شعار ہے۔
کسی بھی حقدار کا حق غصب کرنا حقیقت کا انکار اور حقانیت سے
فرار ہے جو کہ ایک بدترین جرم اور عظیم ظلم ہے، جس کی سزا اس قدر خوفناک ہے
کہ ضعیف انسان کی نظر اُس کے نظارے کی بھی قوت نہیں رکھتی۔
العیاذ باللہ اللہ تعالیٰ ہمیں فہم و شعور عطا فرمائے اور نماز
کا پابند بنائے۔

کہیں ایسا نہ ہو عاجزؔ اچانک موت آجائے
کسی کا حق اگر تجھ پہ ہو تو فوراً ادا کر دے

عبدالرحمٰن عاجزؔ
۲۴ نومبر ۱۹۸۹ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دردمندانہ درخواست

کاش کسی کے گوشۂ دل میں اُتر جائے اور وہ خوش قسمت اس پر عمل کر کے اپنی دنیا سنوار لے اور آخرت بھی۔ اور میری آنکھیں بھی ٹھنڈی ہو جائیں۔ واجب الاحترام بزرگو — قابلِ قدر دوستو، مستحقِ شفقت بچّو نہایت درجہ لائقِ عزت و عظمت میری ماؤں، میری بہنو اور میری پیاری بیٹیو۔ آپکی خدمتِ اقدس میں انتہائی عجز و ادب اور محبت و مودت سے عاجزانہ گزارش ہے۔ کہ اپنے کریم و رحیم آقا رب کائنات کے سامنے سرِ تسلیم خم کر کے یعنی پنجگانہ نماز کا اہتمام کر کے اقرار کریں کہ ہم تیری مخلوق ہیں اور تو ہمارا خالق ہے ہم حقیقت میں تیرے عباد (بندے) ہیں اور تُو حقیقتاً ہمارا معبود ہے۔

خیر اندیش عبدالرحمٰن عاجز مایرکوٹلوی
۲۰/ دسمبر ۱۹۸۹ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

حضرت علامہ مفتی محمد عبدہ مدظلہ العالی شیخ القرآن والحدیث
جامعہ سلفیہ فیصل آباد پاکستان

اسلام انقیاد و تسلیم سے عبارت ہے اور ارکانِ خمسہ کا بجا لانا عملی مظاہرہ ہے اور اسی کا نام عبادت ہے بشرطیکہ خلوصِ نیت اور خشوع و خضوع سے ہو۔

ان ارکانِ خمسہ میں سے بعض کا تعلق لسان سے ہے اور بعض کا تعلق قلب اور جوارح سے ہے اس لئے علماء نے لکھا ہے کہ عبادات تین قسم پر ہیں۔

(الف) عباداتِ بدنیہ (ب) عباداتِ مالیہ (ج) عباداتِ لسانیہ اور تشہد کی دعا میں نمازی اعتراف کرتا ہے کہ تحیات و صلوات اور طیبات یعنی تینوں قسم کی عبادت خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور سورۃ فاتحہ میں بھی ہر قسم کی عبادت اللہ تعالیٰ کے لئے ہونے کا اعتراف ہے اور یہ کہ تمام انعام یافتہ بزرگ ہستیاں بھی اسی راہ پر گامزن رہی ہیں جن میں انبیاء صدیقین، شہداء اور صالحین قسم کے تمام افراد پائے جاتے ہیں۔

ان ارکانِ اسلام میں نماز "ایک ایسی عبادت ہے جو تمام قسم کی بدنی اور نفسانی عبادت پر مشتمل ہے بلکہ اس میں یک گونہ مالی عبادت بھی پائی جاتی ہے اور علیٰ وجہ الکمال عبودیت کا مظہر ہے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، خلفاء، صحابہ کرام اور تابعین سلف صالح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقامتِ صلاۃ پر زور دیتے رہے اور پھر تصنیف و تالیف کے دور میں فقہاء اور محدثین نے اس پر بہت سی مستقل کتابیں لکھیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ اُن کے سامنے بھی نماز کی کتنی بڑی اہمیت تھی۔

یہ تمام کتابیں عربی زبان میں ہیں اور ان میں صحت و احتیاط کے ساتھ مسند حدیثیں جمع کی گئیں ہیں۔

اردو زبان میں علماءِ پاک و ہند نے نماز کے مسائل پر تالیفات لکھی ہیں اور لکھ رہے ہیں حالیہ تالیفات میں حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی کی کتاب الصلاۃ نہایت معروف ہے کیونکہ مرحوم نے تمام مسائل پر تفصیل سے بحث کی ہے اس لئے دوسری کتابوں کی نسبت زیادہ مقبول ہے۔

اب مولانا عبدالرحمٰن عاجز کی یہ کتاب آپ کے زیرِ مطالعہ ہے جو بہت سی خوبیوں کی وجہ سے پہلی کتابوں پر فائق نظر آتی ہے مولانا نے اس کتاب میں از سرِ نو تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا ہے مثلاً مقاصدِ صلاۃ خشوع و خضوع نماز با جماعت، اسلامی معاشرہ میں نماز کی اہمیت مختلف نمازیں جمعہ۔ تہجد، تراویح۔ وتر۔ عیدین۔ جنازہ وغیرہ

نماز کے شرائط۔ انسان کے کردار پر نماز کے اثرات، مسنون دعائیں وغیرہ اور یہ تمام مسائل مستقل عناوین کے تحت باحوالہ جمع کر دیئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ کسی مسلمان گھر میں اس کتاب کے ہوتے ہوئے مزید معلومات کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

اور اس بات میں دوسری کتابوں سے بھی بے نیازی ہو جاتی ہے۔

الغرض نماز کے موضوع پر یہ ایک انسائیکلوپیڈیا ہے اور بچوں کو نماز کے مسائل پڑھانے کے لئے ایک استاذ ہے اور اس کے مطالعہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک آدمی تمام مسائل جان سکتا ہے۔

مولانا عاجز صاحب کو اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے کہ انہوں نے دلائل کے ساتھ اس پر اپنے اشعار اور رباعیات کو بھی جمع کر دیا ہے جس سے کتاب کے علمی ہونے کے ساتھ ادبی چاشنی بھی پیدا ہو گئی ہے جو اہلِ ذوق کیلئے مزید دلچسپی کا باعث بن سکتی ہے آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مؤلف کو مزید توفیق عطا فرمائے کہ وہ فکرِ آخرت پر یہ سلسلہ جاری رکھیں اور وعظ و نصیحت سے اسلامی خیر خواہی کا فریضہ ادا کرتے رہیں۔

والسلام

محمد عبدہ الفلاح جامعہ سلفیہ

۱۶ رجب ۱۴۱۰ھ ۱۴ مارچ ۱۹۹۰ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کے متعلق قرآن مجید میں وارد شدہ اُن آیات کی تفصیل

جن کی تفسیر و تشریح اس کتاب (مقام نماز) میں درج کی گئی ہے

نمبر شمار	سورۃ	نمبر آیت	صفحہ
۱	التوبہ	۱۸	۳۸
۲	المائدہ	۶	۷۵
۳	الانبیاء	۷۳	۱۰۲
۴	العنکبوت	۴۵	۱۰۳
۵	الکوثر	۲-۱	۱۰۴
۶	الاحزاب	۳۳-۳۲	۱۱۰
۷	ابراہیم	۳۷	۱۱۴
۸	ابراہیم	۴۵	۱۱۷
۹	مریم	۵۵-۵۴	۱۲۳
۱۰	طٰہٰ	۱۴	۱۲۶
۱۱	لقمان	۱۷	۱۲۹
۱۲	آل عمران	۳۹	۱۳۰
۱۳	آل عمران	۴۳	۱۳۱
۱۴	ہود	۸۷	۱۳۴
۱۵	مریم	۳۱	۱۳۵
۱۶	البقرہ	۱۴۳	۱۳۷
۱۷	الحج	۴۱	۱۳۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	سورۃ	نمبر آیات	صفحہ
۱۸	النمل	۲-۴	۱۴۰
۱۹	النساء	۱۶۲۰	۱۴۱
۲۰	ابراہیم	۳۱	۱۴۵
۲۱	النساء	۴۴	۱۴۶
۲۲	القیامۃ	۳۱-۳۵	۱۴۸
۲۳	البقرہ	۱۵۳	۱۵۶
۲۴	الحج	۳۵	۱۵۹
۲۵	البینہ	۵	۱۶۷
۲۶	الرعد	۲۴	۱۶۸
۲۷	التوبہ	۷۱-۷۲	۱۷۱
۲۸	النور	۵۵-۵۶	۱۷۳
۲۹	الانفال	۴	۱۷۵
۳۰	البقرہ	۱۷۷	۱۸۲
۳۱	فاطر	۲۹-۳۰	۱۸۷
۳۲	المزمل	۲۰	۱۸۹
۳۳	الاعراف	۱۷۰	۱۹۲
۳۴	البقرہ	۲۷۷	۱۹۴
۳۵	الحج	۷۷-۷۸	۱۹۵
۳۶	مریم	۵۹	۲۰۰
۳۷	المدثر	۴۰-۴۸	۲۰۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	سورۃ	نمبر آیات	صفحہ
۳۸	الشوریٰ	۳۷-۳۸	۲۰۹
۳۹	الروم	۳۱	۲۱۱
۴۰	المؤمنون	۱-۲	۲۲۹
۴۱	الماعون	۴-۵-۶	۲۴۸
۴۲	المائدہ	۹۰-۹۳	۲۶۲
۴۳	العنکبوت	۴۵	۲۸۵
۴۴	البقرہ	۲-۳	۳۳۰
۴۵	الانعام	۷۲	۳۳۱
۴۶	النمل	۳	۳۳۲
۴۷	لقمٰن	۵-۱	۳۳۴
۴۸	النّور	۵۶	۳۳۵
۴۹	المجادلہ	۱۳	۳۴۳
۵۰	التوبہ	۱۱	۳۴۶
۵۱	النساء	۱۴۳	۳۴۸
۵۲	الاعلیٰ	۱۵	۳۵۵
۵۳	البقرہ	۸۳	۳۵۶
۵۴	البقرہ	۱۱۰	۳۵۷
۵۵	التوبہ	۵۴-۵۵	۳۵۹
۵۶	فاطر	۱۸	۳۶۳
۵۷	ہود	۱۱۴	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	سورۃ	نمبر آیات	صفحہ
۵۸	البقرہ	۴۳	۳۶۵
۵۹	الجمعۃ	۱۰-۹	۳۹۵
۶۰	الفرقان	۶۶-۶۴	۴۱۴
۶۱	السجدہ	۱۷-۱۶	۴۱۵
۶۲	الزمر	۹	۴۱۸
۶۳	بنی اسرائیل	۷۹	۴۱۹
۶۴	المزمل	۳	۴۲۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مساجد ۔ اہلِ ایمان کی صفات

مسجدیں تعمیر کرنا، نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا

یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں

۱ ۔ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝

(التوبہ ۱۸)

اللہ کی مسجدوں کا آباد کرنا تو بس اُن لوگوں کا کام ہے جو ایمان رکھتے ہوں اللہ اور روزِ آخرت پر اور پابندی کرتے ہوں نماز کی، اور زکوٰۃ دیتے رہتے ہوں، اور بجز اللہ کے کسی سے نہ ڈریں، پس ایسے لوگ امید ہے کہ راہ یاب ہو جائیں

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ ۔ بعض اکابر سلف نے اس سے استدلال کیا ہے، کہ جن لوگوں کو مساجد میں آباد ہوتے دیکھو اُن سے حُسنِ ظن رکھنا لازم ہے، اور جامع ترمذی میں یہ حدیث نبوی حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے مروی موجود ہے، کہ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ مسجد کو لازم پکڑے ہوئے ہے تو اُس کے ایمان کے گواہ ہو جاؤ،

اَلْمُؤْمِنُ فِي الْمَسْجِدِ كَالسَّمَكِ فِي الْمَاءِ وَالْمُنَافِقُ فِي الْمَسْجِدِ

مومن مسجد میں اس طرح ہوتا ہے جس طرح کہ مچھلی پانی میں اور منافق مسجد میں اسطرح ہوتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَالطَّيْرِ فِي الْقَفَسِ ۔ جس طرح پنجرے میں جانور

جو شخص اللہ کیلئے مسجد بناتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کیلئے جنّت میں گھر بناتا ہے۔

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا يُذْكَرُ فِيْهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ۔

(رواہ ابن ماجہ وابن حبان)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے، کہ جس نے اللہ کے لئے مسجد بنائی تاکہ اس میں اُس کا ذکر کیا جائے۔ تو اللہ تعالےٰ اُس کے لئے جنّت میں گھر بناتا ہے۔

رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰى بَيْتًا يُعْبَدُ اللّٰهُ فِيْهِ مِنْ مَالٍ حَلَالٍ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ دُرٍّ وَيَاقُوْتٍ

(الترغیب ۱/۱۹۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جس نے کوئی گھر بنایا (اس خیال سے) کہ اُس میں اللہ کی عبادت کی جائے حلال مال سے اللہ تعالےٰ اُس کیلئے جنّت میں موتی اور یاقوت کا گھر بنائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت تو عبد پر معبودِ حقیقی کا حق ہے، جو شخص نماز پڑھتا ہے، وہ اپنے مالک کا حق ادا کرتا ہے، یہ کوئی اللہ پر احسان نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کا بندے پر احسان ہے، کہ وہ اُس سے اپنا واجب حق لیکر اُسے بطورِ انعام اور احسان نعیم جنّت عطا فرماتا ہے۔

رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لَا یُرِیْدُ بِهٖ رِیَاءً وَّلَا سُمْعَةً بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجد بنوائی اور اُس کا ارادہ ریا اور دکھلاوا نہ تھا، اللہ تعالےٰ اُس کے لئے جنّت میں گھر بنائے گا۔

(الترغیب ۱/۱۹۵ بحوالہ الطبرانی فی الاوسط)

ریاء و نمود و شہرت ایسا بدترین مرض ہے کہ اس سے بڑے بڑے نیک اعمال برباد ہو جاتے ہیں، اللہ تعالےٰ کے ہاں اُن کی کوئی قیمت نہیں رہتی، عمل کی قبولیت کی شرط اخلاص ہے۔ اخلاص کے بغیر کوئی عمل عمل ہی نہیں،

گُم شدہ چیز کو مسجد میں تلاش کرنا یا اُس کا اعلان کرنا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ یَقُوْلُ مَنْ

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا ۔

سُنا آپ فرماتے تھے جس شخص نے کسی آدمی کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنا تو وہ کہے اللہ تعالےٰ یہ چیز تجھے واپس نہ لوٹائے ۔

(مسلم وابوداود وابن ماجہ وغیرھم)

یہ اس لئے کہ مسجدیں ان کاموں کے لئے نہیں ہیں یہ تو صرف اللہ تعالےٰ کی عبادت کے لئے ہیں تعمیرِ مساجد کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کے جھمیلوں سے الگ تھلگ توجہ اور استغراق اور خشوع وخضوع کے ساتھ اپنے کریم ورحیم آقا کے سامنے سر جھکایا جائے یعنی نماز ادا کی جائے ، تلاوتِ قرآن اور اُس کا ذکر کیا جائے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنی بستیوں میں مساجد تعمیر کرائیں اور اُنہیں صاف ستھرا رکھیں

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَّخِذَ الْمَسَاجِدَ فِي دِيَارِنَا وَاَمَرَنَا اَنْ نُنَظِّفَهَا

(رواہ احمد والترمذی)

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ہم اپنی بستیوں میں مساجد تعمیر کرائیں اور آپ نے ہمیں یہ بھی حکم فرمایا کہ مساجد کو صاف ستھرا رکھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد کی تعمیر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے ہوتی ہے اس لئے نہایت ارفع نیک کام ہے، تنظیف مساجد مسجدوں کو صاف ستھرا رکھنا یہ بھی نہایت درجہ صالح عمل ہے۔

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنِّبُوْا مَسَاجِدَکُمْ صِبْیَانَکُمْ وَمَجَانِیْنَکُمْ وَشِرَاءَکُمْ وَبَیْعَکُمْ وَخُصُوْمَاتِکُمْ وَرَفْعَ اَصْوَاتِکُمْ وَاِقَامَةَ حُدُوْدِکُمْ وَسَلَّ سُیُوْفِکُمْ وَاتَّخِذُوْا عَلٰی اَبْوَابِھَا الْمَطَاھِرَ وَجَمِّرُوْھَا فِی الْجُمَعِ

الترغیب ۱/۱۹۹ بحوالہ ابن ماجہ

واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی مسجدوں سے بچوں کو اور پاگلوں کو دُور رکھو، اور وہاں خرید و فروخت بھی نہ کرو اور آپس میں جھگڑے بھی وہاں نہ کرو، اُونچی آوازیں بھی نہ نکالو اور وہاں (مجرمین پر) حدود بھی قائم نہ کرو اور وہاں اپنی تلواریں بھی میان سے نہ نکالو مسجدوں کے دروازوں پر وضو کا انتظام کرو اور ان (مساجد) میں خوشبو لگاؤ

لہسن اور پیاز کھا کر کوئی شخص ہماری مسجد کے قریب نہ آئے جب تک اُس کی بُو زائل نہ ہو جائے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّوْمَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا

جس نے اس درخت سے یعنی لہسن کھایا وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے

(بخاری مسلم

لہسن اور پیاز کھا کر کوئی شخص ہمارے قریب نہ آئے اور نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَا وَلَا يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا۔ بخاری مسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے اس درخت (لہسن) سے کھایا پس وہ ہمارے قریب نہ آئے اور نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے

لہسن اور پیاز کھانے والا ہماری مسجدوں اور ہم سے دُور رہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ بَصَلًا اَوْ ثُوْمًا فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسَاجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهٖ۔

بحوالہ بخاری ومسلم

وابوداؤد والترمذی والنسائی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پیاز یا لہسن کھایا پس وہ ہم سے دُور رہے یا ہماری مسجدوں سے دُور رہے اور وہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہسن و پیاز اور کُرّاث کھا کر اُس وقت تک مسجد میں نہیں آنا چاہئے جب تک کہ اسکی بُو ختم نہ ہو جائے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ ذُکِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الثُّوْمُ وَالْبَصَلُ وَالْکُرَّاثُ[1] وَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَشَدُّ ذَالِکَ کُلِّہِ الثُّوْمُ اَفَتُحَرِّمُہٗ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُوْہُ مَنْ اَکَلَہٗ مِنْکُمْ فَلَا یَقْرَبْ ھٰذَا الْمَسْجِدَ حَتّٰی یَذْھَبَ رِیْحُہٗ مِنْہُ۔

(ابن خزیمہ)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لہسن اور پیاز اور کُرّاث کا ذکر کیا گیا اور یہ بھی ذکر ہوا کہ ان میں لہسن (کی بُو) زیادہ سخت ہے، آپ اسے حرام کیوں نہیں کر دیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسے کھایا کرو، جو شخص تم میں سے اُسے کھائے وہ مسجد کے قریب نہ آئے جب تک کہ اس کی بُو زائل نہ ہو جائے"

لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں آنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] کراث مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ہوتا ہے، تازہ پیاز کی سبز بھوکوں کے مشابہ ہے اس میں بھی پیاز جیسی بُو ہوتی ہے، اہل مکہ و مدینہ اسے عموماً دوپہر کے کھانے کے ساتھ کھاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ اُن کی بُو نہ رہے ... جو لوگ حُقّہ اور سگریٹ پیتے ہیں اور مسجد میں اُن نمازیوں کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں جو نہیں پیتے کیا وہ اُنہیں تکلیف نہیں دیتے، کیا حُقّہ و سگریٹ نوشوں کے مونہوں سے غیر مانوس و کریہ بُو نہیں آتی، اور پھر اس بُو سے اُنکے ارد گرد نمازیوں کو اذیت نہیں ہوتی ؟ اگر ہوتی ہے تو کیا یہ مسلمان کا مسلمان پر ظلم نہیں ؟

درج ذیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین پر غور کریں، اور پھر اُس پر عمل بھی کریں، سیّدِ کائناتِ فخرِ موجودات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے ۔

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ	مسلم وہ ہے جسکی زبان اور دست،
مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ	درازیوں سے مسلمان محفوظ رہیں
وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ	اور مومن وہ ہے جسکی طرف سے
عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ ۔	اپنی جانوں اور مالوں کے بارے میں
(رواہ ترمذی والنسائی	لوگوں کو کوئی خوف و خطرہ نہ ہو،

تمباکو نوشی میں مال بھی ضائع ہوتا ہے اور وقت بھی اور صحت بھی برباد ہوتی ہے اور پھر اسمیں بدبو بھی ہے ۔ لہٰذا مسلمان کی یہ شان نہیں کہ وہ ایسے بے ہودہ و لغو اور بے فائدہ کام میں مشغول ہو، اور آخرت میں دربارِ خداوندی میں ذلیل و خوار ہو، موت سے پہلے پہلے اس بدترین مشغلہ سے توبہ کر لینی چاہئے، اسی میں عافیت ہے ۔

کرتا نہیں بے ہودہ کوئی کام بھی عاجزؔ
گر فکر ہو انجام کی انجام سے پہلے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد میں بیٹھے ہوئے اذان سُن کر مسجد سے نکل جانا بغیر شرعی عذر کسی کے لئے اجازت نہیں

عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ کُنَّا مَعَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فِی الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ رَجُلٌ حِیْنَ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلْعَصْرِ فَقَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(ابوداؤد باب الخروج من المسجد بعد الاذان)

حضرت ابوشعثاء بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابوہریرہؓ کے ساتھ مسجد میں تھے۔ کہ ایک شخص مسجد سے ایسے وقت نکل گیا جب کہ مؤذن نے عصر کی اذان کہہ دی حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی،

اگر کوئی شخص مسجد میں نماز پڑھ کر بیٹھا ہوا ہے اور اللہ تعالےٰ کا ذکر کر رہا ہے اس دوران دوسری نماز کی اذان ہوگئی ہے، تو اسے دوسری نماز جماعت کے ساتھ پڑھ کر مسجد سے نکلنا چاہئے، ہاں اگر اُسے کوئی شرعی عذر پیش آجائے، مثلاً بول وبراز (پیشاب و پاخانہ) وغیرہ تو وہ اس کے لئے جاسکتا ہے، لیکن بغیر شرعی عذر مسجد میں اذان سُن کر مسجد سے نکلنے کی اجازت نہیں، یہاں تک کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز ادا نہ کرلے جس کے لئے اذان کہی گئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد میں بیٹھے ہوئے اذان سُن کر بغیر شرعی عذر مسجد سے نکل جانا اور پھر واپس آکر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ارادہ بھی نہ ہونا یہ منافقت کی علامت ہے

رُوِیَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَہُ الْاَذَانُ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ یَخْرُجْ لِحَاجَۃٍ وَھُوَ لَا یُرِیْدُ الرَّجْعَۃَ فَھُوَ مُنَافِقٌ۔

(ابن ماجہ)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجد میں بیٹھے ہوئے اذان سُن لی پھر وہ مسجد سے نکل گیا وہ کسی شرعی عذر کی وجہ سے نہیں نکلا اور نہ ہی اس کا یہ ارادہ ہے کہ واپس آؤں گا (اور نماز باجماعت ادا کروں گا) تو وہ منافق ہے۔

نماز کا مقام، اُس کی عظمت اور اُس کی قدر و منزلت کا تقاضا ہے کہ اذان سنتے ہی ہر قسم کے مشاغل کو چھوڑ کر نماز باجماعت ادا کرکے اپنے حقیقی آقا کی فرماں برداری کا ثبوت پیش کرے۔ اذان کے بعد مسجد میں پہلے سے بیٹھا ہوا کوئی شخص مسجد سے نکل جائے اور پھر واپس لوٹ کر نماز باجماعت ادا کرنے کا ارادہ بھی نہ ہو تو کیا ایسا شخص مسلمان ہے؟ مومن ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اُسے منافق قرار دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد میں نماز باجماعت ادا کر کے جو شخص دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے تلاوتِ قرآن اور اللہ تعالےٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے، وہ نماز ہی میں شمار ہوتا ہے اور فرشتے اُس کی بخشش اور اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ الْعَبْدُ فِیْ صَلٰوةٍ مَّا کَانَ فِیْ مُصَلَّاهُ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ وَتَقُوْلُ الْمَلٰٓئِکَةُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ حَتّٰی یَنْصَرِفَ اَوْ یُحْدِثَ قُلْتُ مَا یُحْدِثُ قَالَ یَفْسُوْ اَوْ یَضْرُطُ

(مسلم کتاب المساجد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی نماز میں ہے جب تک نماز کا منتظر اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے، اور فرشتے اُس کے لئے کہتے رہتے ہیں، یا اللہ اس کو بخش دے اس پر رحم کر یہاں تک کہ وہ چلا جائے یا حدث کرے، راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا حدث کیا ہے تو کہا پھسکی چھوڑے یا گوز کرے۔

مومن کے لئے مسجد گناہوں سے مقامِ حفاظت ہے، شیطان کے حملوں سے پناہ گاہ ہے ربِّ کائنات رحیم و کریم کی عبادت گاہ ہے، مومن و مسلمان کے لئے سکون و اطمینان کی جگہ ہے قلبِ بے قرار کے لئے جائے قرار ہے، پریشان رُوح کے لئے لُطف و سرور کا خزانہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مساجد میں دنیوی باتیں کرنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ یَعْنِی ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیَکُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یَکُوْنُ حَدِیْثُهُمْ فِیْ مَسَاجِدِهِمْ لَیْسَ لِلّٰهِ فِیْهِمْ حَاجَةٌ" (الترغیب ۱/۲۰۵ بحوالہ ابن حبان)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانے میں ایسے لوگ ہونگے جو مسجدوں میں (دنیوی) باتیں کرینگے اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کی حاجت نہیں۔

مساجد میں اخبارات پڑھنا

تعمیر مساجد کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت (نماز) ہے۔ تلاوتِ قرآن اور ذکر اللہ ہے۔ وہاں دنیوی باتیں کرنا اور شور وغل منع ہے۔ بعض لوگ مساجد میں اخبار لے آتے ہیں اُن میں سینماؤں کے اشتہار اور تصاویر ہوتی ہیں، یہ نہایت قبیح حرکت ہے۔ اور مساجد کی بے حرمتی ہے، اس سے پرہیز چاہئے، مسجد میں کسی کو اخبار پڑھتے دیکھو تو اُسے روک دینا چاہئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، مَنْ رَأٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَالْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ فَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ" الترغیب ۳/۲۲۳ بحوالہ مسلم ترمذی۔ ابن ماجہ والنسائی عن ابی سعید الخدری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ تم میں سے جو کوئی (خلافِ شریعت) مکروہ چیز دیکھے تو اُسے اپنے ہاتھ سے روک دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے منع کرے اگر اس کی بھی قوت نہ ہو تو اپنے دل سے بُرا سمجھے اور یہ بڑا کمزور ایمان ہے

مسجدِ نبوی میں صفائی کرنے والی عورت کا اعزاز و اکرام

اُس کی وفات کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی روز بعد ملی تو آپ نے اُسکی قبر پر جاکر دوبارہ نمازِ جنازہ ادا فرمائی،

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْهَا بَعْدَ اَيَّامٍ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ فَهَلَّا اٰذَنْتُمُوْنِیْ فَاَتٰی قَبْرَهَا فَصَلّٰی عَلَيْهَا

بخاری کتاب کنس المسجد والتقاط فی والقذی والعیدان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک سیاہ عورت مسجد کی صفائی کرتی تھی (جھاڑو دیتی تھی) اور کوڑا نکالتی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وہ نظر نہ آئی تو آپ نے صحابہؓ سے پوچھا وہ کہاں گئی؟ (صحابہ کرام نے) آپکو بتایا کہ وہ وفات ہو گئی ہے آپؐ نے فرمایا کہ تم نے مجھے خبر کیوں نہ دی پھر آپ اُسکی قبر پر تشریف لے گئے اور اس پر نماز (جنازہ) دوبارہ پڑھی،

تنظیفِ مساجد (مساجد کی صفائی) اُن میں جھاڑو دینا گرد و غبار نکالنا، صفیں بچھانا، چراغ جلانا، روشنی کا اہتمام کرنا وضو کا انتظام کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشبو لگانا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے اجر و ثواب کا کام ہے، اور وہ انسان صاحبِ اکرام اور مستحقِ انعام ہے جو مساجد (عبادت گاہوں) میں صفائی کا اہتمام کرتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ امْرَاَۃً کَانَتْ تَلْقُطُ الْقَذٰی مِنَ الْمَسْجِدِ فَتُوُفِّیَتْ فَلَمْ یُؤْذَنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِدَفْنِہَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ لَکُمْ مَیِّتٌ فَاٰذِنُوْنِیْ، وَصَلّٰی عَلَیْہَا وَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُہَا فِی الْجَنَّۃِ تَلْقُطُ الْقَذٰی مِنَ الْمَسْجِدِ

(الترغیب ۱/۱۹۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت مسجد سے کوڑا نکالتی تھی وہ فوت ہوگئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس کی وفات کی اطلاع نہ دی گئی اور وہ دفن کر دی گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے فوت ہوجائے تو مجھے اطلاع دیا کرو، پھر آپ نے اُس پر نماز پڑھی اور فرمایا کہ مَیں نے اُسے جنّت میں دیکھا، (اس حال میں) کہ وہ مسجد سے کوڑا نکال رہی ہے۔

صحیح ابن خزیمہ میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے فَتُوُفِّیَتْ لَیْلاً کہ وہ عورت رات کو فوت ہوئی تھی اور رات کو ہی دفن کر دی گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرامؓ نے اس لئے خبر نہ دی ہوگی کہ رات کی وجہ سے آپ کو تکلیف ہوگی۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات کے اندھیرے میں نماز کیلئے مساجد میں جانے والوں کیلئے قیامت کے دن اُنکے چاروں طرف مکمل نور ہوگا وہ اُس کی روشنی میں چل پھر رہے ہونگے

وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ابوداؤد والترمذی

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ رات کے اندھیرے میں نماز کے لئے مساجد میں جانے والوں کے لئے خوش خبری ہے کہ قیامت کے دن انہیں نُورِ تام (مکمل روشنی) سے نوازا جائے گا۔

جو اپنے گھر سے صحیح طور پر وضو کر کے مسجد جاتا ہے (نماز کیلئے) وہ اللہ تعالےٰ کا مہمان ہے، اور میزبان پر واجب ہے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے

وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فِيْ بَيْتِهٖ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ فَهُوَ زَائِرُ اللّٰهِ وَحَقٌّ عَلَى

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جس نے اپنے گھر میں وضو کیا اور بہترین وضو کیا پھر وہ (نماز کے لئے) مسجد میں آیا وہ اللہ تعالےٰ کا مہمان ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَزُوْرُ اَنْ يُّكْرِمَ الزَّائِرَ۔ (الترغیب ۱/۲۱۴ بحوالہ الطبرانی فی الکبیر والبیہقی)

اور میزبان پر واجب ہے کہ مہمان کی قدر و منزلت کرے

جو اللہ تعالیٰ کا مہمان ہو اُس کے اِکرام و اعزاز اور اُس کی شرافت و عظمت کا کوئی اندازہ ممکن ہے؟ اور یہ فضل و کرم اُس خوش قسمت کے لئے ہے جو گھر سے وضو کر کے مسجد میں رکوع و سجود یعنی نماز باجماعت کے لئے جاتا ہے۔

ربِّ کائنات کو اپنا کریم و رحیم آقا اور خود کو اُس کا گنہگار و مسکین غلام تصوّر کرتا ہے۔

مسجد سے جس کا گھر جتنا دُور ہوگا اور وہ جتنے قدم اٹھا کر نماز باجماعت کیلئے مسجد جائے گا اُس کے ہر قدم پر ایک بُرائی مٹائی جائیگی اور ایک نیکی لکھی جائے گی

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا اِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ قَالَ وَالْبِقَاعُ خَالِيَةٌ فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِيْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنو سلمہ نے چاہا کہ مسجد کے قریب آجائیں اور کچھ قطع (زمین کے حصّے) خالی تھے، یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اے بنی سلمہ اپنے ہی گھروں میں رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ فَقَالُوْا	انہوں نے کہا کہ ہم اس فرمانے سے
مَا كَانَ يَسُرُّنَا اَنَّا كُنَّا	ایسے خوش ہوئے کہ وہاں سے
تَحَوَّلْنَا ،، (مسلم کتاب المساجد)	اُٹھ آنے سے اتنی خوشی نہ ہوتی

محوِ معصیت اور رفعتِ درجات کا مؤثر ترین نسخہ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی قَالَ قَالَ	حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ	کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَهَّرَ	فرمایا جو اپنے گھر میں طہارت
فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ مَشٰى اِلٰى	(وضو) کرے پھر اللہ کے کسی گھر
بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ	(مسجد) میں جائے کہ اللہ کے
لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِّنْ	فرضوں میں سے فرض ادا کرے
فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خُطْوَاتُهٗ	تو اُس کے قدم ایسے ہونگے کہ
اِحْدٰاهُمَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً	ایک (قدم) سے تو برائیاں مٹیں گی
وَالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً	اور دوسرے قدم سے اُس کے
(مسلم کتاب المساجد)	درجات بلند ہونگے ،

مسجد سے جس قدر جس کا گھر دُور ہوگا وہ جتنے قدم اُٹھا کر مسجد جائے گا اُسی قدر اُس کے گناہ معاف ہونگے اور اُسی قدر درجات بڑھینگے ، یہ نہایت نفع والی آخرت کی تجارت ہے ،،

جو شخص جس قدر مسجد سے دُور رہتا ہے اور وہ نماز باجماعت ادا کرتا ہے اُسی قدر اُس کو اجر و ثواب بھی زیادہ ملتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی عَنِ	حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا بُعْدُ فَالْاَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ اَعْظَمُ اَجْرًا "ابوداؤد باب ماجاء فی فضل المشی الی الصلوٰۃ

فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنا (کوئی) مسجد سے دُور ہوتا ہے اسی قدر ثواب بڑھتا ہے

مسجد میں دُور سے آنے والے کے لئے ہر قدم پر اُس کا ایک گناہ مٹایا جاتا ہے اور ایک نیکی لکھی جاتی ہے، رضائے الٰہی کے لئے محنت و مشقت دراصل اپنی جانِ ضعیف و عزیز پر شفقت و کرم کرنا ہے، ایسے خوش بخت انسان کو قیامت کے دن جب خالقِ ارض و سماء بے نظیر انعام و اکرام سے نوازے گا وہ انسان اُس وقت حسرت و غم کرے گا کہ زندگی کا ہر لمحہ ذکرِ الٰہی میں صرف ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا"

گھر سے وضو کر کے مسجد میں نماز کیلئے جانا

ہر قدم پر بُرائیوں کا مٹنا اور ہر قدم پر نیکیاں حاصل ہونا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَهَّرَ فِیْ بَيْتِهٖ ثُمَّ مَشٰى اِلٰى بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خُطْوَاتُهٗ اِحْدٰهُمَا تَحُطُّ

حضرت ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اپنے گھر میں طہارت (وضو) کرے پھر اللہ کے کسی گھر (مسجد) میں جائے کہ اللہ کے فرضوں میں سے کسی فرض (نماز) کو ادا کرے تو اس کے قدم ایسے ہوں گے کہ ایک قدم سے اُس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَطِیْئَۃً وَّالْاُخْرٰی تَرْفَعُ برائیاں مٹیں گی اور دوسرے سے
دَرَجَۃً (شرح السنہ ج ۳ ص ۱۹۸) اُس کے درجات بلند ہونگے،

فرض نماز مسجد میں باجماعت ادا کرنی چاہئے، بغیر شرعی عذر — بیماری، بارش وغیرہ نماز گھر میں یا دوکان پر پڑھنے کی شریعت اجازت نہیں دیتی، تعمیرِ مساجد کا مقصد ہی یہی ہے کہ نماز سب کے سامنے اجتماعی طور پر ادا کی جائے، اور سب کو پتہ چلے کہ یہ مومن ہے — مسلمان ہے، احکامِ الٰہی کا پابند ہے"

مسجد میں ٹھہرنے کو سمجھتا ہے منافق
اک قیدِ گراں گوشۂ زنداں سے زیادہ
مومن کے یہ ایماں کی علامت ہے کہ اس کو
مسجد میں سکوں ملتا ہے بستاں سے زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مساجد اور بازار

اللہ تعالےٰ کو مساجد محبوب ہیں اور بازار مبغوض

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُھَا ــــ رواہ مسلم کتاب المساجد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شہروں اور بستیوں میں سے اللہ تعالےٰ کو سب سے زیادہ محبوب ان کی مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ مبغوض اُن کے بازار اور منڈیاں ہیں۔ صحیح مسلم

اللہ تعالےٰ کی عبادت اور اُس کا ذکر مقدس اشغال و اعمال ہیں، انہیں کی وجہ سے انسان اللہ تعالےٰ کی خاص رحمت و محبت کا مستحق ہوتا ہے، اور ان مبارک اشغال و اعمال کے خاص مراکز مسجدیں ہیں جو ذکر و عبادت سے معمور رہتی ہیں ــــ انسانی بستیوں اور آبادیوں میں سے اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں سب سے زیادہ محبوب یہ مسجدیں ہی ہیں۔ اور بازار اور منڈیاں مادّی و بہیمی تقاضوں اور نفسانی خواہشوں کے مراکز ہیں اور وہاں جاکر انسان عموماً خدا سے غافل ہو جاتے ہیں اور ان کی فضا اس غفلت اور منکرات و معصیات کی کثرت کی وجہ سے ظلماتی اور مکدّر رہتی ہے۔ اس لئے وہ اللہ تعالےٰ کی نظر میں انسانی آبادیوں کا سب سے زیادہ مبغوض حصّہ ہیں۔

حدیث کی اصل رُوح اور اُس کا منشاء یہ ہے کہ اہلِ ایمان کو چاہیئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ مسجدوں سے زیادہ سے زیادہ تعلق رکھیں اور ان کو اپنا مرکز بنائیں اور منڈیوں اور بازاروں میں صرف ضرورت سے جائیں اور اُن سے دل نہ لگائیں اور وہاں کی آلودگیوں سے مثلاً جھوٹ، فریب اور بد دیانتی سے اپنی حفاظت کریں۔ ان حدود کی پابندی کے ساتھ بازاروں سے تعلق رکھنے کی اجازت دیگئی ہے۔ بلکہ ایسے سوداگروں اور تاجروں کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنّت کی بشارت سنائی ہے جو اللہ تعالےٰ کے احکام اور اصولِ دیانت و امانت کی پابندی کے ساتھ تجارتی کاروبار کریں

وہ سات آدمی قیامت کے دن جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دے گا

جس دن کہ اللہ کی رحمت کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا اُن میں ایک وہ شخص ہوگا جسے نماز سے اس قدر محبت کہ جب وہ نماز ادا کر کے مسجد سے نکلتا ہے۔ وہ یہ تمنّا لیکر نکلتا ہے کہ دوبارہ پھر آؤں اور مسجد میں باجماعت نماز ادا کر کے اپنے آقا کی غلامی کا اعتراف اور ثبوت پیش کروں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَیْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَاَةٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ ——— رواہ البخاری ومسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات قسم کے آدمی ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ کی رحمت کے سوا کوئی دوسرا سایہ نہیں ہوگا، ایک عدل و انصاف سے حکمرانی کرنے والا فرمانروا دوسرا وہ جوان جس کا نشو و نما اللہ کی عبادت میں ہوا (یعنی جو بچپن سے عبادت گزار تھا اور جوانی میں بھی عبادت گزار رہا اور جوانی کی مستیوں نے اُسے غافل نہیں کیا) تیسرا وہ مردِ مومن جس کا حال یہ ہے کہ مسجد سے باہر جانے کے بعد بھی اس کا دل مسجد ہی سے اٹکا رہتا ہے جب تک کہ پھر مسجد میں نہ آجائے، اور چوتھے وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ کے لئے باہم محبت کی، اُسی پر جڑے رہے اور اُسی پر الگ ہوئے (یعنی ان کی محبت صرف منہ دیکھنے کی محبت نہیں، جیسی کہ اہلِ دنیا کی محبتیں ہوتی ہیں بلکہ ان کا حال یہ ہے کہ جب یکجا اور ساتھ ہیں جب بھی محبت ہے اور جب ایک دوسرے سے الگ اور غائب ہوتے ہیں جب بھی اُن کے دل للّٰہی محبت سے لبریز ہوتے ہیں) پانچواں خدا کا وہ بندہ جس نے اللہ کو یاد کیا تنہائی میں تو اُس کے آنسو بہہ پڑے، اور چھٹا وہ مردِ خدا جسے حرام کی دعوت دی کسی ایسی عورت نے جو خوبصورت بھی ہے اور صاحبِ وجاہت و عزت بھی، تو اس بندے نے کہا کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں (اس لئے حرام کی طرف قدم نہیں اُٹھا سکتا) اور ساتواں وہ شخص جس نے اللہ کی راہ میں کچھ صدقہ کیا اور اس قدر چھپا کر کیا کہ گویا اسکے بائیں ہاتھ کو بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خبر نہیں کہ اس کا داہنا ہاتھ اللہ کی راہ میں کیا خرچ کر رہا ہے اور کس کو دے رہا ہے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

اس حدیث میں تیسرے نمبر پر اس شخص کو اللہ کے سایۂ رحمت کی بشارت سنائی گئی ہے جس کا حال یہ ہو کہ مسجد سے باہر ہونے کی حالت میں بھی اُس کا دل مسجد میں اٹکا رہے۔ بیشک مومن کا حال یہی ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ان سات باتوں میں سے کوئی نہ کوئی بات ہم کو بھی نصیب فرمائے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ نُزُلَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ ۔ رواہ البخاری و مسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ جس وقت بھی صبح کو یا شام کو اپنے گھر سے نکل کر مسجد کی طرف جاتا ہے تو اللہ تعالےٰ اُس کے واسطے جنّت کی مہمانی کا سامان تیار کراتا ہے۔ وہ جتنی دفعہ بھی صبح یا شام کو جائے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بندہ صبح یا شام جس وقت بھی اور دن میں جتنی دفعہ بھی خدا کے گھر میں (یعنی مسجد میں) حاضر ہوتا ہے۔ ربِّ کریم اس کو اپنے عزیز مہمان کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور ہر دفعہ کی حاضری پر جنّت میں اس کے لئے مہمانی کا خاص سامان تیار کراتا ہے جو وہاں پہونچنے کے بعد بندہ کے سامنے آنے والا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ربِّ کریم کے جنّت والے سامانِ مہمان کا یہاں کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بازار میں داخل ہونے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت جب تک بازار میں رہو کلمۂ توحید پڑھتے رہنا چاہئے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَۃٍ وَرَفَعَ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَۃٍ۔

(الترغیب ۲/۵۳۱ بحوالہ ترمذی)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بازار میں داخل ہوا اور اُس نے یہ کلمۂ توحید پڑھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا اُس کا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے حاکمیت (بادشاہت) ہے اور اُسی کے لئے حمد ہے وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے، اسی کے ہاتھ خیر (بھلائی) ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے..... اللہ تعالیٰ اُس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دیتا ہے۔ اور جنت میں اس کے لئے گھر تیار کرتا ہے۔

بازار اللہ تعالیٰ کے ذکر اور فکرِ آخرت سے غافل کر دینے والے مقامات ہیں لہٰذا ہوشیار اور خبردار رہو، دشمنِ انسان شیطان وہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا پھندا لگائے موجود ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ کلمۂ توحید پڑھنے سے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے دس آدمی آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے ــــ

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ کَانَ کَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَۃَ اَنْفُسٍ مِنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِیْلَ ؑ

حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھا نہیں کوئی معبود مگر صرف اللہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اُسی کے لئے بادشاہت ہے اور اُسی کے لئے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (یہ کلمہ) دس مرتبہ گویا کہ اُس نے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے دس آدمیوں کی گردنیں آزاد کر دیں۔

الترغیب الجزء الثانی ص ۱۸۱ بحوالہ بخاری ومسلم والترمذی والنسائی

مساجد میں نمازیں پڑھی جاتی ہیں، قرآنِ مجید کی تلاوت ہوتی ہے، مواعظ و دروس ہوتے ہیں، اللہ تعالےٰ کا ذکر ہوتا ہے، لہٰذا مساجد اللہ تعالےٰ کو پیاری ہیں۔

بازاروں میں جائز و ناجائز طریقہ پر خرید و فروخت ہوتی ہے مزامیر گانا بجانا ہوتا ہے، نوجوان عورتیں شرم و حیاء کو طلاق دے کر سُرخی و پوڈر سے مسلح ہو کر چمکیلے اور بھڑکیلے لباس سے بن سنور کر بے پردہ گھومتی پھرتی ہیں۔ جس کی اسلام میں اجازت نہیں ہے۔ لعین دین میں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدر انہماک ہوتا ہے۔ کہ نماز باجماعت فوت ہو جاتی ہے جو کہ نقصانات میں سب سے عظیم نقصان ہے، جس کی تلافی کی صورت یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ سے معافی طلب کی جائے اور آئندہ احتیاط کی جائے، مبتلائے فکرِ آخرت انسان کے لئے بازار میں جانا کس قدر مشکل ہے وہ اُوپر دیکھتا ہے تو ہر طرف معصیتِ الٰہی کا ایک طوفان ہے جس سے ایمان کا خطرہ اور نیچے دیکھتا ہے تو ٹریفک کے حادثہ سے جان کا خطرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بازار اللہ تعالیٰ کے ذکر اور فکرِ آخرت سے غافل کر دینے والے مقامات ہیں

لہٰذا ہوشیار اور خبردار رہو، دشمنِ انسان شیطان وہاں اپنا پھندا لگائے موجود ہوتا ہے۔

شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے

وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ (البقرہ ۲۰۸)	اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے
اِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (یوسف ۵)	بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

کلمۂ توحید کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجۂ ذیل دعا بھی فرمائی ہے جو کہ بازار میں پڑھنی چاہیئے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً (مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل ۳)	اے اللہ میں تجھ سے اس بازار کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور اس کی بھلائی جو اس میں ہے اور میں پناہ لیتا ہوں ساتھ تیرے اسکی برائیوں سے اور اُن برائیوں سے جو اس میں ہیں اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیرے ساتھ کہ اس میں مجھے پہنچے کوئی سودا نقصان کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجدوں کو ظاہری نقش و نگار اور بیل بوٹوں سے آراستہ کرنا :۔ اور اُن کی زیبائش و آرائش کا اہتمام کرنا اللہ کے ہاں پسندیدہ عمل نہیں، مسجدوں کی زینت وہاں اللہ کی عبادت اور دینی تعلیم و تعلّم ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُمِرْتُ تَشْيِيْدِ الْمَسَاجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى ۔

(رواہ ابو داؤد)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے خدا کی طرف سے حکم نہیں دیا گیا ہے۔ مسجدوں کو بلند اور شاندار بنانے کا (یہ حدیث بیان فرمانے کے بعد) حدیث کے راوی عبداللہ بن عباسؓ نے (بطور پیشین گوئی) فرمایا کہ یقیناً تم لوگ اپنی مسجدوں کی آرائش و زیبائش اسی طرح کرنے لگو گے جس طرح یہود و نصاریٰ نے اپنی عبادت گاہوں میں کی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی

اَرَاكُمْ سَتُشْرِفُوْنَ مَسَاجِدَكُمْ بَعْدِىْ كَمَا شَرَفَتِ الْيَهُوْدُ كَنَائِسَهُمْ وَكَمَا شَرَفَتِ النَّصَارٰى بِيَعَهَا ۔

(کنز العمال بحوالہ ابن ماجہ)

میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ بھی ایک وقت (جب میں تم میں نہ ہوں گا) اپنی مسجدوں کو اسی طرح شاندار بناؤ گے جس طرح یہود نے اپنے کلیسے بنائے ہیں اور نصاریٰ نے اپنے گرجے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے نشانات میں سے یہ بھی ایک نشانی ہے کہ لوگ مسجدوں کے بارہ میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں فخر و مباہات کرینگے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یَّتَبَاھَی النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ

رواہ ابوداؤد والنسائی والدارمی وابن ماجہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مسجدوں کے بارہ میں لوگ ایک دوسرے کے مقابلہ میں فخر و مباہات کرنے لگیں گے (یعنی اپنا تفوق اور اپنی بڑائی ظاہر کرنے کے لئے ایک کے مقابلہ میں ایک شاندار مسجد بنائے گا)

(سنن ابی داؤد، سنن نسائی، مسند دارمی، سنن ابی ماجہ)

قیامت کی نشانیوں میں سے بعض تو وہ ہیں جو اس کے بالکل قریب ظاہر ہوں گی جیسے خروج دجّال اور آفتاب کا مغرب کی سمت سے طلوع ہونا وغیرہ وغیرہ اور بعض وہ ہیں جو قیامت سے پہلے کسی نہ کسی وقت ظاہر ہوں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت میں پیدا ہونے والی جن خرابیوں اور جن فتنوں کو قیامت کی نشانیوں میں سے بتایا ہے وہ اکثر اسی قسم کی ہیں اور مسجدوں کے بارہ میں فخر و مباہات بھی انہیں میں سے ہے اور مسلمان اب سے بہت پہلے اس میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد میں بیٹھنے سے قبل دو رکعت نماز پڑھنا سُنّت ہے

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَآءَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ

ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے۔

(ترمذی باب ماجاء اذا دخل احدکم المسجد و النسائی باب ۴۳۳ الامر بالصلوٰۃ قبل الجلوس

سفر سے واپس لوٹنے پر پہلے مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھنا پھر گھر آنا

عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَھَارًا قَالَ الْحَسَنُ فِی الضُّحٰی وَاِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَتَی الْمَسْجِدَ فَرَکَعَ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِیْہِ

کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے تو دن کو آتے چاشت کے وقت (قول حضرت حسنؒ) پھر جب شہر میں داخل ہوتے پہلے مسجد میں آکر دو رکعتیں پڑھتے اس کے بعد وہاں بیٹھتے۔

" ابو داؤد باب ۴۳۴ فی الصلوٰۃ عند القدوم من السفر

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج سے فارغ ہوکر تشریف لائے تو مدینہ منورہ میں داخل ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنی لونڈی کو مسجد کے دروازے پر بٹھایا بعد اس کے مسجد میں داخل ہو کر دو رکعتیں ادا فرمائیں، پھر نصر حریب [illegible]

(ابو داؤد ایضاً)

مساجد میں روشنی کرنے کا ثواب

بیت المقدس میں ایک نماز کا اجر ایک ہزار نماز کے برابر ہے

عَنْ مَيْمُوْنَةَ مَوْلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْتِنَا فِيْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ اَرْضُ الْمَحْشَرِ وَالْمَنْشَرِ اِئْتُوْهُ فَصَلُّوْا فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوةً فِيْهِ كَاَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْ غَيْرِهٖ قُلْتُ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اَتَحَمَّلَ اِلَيْهِ قَالَ فَتُهْدِيْ لَهٗ زَيْتًا يُسْرَجُ فِيْهِ۔

ابن ماجہ باب ما جاء فی الصلوٰۃ فی مسجد بیت المقدس

حضرت میمونہؓ سے روایت ہے جو لونڈی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو فتویٰ دیجئے بیت المقدس کے باب میں، آپ نے فرمایا وہ تو حشر کی اور جی اٹھنے کی زمین ہے، اس لئے کہ لوگوں کا حشر شام ہی کے ملک میں ہوگا وہاں جاؤ اور نماز پڑھو اس لئے کہ ایک نماز وہاں دوسری مسجدوں میں ہزار نمازوں کی طرح ہے میں نے عرض کیا اگر میں وہاں جانے کی طاقت نہ رکھوں آپ نے فرمایا تو تیل بھیجدے جو چراغوں میں وہاں جلایا جائے، جس نے ایسا کیا گویا وہ وہاں گیا (اس حدیث کی سند کمزور ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے نکلنے کی دُعا

عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ ۔ مسلم باب مایقول اذا دخل المسجد

حضرت ابو اُسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے جب کوئی مسجد میں آئے تو کہے یا اللہ کھول دے میرے لئے دروازے اپنی رحمت کے اور جب نکلے تو کہے یا اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں یعنی رزق اور دنیا کی نعمتیں ۔

مسجد میں داخل ہونے کی دوسری دُعا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔

المستدرک ۱/۲۰۷

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جب مسجد میں داخل ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے ، اور (پھر) یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ (اے اللہ مجھے شیطان مردود سے بچا ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طہارت

وضو سے پہلے طہارت ضروری ہے۔ اور نماز سے پیشتر وضو، طہارت وضو کی چابی ہے، وضو نماز کی اور نماز جنت کی چابی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃٌ بِغَیْرِ طُھُوْرٍ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ نماز طہارت کے بغیر قبول نہیں ہوتی۔

(مسلم باب وجوب الطھارۃ للصلوٰۃ)

طہارت کے بغیر وضو نہیں، وضو کے بغیر نماز نہیں اور نماز کے بغیر جنت نہیں ملیگی۔ لہذا وضو سے پہلے۔ پیشاب اور پاخانہ سے فارغ ہونا اور اگر غسل واجب ہو تو غسل کرنا ضروری ہے۔

طہارت نصف ایمان کے برابر ہے

عَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ

ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طہارت آدھے ایمان کے برابر ہے۔

مسلم کتاب الطھارۃ

ہر اک بیزار ہے عاجز پلیدی اور بدبو سے
طہارت نصف ایماں ہے یہ ہے فرمان پیغمبرؐ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طہارت ایمان کا حصہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِیْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ اَوْ تَمْلَأُ مَا بَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَّالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَّالصَّبْرُ ضِیَاءٌ وَّالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَیْكَ كُلُّ النَّاسِ یَغْدُوْ فَبَایِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا

مسلم کتاب الطہارۃ

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ طہارت و پاکیزگی جزو ایمان ہے اور کلمہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میزان اعمال کو بھر دیتا ہے اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ بھر دیتے ہیں آسمانوں کو اور زمین کو، اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل برہان ہے۔ اور صبر اُجالا ہے اور قرآن یا تو حجت ہے تمہارے حق میں یا حجت ہے تمہارے خلاف۔ ہر آدمی صبح کرتا ہے پھر وہ اپنی جان کا سودا کرتا ہے۔ پھر یا تو اسے نجات دلا دیتا ہے یا اس کو ہلاک کر دیتا ہے

قضاءِ حاجت کے وقت قبلہ کی طرف نہ منہ ہو

اور نہ پیٹھ :-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ اُعَلِّمُكُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا، وَأَمَرَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَنَهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ وَنَهَى أَنْ يَسْتَطِيبَ الرَّجُلُ بِيَمِينِهِ

رواہ ابن ماجہ بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ :—

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں تم لوگوں کے لئے مثل ایک باپ کے ہوں اپنی اولاد کے لئے (یعنی جس طرح اولاد کی خیر خواہی اور ان کو زندگی کے اُصول و آداب سکھانا ہر باپ کی ذمہ داری ہے اسی طرح تمہاری تعلیم و تربیت میرا کام ہے۔ اسی لیئے) میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جب تم قضائے حاجت کیلئے جاؤ تو نہ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھو نہ اس کی طرف پشت کر کے (بلکہ اس طرح بیٹھو کہ قبلہ کی جانب نہ تمہارا منہ ہو نہ تمہاری پیٹھ ہو)۔ (حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ) اور آپ نے استنجے میں تین پتھروں کے استعمال کرنے کا حکم دیا، اور منع فرمایا استنجے میں لید اور ہڈی استعمال کرنے سے۔ اور منع فرمایا داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے۔

قضاءِ حاجت کے وقت بیت الخلاء میں داخل ہونے سے قبل دُعا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ - ابن ماجہ باب مایقول اذا دخل الخلاء

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب قضائے حاجت کے لئے جاتے تو یہ دُعا پڑھتے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ترجمہ مَیں پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے ناپاکی اور ناپاک جنیوں کے۔

قضاءِ حاجت سے فارغ ہونے کے بعد کی دُعا۔

۱۔ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ غُفْرَانَکَ

ایضاً ابن ماجہ ــــــ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے نکلتے تو پڑھتے غُفْرَانَکَ یعنی اے اللہ تیری مغفرت چاہتا ہوں۔

۲۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ــــ

ابن ماجہ باب مایقول اذا دخل الخلاء

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو پڑھتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ــ ترجمہ سب تعریف ہے اُس اللہ کو جس نے دُور کی مجھ سے تکلیف اور عافیت دی مجھکو۔

وہی ذاتِ مقدّس ہے ہر اک تعریف کے لائق
میری تکلیف جس نے دُور کی اور عافیت بخشی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غسلِ جنابت

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَءُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يَاْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِيْ اُصُوْلِ الشَّعْرِ حَتّٰى اِذَا رَاٰى اَنْ قَدِ اسْتَبْرَأَ حَفَنَ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلٰثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ۔

رواہ البخاری ومسلم واللفظ لمسلم باب صفۃ غسل الجنابۃ

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت فرماتے تھے تو سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے تھے۔ پھر بائیں ہاتھ سے مقامِ استنجا کو دھوتے اور داہنے ہاتھ سے اس پر پانی ڈالتے تھے، پھر وضو فرماتے تھے اسی طرح جس طرح نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے، پھر پانی لیتے تھے اور بالوں کی جڑوں میں انگلیاں ڈال کر وہاں پانی پہونچاتے تھے، یہاں تک جب آپ سمجھتے تھے کہ آپ نے سب میں پوری طرح پانی پہونچالیا، تو دونوں ہاتھ بھر بھر کر تین دفعہ پانی اپنے سر کے اوپر ڈالتے تھے۔ اس کے بعد باقی سارے جسم پر پانی بہاتے تھے، اس کے بعد دونوں پاؤں دھوتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضو، نماز، غسل، تیمم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ
فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ
وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ
وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ
وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ
وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا
وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى
سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ
مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ
اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ
تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا
صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا
بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ
مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ
لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ
وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ
وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

(المائدہ ۶)

اے ایمان والو جب تم نماز کو
اُٹھو تو اپنے چہرے اور اپنے
ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو
لیا کرو اور اپنے سروں پر مسح
کیا کرو اور اپنے پیروں کو
ٹخنوں سمیت (دھو لیا کرو) اور
اگر تم حالت جنابت میں ہو تو
(سارا جسم) پاک صاف کر لیا کرو
اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو
یا تم میں سے کوئی استنجا سے آئے
یا تم نے عورت سے صحبت کی
ہو پھر تم کو پانی نہ ملے تو پاک مٹی
سے تیمم کر لیا کرو یعنی اپنے
چہروں اور ہاتھوں پر اس سے
مسح کر لیا کرو اللہ نہیں چاہتا
کہ تمہارے اُوپر کوئی تنگی ڈالے
بلکہ وہ (تو یہ) چاہتا ہے کہ تمہیں
خوب پاک صاف رکھے اور تم پر
اپنی نعمت پوری کرے تاکہ تم
شکر گزاری کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیمّم :-

وضو اور غسل کے قائم مقام ہے

جبکہ وضو اور غسلِ جنابت سے بیماری میں اضافہ کا اندیشہ ہو یا آدمی ایسی جگہ ہو جہاں پانی میسّر نہ ہو ان حالات میں اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں پر مہربانی فرماتے ہوئے تیمّم کی اجازت فرمائی ہے۔

تیمّم کا طریقہ

سطح زمین پر، یا مٹی یا پتھر یا ریت جیسی کسی چیز پر (یعنی جو ایسی چیزیں سطح زمین پر عموماً ہوتی ہیں۔ اُن میں سے کسی پر) طہارت کی نیت سے ہاتھ مار کر وہ ہاتھ چہرے اور ہاتھوں پر پھیر لیے جائیں۔ اس طرح بس ہاتھ پھیر لینے سے تیمم ہو جاتا ہے۔ مٹی وغیرہ کا چہرے یا ہاتھوں پر لگنا ضروری نہیں ہے بلکہ اس کا اہتمام کرنا چاہیئے کہ مٹی وغیرہ چہرے اور ہاتھوں پر نہ لگے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیمّم کرکے دکھلا رہے ہیں

عَنْ عَمَّارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّیْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اُصِبِ الْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ مَا تَذْکُرُ اِنَّا کُنَّا فِیْ سَفَرٍ اَنَا وَاَنْتَ فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّکْتُ فَصَلَّیْتُ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ هٰذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ وَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ

رواہ البخاری ومسلم نحوہ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور اُس نے مسئلہ پوچھا کہ مجھے غسل کی حاجت ہوگئی ہے۔ اور پانی مجھے ملا نہیں (تو کیا کروں؟) حضرت عمارؓ نے (جو وہاں موجود تھے) حضرت عمرؓ سے کہا کیا آپ کو یاد نہیں کہ ایک دفعہ میں اور آپ سفر میں تھے اور ہم دونوں کو غسل کی حاجت ہوگئی تھی) تو آپ نے تو اس حالت میں نماز پڑھی نہیں، اور مَیں نے یہ کیا کہ میں زمین پر خوب لوٹا پوٹا (کیونکہ مَیں سمجھتا تھا کہ جنابت والا تیمم بھی غسل کی طرح سارے جسم کا ہوتا ہوگا۔ تو جب ہم سفر سے واپس آئے) تو مَیں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی، تو آپ نے ارشاد فرمایا، کہ (زمین پر سارے جسم کو لٹانے اور خاک آلود کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی) تمہارے لئے بس اتنا کرنا کافی تھا، یہ کہہ کے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور اُن کو پھونکا (تاکہ جو خاک دھول لگی ہو، وہ اُڑ جائے) پھر آپ نے دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر اور ہاتھوں پر پھیر لیا۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم

بَابُ الْمُتَيَمِّمِ هَلْ يَنْفُخُ فِيْهِمَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاک مٹی مسلمان کیلئے سامانِ طہارت ہے اگرچہ پانی دس سال تک نہ ملے

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّعِیْدَ الطَّیِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ یَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْیُمِسَّہٗ بَشَرَہٗ فَاِنَّ ذَالِکَ خَیْرٌ۔

رواہ احمد والترمذی وابو داؤد

حضرت ابو ذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا سامانِ طہارت ہے اگرچہ دس سال تک پانی نہ ملے پس جب پانی پا دے تو چاہیئے کہ اس کو بدن پر ڈالے، یعنی اُس سے وضو یا غسل کرلے، کیونکہ یہ بہت اچھا ہے۔

(مسند احمد، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر برسہا برس تک ایک آدمی وضو یا غسل کے لئے پانی نہ پائے تو تیمم اُس کے لئے برابر کافی ہوتا رہے گا۔ البتہ جب پانی میسّر ہو جائے گا، تو غسل یا وضو اُس کیلئے ضروری ہو جائیگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسواک

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ

(مسلم باب السواك)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری اُمت پر شاق نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے وقت انہیں مسواک کا حکم کرتا۔

عَنْ اَبِیْ حُذَیْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

(بخاری باب السواك)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو (نیند سے) بیدار ہوتے تو اپنے منہ کو مسواک سے رگڑتے۔

معلوم ہوا کہ سوکر اُٹھنے کے وقت مسواک کرنا مستحب ہے۔ اسی طرح قرآن مجید کی تلاوت کے وقت اور وضو کے وقت اور جب منہ میں بُو معلوم ہو مسواک کرنے سے معدے کی زائد رطوبات اور بلغم وغیرہ فضلات نکل جاتے ہیں۔ اور منہ سے بدبُو نہیں آتی۔ دانتوں کے عرض (چوڑائی) میں بھی مسواک مستحب ہے جیسے ابو داؤد نے مراسیل میں ذکر کیا۔

مسواک سے نماز کی فضیلت ستّر گنا بڑھ جاتی ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَفْضُلُ الصَّلٰوةُ الَّتِیْ یُسْتَاكُ لَهَا عَلَی الصَّلٰوةِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَّتِیْ لَا یُسْتَاکُ لَھَا سَبْعِیْنَ ضِعْفًا ۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ نماز جس کے لئے مسواک کی جائے اس نماز کے مقابلہ میں جو بلا مسواک کے پڑھی جائے ستر گنی فضیلت رکھتی ہے۔ (شعب الایمان للبیہقی)

مسواک منہ کو پاک اور اللہ تعالےٰ کو خوش کرنے والی چیز ہے

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسِّوَاکُ مَطْھَرَۃٌ لِلْفَمِ مَرْضَاۃٌ لِلرَّبِّ ۔

رواہ الشافعی و احمد والدارمی والنسائی وروی البخاری فی صحیحہ بلا اسناد

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "مسواک منہ کو بہت زیادہ پاک صاف کرنے والی اور اللہ تعالےٰ کو بہت زیادہ خوش کرنے والی چیز ہے۔ (مسند امام شافعی، مسند احمد، سنن دارمی، سنن نسائی۔ نیز صحیح بخاری میں امام بخاری نے بھی اس حدیث کو بلا اسناد یعنی تعلیقاً روایت کیا ہے"

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَاءَ نِیْ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَطُّ اِلَّا اَمَرَنِیْ بِالسِّوَاکِ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ اُحْفِیَ مُقَدَّمَ فِیَّ ۔ رواہ احمد

حضرت ابو اُمامہ باہلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے فرشتے جبرئیل جب بھی میرے پاس آئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر دفعہ انھوں نے مجھے مسواک کے لئے ضرور کہا۔ خطرہ ہے کہ (جبرئیل کی بار بار کی اس تاکید اور وصیت کی وجہ سے) میں اپنے منہ کے اگلے حصہ کو مسواک کرتے کرتے گھس نہ ڈالوں۔

وضو سے پہلے مسواک

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ إِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ ـــــ رواه احمد وابو داؤد

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ دن یا رات میں جب بھی آپ سوتے تو اٹھنے کے بعد وضو کرنے سے پہلے مسواک ضرور فرماتے (مسند احمد، سنن ابی داؤد)

گھر میں داخلہ کے وقت مسواک

عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ ـــ رواه مسلم

شریح بن ہانیؓ سے روایت ہے کہ میں نے اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب باہر سے گھر میں تشریف لاتے تھے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے آپ مسواک فرماتے تھے۔

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نیند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے جاگنے کے بعد، خاص کر رات کو تہجد کے لئے اٹھنے کے وقت پابندی اور اہتمام سے مسواک فرماتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسواک صرف وضو کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ سو کر اٹھنے کے بعد اور مسواک کئے زیادہ دیر گزرنے کے بعد اگر وضو کرنا نہ بھی ہو جب بھی مسواک کر لینی چاہیئے۔

پانچ موقعوں پر مسواک کی اہمیت زیادہ ہے

وضو[1] میں، نماز[2] کے لئے کھڑے ہوتے وقت (اگر وضو اور نماز کے درمیان زیادہ فصل ہو گیا ہو) اور قرآن مجید[3] کی تلاوت کے لئے اور سو[4] کر اٹھنے کے وقت اور منہ[5] میں بدبو پیدا ہو جانے، یا دانتوں کے رنگ میں تغیر آجانے کے وقت اُن کی صفائی کے لئے

اہمیتِ مسواک

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ اُمِرْتُ بِالسِّوَاکِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ یُنْزَلُ عَلَیَّ فِیْہِ قُرْاٰنٌ اَوْ وَحْیٌ۔

(الترغیب ۱/۱۶۶ بحوالہ ابو یعلی و احمد)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مسواک کا حکم کیا گیا یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ اس کے بارے میں مجھ پر قرآن نازل کیا جائے گا یا وحی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضو سے پہلے پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت رحم کرنے والا مہربان ہے

(مشکوٰۃ باب الخلاء وترمذی باب فی التسمیۃ عند الوضوء)

وضو کے بعد یہ دعائیں پڑھیں

۱- اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (مشکوٰۃ کتاب الطہارۃ)

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

۲- اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۞

اے اللہ مجھے بہ کثرت توبہ کرنے والوں میں سے کر دے اور مجھے پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں سے کر دے۔ (ترمذی باب مایقال بعد الوضوء)

۳- سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ (مجمع الزوائد ج ۱ ص ۲۴۴)

اے اللہ تو پاک ہے اور تو ہی تعریف کے لائق ہے نہیں کوئی عبادت کے لائق مگر (صرف) تو میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف لوٹ کر آتا ہوں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کی چابی وضو

وضو میں پانی جہاں تک پہنچنا ضروری ہے

اگر نہ پہنچا اور وضو لاپرواہی سے کیا تو اُس کا وضو درست نہیں

عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفُرٍ عَلٰى قَدَمِهٖ فَاَبْصَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ فَرَجَعَ ثُمَّ صَلّٰى۔

مسلم، باب وجوب استیعاب جمیع اجزاء محل الطہارۃ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے بیان کیا حضرت عمر بن خطابؓ نے کہ ایک شخص نے وضو کیا اور ناخن برابر اپنے پاؤں میں سوکھا چھوڑ دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے دیکھا تو فرمایا جا اور اچھی طرح وضو کرکے آ وہ لوٹ گیا پھر آکر نماز پڑھی۔

اچھی طرح وضو کرنا

اچھی طرح وضو کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ جو شخص صحیح طور پر وضو کرتا ہے۔ اُس کے گناہ اُس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ

حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا۔ تو اُس کے گناہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ بخاری بَابُ خُرُوجِ الْخَطَايَا مَعَ مَآءِ الْوُضُوْءِ (بخاری)

اُس کے بدن سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔

چوری کے مال سے نہ تو صدقہ قبول ہوتا ہے اور نہ بغیر وضو کے نماز قبول ہوتی ہے

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ وَلَا صَلٰوةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ

حضرت اسامہ بن عمیرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ چوری کے مال سے نہ تو صدقہ قبول کرتا ہے اور نہ بغیر وضو کے نماز

ابو داؤد باب فرض الوضوء والترمذی

عند اللہ صدقہ وخیرات کی قبولیت کے لئے حلال مال شرط ہے اسی طرح نماز کی قبولیت کے لئے سُنّت کے مطابق وضو واجب ہے۔

وضو کا پانی ہر اُس عضو پر پورا پورا پہنچ جائے جس پر پہنچانا ضروری ہے اگر وضو لاپروائی سے کیا اور صحیح طریقہ پر نہ کیا تو نماز بھی صحیح نہ ہوگی۔

وضو نماز کی چابی اور نماز جنّت کی چابی ہے، دیکھنے میں آتا ہے کہ مسجد میں اگر جماعت ہو رہی ہوتی ہے، بعد میں آنے والے نمازی اس خیال سے کہ جماعت فوت نہ ہو جائے وضو بڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عجلت سے کرتے ہیں، نتیجۃً جن اعضاء کو پانی پہنچانا ہوتا ہے اور انہیں مل مل کر دھونا ہوتا ہے، وہ خشک رہ جاتے ہیں"۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃٌ بِغَیْرِ طُھُوْرٍ

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا"۔

(مسلم کتاب الطہارۃ)

امام نوویؒ فرماتے ہیں نماز کے لئے وجوبِ طہارت پر یہ حدیث نص ہے، طہارت پانی سے ہو یا مٹی سے نماز فرض ہو یا نفل ۔ یا نماز جنازہ، طہارتِ جسمانی اور پھر وضو دونوں فرض ہیں۔

سُنّت کے مطابق جب کوئی وضو کرتا ہے اور پھر نماز پڑھتا ہے

تو اس کے وہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، جو اُس نماز سے دوسری نماز کے درمیان ہونگے"۔

عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَتَوَضَّأُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ فَیُحْسِنُ الْوُضُوْءَ فَیُصَلِّیْ صَلٰوۃً اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ

حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر نماز ادا کرے تو اُس کے وہ گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے جو اُس نماز سے دوسری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّلٰوةِ الَّتِیْ تَلِیْهَا ۔ نماز تک ہونگے ۔

(مسلم کتاب الطھارۃ)

حضرت عثمانؓ سُنّت کے مطابق وضو کر کے دکھلاتے ہیں ۔

عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰی عُثْمَانَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانٍ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ كَفَّیْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ یَدَهُ الْیُمْنٰی اِلَی الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ یَدَهُ الْیُسْرٰی مِثْلَ ذَالِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهٗ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْیُمْنٰی ثَلَاثًا ثُمَّ الْیُسْرٰی مِثْلَ ذَالِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا

حُمران سے روایت ہے، جو مولا (آزاد کئے ہوئے غلام) تھے ۔ عثمانؓ بن عفانؓ کے انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عثمان بن عفانؓ نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا، تو پہلے دونوں پہنچوں کو تین بار دھویا، پھر کُلّی کی اور ناک میں پانی ڈالا، پھر تین بار مُنہ دھویا، پھر داہنا ہاتھ دھویا کہنی تک تین بار، پھر بایاں ہاتھ دھویا تین بار، پھر مسح کیا سر پر پھر داہنا پاؤں دھویا تین بار، پھر بایاں پاؤں دھویا تین بار اس کے بعد کہا کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اسی طرح جس طرح مَیں نے اب وضو کیا ۔

ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

نے فرمایا جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے کھڑے ہو کر ان کے درمیان اور کسی خیال میں محو نہ ہو تو اس کے اگلے گناہ سب بخش دیئے جائینگے۔

(مسلم کتاب الطہارۃ)

علامتِ ایمان اہتمامِ وضو اور التزامِ نماز ہے

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ

رواہ مالک و احمد و ابن ماجہ و الدارمی

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ٹھیک ٹھیک چلو، صراطِ مستقیم پر قائم رہو (لیکن چونکہ یہ استقامت بہت مشکل ہے اس لئے) تم اس پر پورا قابو ہرگز نہ پاسکو گے (لہٰذا ہمیشہ اپنے کو قصوروار اور خطاکار بھی سمجھتے رہو) اور اچھی طرح جان لو کہ تمہارے سارے اعمال میں سب سے بہتر عمل نماز ہے (اس لئے اس کا سب سے زیادہ اہتمام کرو) اور وضو کی پوری پوری نگہداشت بھی بندۂ مومن ہی کر سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضو جنّت کے آٹھوں دروازوں کی کنجی ہے

سُنّت کے مطابق صحیح وضو کرنے والا جنّت میں جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو جائے گا۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ یَتَوَضَّاُ فَیُبْلِغُ اَوْ فَیُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ الثَّمَانِیَۃُ یَدْخُلُھَا مِنْ اَیِّھَا شَاءَ ـــــ

رواہ مسلم باب الذکر المستحب عقب الوضوء

حضرت عمر بن الخطّاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک سلسلۂ کلام میں) فرمایا، جو کوئی تم میں سے وضو کرے (اور پورے آداب کے ساتھ خوب اچھی طرح) اور مکمل وضو کرے، پھر وضو کے بعد کہے "اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ"، تو لازمی طور پر اُس کے لئے جنّت کے آٹھوں دروازے کھل جائیں گے وہ جس دروازے سے بھی چاہے گا جنّت میں جا سکے گا۔

قیامت میں وضو کے اعضاء روشن ہونگے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یُّطِیْلَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ ـــــ رواہ البخاری ومسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اُمتی قیامت کے دن بلائے جائیں گے تو وضو کے اثر سے ان کے چہرے اور ہاتھ اور پاؤں روشن اور منور ہوں گے۔ پس تم میں سے جو کوئی اپنی وہ روشنی اور نورانیت بڑھا سکے اور مکمل کر سکے تو ایسا ضرور کرے۔

(صحیح بخاری وصحیح مسلم

باب فضل الوضو ء الغُرّ المحجّلون

من آثار الوضوء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز باجماعت قریب ہونے کی عام اطلاع کے لئے اذان مقرر فرمائی ہے۔ اذان کے الفاظ عام طور پر معروف ہیں

اذان میں آواز کی بلندی

عَنْ سَعْدٍ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّجْعَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ قَالَ اِنَّهٗ اَرْفَعُ لِصَوْتِكَ

ابن ماجہ

سعد قرظؓ جو (مسجد قبا میں مؤذن مقرر تھے) اُن سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ اذان دیتے وقت وہ اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں دے لیا کریں۔ آپؐ نے اُن سے فرمایا کہ ایسا کرنے سے تمہاری آواز زیادہ بلند ہو جائے گی۔

جو اذان کہے وہی اقامت کہے

عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُؤَذِّنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُّقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ

06915

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَدْ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ۔

رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجہؒ

زیاد بن حارث صُدائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ فجر کی نماز کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ تم اذان پڑھو میں نے اذان پڑھی۔ اس کے بعد جب اقامت کہنے کا وقت آیا تو بلال نے ارادہ کیا کہ اقامت وہ کہیں تو حضورؐ نے (میرے متعلق) فرمایا کہ اس صُدائی نے اذان پڑھی ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ جو اذان پڑھے وہی اقامت کہے۔ (جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ)

مؤذن کیلئے اذان پر اجرت لینا کیسا ہے؟

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ اِنَّ مِنْ آخِرِ مَا عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَّخِذَ مُؤَذِّنًا لَا يَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِهٖ اَجْرًا ــــ رواہ الترمذی

عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب طائف کا عامل بنا کر مجھے روانہ فرمایا تو اس وقت آپ نے) آخر میں تاکیدی ہدایتیں مجھے فرمائیں اُن میں سے ایک یہ ہدایت بھی تھی کہ کوئی ایسا مؤذن مقرر کر لینا جو اذان پڑھنے کی مزدوری نہ لے (بس اللہ کے لئے اور آخرت کے ثواب کی نیت سے اذان پڑھا کرے)

اماموں اور مؤذنوں کیلئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعاءِ خیر

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ ۔ رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والشافعی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام ضامن اور ذمہ دار ہے اور موذن امین ہے اے اللہ اماموں کو ٹھیک چلنے کی توفیق دے اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔

(مسند احمد، سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، مسند شافعی

مطلب یہ ہے کہ امام پر اپنی نماز کے علاوہ مقتدیوں کی نماز کی بھی ذمہ داری ہے اس لئے اس کو اپنے امکان کی حد تک ظاہراً اور باطناً اچھی سے اچھی نماز پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور مؤذن پر لوگوں نے اذان کے بارے میں اعتماد کیا ہے۔ لہٰذا اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے ذاتی مصالح اور خواہشات کی رعایت کے بغیر صحیح وقت پر اذان پڑھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں مؤذن اور امام دونوں کی ذمہ داری بتلائی اور دونوں کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِّيْ فَقَالَ اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا ۔ رواہ البخاری

مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ایک چچازاد بھائی بھی ساتھ تھے، تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ جب تم سفر کرو تو نماز کے لئے اذان اور اقامت کہو اور جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کرے اور نماز پڑھائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذان اور مؤذنوں کی عظمت وفضیلت

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شَہِدَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

رواہ البخاری باب رفع الصوت بالنداء

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤذن کی آواز جہاں تک پہونچتی ہے وہاں تک جو جن اور جو انسان اور جو چیز بھی اس کی آواز سنتی ہے وہ قیامت کے دن ضرور اس کے حق میں شہادت دے گی۔

قیامت کے دن مؤذنوں کی گردنیں بلند کردی جائینگی

عَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ۔ مسلم باب فضل الاذان وھرب الشیطان عند سماعہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اذان کہنے والے قیامت کے دن دوسرے سب لوگوں کے مقابلے میں دراز گردن (یعنی سربلند) ہوں گے۔

جو خوش بخت لوگ نماز کیلئے بذریعہ اذان لوگوں کو بلاتے تھے اللہ تعالیٰ میدانِ محشر میں اہلِ محشر کے سامنے اس طرح انکی عزت وعظمت کا مظاہرہ کرائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے دن تین قسم کے آدمی کستوری کے ٹیلوں پر خوش بیٹھے ہونگے اُن خوش بختوں میں اذان دینے والے بھی ہونگے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ الْخَمْسِ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ — رواه الترمذی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن تین (قسم کے) آدمی مشک کے ٹیلوں پر ٹھہرائے جائیں گے۔ ایک وہ نیک غلام جس نے دنیا میں اللہ کا حق بھی ادا کیا اور اپنے آقا کا بھی، دوسرا وہ آدمی جو کسی جماعت کا امام بنا۔ اور لوگ (اس کی نیک عملی اور پاکیزہ سیرت کی وجہ سے) اس سے راضی اور خوش رہے۔ اور تیسرا وہ بندہ جو دن رات کی پانچوں نمازوں کے لئے روزانہ اذان دیا کرتا تھا۔

سات سال اذان دینے پر جہنّم سے آزادی کا سرٹیفکیٹ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ — رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجہ۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالےٰ کے جس بندہ نے سات سال تک اللہ کے واسطے اور ثواب کی نیت سے اذان دی اس کے لئے آتشِ دوزخ سے برأت لکھ دی جاتی ہے (یعنی اس کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ طے فرما دیا جاتا ہے کہ دوزخ سے اس کا کوئی واسطہ نہیں، اور اس کی آگ اور لپٹ کو اس بندہ کو چھونے کی بھی اجازت نہیں)

اذان سُن کر کلمۂ شہادت پڑھنے پر گناہوں کی معافی

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ ۔ رواہ مسلم

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مؤذن کی اذان سننے کے وقت (یعنی جب وہ اذان پڑھ کر فارغ ہو جائے) کہے کہ میں بھی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں اور میں راضی و خوش ہوں اللہ کو رب مان کر اور حضرت محمد کو رسول مان کر اور اسلام کو دینِ حق مان کر، تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعدۂ شفاعت

اذان سُن کر مندرجۂ ذیل دُعا پڑھنے پر اُس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدۂ شفاعت

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

بخاری باب الدعاء عند النداء

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بندہ اذان سننے کے وقت اللہ تعالےٰ سے یوں دعا کرے "اے اللہ اس دعوتِ تامّہ کاملہ اور اس صلوٰۃ قائمہ دائمہ کے رب! (یعنی اے وہ اللہ جس کے لئے اور جس کے حکم سے یہ اذان اور یہ نماز ہے (اپنے رسول پاک) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلہ کا خاص درجہ اور مرتبہ عطا فرما اور ان کو اس مقام محمود پر سرفراز فرما جس کا تو نے اُن کے لئے وعدہ فرمایا ہے"۔ تو وہ بندہ قیامت کے دن میری شفاعت کا حقدار ہو گیا۔

حضورِ ختمِ رسلؐ تحفۂ درود و سلام
رہِ شفاعتِ خیر الانام کا ہے نشاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہمیتِ نماز

خوبصورت سانپ ایک ساغرِ زہرِ ہلاہل سے کم نہیں، دوزخ کی دنیا حسین اور دلکش نظاروں سے معمور ہے۔ جہاں پھول فرشِ راہ بنتے ہیں، موسیقی کی مسحور و مخمور کن تانیں، بادل نغمہ و شراب کی بارش برساتا ہے، دل دار فتہ تمام آہنی زنجیروں کو توڑ کر اس دنیائے ہوسٹربا میں گم ہو جانا چاہتا ہے، جہاں ہر وقت بہار چھائی رہتی ہے ہوائے عطر بیز محو خرام رہتی ہے، ہر صبح پیغامِ مسرت لاتی ہے، اور ہر رات سرور و کیف کی زلفوں کے دام پھیلائے رہتی ہے، ایک اور راستہ بھی ہے سنگلاخ اور دشوار گزار، جہاں ریگِ رواں کے طوفان اُٹھتے ہیں، تو کہیں گرم ہواؤں کی تند خیزیاں ہیں لیکن یہ راستہ اُس گلریز اور گلپوش وادی میں کھلتا ہے، جسے جنت کہتے ہیں، جس کی تعریف و توصیف میں انسان تو انسان خود خدائے بزرگ و برتر اس موضوع پر اُن پاکیزہ الفاظ کو استعمال فرماتا ہے جنکی بلاغت کا احاطہ تحریر میں لانا ناممکنات میں سے ہے حضرت ابو ہریرہؓ کے واسطے سے درج ذیل حدیث قدسی مختلف طریقوں سے مروی ہے،

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِیَ الصّٰلِحِیْنَ مَالَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں نے جنت میں اپنے نیک بندوں کیلئے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں، جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے، نہ کسی انسان کے دلمیں اسکا خیال گزرا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت کی منزل دُور اور راستہ مشکل ہے، خوبصورت مگر بدسیرت سانپوں سے کھیلنے کا مشورہ کون دے گناہ کی دلآویز اور دلفریب راہوں پر چل کر دوزخ کی اتھاہ گہرائیوں میں گرنے سے منع کیوں نہ کیا جائے"

ہزار بار اُسے لاکھ بار روکینگے کوئی بھی کام جو ہم ناگوار دیکھینگے

نماز گناہوں کی اس آگ کو جو رفتہ رفتہ گلشنِ دل کو جلا دینے والی ہوتی ہے چپکے چپکے اُس پر پانی ڈالکر آہستہ آہستہ بجھا دیتی ہے

عزیزانِ گرامی قدر! آؤ نماز قائم کریں، کیونکہ یہ دوزخ سے بچنے کا ایک وسیلہ ہے، جوانی دم بدم بھڑکنے والا جوالا مکھی ہے۔ یہ آتشگیر مادے کی طرح زیرِ آب رہے تو درست ہے، اور اسی میں بچاؤ ہے، ورنہ دردناک ہلاکت ہے، نماز دل میں اطمینان کی ٹھنڈک پیدا کرتی ہے، جس سے جوانی کا جوش فرو ہوتا ہے، آگ پر پانی کے عمل کو تو ایک لاشعور بچہ بھی جانتا ہے،

بعض قوموں نے بادشاہ کی وفاداری کو اپنے عمل کا محرک بنا رکھا ہے، شاہ پسند قوموں میں بچوں کی تعلیم کا جزوِ اعظم بادشاہ کی محبت ہے بعضوں نے ملک کی محبت کو زندگی کا مقصد بنا لیا ہے، اور اپنے نیک خیالات اور حسنِ عمل کو صرف جغرافیائی حدود میں محدود کر دیا ہے بعض اپنی نسلی فوقیت اور خاندانی روایات کے پجاری ہیں اور اُنکے گھروں میں اسی کے چرچے ہیں۔ اپنے خاندان اور نسل کی بزرگی بیان کرنا اُن کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ لیکن سچا مسلمان شیطان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِن برپا کردہ فتنوں سے پناہ مانگتا ہے اور اپنی عقیدت، اپنے پروردگار کے لئے مخصوص رکھتا ہے، ملک کو قطعۂ ارض نسل اور خاندانی تفاخر کو بیہودہ وہم سمجھ کر مخلوق کی خدمت کو بہترین عبادت اور وجہِ امتیاز سمجھتا ہے، اور جس قدر خالق کے قریب ہوتا جاتا ہے، اسی قدر مخلوق کی خدمت پر مستعد ہوتا چلا جاتا ہے،

نماز اللہ تعالےٰ سے تعلق استوار کرنے اور اُس کے نام کی برکت سے اپنی زندگی کو فیوض و برکات کا سرچشمہ بنانے کی تدبیر ہے، جذبۂ حب الوطنی کی پرورش کیلئے قومیں دن کا چین اور رات کی نیند حرام کر لیتی ہیں، تو مسلمان اگر پانچ وقت، عبودیت کے جذبے کو دل و جان میں پرورش کرنے کے لئے نماز کا سامان کرتا ہے تو آوارہ طبیعت لوگ کہانیاں کیوں بناتے ہیں؟ سلطنت ارضی کا سپاہی ملک کے تحفظ کے عشق میں عسکری قواعد و ضوابط کی تحصیل کیلئے ہمہ وقت مصروفِ عمل رہتا ہے، پھر خدائی فوج کے سپاہی یعنی مسلمان خدا کی محبت کو سینے میں پرورش کرنے اور جماعتی یگانگت قائم رکھنے کے لئے پانچ وقت یکجا ہوں تو کوئی افسانے کیوں تراشتا ہے، ملکی اور قومی سطح پر لوگ اپنے اور غیروں کے اعمال کا جائزہ لیتے ہیں، ہمارے پاس بھی اللہ کی محبت کی کسوٹی ہے، ہم دوست اور دشمن کے عمل کو اسی پر پرکھتے ہیں، جو غیر اللہ کی محبت کے لئے عمل ہے وہ کھوٹا ہے، جس فعل سے اُس کا نام بلند ہو صرف وہی کھرا ہے، حق تو یہ ہے کہ ہمیں رات دن اسی کا نام لیکر دل کے ویرانے کو روکشِ گلزار بنانا چاہئے۔ اپنی قوم، اپنے ملک، اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بادشاہ کے نام پر خدا کی پُر امن مخلوق کے اطمینان کو لوٹ لینا، اوروں کو فاقے کے عذاب میں مبتلا کر کے اُن کی دولت کو اپنے آرام و آسائش کے کام میں لانا، بعض کے نزدیک عین انصاف ہے لیکن مسلمان کے لئے کسی قوم کے ساتھ دشمنی کے باعث ذرا سی بے انصافی اُسے خدا کی خوشنودی کی جنّت سے محروم کر دینے کے لئے کافی ہے۔ **اے مسلمان تُو دنیا میں اپنی ذمہ داریاں سمجھ**، جب دل میں کوئی کمزوری آئے، تو پھر اُسی سرکار کی طرف لوٹ جا اور سجدہ ریز ہو کر اُس سے برکت اور توفیق طلب کر اس کی یاد کو دل میں زندہ رکھنے اور نیک کاموں کی توفیق چاہنے کا نام نماز ہے، **نماز کے بغیر شیطان خدا کی یاد بھلا دیتا ہے**، اور اپنے آرام کے لئے مخلوقِ خدا کا امن لُوٹ لینے پر آمادہ کر دیتا ہے۔

پس نماز دل کو ایک مرکزی نقطے پر قائم کرنا چاہتی ہے، یعنی سارے رشتے ناتوں، نفع اور نقصان سے بے نیاز کر کے خدا سے تعلق بڑھانے کا سبب بنتی ہے۔

ہوتی ہے دل کی دُور کثافت نماز سے
پاتے ہیں جسم و روح طہارت نماز سے

جامِ طہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے تمام رسولوں کو نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم فرمایا اور ہر رسولؑ نے اپنی اُمّت کو یہی حکم دیا کہ نماز پڑھو زکوٰۃ دو اور اللہ کی عبادت کرو

۳۔ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۝ (الانبیاء ۷۳)

اور ہم نے اُن سب کو پیشوا بنایا ہدایت کرتے تھے ہمارے حکم سے اور ہم نے اُن کے پاس وحی سے حکم بھیجا نیک کاموں کے کرنے کا اور نماز کی پابندی کا اور ادائے زکوٰۃ کا اور وہ ہماری ہی عبادت کرنے والے تھے۔

اس آیت سے قبل چند پیغمبران حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت ابراہیم، حضرت لوط، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب علیہم السلام اور اس کے بعد حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت ایوب، حضرت اسماعیل، حضرت ادریس، حضرت ذوالکفل، حضرت یونس، حضرت یحییٰ حضرت ذکریا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر آیا ہے اس کے ساتھ فرمایا کہ یہ حضرات اپنی اپنی اُمّت کے پیشوا تھے، ہم نے ان رسولوں کو بذریعہ وحی یہ حکم بھیجا کہ وہ خود نماز کی پابندی کریں، زکوٰۃ ادا کریں اور ہماری عبادت کریں، چنانچہ یہ حضرات ہماری ہی عبادت کرتے تھے، اور ہماری عبادت کا اپنی اپنی اُمّت کو بھی حکم دیا، انسان کی زندگی کا مقصد اللہ تعالےٰ کی عبادت ہے، وہ کتنا بد بخت ہے جس نے زندگی کا مقصد نہیں سمجھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کا حکم کر رہا ہے

۴۔ اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ (العنکبوت ۴۵)

جو کتاب آپ پر وحی کی گئی ہے اُسے پڑھا کیجئے اور نماز کی پابندی رکھیے۔

اُتْلُ میں خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے، اور اَقِمِ میں رسول و اُمت دونوں سے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ، اقامت صلوٰۃ کے تحت میں نماز کے وقت کی پابندی اور اس کے ارکان و شرائط کی رعایت آگئی۔ اُتْلُ یعنی قرآن کی تلاوت خود بھی کیجئے اور دوسروں کو بھی سنائیے، علم عمل پر مُقدم ہوتا ہے، اس ترتیب کے مطابق یہاں تلاوتِ قرآن کو اقامۃ الصلوٰۃ پر مُقدم رکھا ہے۔

مِنَ الْکِتٰبِ میں مِنْ بیانیہ ہے۔

حکم ہو رہا ہے کہ تشریعِ قولی کے ساتھ تشریعِ فعلی بھی کیجئے کہ اُن کو دین کے کام کرکے دکھلائیے، بالخصوص نماز کی جو کہ اعظم عبادت ہے پابندی کیجئے۔ تاکہ اور لوگ بھی اس کا اتباع کریں، اور اس اتباع کی ترغیب کے لئے اسکی فضیلت سنائی جاتی رہے، جب کوئی شخص پانچ وقت خلوص کے ساتھ وضو کرے، تو صحیحین (بخاری و مسلم) کی روایت کے مؤافق اسکے تمام گناہ گر جاتے ہیں۔ اور جب وہ خلوصِ نیت کے ساتھ نماز میں حاضر ہوا تو رکنِ اعظم سورۂ فاتحہ میں اس نے مغضوبین و ضالین کی راہ سے توبہ کی اور پناہ مانگی۔ اور اللہ تعالےٰ ہی سے حمد و ثنا کی استعانت کے ساتھ انبیاء و صالحین کا راستہ طلب کیا تو وہ گناہوں سے بالکل پاک ہو گیا کیونکہ توبہ سے کبیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز اور قربانی کا حکم ہو رہا ہے

إِنَّآ أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ (سورۂ کوثر ۱-۲)

تحقیق ہم نے آپکو کوثر دی، پس اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے

کوثر کیا ہے؟ اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں، جن کا حاصل یہ ہے کوثر ایک نہر ہے، اس کے کناروں پر مجوّف موتیوں کے محل ہیں۔ اُس کی زمین یاقوت و مرجان و زبرجد (اقسامِ جواہرات) کی ہے، اس میں ظروف (آب خورے) ہیں جو آسمان کے ستاروں کے مانند ہیں اُس کا پانی دُودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے، اُس کی مٹی کستوری سے زیادہ خُوشبو دار ہے، اُس پر چڑیاں اُترتی ہیں، جن کی گردنیں قربانی کے جانوروں کی طرح ہیں۔

حوضِ کوثر

بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی السَّمَآءِ قَالَ اُتِیْتُ عَلٰی نَھْرٍ حَافَتَاہُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ مُجَوَّفٌ فَقُلْتُ مَا ھٰذَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے قصّے میں فرمایا، مَیں ایک نہر پر پہنچا اسکے دونوں کناروں پر خولدار موتیوں کے گنبد لگے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَاجِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ (بخاری کتاب التفسیر)

میں نے جبریلؑ سے پوچھا یہ نہر کیسی ہے؟ انہوں نے کہا یہ کوثر ہے، (جو اللہ نے آپکو دی ہے)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْكَوْثَرِ هُوَ الْخَيْرُ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ قَالَ اَبُوْ بِشْرٍ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَاِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهٗ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَلنَّهْرُ الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ (بخاری کتاب التفسیر)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کوثر سے وہ بھلائی مُراد ہے جو اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی، ابو بشرؒ کہتے ہیں میں نے سعید بن جبیرؒ سے پوچھا لوگ تو یہ کہتے ہیں، کوثر ایک نہر کا نام ہے، بہشت میں سعیدؒ نے کہا نہر بھی جو بہشت میں ہے اس بھلائی میں داخل ہے، جو اللہ تعالےٰ نے آپ کو عنایت فرمائی۔

صحیح مسلم میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، آپ نے فرمایا کوثر ایک نہر ہے، جس کے دینے کا اللہ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اس میں بڑی بھلائی یعنی خیر ہے۔

احادیثِ صحیحہ میں حوضِ کوثر کے پانی کی صفائی اور شیرینی اور اُس کے کناروں کا جواہرات سے مرصّع ہونے کے متعلق ایسے اوصاف مذکور ہیں کہ دنیا میں ان کا کسی چیز پر قیاس نہیں کیا جاسکتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سورت کی پہلی آیت میں کفار کے زعم باطل کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوثر یعنی دنیا و آخرت کی ہر خیر اور وہ بھی کثیر مقدار میں عطا فرمانے کی خوشخبری کے بعد اس کے شکر کے طور پر آپکو دو چیزوں کی ہدایت کی گئی ہے ایک نماز۔ دوسرے قربانی نماز بدنی عبادتوں میں سب سے بڑی عبادت ہے اور قربانی مالی عبادتوں میں اس بنا پر خاص امتیاز اور اہمیت رکھتی ہے کہ اللہ کے نام پر قربانی کرنا بت پرستی کے شعار کے خلاف ایک جہاد بھی ہے، کیوں کہ اُن کی قربانیاں بتوں کے نام پر ہوتی تھیں اسی لئے قرآن کریم کی اور آیت میں بھی نماز کے ساتھ قربانی کا ذکر فرمایا ہے۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (الانعام ۱۶۲) آپ اعلان کر دیجئے بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کیلئے ہے، جو جہانوں کا پروردگار ہے۔

مسلمان کسی ناگہانی آفت و مصیبت کے وقت بھی نماز پڑھتا ہے اور اللہ سے مدد مانگتا ہے۔ اور رفع بلاء کے لئے سجدوں میں اپنے کریم آقا سے التجا کرتا ہے۔ جیسا کہ حکم ہے۔

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اور صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ (البقرہ ۴۵)

اور جب کوئی اُسے راحت و بشارت ملتی ہے تب بھی وہ اپنے پیارے خالق کا شکریہ نماز کے ذریعہ ادا کرتا ہے، نماز مومن کی غذائے رُوح ہے مومن کے لئے سکونِ رُوح اور اطمینانِ قلب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز ہی سے حاصل ہوتا ہے۔"

فَصَلِّ۔ نماز یہاں قائم مقام ہے ساری بدنی عبادات کے

یہ بھی کہا گیا ہے کہ نماز تمام اقسامِ شکر کی جامع ہے، اسی لئے بجائے شکر کے اسے لایا گیا، فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ جَامِعَۃٌ لِجَمِیْعِ اَقْسَامِ الشُّکْرِ وَلِذَا اُقِیْلَ فَصَلِّ دُوْنَ فَاشْکُرْ (رُوح)

پس نماز تمام اقسامِ شکر کی جامع ہے، اسی لئے کہا گیا نماز پڑھ یہ نہیں کہا گیا کہ شکر کر۔"

مشرکوں اور بدعتیوں کو حوضِ کوثر پر آنے سے فرشتے روک دینگے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد جن بدبختوں نے دینِ اسلام میں اپنی طرف سے نئے نئے کام نکالے اور عوام کو گمراہ کیا اُنہیں حوضِ کوثر کے قریب نہیں پھٹکنے دیا جائے گا۔"

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ	حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ	کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ فَرَطُكُمْ	میں حوضِ کوثر پر تمہارا پیش
عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ	خیمہ ہونگا، جو شخص (مسلمان)
عَلَیَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ	میرے پاس سے گزرے گا وہ
لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ	اس حوضِ کوثر میں سے پیئے گا اور
عَلَیَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ	جو اس میں سے پیئے گا وہ کبھی
وَيَعْرِفُوْنِیْ ثُمَّ يُحَالُ	پھر پیاسا نہ ہوگا، میرے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ "

کچھ ایسے لوگ آئینگے، جن کو میں پہچانتا ہوں وہ مجھ کو پہچانتے ہیں میرے اور اُنکے درمیان آڑ کردی جائیگی

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِيْ الْحَوْضَ حَتّٰى عَرَفْتُهُمُ اخْتُلِجُوْا دُوْنِيْ فَاَقُوْلُ اَصْحَابِيْ فَيَقُوْلُ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ

(بخاری کتاب الرقاق)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب میں سے کچھ لوگ حوض کوثر پر آئینگے میں کہوں گا یا اللہ یہ تو میرے اصحاب ہیں، ارشاد ہوگا تم نہیں جانتے انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئے کام (دین میں بدعات وغیرہ) ایجاد کئے۔

حوض کوثر کی مٹی کستوری سے ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذْ عُرِضَ لِيْ نَهْرٌ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ لِلْمَلَكِ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَهُ

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جنت میں چلا جارہا تھا کہ ایک نہر پر پہنچا (میں نے دیکھا) کہ اس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے خیمے تھے میں نے جبریلؑ سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ کوثر ہے، جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہُ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ بِیَدِہٖ اِلٰی طِیْنِہٖ فَاسْتَخْرَجَ مِسْکًا ثُمَّ رُفِعَتْ لِیْ سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی فَرَاَیْتُ عِنْدَھَا نُوْرًا عَظِیْمًا

(ترمذی تفسیر القرآن)

اللہ نے آپ کو دی ہے۔ پھر اُنہوں نے اس میں ہاتھ ڈالا اور اُس کی مٹی نکالی تو وہ کستوری تھی، پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہیٰ آئی تو میں نے دیکھا کہ اُس پر بڑا نور تھا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُمہات المؤمنین کو نماز کا حکم

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویو

غیر محرم مرد سے گفتگو کے وقت آواز میں نزاکت اور لچک نہ آنے دو، اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو، بغیر ضرورت گھر سے باہر نہ نکلو، اگر باہر نکلنا ہی پڑ جائے تو اپنی زیب و زینت چھپا کر نکلو، نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

۶۔ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۚ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝

(الاحزاب ۳۲-۳۳)

اے نبیؐ کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو جبکہ تم تقویٰ اختیار کر رکھو تو تم بولی میں نزاکت مت اختیار کرو کہ (اس سے) ایسے شخص کو خیال (فاسد) پیدا ہونے لگتا ہے جس کے قلب میں خرابی ہو اور قاعدے کے موافق بات کہا کرو اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور جاہلیتِ قدیم کے مطابق اپنے کو دکھاتی مت پھرو اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ کا اور اُس کے رسول کا حکم مانو اللہ تو بس یہی چاہتا ہے کہ اے (نبیؐ کے) گھر والو تم سے آلودگی کو دُور رکھے اور تم کو خوب نکھار دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُمہات المؤمنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے درجات و مراتب اُمت کی عام عورتوں سے یقیناً کہیں زائد ہیں اُنکا یہ شرف، یہ مقام، یہ عزت یہ عظمت، یہ قدر یہ منزلت اُمت کی تمام عورتوں سے ممتاز ہے، لیکن یہ شرط بہرحال اُن کے ساتھ بھی لگی ہوئی ہے، کہ جادۂ تقویٰ (پرہیزگاری، خوفِ خدا) سے قدم ہٹنے نہ پائے، جس نیکی کی بُنیاد تقویٰ ہو تو وہ نیکی بارگاہِ ربِ کائنات میں شرفِ قبولیت حاصل کرتی ہے، اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی پہلی آیت ہی میں کر دیا ہے، ذرا اُسے مطالعہ فرمائیں اور غور و فکر کریں۔

كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ یعنی تم میں صرف انسانیت ہی نہیں بلکہ دوسرے اوصافِ فاضلانہ و متقیانہ بھی ہیں جن سے مساوات و مماثلت ممکن نہیں، عورت کی آواز میں جو قدرتی نرمی اور لوچ ہوتا ہے، اُس کو بڑا دخل مرد کی خواہشِ نفسانی کے ابھارنے میں ہے، چنانچہ جدید ماہرینِ نفسیات نے بھی اس کا کھلے لفظوں میں اعتراف کیا ہے، اُس علیم و خبیر ہستی نے نفس کے اس محرک کو بھی اجراءِ احکام میں پوری طرح پیشِ نظر رکھا ہے۔

اس کی ہدایت اُمت کی ہر عورت کے لئے ہے، کہ اپنی آواز کی نزاکت سے کسی نامحرم مرد کو ناجائز فائدہ اُٹھانے کا موقع نہ دے، اور ازواجِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اُن کے شرف و احترام کی مناسبت سے اس کا اور زیادہ اہتمام ہے، عرب کی تہذیبِ جاہل میں آج کل کی جاہلی تہذیبوں کی طرح یہ دستور تھا کہ لیڈیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصنع کے بڑے بڑے طریقوں سے آواز اور لب و لہجہ میں طرح طرح کی رعنائی، نزاکت اور دلفریبی پیدا کرتی تھیں یہ ہنر وہاں کی فیشن ایبل سوسائٹی میں داخل تھا، اس لئے اس کی ممانعت خاص طور پر ہوئی، جب مطلق گفتگو کے باب میں یہ اہتمام ہے، تو نغمہ و موسیقی ظاہر ہے کہ عورت کے حلق و دہن سے نکلا ہوا نامحرم کے حق میں کیا حکم رکھیگا اور اُس کے لوحِ دل پر کیا اثرات مرتب کرے گا، حیاء و عزّت و آبرو کے جو قاعدے شرفاء میں رائج چلے آرہے ہیں اپنا لب و لہجہ اُن کے مطابق رکھو تاکہ کسی بدکردار فاسد المزاج کو آگے بڑھنے کی ہمت ہی نہ پڑے اس حکم کی اہمیت جو مدینہ منورہ کی ناموافق فضا میں تھی وہی اہمیت عام مومنات کے لئے آج کی غیر صالح فاسقانہ و فاجرانہ فضا میں بھی ہے، مضبوط شریفانہ لہجہ اور رہے اور دلکش اور دلآزار لہجہ اور اسی طرح مردوں کو بھی تلذذ فاسقانہ کی باتیں کرنا حرام ہیں اور خود مردوں مردوں۔ عورتوں عورتوں کے درمیان بھی، عورت کے لئے اتنی بلند آواز سے گفتگو کرنی درست نہیں جسے مرد سُنیں وَفِیْہِ الدَّلَالَۃُ عَلٰی اَنَّ الْاَحْسَنَ بِالْمَرْاَۃِ اَنْ لَّا تَرْفَعَ صَوْتَھَا بِحَیْثُ یَسْمَعُھَا الرِّجَالُ۔

(حاشیہ ماجدی ص۸۴۷ بحوالہ جصاص)

ترجمہ: اور اس میں دلیل ہے کہ عورت کے لئے یہ بہتر ہے، کہ وہ اپنی آواز اتنی بلند نہ کرے کہ اُسے (غیر محرم) مرد سُنیں۔

اسی لئے عورت کے لئے اذان دینا ناجائز ہے،

وَفِیْہِ الدَّلَالَۃُ عَلٰی اَنَّ الْمَرْاَۃَ مَنْھِیَّۃٌ عَنِ الْاَذَانِ (جصاص)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں دلیل ہے کہ عورت کے لئے اذان دینا ممنوع ہے۔ جبکہ عورت کے لئے آذان دینا جائز نہیں (جو کہ ایک نیک کام ہے) تو عورت کے لئے موسیقی۔ رقص و سرود، گانا بجانا اور ناچنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ آجکل ٹیوی پر کیا ہو رہا ہے؛ نوجوان عورتیں گاتی ہیں، غیر محرم مرد اُن کی تصاویر دیکھتے ہیں اور دورانِ نغمات اُن کی حرکات و سکنات تک پر مردوں کی نظر ہوتی ہے، کیا یہ جائز ہے؟ اللہ تعالےٰ نے تو پیر کے زیورات کی آواز ممنوع قرار دی ہے، چنانچہ ارشاد ہے، وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ط (النور ۳۱) عورتیں اپنے پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ اُن کا مخفی زیور معلوم ہو جائے زیور سے مراد یہاں وہ زیور ہیں جو از خود نہیں بجتے بلکہ کسی چیز کی رگڑ سے بج اُٹھتے ہیں۔

مثلاً چھڑے، کڑے، قرآن نے انہیں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے، کہ اُن کی پہننے والیاں پیر زمین پر زور سے نہ رکھیں، گویا ان کا پہننا فی نفسہ جائز ہے، لیکن آواز یا جھنکار بہ اندیشۂ فتنہ درست نہیں، جب زیور کی آواز کے اخفاء کا اتنا اہتمام ہے تو صاحبِ زیور کی آواز کا اخفاء کہ اکثر باعثِ فتنہ و میلان ہو جاتی ہے۔ کیوں نہ قابلِ اہتمام ہوگا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے ہمارے پروردگار میں نے اپنی کچھ اولاد کو

ایک بے زراعت چٹیل میدان میں تیرے محترم گھر کے قریب آباد کر دیا ہے، تاکہ وہ نماز قائم کریں، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اللہ تعالےٰ کے دربار میں گذارش اور دُعاء اے اللہ تُو لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دے، اور انہیں پھلوں کا رزق عطا فرما۔

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ۝

(ابراھیم ۳۷)

اے ہمارے پروردگار میں نے اپنی کچھ اولاد کو ایک بے زراعت میدان میں آباد کر دیا ہے تیرے معظم گھر کے قریب (یہ اس لئے) اے ہمارے پروردگار کہ وہ لوگ نماز کا اہتمام رکھیں، تو کچھ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دے، اور انہیں کھانے کو پھل عطا فرما جس سے یہ شکرگزار رہیں۔

شہر مکہ جو ملک عرب کے صوبہ حجاز میں بحر احمر سے ۸ ۴ میل پر سمت مشرق میں واقع ہے اپنی زمین کی خشکی کے لئے مشہور ہے، اور زمین کے کہیں تو پتھریلی اور کہیں ریتلی ہونے کے باعث حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کے زمانے میں نہیں بلکہ اس وقت تک بھی قابلِ کاشت نہیں، اور اگر کہیں آئندہ مصنوعی ذرائع وتدابیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اسے کسی قدر قابلِ زراعت بنالیا جائے تو یہ اس قرآنی بیان کے ذرا بھی منافی نہ ہوگا، بعض فقہاء نے یہاں تصریح کر دی ہے کہ ایک بے آب وگیاہ ملک میں لاکر اپنے بیوی بچوں کو ڈالدینا اور اس امر کو اُسوۂ ابراہیمی کا اتباع سمجھنا اب ہرگز جائز نہیں، نماز کے تحت میں یہاں طواف وغیرہ کل عبادات داخل ہیں،

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقصودِ گزارش یہ ہے کہ یہ آبادی خدا پرستی کے لئے ہے، اور کعبہ خدا پرستوں کا مقام ہے،،

لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ میں حضرت اسماعیلؑ کو کعبہ کے گرد بسانے کی غرض خدمتِ کعبہ بتا کر یہود و نصاریٰ کے اس خیال کی تردید کر دی کہ حضرت ابراہیم کا حضرت اسماعیل کو وہاں وادیٔ مکہ میں چھوڑنا محض حضرت سارہ کو خوش کرنے کے لئے تھا،

لِيُقِيمُوا کے لام کا نحوی تعلق اَسْكَنْتُ سے ہے یعنی میں نے اپنی اولاد کی نو آبادی جو یہاں قائم کی ہے، اس کی غرض و غایت ہی یہ ہے، کہ اقامتِ صلوٰۃ کا اہتمام رکھا جائے، (تفسیر مدارک)

اور تیری ہی عبادت میں لگے رہیں، فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ ابراہیم خلیل عرض کر رہے ہیں کہ اے پروردگار میں نے جو اپنی اولاد کو یہاں لا بسایا ہے، تو دل تو اس زمین میں کوئی مادی کشش ہی نہیں کوئی یہاں آنے کیوں لگا، تو ہی اپنی قدرت سے اپنی خلقت کے دل میں یہاں کی حاضری کی تمنا اور آرزو ڈالدے کہ خود بخود کھنچے چلے آئیں اور پھر اس خشک و بے آب وگیاہ سرزمین میں پھل پھلاری کہاں ؟ تو انہیں اپنی قدرت سے یہ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصیب کر دے ۔ یہ دُعاء ابراہیمی پوری ہوئی اور کس معجزانہ حد تک پوری ہوئی اس کا کچھ اندازہ سفرِ حج کے بعد ہی ہو سکتا ہے، وہ ہزار ہا اور لکھو کھا انسانوں کا چین سے اور رُوس سے جاپان سے اور جاوا سے مصر سے اور ایران سے افغانستان اور شام سے ۔ پاکستان سے اور ہندوستان سے، مراکش سے اور برما وغیرہ سے اس وادیٔ غیر ذی زرع میں جمع ہونا، اگر اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْ اِلَیْھِمْ کی عملی تصویر نہیں تو اور کیا ہے ؟ اسی طرح مکہ مکرمہ کی منڈیوں کا اور منیٰ کے بازاروں کا تر و تازہ سیب و انار و انگور اور سنترے وغیرہ اور ہر ہر طرح کے شاداب میووں اور رسیلے پھلوں سے پٹے پڑے رہنا اگر وَارْزُقْھُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ کا عملی ظہور نہیں تو اور کیا ہے ؟

مال و دولت کا بقدرِ ضرورت اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے طلب کرنا مذموم نہیں، خصوصاً جبکہ اعانتِ دین کیلئے ہو جیسا کہ لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اور لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ سے ظاہر ہے، اگر مال اتنی بری چیز ہے کہ اس کا حاصل کرنا ہی گناہ ہے، تو پھر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر کیوں کیا جا رہا ہے ؟

نہ مال ہو اور نہ زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم، جائز اور حلال طریقہ سے مال کمایا جائے اور پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق خرچ کیا جائے ۔ یہ بھی اللہ تعالےٰ کی اطاعت کی شکل ہے اور اُس الٰہ العلمین کی عبادت ہے، اللہ تعالےٰ کے مقابلہ میں مال سے محبت نہیں ہونی چاہئے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام

اپنے اور اپنی اولاد کے لئے نماز پر استقامت کیلئے دعا کر رہے ہیں

کتاب و سُنّت (قرآن و حدیث) میں نماز کے سلسلہ میں سخت تاکید اور اس کے ترک پر وعیدِ شدید آئی ہے۔ دین کی عمارت کا توحید کے بعد نماز دوسرا ستون ہے اور نماز جنّت کی چابی ہے۔ نماز کے بغیر جنّت کا دروازہ نہیں کھُلے گا۔ نماز تمام نیک اعمال میں بہترین نیک عمل ہے، قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا، جو شخص نماز کے سلسلہ میں پاس ہو گیا وہ ہر مرحلہ میں پاس ہو جائے گا اور جو اس میں فیل ہو گیا وہ ہر جگہ فیل ہو جائے گا،

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا نقل فرما رہا ہے

اے میرے پروردگار! مجھے اور میری اولاد کو نماز کا پابند بنا دے

۸۔ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ (ابراھیم ۴۵)

اے میرے پروردگار مجھے اور میری اولاد کو نماز کا پابند بنا دے۔ اے ہمارے پروردگار (ہماری) دعا قبول فرما

خدا کی بندگی اور توحیدِ خالص وہ اہم چیز ہے، جس کی خاطر انسان سب کچھ چھوڑ دیتا ہے اور اُس کو چھوڑ دینا چاہئے۔ اس لئے کوئی محب اپنے محبوب کو ناراض نہیں کرتا بلکہ اس کی رضا ہی اُس کی زندگی کا مقصود ہوتا ہے، خانۂ کعبہ فی الحقیقت مرکزِ نماز ہے، اس لئے اسکی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تولیت کے وہی حقدار ہیں جو نماز کا اہتمام کریں نہ کہ وہ جو توحید اور نماز سب کچھ ضائع کر بیٹھے اور اپنے اس فعل کے خطرناک انجام سے بھی بے فکر و بے خوف ہو بیٹھے، اور اس حال میں بھی اس کی تولیت کے مدعی ہیں۔ یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نماز کا ذکر خانۂ کعبہ کے ابتدائی مقصد تعمیر کی حیثیت سے کیا ہے، بعد میں جب اس کیلئے ان کو حج کی منادی کا حکم ہوا تو یہ حج کا بھی مرکز بن گیا، اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی یادگار میں قربانی کا بھی، اقامتِ صلوٰۃ کا مفہوم صرف نماز پڑھنا ہی نہیں ہے، بلکہ یہ چیز بھی اس میں شامل ہے کہ لوگوں کو بھی اس کی دعوت دی جائے۔"

لوگوں کو نیکی کی دعوت دینا، بُرائی سے روکنا شروطِ ایمان میں سے ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی	تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا
یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ	جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے
لِنَفْسِہٖ (بخاری و مسلم)	وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے

سچا مومن وہی ہے جو خود غرضی سے پاک ہو اور اُس کے دل میں اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کے لئے اتنی ہی خیر خواہی ہو کہ جو نعمت اور جو بھلائی اور جو بہتری اپنے لئے چاہے وہی دوسرے بھائیوں کے لئے بھی چاہے، اور جو چیز اور جو حال اپنے لئے پسند نہیں کرتا وہ اپنے دوسرے بھائی مسلمان کیلئے بھی ہرگز پسند نہ کرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکمیلِ ایمان کی علامت

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ

(ابوداؤد)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ ہی کے لئے کسی سے محبت کی اور اللہ ہی کیلئے کسی سے دشمنی کی، اور اللہ ہی کیلئے دیا (جس کو جو کچھ دیا) اور اللہ ہی کیلئے منع کیا اور نہ دیا (جس کو منع کرنا اور نہ دینا عنداللہ بہتر سمجھا) تو اُس نے اپنے ایمان کی تکمیل کرلی،

یعنی جس نے اللہ ہی کے لئے کسی سے تعلق جوڑا اور اللہ ہی کیلئے توڑا، اللہ ہی کے لئے کسی کو کچھ دیا اور اللہ ہی کے لئے کسی کو کچھ دینے سے رُک گیا، اس کا ایمان مکمل ہوگیا"

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم علیہ السلام اپنے لئے اپنے والدین اور تمام اہلِ ایمان کے لئے اہم اور خصوصی دُعا کر رہے ہیں

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ (ابراہیم ۴۱)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار میری مغفرت کر دے اور میرے والدین کی اور ایمان والوں کی جس روز حساب و کتاب قائم ہو۔

یہ آخر میں اپنے اور اپنی اولاد کے لئے اس مقصد میں سرگرم رہنے کی دعا کی جس کے لئے انہوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی اور جس کا ذکر اوپر رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کے الفاظ میں ہو چکا ہے وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ میں مِنْ تبعیض کا ہے اس لئے کہ مکہ میں انہوں نے اپنی ذریت میں سے صرف حضرت اسمٰعیل کو بسایا تھا۔

سب سے آخر میں اپنے لئے، اپنے والدین کے لئے اور تمام اہل ایمان کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی۔ حضرت ابراہیمؑ کے والد۔ آذر۔ کے متعلق قرآن کے متعدد مقامات میں تصریح ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے چونکہ ہجرت کے وقت ان سے کہہ دیا تھا کہ میں آپ کے لئے استغفار کرتا رہوں گا۔ اس وجہ سے ان کے شرک و کفر پر شدید اصرار کے باوجود وہ اُن کے لئے استغفار کرتے رہے۔ بعد میں اللہ تعالےٰ نے جب آپ کو اس سے روک دیا تو آپ رُک گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعا جو اوپر مذکور ہوئی ہے اس سے ممانعت کے وارد ہونے سے قبل کی ہے۔

اس دعا میں دیکھیے تو معلوم ہوگا کہ سات مرتبہ رَبِّ یا رَبَّنَا کا لفظ آیا ہے یوں بظاہر تو یہ ایک تکرار سی محسوس ہوتی ہے لیکن درحقیقت یہ چیز دعا کی خصوصیات بلکہ اس کے لوازم میں سے ہے۔ دعا کا اصل مزاج تضرع، استمالت،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استغفار اور التجا و فریاد ہے۔ یہ چیز مقتضی ہوتی ہے کہ جس سے دعا کی جا رہی ہے اس کو بار بار متوجہ کیا جائے۔ جب بندہ خدا کو رَبِّیْ سے خطاب کرتا ہے تو وہ گویا اس لطف خاص کو اپنی دعا کے حق میں سفارشی بناتا ہے جس کا تجربہ اسے خود ہے اور جب اس کو رَبَّنَا سے خطاب کرتا ہے تو وہ اس کے اس کرم عام کو اپنی دعا کے حق میں سفارشی بناتا ہے جس کا مشاہدہ تمام خلق میں ہو رہا ہے۔

یہاں وہ بات پھر ذہن میں تازہ کر لیجئے جو اوپر گزر چکی ہے کہ یہ دعا قریش کو اس لئے سنائی گئی کہ وہ کس مقصد سے اس وادی غیر ذی زرع میں بسائے گئے تھے اور اب کیا بن کے رہ گئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز اللہ تعالےٰ کا حق ہے اور زکوٰۃ فقراء و مساکین کا۔
جب تک دونو حق حقداروں کو ادا نہیں کئے جائیں گے۔ اُس وقت تک مسلمان مالدار غاصب ہے، اور ایک غاصب شخص بد دیانت بھی ہے اور ظالم بھی، بد دیانت اور ظالم آدمی اگر توبہ اور اصلاحِ اعمال و احوالِ مذمومہ کے بغیر مر گیا تو وہ سفرِ آخرت میں قدم قدم پر عذابِ الٰہی سے نہیں بچ سکے گا، مال مقصودِ زندگی نہیں مقصودِ زندگی تو ربِّ کائنات کی عبادت ہے،

لہٰذا جو انسان اسلام کا بنیادی رُکن نماز کا اہتمام نہیں کرتا، اور رات دن صرف مال جمع کرنے میں مصروف ہے، اور پھر وہ مال کی باقاعدہ زکوٰۃ بھی نہیں دیتا اس سے زیادہ غریب، بے سمجھ بد بخت کون ہے، جو ان افعالِ غیر اسلامی میں ملوث ہے اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا اور کہلاتا ہے۔ مسلمان تو وہی ہے جسے اُس کا خالق، اس کا رازق، اس کا پروردگار مسلمان کہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے اسلام کی شہادت دیں"

جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور اپنے لختِ جگر (بیٹے) حضرت اسماعیل (جو کہ بڑھاپے کے زمانے میں اسّی سال سے بھی کچھ اُوپر عمر میں) اللہ تعالیٰ سے دعائیں کر کے حاصل کیا تھا، اور پھر جب وہ پیارا بچہ اپنے دیدار سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے لگا ایسے وقت میں اللہ تعالےٰ کے حکم سے اُس بچے اور اس کی والدہ حضرت ہاجرہ کو بے آب و گیاہ جنگل (بیت اللہ کے قریب)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ آتے ہیں اور اس وقت یہ دُعاء کرتے ہیں کہ اے اللہ میں اپنی اہلیہ اور بچے کو تیرے مکرم و محترم گھر کے قریب چھوڑ رہا ہوں، تو مجھکو اور میرے اہل وعیال کو نماز پر قائم رکھنا، تفسیر ابن جریر میں حضرت قتادہ سے روایت ہے، کہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں بیت المعمور زمین پر کعبہ کی جگہ رکھا گیا اور حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں پھر آسمان پر اُٹھا لیا گیا، بیت المعمور ساتویں آسمان پر فرشتوں کا کعبہ ہے (احسن التفاسیر ج ۲ ص ۲۷) اس کا مفصل ذکر سورۂ طور میں مطالعہ فرمائیں۔

اللہ تعالےٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تعریف فرما رہا ہے وہ اپنے اہل وعیال کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے

۱۔ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ۝ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ۝ مریم ۵۴-۵۵

اور آپ (اس) کتاب میں اسماعیلؑ کا (بھی) ذکر کیجئے، بیشک وہ وعدہ کے (بڑے ہی) سچے تھے، اور رسول تھے، نبی تھے، اور وہ اپنے والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے رہتے تھے، اور وہ اپنے پروردگار کے نزدیک پسندیدہ تھے

حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنے والد ماجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چھوٹی بیوی صاحبہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام شہزادی مصر کے بطن سے تھے، مصر اُس وقت مرکزِ تمدن تھا، وہاں کی شہزادی قدرۃً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تہذیب و تمدن کے لوازم سے آراستہ تھیں۔ آپ قومِ جُرہم کی طرف نبی مرسل تھے جو اصلاً و ابتداءً امین کے باشندے تھے۔ مگر اب وادیٔ مکہ مکرمہ میں آباد ہو گئے تھے۔ اور خالص عرب تھے۔

صَادِقَ الْوَعْدِ۔ یعنی یہ صفت علاوہ دوسری صفاتِ حسنہ کے آپ پر خصوصیت سے غالب تھی، یہ اشارہ اُس وعدے کی طرف ہے جو انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اپنے ذبح کئے جانے سے متعلق کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اُن سے استمزاج کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں۔ تو بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے بے دھڑک کہا کہ آپ کو جو (خواب میں) اشارہ ہوا ہے اُس کی تعمیل کیجئے، انشاء اللہ آپ مجھے ثابت قدم پائینگے۔ پھر جب اس وعدے کی تکمیل کا وقت آیا تو اُنہوں نے بے جھجک اپنی گردن اپنے باپ (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کی چھُری کے نیچے دیدی۔ اور قریب تھا کہ چھُری چل جائے لیکن اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیمؑ کا ہاتھ روک دیا۔ کہ بس! مقصود امتحان تھا، وہ پورا ہو گیا، اور باپ بیٹے دونوں کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے وفاداری اور راست بازی کی سند عطا ہوئی۔

صَادِقَ الْوَعْدِ بظاہر مرکب تو دو لفظوں سے ہے۔ لیکن یہ مومن و مسلم کے کردار کی ایک جامع تعبیر ہے۔ اللہ کا جو بندہ اپنے رب سے کئے ہوئے عہد میں راست باز اور سچا ہے اور اُس کی خاطر اپنی گردن کٹوا سکتا ہے اُس نے ایمان و اسلام کی معراج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل کرلی، رہے وہ لوگ جو ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کے نام پر محض نسب فروشی اور لاف زنی کر رہے تھے اُن کے سامنے قرآن نے یہ آئینہ رکھ دیا ہے، کہ وہ اس میں اپنی سیاہ روئی کا مشاہدہ کرلیں،

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝ (مریم ۵۵) ایمان و اسلام میں حضرت اسماعیل کا جو مرتبہ تھا، وہ تو اُوپر کے ایک ہی لفظ صَادِقَ الْوَعْدِ سے واضح ہوگیا، اب اُن کے نام لیواؤں کو یہ بات یاد دلائی گئی ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے۔

نماز اور زکوٰۃ تمام حقوق اللہ اور تمام حقوق العباد کی ایک جامع تعبیر ہے!

انہی دو چیزوں پر تمام شرائع کی بنیاد ہے، جس نے ان کا اہتمام کیا اُس نے تمام دین و شریعت کو قائم کیا، اور جس نے ان کو ہدم کیا اُس نے پورے دین کو ہدم کیا یعنی دینِ اسلام کی پوری عمارت کو گرا دیا۔ دینِ اسلام کی عمارت کی اساس ہی نماز اور زکوٰۃ پر ہے۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات برس کے بچے کو نماز کا حکم کرو، اور دس برس کے بچے کو مار کر نماز پڑھاؤ۔ ماں باپ کی اپنے بچوں سے حقیقی محبت و شفقت کی یہ علامت ہے، کہ وہ اپنے بچوں کو بے نماز دیکھنا گوارا ہی نہ کرسکیں، اس لئے کہ بے نماز کا انجام نہایت درجہ خطرناک جہنم کی آگ ہے۔ وہ ماں باپ جن کا قرآن و احادیث پر ایمان ہے، قرآن و احادیث میں بے نمازی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نتیجہ بالوضاحت درج ہے، اور وہ خود بھی پڑھتے ہیں اور اُن کے کان بھی سنتے ہیں، لیکن حیرت و تعجب کا مقام ہے کہ اُن کے سامنے اُن کے بچے نماز ادا نہیں کرتے، مگر ماں باپ اُنہیں کوئی تنبیہ نہیں کرتے وہ تو یہ دیکھتے ہیں کہ کما کر کیا لائے، کام پر گئے کہ نہیں، یہ ماں باپ دراصل اولاد کے دشمن ہیں، اپنے ہاتھوں یہ لوگ اپنی اولاد کو جہنم کے کنارے پر لا کھڑا کر رہے ہیں،

اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے، قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا ۔

(التحریم ۶) اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو (جہنم کی) آگ سے بچاؤ۔ اگر اللہ کی رضا مقصود ہے، اور نعیم جنت مطلوب ہے تو قارئینِ کرام سے نہایت درد مندانہ گذارش ہے، کہ آپ بھی نماز باجماعت کی پابندی کریں، اور اہتمام و التزام کے کے ساتھ اپنی اولاد کو بھی نماز کا پابند بنائیں۔

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نماز کا حکم ہو رہا ہے

۱۰۔ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ (طٰہٰ ۱۴)

اور مَیں نے تمہیں منتخب کر لیا ہے سنو جو کچھ وحی کیا جا رہا ہے بیشک مَیں ہی اللہ ہوں، کوئی نہیں معبود میرے سوا میری ہی عبادت کیا کرو اور میری ہی یاد کی خاطر نماز پڑھا کرو

اس میں نماز کی غایت بیان کر دی کہ اس سے اصل مقصود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یادِ الٰہی کو دل میں تازہ رکھنا ہے، معناہ اقم الصلوٰۃ لتذکرنی بھا (ابن جریر) اور یہی معنی مجاہد تابعی سے بھی منقول ہیں (رُوح) اور واقعہ بھی یہی ہے، کہ کسی کے دل پر اگر حاکمِ اعلیٰ ہمہ بین و ہمہ دان حاکم کی ہمہ وقتی معیت و حاکمیت کا خیال اگر پوری طرح مُستَولی ہو جائے تو اس سے کوئی قصور سرزد ہی کیوں ہونے پائے (ماجدی)

اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ۝

یہ وہ تعلیم ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی، اور یہی تعلیم ہمیشہ تمام انبیاء کو دی گئی ہے اس آیت کا تجزیہ کیجئے تو معلوم ہوگا کہ اس میں تین باتیں مذکور ہیں "

سب سے پہلے عقیدۂ توحید اس لئے کہ یہی عقیدہ مرکزِ دین ہے جہاں تک خدا کے ماننے کا تعلق ہے دنیا نے ہمیشہ خدا کو مانا ہے انکارِ خدا کی حماقت موجودہ زمانے کی پیداوار ہے، البتہ شرک کی ضلالت ہمیشہ کسی نہ کسی شکل میں انسان پر حملہ آور ہوتی رہی ہے چنانچہ ہر نبی کو سب سے پہلے توحید ہی کی تعلیم دی گئی، اور ہر نبی نے سب سے پہلے شرک ہی کے خلاف جہاد کیا "

دوسری چیز جس کی حضرت موسیٰؑ کو ہدایت ہوئی وہ خدا کی عبادت ہے، یہ عبادت اور یہ حق بلا شرکتِ غیر ہے، جب وہ معبود ہے تو لازم ہے اُس کی عبادت کی جائے اور جب اُس کا کوئی شریک نہیں تو یہ بھی لازم ہے، کہ یہ عبادت بلا شرکتِ غیر ہو اس عبادت کے لوازم میں سے خدا کی اطاعت بھی ہے، جس طرح خدا کے سوا کسی کی عبادت جائز نہیں ہے، اسی طرح خدا کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احکام کے خلاف طوعاً کسی کی اطاعت بھی جائز نہیں ہے، عبادت کی اصل رُوح خدا کے آگے اپنی بندگی اور غلامی کا اقرار اور اس کے ساتھ اپنے عہدِ اطاعت و وفاداری کی تجدید اور اسکا تذکر ہے،

اس وجہ سے یہ بات خدا کی بندگی کے بالکل منافی ہے، کہ تسبیح تو اُس کی کی جائے اور شریعت خود تصنیف کی جائے، یا کسی دوسرے کے لئے یہ حق تسلیم کیا جائے یہ چیز شرک ہے۔

تیسری چیز نماز ہے، نماز کے لئے اقامت کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے اندر اہتمام کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

نماز کا حکم اللہ کے ذکر کو قائم و دائم رکھنے کیلئے دیا گیا ہے

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ۔ نماز انفرادی ہو یا اجتماعی خدا کے ذکر کی سب سے بڑی محافظ بھی ہے، اور اُس کا سب سے اعلیٰ اور سب سے زیادہ مؤثر مظہر بھی، اسی وجہ سے تمام انبیاء کو توحید کی تعلیم کے بعد سب سے پہلے اسی کی ہدایت ہوئی، نماز ہی کے ذریعہ سے بندہ اپنے عہدِ بندگی کو یاد کرتا ہے، جو اُس کے رب نے اس سے لیا ہے، اور جو اپنے رب سے اُس نے باندھا ہے اور اسی کے ذریعہ سے کوئی اُمّت اپنے اس میثاق کو یاد رکھتی ہے، جو خدا نے اُس سے وعدہ لیا ہے، اور جس کا خدا سے اُس نے اقرار کیا ہے۔

اگر کوئی فرد یا اُمّت نماز کو ضائع کر دے تو اُس نے پورے دین کو ضائع کر دیا، نماز ضائع کر دینے کے بعد انسان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین کا اصل سررشتہ ہی کھو بیٹھتا ہے، اور اس سے تعلق ہی توڑ لیتا ہے اس کے بعد آدمی کا شیطان کے ہتھے چڑھ جانا قطعی ہے، جو شخص شیطان کے قابو آجائے، شیطان جس پر مسلّط ہو جائے، وہ شخص کتنا بدنصیب ہے، وہ کس درجہ اپنے خطرناک انجام سے دوچار ہے!

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

ہم اللہ سننے اور جاننے والے کی پناہ پکڑتے ہیں شیطان مردود سے

حضرت لقمان اپنے بیٹے کو نماز کی وصیت کر رہے ہیں

اور اس کے ساتھ فرما رہے ہیں کہ لوگوں کو نیکی کا حکم کیا کر اور انہیں برائی سے روکا کر اور پھر اس سلسلہ میں جو تکالیف پیش آئیں، اُن پر صبر کیا کر، بے شک یہ صبر ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

۱۱- يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ (لقمان ۱۷)

اے میرے پیارے بیٹے نماز کو قائم رکھ، اور اچھے کاموں کی نصیحت کیا کر اور بُرے کام سے منع کیا کر اور جو کچھ پیش آئے اس پر صبر کیا کر، بیشک یہ (صبر) ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

تمام اعمالِ واجبہ میں سے اہم، سب سے بڑا، سب سے مقدم سب سے ضروری عمل نماز ہے، اسی لئے حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو حکم دیا کہ نماز اہتمام کے ساتھ ادا کیا کر، اور اس حکم کے ساتھ اندازِ خطاب بھی ملاحظہ فرمائیں، فرماتے ہیں یَا بُنَیَّ اے میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیارے بیٹے، یعنی تُو جب کہ میرا پیارا بیٹا ہے، تو اس پیار اور محبت کا ثبوت مجھے اس طرح دے کہ نماز قائم کر مطلب یہ ہے کہ میرے حقوق سے بھی مقدم اللہ تعالےٰ کا حق ہے جو ادا کرنا شریف آدمی کے ذمہ ہے اور وہ نماز ہے۔

اقامتِ صلوٰۃ کا مفہوم صرف نماز پڑھ لینا نہیں بلکہ اسکے تمام ارکان و آداب کو پوری طرح بجا لانا اور نماز باجماعت ادا کرنا اور اس پر مداومت کرنا سنّت کے مطابق اور خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھنا، پھر نماز کی تاکید کے ساتھ حضرت لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت فرما رہے ہیں کہ بیٹا! اپنی اصلاح کے ساتھ مخلوقِ خدا کی اصلاح کرنا یہ بھی ضروری ہے۔ انہیں نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا یہ عمل مخلوقِ خدا کے ساتھ نیکی اور شفقت کی علامت ہے اور پھر تبلیغِ دین کے سلسلہ میں جو مصائب آئیں اُن پر صبر کرنا، یہ بڑی ہمت کا کام ہے، اللہ تعالےٰ ہر مسلمان کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

حضرت زکریا علیہ السلام اپنے حجرہ میں نماز پڑھ رہے ہیں جب کہ اُنہیں اُن کے بیٹے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی بشارت دی گئی

۱۲۔ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا

پس اُنہیں فرشتوں نے آواز دی اس حال میں کہ وہ حجرہ میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے، کہ اللہ آپکو یحییٰؑ کی خوشخبری دیتا ہے، جو کلمۃ اللہ کی تصدیق کرنے والے ہونگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (آل عمران ۳۹)

اور مقتداء ہونگے اور بڑے ضبط نفس کرنے والے ہونگے اور نبی ہونگے صالحین میں سے

حضرت زکریاء علیہ السلام کا ذکر ہو رہا ہے، آپ حضرت مریم علیہا السلام کے خالو یعنی خالہ کے شوہر تھے، محراب حجرہ کو کہتے ہیں مریم علیہا السلام کا الگ حجرہ تھا جہاں آپ اللہ تعالےٰ کی عبادت کیا کرتی تھیں۔

حضرت زکریاء علیہ السلام آپ کے خالو بھی تھے اور آپ کی دیکھ بھال بھی کرتے تھے، اور حضرت زکریاء علیہ السلام جب بھی حضرت مریم علیہا السلام کے حجرے میں داخل ہوتے تو حجرے میں بے موسم تازہ میوے موجود پاتے، یہ دیکھ کر معاً دل میں خیال پیدا ہوا کہ جو ذاتِ مقدس مریمؑ کو بے موسم تر و تازہ پھل دے سکتی ہے، وہ مجھے بھی بیٹا دے سکتی ہے، اگرچہ میں اور میری اہلیہ اس عمر (بڑھاپے) میں پہنچ چکے ہیں کہ اولاد کا تصور بھی غلط ہے، مگر اُس قادرِ مطلق کے نزدیک کوئی امر ناممکن نہیں، اس سے قبل آیات میں فرمایا،

۱۳۔ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ

جب کبھی زکریاؑ اُن کے پاس حجرے میں آتے تو اُن کے پاس کوئی چیز کھانے (پینے) کی پاتے ایک بار بولے کہ مریم یہ (چیزیں) کہاں سے تجھے مل جاتی ہیں، وہ بولیں یہ اللہ کی طرف سے آجاتی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝

(آل عمران ۳۷-۳۸)

بے شک اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دے دیتا ہے بس وہیں زکریاؑ اپنے پروردگار سے دُعا کرنے لگے عرض کی کہ اے میرے پروردگار مجھے اپنے پاس سے کوئی پاکیزہ اولاد عطا کر بے شک تُو دعا کا بڑا سُننے والا ہے

اولاد کی خواہش ایک امرِ طبعی ہے اور یہ زُہد بلکہ کمالِ زُہد کے منافی نہیں، قرآن مجید میں کتنے پیغمبروں کی دعائیں حصولِ اولاد کیلئے بیان ہوئی ہیں، لیکن ہر پیغمبر کی دُعا مشروط تھی صالحیت کے ساتھ یعنی وہ دُعا کرتے تھے تو اسطرح کہ اے اللہ ہمیں صالح اولاد عطا فرما، صالح (نیک) اولاد دنیا میں بھی اپنے والدین کو آرام پہنچاتی ہے اور آخرت میں بھی، لہٰذا نیک اولاد کی تمنا اور اُس کیلئے دُعا بھی نیکی ہی ہے، اور انبیاء علیہم السلام کی سُنّت ہے، وہ مذاہب حقیقت سے کتنی دُور ہیں، جنہوں نے بیوی بچوں کو مطلق صورت میں جنجال قرار دیا ہے، شریعتِ محمدیہ میں نیک اولاد کی خواہش نیک آدمی کی نیکی کی علامت ہے۔

حضرت مریم علیہا السلام کو نماز کا حکم ہو رہا ہے

رکوع و سجدہ نماز کے اہم رکن ہیں

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ اے مریم اپنے پروردگار کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاسْجُدِیْ وَارْكَعِیْ مَعَ الرّٰكِعِیْنَ (آل عمران ۴۳)

اطاعت کرتی رہ، اور سجدہ کرتی رہ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتی رہ۔

رکوع و سجود نماز کے اہم اور خاص ارکان ہیں ان کے بغیر نماز نماز نہیں رکوع میں اپنا سر جھکا کر اللہ تعالےٰ کے سامنے انسان اقرار کرتا ہے، کہ تُو میرا معبود اور مَیں تیرا عبد ہوں، پھر سجدہ میں اپنی پیشانی (جو کہ اعضائے جسم میں سب سے بلند عضو ہے) زمین پر رکھ کر انسان اعتراف کرتا ہے، کہ اے ذاتِ باری تعالےٰ پوری کائنات میں سب سے بلند و برتر، ارفع و اعلیٰ تیری ہی ذاتِ اقدس ہے، لہٰذا مَیں تیرے پیش سجدہ ریز ہو کر بے تابانہ و والہانہ انداز میں اس حقیقت کو مانتا ہوں، رکوع و سجدہ چونکہ تذلل و خشوع اور فروتنی کی آخری صورت ہے، لہٰذا یہ صرف اللہ تعالےٰ ہی کے لئے مخصوص ہے، کسی انسان کے لئے ہرگز جائز نہیں کہ وہ کسی انسان کے سامنے سر جھکائے یا اُسے سجدہ کرے یہ ناقابلِ معافی سب سے بڑا جرم (شرک) ہے، جو کہ بجز توبہ معاف نہ ہوگا مشرک پر اللہ تعالےٰ نے جنّت حرام کر دی ہے اور جہنّم اس کا ٹھکانا ہے"

حضرت شعیب علیہ السلام کو اُن کی نماز کا طعنہ دیا جا رہا ہے۔

اُن کی قوم اُن سے کہتی ہے، اے شعیبؑ کیا تمہاری یہ نماز تمہیں تعلیم دیتی ہے، کہ ہم اُن چیزوں کو چھوڑ دیں جن کی پرستش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے بڑے کرتے آئے ہیں ؟

۱۴ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ۝

(ھود ۸۷)

وہ بولے اے شعیبؑ کیا تمہاری یہ نماز تمہیں تعلیم دیتی ہے کہ ہم ان چیزوں کو چھوڑ دیں جن کی پرستش ہمارے بڑے کرتے آئے ہیں، یا اس کو چھوڑ دیں کہ ہم اپنے مال کے ساتھ جو چاہیں کریں۔ واقعی تم ہی تو بڑے عقلمند بڑے دیندار ہو"

اس آیت سے قبل آیات میں یہ ذکر ہے، کہ مدین کی طرف ہم نے اُن کے بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا، اور انہوں نے اپنی قوم کو صرف اللہ تعالےٰ کی عبادت کا حکم دیا، اور وہ ناپ تول میں کمی کرتے تھے۔ لہذا ان کے اس فعل پر انہیں اللہ کے عذاب سے ڈرایا اور اُن سے فرمایا زمین میں فساد کرتے نہ پھرو، کہ اس کا انجام تمہارے حق میں بہت ہی خوفناک ہے اگر تم ان بدکرداریوں سے باز نہ آئے تو اللہ کا عذاب تمہیں آگھیرے گا اور تمہیں کہیں پناہ نہ ملے گی۔

دین وشریعت کی بنیاد نماز اور زکوٰۃ پر ہے

عیسیٰ علیہ السلام گہوارے (ماں کی گود میں اعلان کر رہے ہیں، مَیں اُس کا بندہ ہُوں مجھے اللہ تعالےٰ نے نماز اور زکوٰۃ کا حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا ہے جب تک میں زندہ رہوں۔

۱۵- وَاَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَادُمْتُ حَیًّا ۔ (مریم ۳۱)

اور مجھے (اللہ تعالیٰ نے) تاکید کی نماز کی اور زکوٰۃ کی جب تک میں زندہ رہوں۔

قوم نے جب مریم علیہا السلام سے سوال کیا کہ یہ بچہ کہاں سے لے آئی؟ تو عیسیٰ علیہ السلام نے (تفسیر ابن کثیر کے مطابق اپنی والدہ کی گود میں دودھ پیتے ہوئے) فرمایا اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۔ وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ بیشک میں خدا کا بندہ ہوں، اُس نے مجھے کتاب عطا فرمائی، اور مجھے اپنا پیغمبر بنایا ہے، اور اُس نے مجھے بابرکت کیا ہے جہاں بھی میں ہوں، سب سے پہلے انہوں نے یہ فرمایا اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ میں اللہ کا بندہ ہوں اللہ میرا معبود ہے، اس میں عیسائیوں کے اس عقیدہ کی تردید ہوگئی جو کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں، نعوذ باللہ من ذالک لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ نہ اُس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی کا جنا ہوا ہے، نہ اُس کی کوئی برادری ہے وہ خالق اور سب مخلوق ہے، میری تخلیق کا مقصد ہی اللہ کی عبادت ہے، یہ آپکا سب سے پہلا قول ہے، جس میں اس بات کا اقرار اور اس حقیقت کا اظہار ہے، کہ انسان اللہ کا عبد اور اللہ اس کا معبود ہے اور انسان کی پیدائش کا مقصد معبود کی عبادت ہے، جس کی تشریح آگے اِن الفاظ میں کر دی،

وَاَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَادُمْتُ حَیًّا ۔ مجھے اللہ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم دیا ہے کہ زندگی بھر میں نماز ادا کرتا رہوں اور زکوٰۃ دیتا رہوں نماز کے دوام اور التزام میں کسی پیغمبر کے لئے بھی نہ کوئی رعایت ہے اور نہ گنجائش۔ تو ہمیں سوچنا چاہئے کہ اُمت کے کسی فرد کے لئے یہ کب اور کسطرح جائز ہو سکتا ہے، کہ وہ تارکِ نماز بھی ہو اور کسی نبی کا اُمتی بھی، اور اس حالت میں اپنے نبی کی شفاعت کا اُمیدوار بھی، جب کہ کسی نبی کے لئے بھی ترکِ نماز کی اجازت نہیں، بلکہ انہیں تاحیات نماز کا حکم ہے، تو اُمتی کیسے نماز چھوڑ سکتا ہے؟

اور بحالتِ ترکِ نماز اگر مر گیا، تو قبر و قیامت میں اُس کا کیا حال ہوگا؟ میدانِ محشر میں اللہ تعالےٰ کے سامنے کس صورت میں جا کر کھڑا ہوگا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز ایمان ہے اور ایمان نماز ہے

اگر نماز نہیں تو ایمان بھی نہیں اور اگر ایمان نہیں تو نماز بھی نہیں

۱۶- مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ (البقرہ ۱۴۳)

اللہ ایسا نہیں کہ ضائع ہو جانے دے تمہارے ایمان کو بے شک اللہ تو لوگوں پر بڑا شفیق، بڑا مہربان ہے۔

انبیاءِ بنی اسرائیل کا قبلہ بیت المقدس تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی قیام مکہ مکرمہ کے زمانے میں اسی طرف نماز پڑھتے رہے۔ آپ نے جب مدینہ منورہ ہجرت فرمائی اُس وقت بھی اسی قبلہ (بیت المقدس) کو برقرار رکھا، آپ کی یہ دلی تمنا تھی کہ اپنے جدِ امجد بزرگوار حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تعمیر کردہ خانہ کعبہ کو قبلہ بنائیں، لیکن حکمِ الٰہی سے مجبور تھے، مدینہ منورہ تشریف لائے (مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے) تو آپ کی یہ خواہش اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی، اور ورودِ مدینہ منورہ کے ۱۶ ماہ بعد تحویلِ قبلہ کا حکم مل گیا کہ اب نماز بجائے بیت المقدس کے خانۂ کعبہ کی طرف منہ کر کے پڑھی جائے اور حکمِ الٰہی کی معاً تعمیل ہوئی، خانۂ کعبہ مکہ مکرمہ میں مدینہ منورہ سے ٹھیک جنوب میں واقع ہے، اور بیت المقدس شمال میں، اور اس طرح مدینہ منورہ کے نمازیوں کے رُخ شمال سے جنوب کی طرف پھر گئے۔

بیت المقدس یہود کا قبلہ تھا، اُس کی منسوخی کا اعلان رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہود کو بہت ہی ناگوار گزرا، وہ یوں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دین کا دشمن اور بیخ کن سمجھنے لگے تھے، تحویلِ قبلہ کے اس تازہ اعلان کو وہ اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی سمجھے، اور اس پر طرح طرح کے اعتراضات وارد کرنے لگے، اُن کے ہمنوا کچھ اور لوگ بھی منافقوں اور بد دینوں میں سے ہو گئے، اَلسُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ سے یہی لوگ مُراد ہیں سفہاء جمع ہے سفیہ کی اور سفیہ کے معنیٰ کم عقل یا بد عقل کے ہیں،،

السفیہ الخفیف العقل (تاج) السفہاء سے مراد یہود کا ہونا خود صحیح بخاری میں آچکا ہے، السفہاء ھم الیھود (بخاری عن البراء) صحابہ و تابعین کثرت سے اسی طرف گئے ہیں، بعض روایتیں منافقین سے متعلق بھی ملتی ہیں، نزلت فی المنافقین (ابن جریر عن السدی) راجح یہ ہے کہ آیت عام رکھی جائے تمام معترضین کے لئے، تحویلِ قبلہ کا حکم سب سے زیادہ یہود کو ناگوار گزرا، اب تک وہ یہ سمجھ کر خوش ہو رہے تھے کہ مسلمان کم از کم ان کے ہم قبلہ تو ہیں جس طرف رُخ کر کے وہ نماز پڑھتے ہیں مسلمان بھی اُسی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھتے ہیں، تحویلِ قبلہ کے بعد بعض لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ جب اصل قبلہ خانۂ کعبہ ہے، اور بیت المقدس ایک عارضی قبلہ تھا، تو اُس رُخ پر جتنی نمازیں پڑھی گئیں وہ بیکار گئیں، اور جو مسلمان اس حکمِ جدید سے قبل وفات پا گئے اور وہ زندگی میں نمازیں بیت المقدس کی طرف پڑھتے رہے ان کی نمازوں کا کیا ہوگا؟ اللہ تعالےٰ اُنہیں تسلی دلا رہا ہے فرمایا مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِیْمَانَکُمْ (اللہ تعالےٰ ایسا نہیں کہ وہ تمہارے ایمان کو ضائع کر دے) یہاں ایمان سے مُراد نماز ہے، نماز کو اللہ تعالےٰ نے ایمان فرمایا ہے، اس مسئلہ کو تفصیل سے دیکھنا ہو تو دوسرے پارہ کی پہلی آیت سَیَقُوْلُ السُّفَھَاءُ نمبر ۱۴۲ سے آیت نمبر ۱۵۱ تک مطالعہ فرمائیں۔

نیک لوگوں کو اگر حکومت مل جائے

تو وہ نماز قائم کریں، نظامِ زکوٰۃ کا اہتمام کریں، اپنی رعیت کو بھی نیکی کا حکم کریں، اور بُرے کاموں سے منع کریں، بُرائی، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے تمام اسباب کا حکماً نام و نشان مٹا دیں۔

۱۷ - اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ ؕ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ ؕ (الحج ۴۱)

(یہ لوگ ایسے ہیں کہ) اگر ہم انہیں زمین میں حکومت دیدیں تو یہ لوگ نماز کی پابندی کریں، اور زکوٰۃ دیں، اور دوسروں کو بھی نیک کام کا حکم دیں، اور بُرے کام سے منع کریں، اور انجام سب کاموں کا اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے

یہ ہے اصل اور سچی تصویر اسلامی طرزِ حکومت کی، گورنمنٹ اگر مسلمانوں، سچے مسلمانوں کی قائم ہو جائے تو مسجدیں آباد و پُررونق ہو جائیں، ہر طرف سے صدائیں تکبیر و تہلیل کی گونجا کریں بیت المال کے بعد کوئی ننگا بھوکا نہ رہ جانے پائے، عدالتوں میں انصاف بکنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بجائے ملنے لگے رشوت، جعلسازی، دروغ حلفی کا بازار سرد پڑ جائے، امیر کو کوئی حق کوئی موقع غریب کی تحقیر کا، ایذا کا نہ باقی رہ جائے، غیبتیں، چوریاں، ڈاکے، بدکاریاں خواب و خیال ہو جائیں، آب کاری کے محکمہ کو کوئی پانی دینے والا بھی نہ رہے، حرام مال سے تعمیر کردہ کوٹھیوں، سود خوار، ساہوکاروں، بینکوں کے ٹاٹ اُلٹ جائیں، گویّے، نچنیے (گانے اور ناچنے والے) اگر تائب نہ ہوں شہر بدر کر دیئے جائیں، سینما، تھیٹر تمام شہوانی تماشہ گاہوں کو یکسر بند کر دیا جائے، گندہ۔ فحش۔ افسانہ و شاعری کی جگہ صالح و پاکیزہ ادبیات لے لیں، غرض یہ کہ دنیا دنیا رہ کر بھی نمونۂ جنت بن جائے"

یہ ہے نظام رحمتِ حق سے حکومت نیک لوگوں کی!

ہدایت و بشارت ایمان والوں کیلئے ہے

ایمان والے وہ ہیں جو نماز کے پابند ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اُن کا آخرت پر پُورا یقین ہے

۱۸- هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ
الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ
وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝
اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ
اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۝
(النمل ۲-۴)

ہدایت و بشارت ہے ایمان والوں کیلئے جو نماز کی پابندی کرتے رہتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے رہتے ہیں، اور آخرت پر پُورا یقین رکھتے ہیں، جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے انکے اعمال انکی نظر میں خوشنما بنا رکھے ہیں سو وہ بھٹکتے پھرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعیمِ جنّت کے مستحق

حقیقت میں اہلِ ایمان ہی ہیں

جو قرآن اور اس سے پہلے جو کتابیں نازل ہوئیں اُن پر ایمان رکھتے ہیں، اور وہ نماز ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں، اللہ تعالےٰ اور آخرت پر اُن کا ایمان ہے، ہم ان لوگوں کو (قیامت کے دن) اجرِ عظیم عطا کرینگے

۳- وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا
۱۹- اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ
مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ
الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ
الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ
اَجْرًا عَظِيْمًا (النساء ۱۶۲)

اور ایمان والے ہیں کہ ایمان رکھتے ہیں اس (کتاب) پر جو آپ پر اُتری ہے اور اُس پر (بھی) جو آپ سے قبل اُتر چکی ہے اور نماز کے پابند اور زکوٰۃ کے ادا کرنے والے ہیں اور اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں ایسوں کو ہم اجرِ عظیم ضرور دیں گے

ایمان والوں کی صفات بیان ہو رہی ہیں کہ قرآن اور اس سے قبل جو کتابیں نازل ہوئیں اُن سب پر اُن کا کامل ایمان ہے، وہ کسی بھی (منزّل من اللہ) کتاب کی تکذیب نہیں کرتے اور اُن کی یہ علامت ہے کہ وہ نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ اور یومِ آخرت پر پختہ یقین رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں کہ آخرت میں ہم اُنہیں اجرِ عظیم سے نوازیں گے۔ اجرِ عظیم سے مُراد جنّت کی نعمتیں ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ ایمان عقائد و اعمال دونوں میں بڑے مضبوط اور پختہ ہیں، اہلِ دنیا اُنہیں اپنی زبردست قوت و کوشش سے بھی اُنکے ایمان اور عقائد سے متزلزل نہیں کر سکتے، اقامتِ نماز - اور ادائے زکوٰۃ طاعاتِ بدنی اور مالی کا خلاصہ ہے وکنیٰ باقامۃ الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ عن عمل الصالحات مطلقا (رُوح المعانی)

عقائد کے سلسلہ میں عقیدۂ آخرت بُنیاد ہے اعمالِ صالحہ کی لہٰذا اس کو بڑی اہمیت حاصل ہے، انسان کو اپنی ذمہ داری اور اعمال کی مسئولیت کا مکمل احساس اس کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا، مشرکین کے ہاں تو یہ عقیدہ پہلے ہی سے مسخ شدہ تھا یہود بھی آخرت کی جزاء و سزا کو بھُلا کر اِسی دنیا کی چند روزہ چمک دمک پر فریفتہ ہو کر دنیا ہی کے ہو رہے، گویا کہ آخرت کا ذکر و فکر فہم و شعور کا فقدان اور اُن کی موت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آخرت کا ذکر فرماتے تو کفار و مشرکین تعجب و حیرت سے کہا کرتے، اِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذَٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيدٌ ۖ : (قٓ ۳)

ترجمہ! بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے (تو کیا دوبارہ زندہ ہونگے) یہ رجعت (لوٹنا) تو (بہت ہی) بعید ہے،

اللہ تعالیٰ نے اُن کے اس باطل عقیدہ کے جواب میں فرمایا،

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنقُصُ الْأَرْضُ مِنْهُمْ ۖ وَعِندَنَا كِتَابٌ حَفِيظٌ (قٓ ۴) ترجمہ! ہم تو اُن کے اجزاء تک کو جانتے ہیں جنہیں زمین (کی مٹی) کم کرتی ہے اور ہمارے پاس تو (پورا) رجسٹر (ہی) محفوظ ہے، — ایک تو بشر کی زبان سے دعویٰ رسالت خود ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عجیب اور پھر ساتھ ہی یہ عقیدہ حشر و نشر کا ہم روشن خیالوں کی عقلیں اسے کیسے قبول کر لیں، کہ جب ایک چیز فنا ہو گئی اس کے اجزاء بکھر گئے اور اُن منتشر اجزاء کو ہوا مشرق و مغرب اور جنوب و شمال میں اُڑائے لئے پھرتی ہو، تو وہ دوبارہ کس طرح سالم و مکمل ہو جائیگی، اعادۂ معدوم تو ہمارے تجربہ، مشاہدہ، عقل و علم سب کے خلاف ہے "

روشن خیال و حواس پرست مشرکوں کے دعوے پر جرح ہو رہی ہے، کہ تم اس بازگشت کو محال آخر کس بنا پر کہہ رہے ہو؟ کیا اس لئے کہ اُس قادرِ مطلق ہستی میں قابلیتِ حیات نہیں؟ اگر یہ مراد ہے تو یہ تو خود تمہارے مشاہدہ کے بھی خلاف ہے، پھر تمہیں کیا ہو گیا کہ ہماری قدرت اور ہمارے علم کو تم ناقص، محدود و ناکافی سمجھتے ہو، ہمارا علم تو ادنیٰ سے ادنیٰ جزئیات تک محیط ہے، اور یہ علم بھی کچھ نو پید اور حادث نہیں قدیم ہے قبل وقوع ہی سے ہے، حق پر انہیں قرار ہی نہیں کبھی تکذیب سے کام لیتے ہیں، کبھی تشکیک سے، اُن کی عادت ہی ہر سچائی کے انکار کی پڑ گئی ہے، جو لوگ آخرت کے منکر اور جزاء و سزاء عقبیٰ پر ایمان نہیں رکھتے انہیں اللہ تعالےٰ نے سورۂ قٓ کی مندرجۂ بالا آیات کے بعد کی آیات میں آسمان و زمین کی پیدائش پر غور و تدبر کی دعوت دی ہے، آسمان کی صناعی، اُس کی عظمت و پہنائی اُسکی رفعت و خوشنمائی، سیاہ رات میں چاند اور ستاروں سے روشنی اور پھر سورج اور اس کی حرارت سے کھیتوں اور باغوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجسامِ انسانی کے لئے غذا کی فراوانی آسمان و زمین کی ساخت و ترکیب ان کے اندر کی گوناگون صناعیاں، زمین پر پہاڑوں کا قیام ان سب پر انسان اگر غور کرے، تو قدرتِ الٰہی کے کتنے زبردست شواہد ان میں قدم قدم پر ملینگے، لیکن یہ سبق بھی ہر شخص نہیں لیتا یہ درس تو وہی لوگ لیتے ہیں، جو نیت و قصد بھی اسکا رکھتے ہیں، وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا (قٓ) زمین کے عظیم الشان پھیلاؤ کی طرف اشارہ ہے، وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ (یہ لوگ) ذرا دیکھیں پہاڑوں کی طرف کہ کیسی عجیب طرح اُنہیں کھڑا کیا گیا ہے۔ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ، اور زمین کی طرف دیکھیں کہ کیسی عجیب طرح بچھائی گئی ہے۔ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝

(الغاشیہ ۱۹ - ۲۶)

ترجمہ: آپ نصیحت کرتے رہئے آپ کا کام نصیحت کرنا ہے آپ ان پر کچھ مسلط تو ہیں نہیں ہاں البتہ جو (ہمارے احکام سے) روگردانی کرے گا اور کفر کرے گا، تو اللہ اُس کو بڑی ہی سزا دے گا، بیشک ان کا آنا (بالآخر) ہمارے ہی پاس ہوگا، پھر ہمارا ہی کام اُن سے حساب لینا ہوگا۔

سورۂ قٓ کی آیت نمبر ۹ سے تلاوت شروع کریں تو آپ کو بہت کچھ ملے گا، اللہ تعالےٰ نے ان آیات میں اپنی کتنی قدرتوں کا ذکر فرما کر فرمایا کہ جس طرح آسمان سے بارش برسا کر ہم مُردہ زمین کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندہ کرتے ہیں، اسی طرح مُردوں کو دوبارہ زندہ کرکے میدان حشر میں لاکھڑا کرنا اور پھر اُن سے اُن کے ہر قول و فعل کا حساب طلب کرنا ہمارے لئے کیا مشکل ہے۔

آپؐ ایمانداروں سے کہدیجئے کہ وہ نماز قائم کریں

اور میرے عطا کردہ مال میں سے (میری راہ میں) پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں، اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی۔

۳۱- قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ۝

(ابراھیم ۳۱)

آپ میرے اُن بندوں کو کہدیجئے جو ایمان رکھتے ہیں کہ نماز کی پابندی رکھیں، اور ہم نے جو کچھ اُن کو دیا ہے، اُس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے رہیں۔ پیشتر اس کے کہ وہ دن آئے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی ہی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے حکم ہو رہا ہے کہ آپ میرے اُن بندوں کو جو ایمان رکھتے ہیں میرا یہ پیغام دید یجئے کہ وہ نماز کی پابندی کا اہتمام رکھیں، ایمان کی حقانیت کے لئے نماز شرطِ اوّل ہے، نماز کے بغیر دعویٔ ایمان کی کوئی حیثیت ہے نہ قدر و منزلت اور آپ یہ بھی اُنہیں کہدیں کہ ہم نے جو کچھ اُنہیں دیا ہے اس میں سے وہ اُس کی تنگدست غرباء مخلوق کو دیتے رہیں، نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا حق ہے اور زکوٰۃ میری مخلوق کا، جب تک دونوں حق حقداروں کو نہیں دیئے جائینگے، اُس وقت تک کوئی مومن میرے نزدیک مومن نہیں، نماز نہ پڑھنے والا اپنے خالق کا حق غصب کر رہا ہے اور زکوٰۃ نہ دینے والا اُسکی مخلوق کا، ایسا شخص کتنا نادان اور کس قدر بد بخت ہے، کہ وہ اپنی اس روش سے اپنی آخرت تباہ کر رہا ہے، جو کہ ہر لمحہ قریب آ رہی ہے، اور جس سے بہر حال واسطہ پڑ کر رہنا ہے"

بڑا مجہول ہے جس نے کبھی اتنا نہیں جانا
کہاں سے آئے، کیوں آئے، کہاں جائینگے کیا ہوگا عاجز

نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ

اِس آیت کا اُس وقت نزول ہوا تھا جس وقت کہ شراب پینا حرام نہ تھا بعد میں ہمیشہ کے لئے اور ہر حالت میں شراب حرام کردی بلکہ ہر وہ چیز جس میں نشہ ہو اس کا کھانا پینا جُرم قرار دیدیا گیا،

۲۱۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ ۝

(النساء ۴۳)

اے ایمان والو نماز کے قریب نہ جاؤ اِس حال میں کہ تم نشہ میں ہو یہاں تک کہ جو کچھ منہ سے کہتے ہو اُسے سمجھنے لگو"

یعنی نشہ اُتر جائے اور زبان قابو میں آجائے اُس وقت نماز پڑھو تاکہ ارکانِ نماز صحیح طریقہ پر ادا کر سکو اور ادعیۂ نماز بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکمل طور پر پڑھ سکو، یہ آیت اُس وقت کی ہے جب کہ حرمتِ شراب کا حکم ابھی نازل نہیں ہوا تھا، مطلب آیت کا یہ ہے، کہ اوقاتِ نماز میں تو شراب پینے سے باز رہو، یہ مطلب نہیں کہ شراب تو اسی طرح پیتے چلے جاؤ اور نشہ کی حالت میں نماز چھوڑے رہو، اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے قیامت تک کیلئے شراب پینا حرام کر دی شراب کے علاوہ ہر نشہ آور شے کا استعمال بطریق اکل و شرب (کھانا اور پینا) قطعی ممنوع یعنی حرام ہے، ہر نشے والی چیز روحانی اور جسمانی دونوں بیماریوں کا منبع ہے، لہٰذا اسے وہی استعمال کرتا ہے جسے اپنی جان سے دشمنی ہے، اور جس کے سامنے نہ دنیا ہے اور نہ آخرت،

دولتِ دیں سے تہی دست نہ ہو جائے کوئی
ہائے ایسی کسی انسان کی تقدیر نہ ہو!
زندگانی رہِ عشرت میں نہ لُٹ جائے تری
دیکھ ایسی کہیں تجھ سے کبھی تقصیر نہ ہو
قطرۂ آبِ وضو پھیل کے دریا بن جائے
فائدہ کیا ہے اگر رُوح کی تطہیر نہ ہو
برق رفتاریٔ ہستی کا تقاضا ہے یہی
نیک اعمال میں دم بھر کی بھی تاخیر نہ ہو

عاجز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان کے بعد نماز سے بڑھ کر کوئی عمل اہم و مؤکد نہیں

جس طرح عدمِ ایمان مستحقِ زجر و ملامت ہے اسی طرح ترکِ نماز بھی جرمِ عظیم ہے،

۲۲ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی ۝ وَلٰکِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓی اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰی ۝ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی ۝ ثُمَّ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی ۝ (القیامۃ ۳۱-۳۵)

(اُس کافر نے) نہ تو تصدیق کی تھی اور نہ نماز پڑھی تھی بلکہ تکذیب کی تھی اور مُنہ موڑا تھا پھر فخر کرتا ہؤا اپنے گھر چل دیتا تھا۔ تیری کمبختی پر کمبختی آنے والی ہے پھر تیری کمبختی پر کمبختی آنے والی ہے،

روایتوں میں آتا ہے، کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی ثُمَّ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی۔ (تیری کمبختی پر کمبختی آنے والی ہے پھر تیری کمبختی پر کمبختی آنے والی ہے) اُس نے ہاتھ چھڑایا اور یہ کہتا ہؤا چلا گیا کہ نہ تم میرا کچھ کر سکتے ہو اور نہ تمہارا خدا، حق تعالےٰ نے بجنسہٖ اس فقرہ کو قرآن مجید میں نازل فرما دیا فَلَا صَدَّقَ توحید و رسالت کی تصدیق مُراد ہے الفاظ آیت کی ترکیب سے ایک اشارہ پیدا کیا گیا ہے، کہ جس طرح نماز بغیر ایمان صحیح نہیں ہوتی، اسی طرح ایمان بھی بغیر نماز کے کامل نہیں ہوتا، علماء نے یہ مسئلہ بھی نکالا ہے، کہ ایمان کے بعد نماز سے بڑھ کر کوئی عمل اہم اور مؤکد نہیں، یہ مسئلہ بھی نکالا گیا ہے کہ مستحقِ زجر و ملامت جس طرح عدمِ ایمان ہے، اسی طرح ترکِ نماز بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِعْلَمْ اَنَّ الْاٰیَۃَ دَالَّۃٌ عَلٰی اَنَّ الْکَافِرَ یَسْتَحِقُّ الذَّمَّ وَالْعِقَابَ بِتَرْکِ الصَّلٰوۃِ کَمَا یَسْتَحِقُّھُمَا بِتَرْکِ الْاِیْمَانِ (کبیر ج ۳۰ ص ۲۳۲)

جان لیں یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ کافر مذمت کا بھی مستحق ہے اور عذاب کا بھی ترکِ نماز کے باعث جیسا کہ ان دونوں (سزاؤں) کا مستحق ہے ترکِ ایمان کے سبب،

لفظ اَوْلٰی وَیْل کا مقلوب ہے، ویل کے معنے ہلاکت اور بربادی ہیں، یہاں اُس شخص کے لئے جس نے کفر و تکذیب ہی کو اپنا شعار بنائے رکھا اور دنیا کے مال و زر ہی میں مست رہا پھر اسی حال میں مرگیا اور خارزارِ راہِ آخرت پر گامزن ہوگیا، اس کیلئے چار مرتبہ لفظِ ہلاکت و بربادی استعمال کیا گیا۔ (۱) مرنے کے وقت، (۲) پھر مرنے کے بعد عالمِ برزخ قبر وغیرہ میں (۳) پھر حشر و نشر کے وقت (۴) پھر جہنم میں داخلے کے وقت یہ غم والم اور یہ مصیبت و کُلفت تیرے اپنے اقوال و افعال کا نتیجہ اور جزاء ہے، اور ایسا ہی ہونا چاہیئے کہ یہ عدل و انصاف کا تقاضا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ۝ (قٓ ۲۹) **ترجمہ** ! میں بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں، میرے بندے میری نافرمانی کرکے خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں، میرا رزق کھاکر میرے سامنے رکوع و سجود (نماز کی ادائیگی کے ساتھ) اس کا اقرار بھی نہیں کرتے، کہ بے شُبہ تو ہی ہمارا خالق اور تُو ہی ہمارا رازق ہے، کیا اس سے بڑا بھی کوئی ظلم ہے؟

ہو کوئی تاج بسر دھر میں یا کاسہ بکف
جس کو دیکھا ترا شرمندۂ احساں دیکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر عمل صالح کی قبولیت کی دو شرطیں ہیں (۱) اخلاص للہ یعنی ریا سے پاک (۲) سُنّت کے مطابق، یعنی اس عمل پر مُہرِ محمدی ہو، — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قولاً یا فعلاً ثابت ہو۔ اگر ان دونوں شرطوں میں سے ایک شرط بھی مفقود ہو، نہ تو اسمیں اخلاص ہو اور نہ سُنّت کے مطابق ہو وہ عمل کتنا بڑا اور کس قدر اہم ہو، باطل ہے عبث ہے، اللہ کے ہاں اسکی کچھ بھی قیمت نہیں۔

بلحاظِ اعمال سب سے زیادہ خسارے میں کون ہے؟

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ اَلَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝ أُولٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ۝ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ۝

پوچھ لیجئے کہ اگر تم کہو تو میں بتا دوں کہ باعتبار اعمال کے سب سے زیادہ خسارہ میں کون ہیں؟ وہ ہیں کہ جن کی دنیوی زندگی کی تمام تر کوششیں بے کار ہوگئیں، اور وہ اسی گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں یہی وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں سے اور اُس کی ملاقات سے کفر کیا تو اُن کے تمام اعمال غارت ہوگئے، پس قیامت کے دن ہم اُن کا کوئی وزن قائم نہ کرینگے۔ حال یہ ہے کہ اُن کا بدلہ جہنم ہے کیونکہ اُنہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کو مذاق میں اُڑایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس عمل میں اخلاص للہ نہ ہو اور وہ سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو اُس عمل کا بدلہ جہنّم کی آگ کے سوا کچھ نہیں۔ کتنے لوگ ہیں جو بڑے بڑے اور نئے نئے خود ساختہ طریقوں سے ذکر اللہ کرتے ہیں مگر اُن پر مُہرِ محمدی نہیں ہوتی، ایسے سب اعمال بے وزن اور اکارت ہیں اُن پر ثواب تو کیا ملے گا، بلکہ اُن کا بدلہ جہنّم ہے، یہ صلہ یہ سزاء اس عمل کی ہے، کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ کی آیات اور اُس کے رسولوں کا مذاق اُڑایا، جو بھی ایسا کرتا ہے، اس کا انجام یہی ہونا ہے، اور یہی عدل و انصاف کا تقاضا ہے۔ (الفرقان ۲۳)

وَقَدِمْنَا اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝

فرمایا کہ ان لوگوں کو اپنی جن خدمات اور جن کارناموں پر بڑا ناز ہے اور جن کی بنا پر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس دنیا میں بھی وہ ملک و قوم کے ہیرو سمجھے جانے کے حقدار ہیں اور اگر آخرت کوئی چیز ہے، تو وہاں بھی اُن کو بڑے بڑے مراتب ملینگے، ہم اُن کے ان اعمال کو منتشر ذرّات بنا کر اُڑا دینگے اس لئے کہ ہمارے ہاں اس عمل کی کوئی قدر نہیں ہے، جو خالص ہماری رضا کے لئے نہ کیا گیا ہو، اس آیت سے یہ بات بھی نکلتی ہے، کہ ہم خود آگے بڑھ کر اُن کے ہر عمل کو ٹھکرا دینگے خواہ وہ عمل بڑا ہو یا چھوٹا، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کے ریا آلود و عدمِ مخلصانہ اعمال کی انتہائی تذلیل و تحقیر کی دلیل ہے۔

عمل بڑا ہو کہ چھوٹا جو بے ریا نہ ہوا
خدا کے ہاں وہ عمل قابلِ جزا نہ ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخلاص سے خالی ریا آلود بڑے سے بڑے اعمال نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ، قیامت کے دن منتشر غبار کی طرح اُڑا دیئے جائینگے

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝

(الفرقان ۲۲-۲۳)

جس روز یہ لوگ فرشتوں کو دیکھینگے اُس روز مجرموں کے لئے کوئی خوشی کی بات نہ ہوگی اور یہ کہینگے کہ پناہ پناہ، اور ہم اُن کے کاموں کی طرف متوجہ ہونگے، جو یہ کر چکے ہیں سو ہم اُن کو ایسا کر دینگے جیسے پریشان غبار،

کافروں کا سامنا جب بھی فرشتوں سے ہوگا عذاب ہی کے فرشتوں سے ہوگا، اور وہ وقت کافروں کے لئے مسرت کا نہیں بلکہ ذلت و مصیبت کا ہوگا،

حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ایک محاورہ ہے، عہدِ جاہلیت میں جب کسی کو کوئی بلا پیش آتی یا کوئی اپنے دشمن کو دیکھ پاتا اور خیال یہ ہوتا کہ وہ اس پر حملہ کرے گا تو یہی لفظ پکار کر کہتا۔ جیسے اردو محاورہ میں کہتے ہیں دُور۔ دُور

حِجْرًا مَّحْجُوْرًا کے لفظی معنے محفوظ جگہ کے ہیں، اور مَحْجُوْرًا اس کی تاکید ہے قیامت کے دن جب کفّار فرشتوں کو سامانِ عذاب لاتا ہوا دیکھینگے، دنیا کی عادت و دستور کے مطابق یہ الفاظ بے ساختہ اُن کی زبانوں پر آئینگے، اور حضرت ابن عباسؓ سے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ کے یہ معنے منقول ہیں حَرَامًا مُحَرَّمًا اور مُراد یہ ہے کہ قیامت کے روز یہ لوگ جب فرشتوں کو عذاب کے ساتھ دیکھینگے اور اُن سے معاف کرنے اور جنّت میں جانے کی درخواست کرینگے یا تمنّا ظاہر کرینگے تو فرشتے اُنہیں جواب میں کہینگے حِجْرًا مَّحْجُوْرًا یعنی جنّت کافروں پر حرام اور ممنوع ہے، (معارف القرآن بحوالہ مظہری)

بدبخت ریاکار کا کوئی بھی عمل شرفِ قبولیت کے لائق نہیں

قیامت کے دن اُسے جہنّم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں دھکیل دیا جائے گا

هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝

(الغاشیہ ۱-۷)

آپ کو اس محیط عام واقعہ کی بھی خبر پہنچی ہے؟ بہت سے چہرے اُس روز ذلیل ہونگے مصیبت جھیلتے ہونگے، خستہ ہونگے جلتی ہوئی آگ میں داخل ہونگے کھولتے ہوئے چشمے سے اُنہیں پانی پلایا جائے گا، اُنہیں کوئی کھانا نہ ملے گا بجز خار دار درخت کے نہ وہ فربہ کرے گا اور نہ بھوک ہی رفع کریگا،

سورۃ کا آغاز سوالیہ جملہ سے خطبات عرب کے عین اسلوب بیان کے مطابق ہے اس طرزِ خطاب سے مقصود سامعین کے دل میں مزید اشتیاق و جستجو پیدا کرنا نیز موضوعِ خطاب کی اہمیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جتلانا ہے، الغاشیہ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ وہ دن صحیح معنوں میں غاشیہ ہی ہوگا، کہ اس کا اثر تمام عالم کو محیط ہوگا اور کوئی چیز بھی اس سے باہر نہ رہیگی۔

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ اعمال کرتے کرتے تھک جانے والے ایسے اعمال کہ اُن میں نہ تو اخلاص ہوگا اور نہ اتباعِ سُنّت نتیجۃً تَصْلٰی نَارًا حَامِیَةً جلتی ہوئی جہنّم کی آگ میں انہیں پھینک دیا جائے گا، کھولتا ہوا گرم پانی وہاں پلایا جائے گا، اور خار دار کھانا کھلایا جائے گا جو حلق ہی میں اٹک جائے گا نارِ جہنّم اور پھر وہاں یہ کھانا اور یہ پانی کن لوگوں کو مل رہا ہے، جو کہ دنیا میں اسقدر عمل کرتے رہے کہ اعمال میں سخت محنت و مشقت کے سبب تھک ہار جاتے تھے۔ لیکن اُن کی یہ ساری محنت و مشقّت اکارت گئی، جبکہ اعمال میں رضائے الٰہی مقصود نہ تھی جو کہ قبولِ عمل کی اساس ہے، اُن کے اعمال میں شہرت و ریاء و نمود کے ہلاکت خیز جراثیم تھے۔ جو کہ چہرے کی آنکھوں سے نظر نہیں آتے تھے، ہاں چشمِ بصیرتِ دل سے دیکھا جا سکتا تھا، لیکن اگر کوئی دیکھنا چاہتا تب۔

اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے، وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت ۶۹)

جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں اُٹھاتے ہیں ہم اُن کو اپنے راستے ضرور دکھائینگے۔

راہِ الفت سے گزرتا ہے وہی راحت سے
راہِ الفت میں جو راحت کا طلبگار نہ ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے انسان کو نجات کا راستہ بتا دیا ہے اب اُس کی اپنی مرضی ہے وہ شکر کرے یا کفر

اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝ (الدھر ۳)

ہم نے اُس کو راستہ بتا دیا، پھر یا تو وہ شکر گزار ہوا اور یا کافر ہو گیا۔

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝ پھر اس کی بدکرداری اور اُس کی پرہیزگاری کا اُسے الفا کیا یعنی اسے علم دیا (الشمس ۸)

انسان کے لئے جدوجہد شرط ہے، مجرد مجاہدہ اور کوشش پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہدایت یابی اور فلاح و کامرانی کا وعدہ ہے، جو کہ پورا ہو کر رہے گا، اَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى (النجم ۳۹) انسان کو صرف اپنی ہی کمائی ملے گی، الدنیا مزرعۃ الاخرۃ دنیا آخرت کی کھیتی ہے کوئی اس دنیا کی کھیتی میں جیسا بوئے گا آخرت میں ویسا کاٹے گا ایلوا کا بیج بو کر گا جر تو حاصل نہیں کر سکے گا، اسی طرح گا جر کا بیج بو کر گا جر ہی حاصل کرے گا اسے ایلوا نہیں حاصل ہو گا۔

نیکی کی رہ الگ ہے بدی کی ہے رہ الگ
نیکی کبھی چلی نہیں ہرگز بدی کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

۲۳- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ (البقرہ ۱۵۳)

اے ایمان والو۔ مدد چاہو ساتھ صبر اور نماز کے، بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

ارشاد ہو رہا ہے، کہ انسان کو اپنی بُری خصلتوں سے باز رہنے کے لئے دو چیزوں سے مدد لینی چاہئے ایک صبر یعنی شریعت جن افعال سے روکتی ہے، اُن سے رُک جانا، بے جا خواہشات کی تکمیل سے نفس کو باز رکھنا، دنیائے دُوں کی فانی لذات اور چند روزہ عیش و عشرت پر فریفتہ نہ ہونا، اپنی بیماری اور تنگدستی اور ہمہ اقسام کے مصائب پر صبر کرنا، اور ہر حال میں اللہ کی رضا پر راضی رہنا سفر و حضر، تونگری و مفلسی، خوشی اور غمی میں، اللہ تعالےٰ کی عبادت میں منہمک اور اطاعت پر کمربستہ رہنا، کسی حالت میں بھی نماز سے غافل نہ ہونا، کہ یہ تمام عبادات کی جامع ہے، اور کسی حالت میں بھی معاف نہیں۔

نماز انسان کو ہر برائی سے روکتی ہے

یہ نماز ہی ہے، جو آدمی کو برے کاموں سے روکتی ہے، اور اس میں اچھے اوصاف پیدا کرتی ہے، مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ ایک شخص کا ذکر آنحضرت صلی اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم کی مجلس میں اسطرح ہؤا کہ وہ رات کو تو نماز پڑھتا ہے اور دن کو چوری کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی نماز اس کی چوری کی عادت چھوڑا دیگی۔" (ابن کثیر ج ۳ ص ۴۱۵)

نیز مسند احمد اور ابو داؤد میں حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مبارک جب کسی بات سے پریشان ہؤا کرتا تو آپ نماز پڑھا کرتے تھے

پھر فرمایا کہ ایسی نماز جس سے بُری خصلت چھوٹ جائے، اور دل کی پریشانی رفع ہو جائے۔ اُن کی نماز ہے جو نماز پڑھتے وقت خدا کا خوف دل میں رکھتے ہیں، اور اُن کو یقین ہوتا ہے، کہ ایک دن انہیں خدا کے حضور حاضر ہونا ہے، اور یہ نماز اُنکے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہے۔"

نماز

قیامت کے دن میدانِ محشر میں اللہ تعالےٰ اور ساری مخلوق کے سامنے تولی جائیگی، اور اُس وقت نماز کا عیب وصواب (یعنی جسطرح پڑھی ہوگی) سب پر ظاہر ہو جائیگا، اور جو لوگ لاپروائی اور خلوصِ دل سے نماز ادا نہیں کرتے، اُن کی نماز میں خشوع کی خصلت تو کجا نماز اُن پر بار ہو جاتی ہے، نہ وقت کی پابندی نہ جماعت کا التزام، نہ رکوع وسجود میں اعتدال نماز ادا تو کرتے ہیں مگر شکستہ دلی کے ساتھ۔ صحابہ کرامؓ کا قول ہے، کہ جس شخص کی نماز اُس کو برائی سے نہ روکے، تو سمجھنا چاہیئے کہ اس نے نماز ادا ہی نہیں کی"

جو نمازی نماز پڑھتا ہؤا بھی ہر قسم کے گناہوں میں ملوث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہتا ہے، وہ بجائے قربِ الٰہی کے جو کہ نماز کا حاصل ہے ۔ اللہ تعالےٰ سے ہر لمحہ دُور ہوتا چلا جاتا ہے، اور ایک وقت ایسا آجاتا ہے، کہ رحمتِ الٰہی اور اس کے درمیان پردہ حائل ہو جاتا ہے، اور اس کی دعا تک قبول نہیں ہوتی ۔

پانچ نمازوں کی ادائیگی

اور جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور رمضان سے دوسرے رمضان تک یہ اعمال اُن گناہوں کا کفارہ ہیں جو کہ اس دوران انسان سے سرزد ہو جاتے ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کیا گیا ہو

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَابَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرَ

اور اُن ہی یعنی ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں اور جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور رمضان سے دوسرے رمضان تک کفارہ ہے (یعنی اللہ تعالیٰ گناہ معاف کر دیتا ہے) جبکہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کیا جائے ۔

(الترغیب ۱/۴۸۳)

صغیرہ گناہ نیکیوں سے اللہ تعالےٰ معاف فرما دیتا ہے اور کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہو جاتے ہیں ۔ کوئی شخص اللہ تعالےٰ کے اس بے پایاں رحم و کرم سے اگر فائدہ نہ اٹھائے تو یہ اُس کی اپنی بدقسمتی ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ ایمان کی ایک قابلِ رشک خصوصیت

جب اُن کے پاس اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے، تو اُن کے دل ڈر جاتے ہیں اور وہ مصائب پر صبر کرتے ہیں، اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہم نے جو انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں"

۲۲۔ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِى الصَّلٰوةِ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (الحج ۳۵)

تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے سو تم اُسی کے آگے جھکو آپ خوشخبری سنا دیجئے ان گردن جھکانے والوں کو (اُن کی یہ حالت ہے) جب اُنکے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے دل ڈر جاتے ہیں، اور جو مصیبتیں اُن پر آتی ہیں تو اُن پر صبر کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہم نے جو اُن کو دیا ہے وہ اُس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں"

احکامِ الٰہی کے آگے گردن جھکانے والوں کو جو اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کو بھی معبود نہ جانتے ہیں اور نہ مانتے ہیں آپ اُنہیں اُنکے معبودِ حقیقی کی طرف سے اُس کی رضاء اور نعیم جنت کی خوشخبری دیدو۔ اُن خوش نصیبوں کی یہ حالت ہے، کہ جب اُن کے سامنے اللہ تعالےٰ (اُن کے محبوب ترین معبود) کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن کے دل ڈر جاتے ہیں، اور جو اُن پر مصیبتیں آپڑتی ہیں تو وہ صبر کرتے ہیں یہ سمجھ کر کہ یہ مصائب من جانب اللہ ہیں اور ہمارے ہی بداعمال کا کفارہ ہیں، اور اِن غم و آلام میں اللہ تعالےٰ کی حکمت اور مصلحت ہے، جس کا ہمیں علم نہیں ہے اور انہیں یہ بھی علم ہے وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝ (الشوریٰ ۳۰) اور جو مصیبت بھی تمہیں پہنچتی ہے، وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے کئے ہوئے سے پہنچتی ہے۔ اور اللہ بہت سے تو درگزر کر دیتا ہے"

اللہ تعالےٰ کے رحم و کرم اور حلم و فضل کی بھی کوئی نظیر ہے کہ بہت سے گناہ بے گرفت و مؤاخذہ کے بھی چھوڑ دیتا ہے۔ اور کثیر من الناس سے بھی مُراد ہو سکتی ہے کہ وہ اکرم الاکرمین ارحم الراحمین غفار الذنوب، ستار العیوب ہر بندے کے ہر گناہ پر گرفت نہیں کرتا، بلکہ اسے مہلت دراز ملتی ہے کہ وہ اپنی کرتوتوں، سیاہ کاریوں سے توبہ کرلے اور شیطان و نفس کا بندہ بننے کی بجائے اللہ تعالیٰ کا بندہ بن جائے، موت انسان کے ساتھ سائے کی طرح ہے۔ اسے کچھ علم نہیں دنیا سے الوداع کا کب پیغام مل جائے۔ اور پھر عالمِ عقبیٰ کے خوف ناک مراحل کا سامنا ہو جائے، جنہیں تنہا طے کرنا ہے"

یہ اپنی ہی بداعمالیوں کا نتیجہ اور سبب ہے

جو بحر و بر (دریاؤں اور خشکیوں) میں قسم قسم کا عذاب آرہا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ قیامت میں بڑے اور مستقل عذاب کی تمہید ہے"

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ	بلائیں پھیل پڑی ہیں خشکی اور
وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي	تری میں، لوگوں کی بداعمالیوں
النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ	سے اس غرض سے کہ اللہ
بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا	اُن کے بعض اعمال کا اُن کو
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝	مزہ چکھائے، تاکہ وہ لوگ
(الروم ۴۱)	باز آجائیں"

انسانی آبادی کے چونکہ بڑے اور نمایاں یہی خشکی اور تری دو مظہر ہیں، اسی لئے انہیں کے نام لئے گئے، اَلْفَسَادُ - فساد کا لفظ جامع ہے،

انفرادی و اجتماعی زندگی کی ہر قسم کی جسمانی، مادی، اخلاقی، معاشری ابتری اور بدنظمی اس کے تحت میں آجاتی ہے،

خروج الشیء عن الاعتدال قلیلاً کان الخروج عنه او کثیراً (راغب)

انسان کے اپنے کرتوتوں، شرک - کفر، معصیت، غرض غیر اسلامی اور جاہلی نظام کے اتباع سے ہر طرح کے اخلاقی و معاشرتی مفسدوں کا اُٹھ کھڑا ہونا بالکل ظاہر ہے، البتہ آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مادی حوادث تکوینی (قحط، وبا، طوفان وغیرہ) بھی اسی جاہلی زندگی کے نتیجے ہوتے ہیں، نظامِ عالم قائم ہی ہے، طاعتِ الٰہی سے یا طریقِ اسلام سے اور اس راہِ راست سے کجروی کا نتیجہ ہی یہ ہے کہ اخلاقی عمارت کے ستون گر جائیں اور یہ جو روایاتِ حدیث میں آتا ہے کہ آخر زمانہ میں حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے عہدِ حکومت میں زمین عدل و امن سے بھر جائیگی اس کا راز بھی یہی ہے کہ اس وقت سکہ اسلامی شریعت کا چل رہا ہوگا، بحر و بر میں طوفان اور بلائیں اسی لئے آتے ہیں، کہ انسان ان سے اپنی طرف توجہ کرنا سیکھے۔ مقصود ان بلاؤں سے بھی اصلاحِ خلق ہی ہوتی ہے، اللہ تعالےٰ آخرت کی شدید ترین اور خوفناک سزا سے پہلے اس دنیا میں انسانوں کو ان کے تمام اعمال کا نہیں بلکہ بعض اعمال کا بُرا نتیجہ اس لئے دکھاتا ہے، کہ وہ حقیقت کو سمجھیں اور اپنے تخیلات کی غلطی کو محسوس کر کے اُس عقیدۂ صالحہ کی طرف رجوع کریں جو انبیاء علیہم السلام ہمیشہ سے انسانوں کے سامنے پیش کرتے چلے آرہے ہیں، جس کو اختیار کرنے سے انسان جہنّم کے عذاب سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جنّت اس کا مقام بن جاتا ہے، فکر و نظر کی صحت کا انحصار تمام تر اللہ تعالےٰ کے ایمان پر ہے اور عمل کی ساری استقامت اسلام پر مبنی ہے، اور یہ دونوں چیزیں لازم و ملزوم ہیں، ان میں سے کسی ایک کا بھی انہدام دوسرے کے انہدام کو مستلزم ہے، اور جب یہ دونوں منہدم ہو جائیں تو انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں فساد، شر اور فتنے اپنے ڈیرے جما لیتے ہیں اور یہ مسکین انسان مصائب و آلام کے طوفان میں گھر جاتا ہے، آرام و سکون اور اطمینانِ قلب اسے بے آب و گیاہ دشتِ پُر خار میں تنہا چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔

جب یہ انسان اپنے بد اعمال سے زندگی کے ہر شعبہ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پراگندہ کر دیتا ہے تو گویا وہ زبانِ حال سے ربِّ کائنات کو دعوت دیتا ہے کہ وہ اس کے بداعمال کا کچھ مزہ اس کو قیامت سے قبل اس دنیا میں چکھائے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ اُن کی بدکرداریوں کا کچھ مزہ انکو اس دنیا میں چکھاتا ہے۔ (مکمل سزا آخرت میں دی جائیگی) مقصود اِس سے ان کو خبردار کرنا ہوتا ہے کہ وہ اللہ کی طرف رجوع کریں، توبہ و استغفار کے ساتھ اپنی غلط روش سے باز آکر زندگی کی صحیح راہ پر گامزن ہو جائیں۔

دنیا میں ہم چھوٹا عذاب اسلئے بھیجتے ہیں تاکہ لوگ اسکا نمونہ چکھ کر قیامت کے ہولناک بڑے عذاب سے ڈر جائیں اور بُرائی کی راہ ترک کر کے نیکی کا راستہ اپنائیں

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ	ہم انہیں قریب کا عذاب بھی
الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ	علاوہ اُس بڑے عذاب کے
الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝	چکھا کر رہینگے شاید کہ یہ لوگ
(السجدہ ۲۱)	میری نافرمانیوں سے باز آجائیں،

الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ سے مراد اِسی دُنیا کا عذاب ہے، ای بلاء الدنیا (ابن عباسؓ)

قَالَ الْحَسَنُ وَأَبُو الْعَالِيَةِ وَالضَّحَّاكُ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ الْعَذَابُ الْأَدْنَىٰ مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَأَسْقَامُهَا يُبْتَلَى بِهِ الْعَبِيدُ حَتَّىٰ يَتُوبُوا (قرطبی)

مثلاً قحط۔ قید، قتل وبا وغیرہ جو کفارِ مکہ کے حق میں تو پورا اُترا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العذاب الادنیٰ کی تفسیر عذاب الاصغر یا ہلکے عذاب سے بھی کی گئی ہے، وَقِیْلَ الْاَقَلُّ (رُوح)

یہ دنیا کا عذاب ہر صورت میں عذابِ آخرت سے ہلکا بھی ہے اور یہ ختم بھی ہو جائے گا، اس لئے کہ یہ چند روزہ حیاتِ دنیا ہی میں ہے، اس کے مقابلہ میں آخرت کا عذاب دردناک بھی اور دائمی بھی ہے۔ قرآن کریم نے بکمالِ بلاغت دونوں عذابوں کے وہی خصوصیات چُن لئے جو اثرِ تخویف (ڈر) بڑھانے والے ہیں۔ یعنی دنیوی عذاب گو نسبتاً ہلکا ہو لیکن قریب کتنا ہے، اسے بس آیا ہی جانو۔ چہرے کی آنکھیں بند ہونے کی دیر ہے، اسی طرح عذابِ آخرت بجائے آج کے کل آئے گا،

اگر اللہ تعالےٰ اپنی معصیت (نافرمانی) کے سبب فوراً لوگوں کو اُسی وقت پکڑ لیتا تو زمین پر کوئی حرکت کرنے والا زندہ نہ چھوڑتا

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝

اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو اُنکی زیاتی (اللہ کی نافرمانی) پر فوراً ادا دگیر کرتا (اُنکو پکڑ لیتا) تو زمین پر کوئی حرکت کرنے والا جاندار نہ چھوڑتا لیکن وہ انہیں ایک میعادِ معین تک مُہلت دیئے ہوئے ہے، پھر جب اُنکی وہ میعاد آجائے گی تو اُس سے نہ وہ ایک ساعت پیچھے ہٹ سکینگے اور نہ آگے بڑھ سکینگے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالےٰ اپنی نافرمانی پر ہر انسان کو ہر وقت عذاب دینے پر مختار و قادر ہے کون ہے؟ جو اُس کے کسی حکم کو ٹال سکے، لیکن اُس کریم کی یہ کرم نوازی ہے، کہ اُس کی حکمت کے تقاضا سے سزائے شرک تک کو جو سب سے بڑا جرم اور عظیم ظلم ہے، موت کے وقت تک ملتوی کر دیا ہے، توبہ اور اصلاحِ اعمال کے لئے قبر میں داخل ہونے تک اُسے کتنی طویل مہلت عطا فرمائی ہے، اب یہ انسان کی اپنی کوتاہی اور لاپروائی ہے کہ وہ گناہوں سے سچی توبہ کر کے نیکیوں کا راستہ اختیار نہ کرے، اللہ تعالےٰ کی اس رحمت سے فائدہ نہ اٹھائے بدکار تو بہر حال بدی کی پاداش میں اِس دنیا ہی میں اللہ تعالےٰ کے غضب میں مبتلا کر دیئے جاتے، اور جب وہ باقی نہ رہتے تو نکو کار لوگوں کا وجود بھی بے معنیٰ رہ جاتا، اگر دنیا میں ظلم اور ظالم کا وجود نہ باقی رہے تو کوئی انصاف کس کے مقابلہ میں کرے گا دنیا میں اگر کوئی مفلس نہ رہے تو صفتِ فیاضی (سخاوت) کے ظہور کی کیا صورت باقی رہے گی؟ مصیبت زدوں کے وجود سے اگر دنیا خالی ہو جائے تو کوئی ہمدردی و شفقت کے لئے کس کو تلاش کرے گا، اگر کوئی مفلس و فقیر ہی نہ رہے تو یہ کارخانے کون چلائے گا مال خیر بھی ہے اور شر بھی مال حلال طریقہ سے کمایا جائے اور پھر عزباء میں تقسیم کیا جائے۔ اپنے حاجتمند رشتہ داروں، پڑوسیوں، اہلِ محلہ، اہلِ شہر اور پھر جہاں جہاں غریب لوگ آباد ہوں، اُن پر خرچ کیا جائے، رفاہِ عامہ کے ہر کام میں دل کھول کر صرف کیا جائے، اگر مال نہ ہو تو یہ مساجد و مدرسے کسطرح قائم ہو سکتے ہیں جبکہ ان کی بے حد ضرورت ہے، دینی مدارس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھا ہوا کوئی طالب علم اور کوئی عالمِ دین خودکشی کرتا ہوا نہیں پایا گیا، وہ اس عظیم گناہ کے (آخرت میں) بدترین عذاب سے خبردار ہوتا ہے لہٰذا وہ دنیا میں کسی قدر بھی تنگ حال ہو وہ راضی برضاءِ الٰہی ہی رہتا ہے اور اسقدر پریشان نہیں ہوتا کہ وہ اپنی قیمتی جان خودکشی کر کے اپنی دنیا کے ساتھ آخرت بھی تباہ کرے، یہ تو انہیں کا کام ہے جنہیں علمِ دین نہیں پڑھایا گیا اور آخرت پر اُن کی نظر نہیں، آخرت میں مستقل عذاب و ثواب کے عقیدہ میں تردد ہے اور تشکک ہے، بلکہ یقین ہی نہیں ہے، چند روز قبل ہمارے گھر ایک عورت آئی میری اہلیۂ محترمہ نے باتوں باتوں میں پوچھا آپ نماز بھی پڑھتی ہیں، کہنے لگیں نماز تو میں نہیں ادا کرتی، پھر اُسے کہا گیا یہ زندگی آخر کب تک؟ یہ زمین و آسمان کا جو خالق ہے وہ تو اپنے کلام میں فرماتا ہے۔ کہ بے نماز کا انجام نارِ جہنم ہے، اور یہ ذکر قرآن کریم میں کئی جگہ ہے اور احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کثرت سے یہ بات واضح کر دی ہے، تم اگر بے نمازی کی حالت میں مرگئیں، تو قبر میں پہلے تو فرشتوں کے قابو آجاؤ گی اور پھر قیامت میں خوفناک عذاب سے سابقہ پڑ جائے گا، اُس عورت نے یہ سب کچھ سُن کر جواب دیا کہ مرنے کے بعد دیکھا جائے گا، میں فرشتوں اور خدا سے نپٹ لوں گی۔

نہ معلوم ملکِ پاکستان میں ایسے کتنے سراج الدین اور چراغ الدین اور غلام مصطفےٰ اور غلام نبیؐ ہیں، جو نماز بھی نہیں پڑھتے بلکہ بعض حاجیوں کو دیکھا ہے کہ وہ حج کے بعد نماز ترک کر دیتے ہیں اور ریڈیو کے گانے سنتے رہتے ہیں، یہ اُن کا کتنا محبوب مشغلہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس کا انعام انہیں ضرور ملے گا، اللہ تعالےٰ ہم سب کو ہدایت دے اور اس غمناک گندے عقیدہ سے نجات عطا فرمائے۔ اور ہر مسلمان کلمہ گو کو اے اللہ تو پابندِ نماز بنا دے،

عبد الرحمٰن عاجز ۲۰ دسمبر ۱۹۸۸ء ایچ شب

اہلِ کتاب و مشرکین کو حکم ہو رہا ہے

کہ اگر وہ جہنم کے عذاب سے بچنا چاہتے ہیں، تو صرف اللہ تعالےٰ اکیلے کی عبادت کریں اور اللہ تعالےٰ کو اگر وہ راضی کرنا چاہتے ہیں تو پھر نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ اور میرے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سچائی کے ساتھ ایمان لے آئیں،

۲۵۔ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ (البینۃ ۵)

اُن کو یہی حکم ہوا تھا کہ وہ اللہ ہی کی بندگی کریں اُسی کی خالص اطاعت کے ساتھ بالکل یکسو ہو کر اور نماز کا اہتمام رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور یہی سیدھی ملت کا دین ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ (البینۃ ۶)

بے شک اہلِ کتاب اور مشرکین میں سے جنہوں نے کفر کیا وہ جہنم کی آگ میں پڑے رہینگے۔ اُسی میں ہمیشہ رہنے کیلئے۔ یہی لوگ بدترین خلائق ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انعامِ نماز

نارِ جہنم سے حفاظت، ہمیشہ کے لئے جنت میں داخلہ اور جنت کی بے نظیر نعمتوں کا حصول، اور جنت کے ہر دروازہ سے اُن کے پاس فرشتوں کا آنا اور اُنہیں سلام کہنا، اور اطمینان دلانا کہ اب تمہاری تمام تکالیف کا خاتمہ ہوگیا ہے"

۲۶- وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (الرعد ۲۴)

اور جو لوگ اپنے رب کی رضامندی کی تلاش میں مضبوط رہتے ہیں، اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اُس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں خفیہ بھی اور ظاہر طور پر بھی اور بدسلوکی کو حُسنِ سلوک سے ٹالتے رہتے ہیں، اُنہی کے حق میں نیک انجام ہے (یعنی) ہمیشگی کے باغ جن میں وہ (خود بھی) داخل ہونگے اور (وہ بھی) جو جنت کے لائق ہونگے، اُن کے ماں باپوں میں سے اور اُن کے میاں بیویوں میں سے اور اُن کی اولادیں سے، اور فرشتے اُن کے پاس ہر دروازہ سے داخل ہوتے ہونگے، (یہ کہتے ہوئے کہ) سلامتی ہو تم پر اسکے صلہ میں کہ تم صبر کرتے رہے سو (تمہارا) اس جہان میں بہت اچھا انجام ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوش نصیب اہلِ جنّت نیک لوگوں کی صفات بیان ہو رہی ہیں وہ رضائے الٰہی کی تلاش میں ہمہ وقت مصروف رہتے ہیں، اور اس مقصد کے حصول میں ہر قسم کی صعوبت خندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہیں، اور وہ نماز کے سخت پابند ہوتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ یہ اُن کے کریم آقا کا حق ہے۔ لہٰذا اپنے آقا اپنے مالک اپنے خالق کے اس حق کو غصب کرنے کی اُن میں جرأت کہاں یہ لوگ دینِ حق پر ہر قسم کی بدنی صعوبات اور دماغی پریشانیوں کے باوجود قائم رہتے ہیں، اور وہ حسبِ موقع و محل خفیہ اور ظاہر اللہ کی رضا کے لئے اُس کی تنگدست مخلوق پر مال خرچ کرتے رہتے ہیں۔ دوسروں کی برائیوں کا جواب اپنی نیکیوں سے دیتے ہیں، کسی کی دشمنی وعناد، بغض وکینہ کا دفاع حُسنِ سلوک سے کرتے ہیں۔ يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اس کے ایک معنیٰ یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ اپنی خطاؤں اور سیاہ کاریوں اور لغزشوں کو نیکیاں کر کے مٹاتے رہتے ہیں۔

اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ

نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں (ھود ۱۱۴)

بُرائیوں سے مُراد صغیرہ گناہ ہیں، جیسا کہ حدیثِ پاک سے ظاہر ہے کہ نماز سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ایک نماز دوسری نماز تک (صغیرے) گناہوں کا کفارہ ہے، جب تک کہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچا رہے، کبیرہ گناہ ذاتِ باری توبہ سے معاف فرما دیتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ سورۂ طٰہٰ آیت نمبر ۸۲ میں فرمایا وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا، جس نے گناہوں سے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور نیک اعمال کئے یہی لوگ ہیں جو جنّت میں داخل ہونگے ۔ یہ وعدہ رحمٰن نے اپنے بندوں سے کر رکھا ہے، جو پورا ہو کر رہے گا

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ۝ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ۝ (مریم ۶۱)	مگر جس نے توبہ کی اور نیک اعمال کئے پس یہی وہ لوگ ہیں جو جنّت میں داخل ہونگے اور اُن پر ذرا ظلم نہیں کیا جائے گا، وہ باغات ہمیشہ رہنے والے ہیں جن کے بارے میں رحمٰن نے اپنے بندوں سے غیب کے ساتھ وعدہ کر رکھا ہے، بے شک اُس کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔

یہ تو ناممکن ہے کہ کوئی بشر بھی ہو اور کوئی گناہ بھی نہ کرے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ (الترغیب ۴/۴۱)

آدم کا ہر بیٹا گناہ گار ہے لیکن بہترین گناہگار وہ ہے، جو توبہ کرتا ہے، دوسری حدیث مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ فِي الْيَوْمِ وَاِنْ عَادَ سَبْعِيْنَ مَرَّةً جو شخص ایک دن میں ستر بار گناہ کرتا ہے لیکن گناہ کے بعد سچّی اور محکم دعا کرتا ہے کہ میں یہ گناہ اب نہیں کروں گا لیکن شیطان اور نفس کے دھوکے میں آ کر پھر گناہ کر بیٹھتا ہے، تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہ گنہگار نہیں ہے، اللہ تعالےٰ کی رحمت و شفقت کا کوئی ٹھکانا ہے؟ سبحان اللہ ،

کسی بشر نے کہی بات اِک بشر سے عجیب
بشر بشر تو ہو لیکن گناہگار نہ ہو !

مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں

وہ نیکی کا حکم کرتے ہیں اور بُرائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں، اور اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان پر رحم فرمائے گا بے شک اللہ تعالیٰ غالب ہے اور حکمت والا ہے،

۷۱- وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

اور ایمان والے اور ایمان والیاں ایک دوسرے کے (دینی) رفیق ہیں نیک باتوں کا آپس میں حکم دیتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے رہتے ہیں، اور اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ ان پر رحمت کرے گا بیشک اللہ بڑے اختیار والا ہے۔ بڑا حکمت والا ہے، اللہ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

(التوبہ ۷۱-۷۲)

ایمان والوں اور ایمان والیوں سے وعدہ کر رکھا ہے، باغوں کا کہ اُن کے نیچے نہریں بہ رہی ہونگی یہ اُن میں ہمیشہ رہینگے اور وعدہ کر رکھا ہے پاکیزہ مکانوں کا ہمیشگی کے باغوں میں اللہ کی رضامندی سب نعمتوں سے بڑھ کر ہے بڑی کامیابی یہی ہے۔

جس طرح منافقین و منافقات آپس میں پیار و محبت کرتے ہیں اور یہ ایک گروہ ہے اسی طرح مومنین و مومنات بھی آپس میں ایک دوسرے سے انس و محبت کرتے ہیں اور یہ بھی ایک جماعت، ایک گروہ ہے، ان کی صفات یہ ہیں کہ وہ خود نیک کام کرتے ہیں، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے پابند ہیں نماز پڑھتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اور دوسرے لوگوں کو بھی پابندیٔ شریعت کی تلقین کرتے ہیں جبکہ اللہ و رسولؐ کی اطاعت ایمان کی علامت ہے، تو اللہ و رسولؐ کی معصیت سلب ایمان کی طرف لے جانے والی ہوگی، امام فخر الدین الرازی اپنی تفسیر الکبیر میں ارشاد فرماتے ہیں، کہ منافقین و منافقات کا یہی مضمون بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ سے ادا ہوا اور مومنین و مومنات میں بجائے مِنْ بَعْضٍ کے اَوْلِيَاءُ بعض سے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل کفر و نفاق ایک دوسرے کا اتباع محض تقلیدِ جامد اور مناسبتِ طبعی کی راہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں، برخلاف اس کے کہ اہلِ ایمان میں جو اشتراک پایا جاتا ہے وہ استدلالِ عقلی و توفیقِ الٰہی سے حاصل ہوتا ہے، مومن مردوں اور مومن عورتوں سے اللہ تعالےٰ نے جنّت کا وعدہ کیا ہے، اللہ تعالےٰ اپنا وعدہ پورا کر کے رہے گا۔ ربّ کائنات اور مختارِ کُل کا وعدہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا، وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ فرما کر مؤمنین و مؤمنات کو کس درجہ خوش کیا ہے۔ کہ اس سے زیادہ اور کوئی دوسری خوش کُن بات ممکن ہی نہیں،، اور فرمایا بھی خود ہی کہ اللہ کی رضامندی سب سے بڑا انعام ہے جو مومنین و مؤمنات کو جنّت میں حاصل ہوگا، جو خوش قسمت ایک دفعہ جنّت میں داخل ہوگیا، اُس پر کبھی بھی اللہ تعالےٰ ناراض نہیں ہوگا، بلکہ اُس کی ناراضگی کا اندیشہ بھی نہ رہے گا یہ نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا ثمر ہے"

ایمان، نیک اعمال، نماز، زکوٰۃ اور اطاعتِ رسولؐ کا ثمر

"اللہ تعالےٰ زمین میں حکومت عطا فرمائے گا۔ اور خوف کو امن سے بدل دے گا۔

۲۸۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ

تم میں سے جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں اُن سے اللہ وعدہ کرتا ہے، کہ انہیں زمین میں حکومت عطا کرے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو حکومت دے چکا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

(النور ۵۵ - ۵۶)

اور جس دین کو اُن کے لئے پسند کیا ہے، اس کو ان کے واسطہ قوت دے گا اور اُن کے خوف کے بعد اُس کو امن میں تبدیل کر دے گا (بشرطیکہ) میری عبادت کرتے رہیں کسی کو میرا شریک نہ بنائیں اور جو کوئی اس کے بعد بھی کفر کرے گا سو ایسے ہی لوگ تو نافرمان ہیں، اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو، اور رسولؐ کی اطاعت کرتے رہو تاکہ تم پر رحمت (کامل) کی جائے،

نوعِ انسان سے خطاب ہو رہا ہے، یعنی تم میں سے جو بھی ایمان لائے اور اُس کے مقتضیات پر عمل کرے گا ہم اُسے حکومتِ ارضی عطا فرمائینگے، حکومت مقصود بالذات نہ ہوگی بلکہ ذریعہ اور واسطہ ہوگی اللہ کے پسند کئے ہوئے دین اسلام کی تقویت کا، توحید و مقتضیات توحید پر قائم رہیں میرا کسی کو بھی شریک نہ بنائیں، یاد رہے کسی طرح کا بھی شرک میرے ساتھ روا نہ رکھا جائے اگر میری ان ہدایات پر عمل کرو گے تو میں تمہیں تمہارے دشمن کے خوف سے بھی محفوظ کر دونگا، شرط یہی ہے کہ میرا کوئی شریک نہ بناؤ، نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقی مومن

حقیقی اور سچے مومن وہ ہیں جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں، اور زکوٰۃ دیتے ہیں اُن اہلِ ایمان کے لئے اُن کے پروردگار کے پاس بڑے بلند درجات ہیں، بخشش ہے اور جنت میں بے مثال و لازوال نعمتیں ہیں۔

۲۹۔ اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَھُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَمَغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ۝

(الانفال ۴)

جو لوگ نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے اُنہیں دے رکھا ہے، اُس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں یہی لوگ سچے (اور پکے) مومن ہیں، اُن کیلئے بڑے درجات ہیں اُنکے پروردگار کے پاس اور مغفرت (بھی) اور عزت کی روزی بھی،

اس آیت سے پہلی آیت میں اللہ تعالےٰ نے مومنین کی تعریف میں فرمایا کہ جب اُن کے سامنے اللہ کا ذکر ہوتا ہے، تو اُن کے دل سہم (ڈر) جاتے ہیں، جب اُنہیں اُس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ اُن کا ایمان بڑھا دیتی ہیں، اور وہ اپنے پروردگار پر توکل (بھروسہ) رکھتے ہیں، یہ بیان سچے مومنین کی صفائے باطنی کا ہو رہا ہے، انہیں اگر خوف ہے تو اللہ کا اور اگر بھروسہ ہے تو اللہ پر، اور اگر سر جھکاتے (نماز پڑھتے ہیں) تو اللہ کے لئے، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر خرچ کرتے ہیں تو اللہ کے راستے میں اللہ کیلئے یعنی حقوق اللہ میں شعبۂ بدنی اور شعبۂ مالی دونوں کی ادائیگی کا پورا پورا اہتمام رکھتے ہیں، اعمالِ باطنی میں اللہ کا خوف، اللہ سے اُمید اللہ پر توکل اور اعمالِ ظاہری میں التزامِ نماز اور اہتمامِ ادائیگیِ زکوٰۃ کے تصریحی ذکر سے اشارہ اس طرف ہے کہ باطنی اور ظاہری زندگی میں یہی اعمال سب سے اہم اور مستحقِ توجہ ہیں، کمالِ ایمان کا انحصار بیان کردہ کمالِ اوصاف پر ہے۔

مسلمان، اہلِ ایمان، فرماں بردار، سچ بولنے والے، صبر کرنے والے خشوع کرنے والے، روزہ رکھنے والے، شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اجرِ عظیم کے حقدار ہیں۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ	بیشک اسلام والے اور اسلام
وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ	والیاں اور ایمان والے اور
وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ	ایمان والیاں اور فرمانبردار
وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ	مرد اور فرمانبردار عورتیں اور
وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ	صادق مرد اور صادق عورتیں
وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ	اور صابر مرد اور صابر عورتیں
وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ	اور خشوع والے اور خشوع والیاں
وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصَّآئِمٰتِ	اور تصدق کرنے والے اور
وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ	تصدق کرنے والیاں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝

(الاحزاب ۳۵)

روزہ رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیاں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے اور حفاظت کرنے والیاں اور اللہ کو بکثرت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان (سب) کیلئے اللہ نے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔

اُن مردوں اور عورتوں کا ذکر ہو رہا ہے، جن کے عقائد بھی صحیح ہیں اور نتیجۃً اعمال بھی درست ہیں، ایمان باللہ ایمان بالرسالت، ایمان بالآخرۃ کا ثمر اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت ہے صدقِ قول و صدقِ عمل، صدقِ نیت و صدقِ ایمان کے مظاہر ہیں۔

ایمان کی مثال ایک بیج کی مثال ہے۔ ایمان کا بیج اگر صاف، بے عیب ہوگا تو دل کی زمین میں صحیح طور پر جم جائے گا، اور پھر وہ مضبوط درخت بن کر زمین پر نمودار ہوگا،، اور بہترین خوش ذائقہ پھل (نیک اعمال کی صورت میں) دے گا، مسلمان مرد و عورت صابر ہوتے ہیں، یعنی انہیں ثبات و استقامت حاصل ہوتی ہے طاعتوں پر بھی اور مصیبتوں پر بھی اللہ کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کی نافرمانی سے ڈرتے ہیں، اور مصائب پر بھی صبر کرتے ہیں یہ سمجھ کر کہ ان میں انکے کریم آقا کی مصلحت و حکمت پوشیدہ ہے، جس کا ہمیں علم نہیں، خاشعین اور خاشعات کا ذکر فرما کر توجہ دلائی گئی ہے کہ نماز جو عبادات کی رُوح ہے اُس کی قبولیت کا مدار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خشوع پر ہے، جیسا کہ فرمایا قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ (المومنون ۱۔۲) ترجمہ یقیناً مومنین فلاح پا گئے جو اپنی نماز میں خشوع رکھنے والے، فلاح کے مفہوم کی وسعت وجامعیت کا بیان یہاں نہیں ہو رہا فلاح کی پہلی شرط مومن ہونا ہے۔ بغیر ایمان یا صحتِ اعتقاد کے کوئی سا بھی عمل مقبول نہیں اور نماز خواہ فرض ہو یا غیر فرض (نفل) نماز کی اہمیت اس سے ظاہر ہے، کہ اعمال میں سب سے پہلے جگہ اسی کو ملی، اور قیامت کے دن دربارِ الٰہی میں سب سے پہلے نماز ہی کے بارے میں سوال ہوگا اسلام کی عمارت نماز کے ستون پر قائم ہے، اگر اس ستون کو اس کے مقام سے ہٹا لیا جائے تو اسلام کی پوری عمارت منہدم ہو جائیگی،

بے شک نماز دینِ نبیؐ کا ستون ہے
محکم ہے دینِ حق کی عمارت نماز سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سات برس کے بچّے کو نماز کا حکم کرو

جب وہ دس برس کی عمر کو پہنچ جائے تو مار کر نماز پڑھاؤ۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرُوا الصَّبِیَّ بِالصَّلٰوۃِ اِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِیْنَ وَاِذَا بَلَغَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَاضْرِبُوْہُ عَلَیْھَا (ابوداؤد باب مَتٰی یُؤْمَرُ الْغُلَامُ بِالصَّلٰوۃِ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکم کرو لڑکے کو نماز پڑھنے کا جب وہ سات برس کا ہو جائے اور جب وہ دس برس کا ہو جائے (اور نماز نہ پڑھے) تو مار کر پڑھاؤ۔

بچّے جب دس برس کے ہو جائیں اُنہیں مار کر نماز پڑھاؤ اور علیحدہ علیحدہ سُلاؤ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوْا بَیْنَھُمْ فِی الْمَضَاجِعِ۔ (ابوداؤد ایضا) و مجمع الزوائد ۱/۳۹۴

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکم کرو اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا جب وہ سات برس کے ہوں اور مارو اُن کو نماز کے لئے جب وہ دس برس کے ہوں اور انہیں الگ سلاؤ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب بچہ داہنا ہاتھ اور اپنا بایاں ہاتھ تمیز کرنے لگ جائے تو اُسے نماز کا حکم کرو (زبردستی نماز پڑھاؤ)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا عَرَفَ یَمِیْنَہٗ مِنْ شِمَالِہٖ فَمُرُوْہُ بِالصَّلٰوۃِ ۔

(ابوداؤد ایضاً)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بچہ جب داہنا ہاتھ اور بایاں ہاتھ پہچاننے لگ جائے تو اُس کو نماز کا حکم کرو

اپنے لختِ جگر، اپنے بچے کے ساتھ ماں باپ کی سچی محبت اور اُس کی حقیقی خیر خواہی یہی ہے کہ ماں باپ اپنے بچے کو بچپن ہی میں یہ سمجھائیں کہ زندگی کا مقصد اللہ رب العزت کی عبادت ہے اور عبادت کی بہترین شکل نماز ہے ،، سنِ بلوغ سے موت آنے تک کسی بھی بندے کو کسی بھی حالت میں کسی بھی مقام پر نماز معاف نہیں، جب تک جسم میں جان ہے اور ہوش و حواس قائم ہیں نماز ادا کرنا فرض ہے، نماز کے بغیر کوئی مسلمان مسلمان نہیں ۔ (تارکِ نماز کا اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق) کوئی حصہ نہیں ہے، نماز کے معاملہ میں بچوں کے ساتھ رعایت کرنا، اور ترکِ نماز پر چشم پوشی کرنا، اور درگزر کرنا، یہ اُن سے دشمنی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اور اُسکے رسولؐ کے حکم کی اہمیت خود ہمارے دلمیں نہیں ہے ،،

اور ہم خود اپنے بچوں کو جہنم کے کنارے کھڑا کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں دھکا دے رہے ہیں دس برس کا زمانہ قُربِ بلوغ کا ہے اس لئے حکم دیا گیا کہ بچے (بہن بھائی) جب اِس عمر کو پہنچ جائیں تو اُنہیں الگ الگ سلاؤ "

مندرجۂ بالا احادیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرما رہے ہیں کہ سات برس کے بچے (لڑکے لڑکی) کو نماز کا حکم کرو۔ اُسے نماز کی تعلیم دو اُسے نماز سکھاؤ، اُسے نماز کی عادت ڈالو،

جب بچہ دس برس کی عمر کو پہنچ جائے پھر بھی نماز نہ پڑھے تو اُسے ڈانٹ کر مار پیٹ کر نماز پڑھاؤ، اپنے لختِ جگر، اپنے بچے کے ساتھ ماں باپ کی سچی محبت اور اُس کی حقیقی خیر خواہی یہی ہے، کہ ماں باپ اپنے بچے کو بچپن ہی میں یہ سمجھائیں کہ

زندگی کا مقصد اللہ رب العزت کی عبادت ہے اور عبادت کی بہترین شکل نماز ہے۔ سنِ بلوغ سے موت آنے تک کسی بھی صاحبِ ہوش و خرد کو نماز معاف نہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچّے ایماندار نماز کے پابند ہوتے ہیں

اُن کا اللہ تعالےٰ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب (قرآن مجید) اور پیغمبروں پر ایمان ہوتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کی محبت میں قرابتداروں، یتیموں، مسکینوں، راہگیروں اور سائلوں پر اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ مال خرچ کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہیں۔

اُن میں اور بھی خوبیاں ہوتی ہیں، اور وہ بہت سے نیک اعمال بجا لاتے ہیں اور رضائے الٰہی حاصل کرتے ہیں۔

۳۰- لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ

طاعت یہ نہیں ہے، کہ تم اپنا مُنہ مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لیا کرو بلکہ طاعت تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ اور قیامت کے دن اور فرشتوں اور کتاب اور پیمبروں پر ایمان لائے اور اُس کی محبت میں مال صرف کرے، قرابتداروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیروں اور سائلوں پر اور گردنوں کے آزاد کر دینے میں اور نماز کی پابندی کرنے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝

(البقرہ ۱۷۷)

زکوٰۃ ادا کرنے اور اپنے وعدوں کو پورا کرنے والے جبکہ وعدہ کر چکے ہوں اور تنگی میں اور بیماری میں اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے یہی لوگ ہیں جو سچے ہیں اور یہی لوگ متقی ہیں۔

امام فخر الرازی تفسیر کبیر جزء ۵ صفحہ ۲۰۷ میں فرماتے ہیں۔

اَلْبِرُّ اِسْمٌ جَامِعٌ لِلطَّاعَاتِ وَاَعْمَالِ الْخَيْرِ، وَمِنْ هٰذَا بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ تَعَالٰى اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

بِرّ طاعات کے لئے جامع اسم ہے اور نیک اعمال کیلئے اور اسی سے ہے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے نیک لوگ نعمتوں میں ہونگے اور فجار (اللہ کے نافرمان) دوزخ میں ہونگے۔ اور تم نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کیا کرو گناہ اور تعدی (زیادتی) پر مدد نہ کیا کرو۔

ارشاد ربانی ہے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝

(آل عمران ۹۲)

جب تک اپنی محبوب چیزوں کو (راہِ خدا میں) خرچ نہیں کرو گے کامل نیکی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکو گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کا حق پورا کرنا اس کا نام بِر ہے، خالق کا حق مقدم ہے پھر اس کے بعد مخلوق کے حقوق ہیں مخلوق میں ماں باپ سرِ فہرست ہیں، ماں باپ کے بعد عام اللہ تعالےٰ کے بندوں کے حقوق ہیں ان تمام حقوق کا ایفاء شرافت و دیانت کا تقاضا ہے، آپس میں معاہدات، قول و قرار حلف و ولا اور عقود کا پورا کرنا بِر میں شامل ہے، ان آیات میں اصل بیان ایمان و انفاق فی سبیل اللہ اور نماز و زکوٰۃ کا ہے، ایمان سے یہاں حقیقی ایمان مراد ہے، حقیقی ایمان ہی سے انسان اپنے خالق کی وفاداری کا حق ادا کر سکتا ہے۔

اللہ تعالےٰ پر حقیقی ایمان کی یہ علامت ہے، کہ مومن کے کسی عمل میں بھی شرک کا شائبہ تک نہ ہو آخرت پر ایمان اس طرح ہو، کہ مرنے کے بعد انسان کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا، اور اُس سے اُس کے ایک ایک قول و فعل کا حساب لیا جائے گا، فرشتوں پر ایمان اس طرح ہو کہ معصوم عن الخطاء اور حاملِ صفاتِ قدسی ہیں، اُن کو قضا و قدر کے فیصلوں کی تنفیذ کا ذریعہ سمجھے ایمان بالکتاب کے معنی یہ ہیں کہ، اس کو (منزل من اللہ) اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتارا ہوا سمجھے اور یہ اعتقاد ہو کہ اسمیں کسی طرح کا انسانی تصرف نہیں اور اُس کو حق و باطل کی کسوٹی اور زندگی کا پروگرام تصور کرے، اور اُس پر عمل نجات کا سبب جانے۔ نبیوں پر ایمان کے یہ معنی ہیں کہ اُن کو خدا کی طرف سے مامور اور واجب الاطاعت اور رہنما مانے، اُنکے علم کو بے خطا سمجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن کے عمل کو زندگی کے لئے اُسوہ قرار دے اور اُن کی اطاعت و فرماں برداری اور اُن سے محبت کو لازم جانے

انفاق کے مصارف میں سب سے پہلے قرابت داروں کا حق ہے

آدمی کے اعزاء و اقربا اگر دلوں میں عداوت بھی چھپائے ہوئے ہوں، تب بھی وہی سب سے پہلے احسان و سلوک کے حقدار ہیں، قرابت مندوں کے بعد یتامیٰ کا ذکر اسلامی معاشرہ میں اُن کے درجہ و مرتبہ کو واضح کرتا ہے کہ اپنے عزیزوں کے بعد پہلی نظر آدمی کی اُن بچوں پر پڑنی چاہئے، جو سایۂ پدری سے محروم ہو چکے ہیں اور جن کی کفالت و تربیت معاشرہ پر منتقل ہو چکی ہے۔

ابن السبیل سے مُراد مسافر ہے، مسافر مجرد اپنی مسافرت کی حالت کی بنا پر مستحقِ اعانت ہوتا ہے اس سے قطع نظر کہ وہ صاحبِ استطاعت ہے، یا غیر صاحبِ استطاعت،

سائلین سے وہ لوگ مُراد ہیں، جو اعانت کے لئے سوال کر بیٹھیں مساکین کے بعد ان کے مستقل ذکر سے یہ بات نکلتی ہے کہ جو شخص سوال کر بیٹھے اس کے متعلق زیادہ کھوج کرید کی ضرورت نہیں، کہ واقعی وہ محتاج ہے یا نہیں، اگر وہ بے ضرورت سوال کر رہا ہے تو اس کی جواب دہی خود اس کے اُوپر اللہ کے ہاں ہے ہمارا حق صرف یہ ہے کہ اگر ہم امداد کر سکتے ہوں تو ایسے شخص کی امداد کریں، اور اگر معذور ہوں تو جیسا کہ قرآن اور حدیث میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدایت ہے، شائستہ انداز سے اس کے سامنے اپنی معذرت پیش کر دیں، وَفِی الرِّقَابِ، رقاب رقبہ کی جمع ہے، رَقبہ کے معنی گردن کے ہیں گردنوں سے مراد یہاں غلاموں کی گردنیں ہیں اُن کو طوقِ غلامی سے چھڑانا اور آزاد انسانوں کی سطح پہ لانا انسانیت کی بہت بڑی خدمت ہے، اب اس زمانہ میں غلامی اگرچہ قانوناً ختم ہو چکی ہے، اور یہ بات عین منشائے اسلام کے مطابق ہوئی ہے لیکن عملاً آج بھی بے شمار انسان اپنی معاشی مجبوریوں اور خاص طور پر سُودی قرضوں کی لعنت کے سبب سے ایسے بندھنوں میں گرفتار یا جیلوں میں بند ہیں، کہ اُن کو اگر غلام نہیں تو غلاموں سے مشابہ ضرور قرار دیا جاسکتا ہے، ایسے لوگوں کی گلو خلاصی اور اُنکے رہن شدہ مکانوں اور کھیتوں کو چھڑانا بھی فَكُّ رَقَبَةٍ ہی کے درجے کی نیکی ہے، اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ، ایمان و انفاق کے ذکر کے بعد نماز اور زکوٰۃ کا ذکر ان دونوں کے قانونی و عملی مظاہر کی حیثیت سے ہوا ہے، **ایمان کی عظیم حقیقت کا مظہر عملی نماز ہے** اور انفاق کی وسیع حقیقت کا مظہر قانونی زکوٰۃ مطلب ان دونوں کے ذکر سے یہ ہے کہ ایمان اور انفاق کی شہادت دینے کے لئے کم سے کم جو چیز مطلوب ہے وہ نماز اور زکوٰۃ کا اہتمام ہے، اگر یہ دونوں چیزیں غائب ہو جائیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ نہ ایمان باقی رہا نہ انفاق درآنحالیکہ یہی وہ چیزیں ہیں، جن سے بندہ خالق اور خلق کے ساتھ اپنے تعلق کو صحت مندانہ بنیاد پر قائم کرتا ہے،

(تدبر قرآن ج ۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو لوگ کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں نماز پڑھتے زکوٰۃ دیتے ہیں وہ لوگ ایسی تجارت کر رہے ہیں کہ اُس میں نفع ہی نفع ہے

۳۱- اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۝ لِیُوَفِّیَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝

(فاطر ۲۹- ۳۰)

بیشک جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے رہتے ہیں، اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے دیا ہے اس میں سے پوشیدہ و علانیہ خرچ کرتے رہتے ہیں وہ ایسی تجارت کی آس لگائے ہوئے ہیں جو کبھی ماند نہ پڑے گی، تاکہ انکو انکے (اعمال صلے (اللہ) پورے دے اور اپنے فضل سے ان میں (کچھ) بڑھا بھی دے۔

جو لوگ کتاب اللہ (یعنی قرآن) کی تلاوت مع العمل کرتے رہتے ہیں، اور خصوصیت و اہتمام کے ساتھ نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے اُن کو عطا کیا ہے اُس میں سے پوشیدہ اور علانیہ (جس طرح بن پڑتا ہے) خرچ کرتے رہتے ہیں — اللہ تعالےٰ کے وعدہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ انہیں اُن کی اس تجارت کا بے مثال و غیر منقطع نفع زائد ہے عطا کیا جائے گا، وہ لوگ دراصل اللہ تعالےٰ سے ایسا سودا کر رہے ہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا خریدار مخلوقات میں سے تو کوئی نہیں ہے، بلکہ اسکا خریدار خالق کائنات خود ہے، جس سودے کا خریدار ربِّ دو عالم خود ہو اُس سودے کی عظمت و قدر و منزلت کا کوئی اندازہ کر سکتا ہے؟ ان آیات میں عارف باللہ علماءِ حق کی صفات بیان ہو رہی ہیں "

اُن کی پہلی صفت یہ بیان ہوئی کہ یہ لوگ کلام اللہ (قرآن مجید) کی تلاوت (تدبر و خشیۃ اللہ کے ساتھ) کرتے ہیں"

یَتْلُوْنَ بصیغۂ مضارع اس کی طرف مشیر ہے، کہ وہ قرآن حکیم کی تلاوت بالدوام و بالالتزام (غور و فکر سے) کرتے ہیں "

نتیجۃً نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی اور زکوٰۃ کے علاوہ بھی اپنے مال سے غرباء و مساکین پر خرچ کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں ۔ اِن اعمال سے اُن کو راحت و مسرّت حاصل ہوتی ہے، اور یہ اُن کے کمالِ ایمان کی علامت ہے۔

راہِ خدا میں سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فرما کر اس طرف اشارہ کر دیا گیا کہ اکثر عبادات میں ریاء و نمود و شہرت (جو نیک اعمال کو ضائع کرنے والی خوف ناک بیماری ہے) سے بچنے کے لئے خُفیہ خرچ کرنا بہتر ہوتا ہے مگر بعض اوقات دینی مصالح کے تحت صدقات علانیہ بھی بہتر ہیں اور اس مقصد سے کہ دوسرے دیکھنے والے بھی یہ عمل کر کے رضائے الٰہی حاصل کریں۔

جیسے نماز باجماعت کہ میناروں پر اذان دیکر اور زیادہ سے زیادہ اجتماع کے ساتھ علانیہ طور پر ادا کرنے کا حکم ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعمالِ صالحہ بے شبہ بے حد منافع والی تجارت ہے

تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ فرما کر اللہ تعالےٰ نے مومنوں سے وعدہ فرمایا کہ تلاوتِ قرآن اقامتِ نماز، انفاق فی سبیل اللہ، یہ ایسی تجارت ہے کہ اس میں خسارے کا احتمال بھی غلط ہے۔ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ یعنی اللہ تعالےٰ ان کے ان اعمال کا اجر پورا پورا عطا فرمائے گا اس فضل و زیادتی میں اللہ کا وعدہ بھی شامل ہے، کہ مومن کے عمل کا اجر اللہ تعالےٰ چند در چند کر کے عطا فرماتا ہے، جس کی ادنیٰ مقدار عمل کا دس گنا اور زیادہ سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے، اور اس زیادتی کی کوئی حد نہیں، یہ انسان کے اپنے اخلاص اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم پر منحصر ہے۔

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو

اور اللہ کو قرض دو جو کہ وہ تمہیں بڑھا کر واپس کرے گا۔ اور اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے رہو، اللہ تعالےٰ بڑا بخشنے والا اور بڑی رحمت والا ہے، اُس کی رحمت سے کبھی بھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔

۳۲۔ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۭ وَمَا

اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ کو اچھی طرح قرض دو اور جو بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (المزمل ۲۰)	نیک عمل اپنے لئے آگے بھیجو گے اسکو اللہ کے پاس پہنچکر اُسے اچھا اور اجر میں بڑھا ہوا پاؤ گے اور اللہ سے مغفرت طلب کرتے رہو بیشک اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے ۔ ۱۰

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ نماز قائم کرو، یعنی دن رات میں جو تم پر پانچ نمازیں فرض ہیں انہیں اہتمام کے ساتھ باجماعت ادا کرو، اور یہ وہی نمازیں ہیں جو معراج کی رات فرض ہوئی ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے، کہ قیام اللیل کی فرضیت جو ایک سال تک جاری رہی تھی، اسی عرصہ میں لیلۃ الاسراء کا واقعہ پیش آیا جس میں پانچ نمازیں فرض کی گئیں اور اس کے بعد آیات مذکورہ کے ذریعہ نمازِ تہجد کی فرضیت منسوخ ہو گئی، اور آخر سورت میں جو اقامتِ صلوٰۃ کا حکم آیا ہے، اس سے مُراد پانچ نمازیں فرض ہیں، (معارف القرآن ج ۸ ص ۶۰۰ بحوالہ ابن کثیر قرطبی، بحر محیط)

حکم ہو رہا ہے، کہ اگر قیام شب (نمازِ تہجد) کی برکات تم حاصل نہیں کر سکتے، تو امکانی حد تک پنجوقتہ نمازوں کا اہتمام رکھو۔

بخاری و مسلم میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا پانچ نمازیں دن رات میں فرض ہیں اُس نے پوچھا اس کے سوا بھی کوئی نماز مجھ پر فرض ہے؟ آپ نے فرمایا باقی سب نوافل ہیں

(ابن کثیر تفسیر سورۂ مزمل)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ تعالےٰ کے کلمہ کو بلند اور دین و ملت کی ہنگامی ضروریات میں سرورِ قلب کے ساتھ خرچ کرتے رہو۔ اس طرح تم ربِ کائنات، اپنے کریم آقا کا قُرب اور اُسکی خوشنودی حاصل کر سکتے ہو"

وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا سے یُوں تو ہر وہ انفاق مُراد ہو سکتا ہے جو اللہ کی راہ میں فراخ دلی سے خرچ کیا جائے، لیکن جب اس کا ذکر ایتائے زکوٰۃ کے ساتھ ہو تو اس سے خاص طور پر وہ انفاق مراد ہوتا ہے، جو جنگ و جہاد یا کسی اہم ہنگامی ضرورت کے لئے کیا جائے"

وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ یہ انفاق کے لئے تشویق و ترغیب ہے کہ اللہ کی راہ میں جو خرچ کرو گے وہ کسی دوسرے کے لئے نہیں بلکہ اپنے ہی لئے کرو گے۔ وہ خدا کے ہاں تمہارے ہی کھاتے میں جمع ہوگا، اور اُس کو نہایت بہتر اور نافع تر شکل میں اپنے رب کے ہاں پاؤ گے مطلب یہ ہے کہ یہ کوئی خسارے کا سودا نہیں، بلکہ سب سے زیادہ نفع بخش تجارت ہے جس میں خسارے کا خطرہ تک نہیں" وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؕ یعنی اس اہتمام کے علاوہ جو مذکور ہوا برابر اپنے رب سے اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں کی معافی بھی مانگتے رہو، اور یہ امید رکھو کہ وہ معاف فرمائے گا، وہ بڑا ہی غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ہے،

(تدبر قرآن)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنجگانہ نماز ادا کرنے پر انعام واکرام

ایمان کے بعد بلندیٔ مرتبہ کے لحاظ سے نماز کا مقام ہے

۴۳ وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝ (الاعراف ۱۷۰)

جو لوگ کتاب الٰہی کو مضبوطی سے تھامتے اور نماز قائم کرتے ہیں۔ تو ہم مصلحین کا اجر ضائع نہیں کریں گے۔

اقامت صلوٰۃ کا حکم تو تمسک بالکتاب میں شامل ہی ہے پھر الگ سے جو اس کا تصریحاً ذکر ہے، تو وہ اس کی عظمت خاص و امتیاز کے اظہار کے لئے ہے اظہار العلو مرتبۃ الصلوٰۃ وانہا اعظم العبادات بعد الایمان (کبیر)

نماز سے غفلت سفر آخرت میں پیش آنے والے خطرات سے غفلت ہے جو کہ ایک دانا و بینا انسان کی شان کے لائق نہیں۔

اللہ تعالےٰ کے نزدیک مصلحین (نیک) وہ لوگ ہیں جو نماز کا اہتمام کرتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ کی طرف سے ارشاد ہو رہا ہے، کہ جو لوگ اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصلاح اور نعیم جنت کے خواہش مند ہیں اور ان دو باتوں پر عمل کریں، ایک تو آسمانی کتاب (قرآن مجید) کے احکام کی تعمیل دوسرے نماز کی پابندی کتاب پر ایمان لانے کے حکم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانا بھی واجب ہے، جس مقدس ہستی پر یہ کتاب (قرآن مجید) نازل ہوئی جب تک اُسکے احکام پر سرِ تسلیم خم نہیں کیا جائے گا، تب تک قرآن مجید اور رسالت پر ایمان بے معنی و بے ثمر اور بے فائدہ ہے، اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ کا حکم تو تمسک بالکتاب میں شامل ہی ہے، پھر الگ سے جو اس کا تصریحاً ذکر ہے، تو وہ اس حکم کی عظمتِ خاص کے اظہار کے لئے ہے اِظْهَارُ الْعُلُوِّ مَرْتَبَةِ الصَّلٰوةِ وَاَنَّهَا اَعْظَمُ الْعِبَادَاتِ بَعْدَ الْاِيْمَانِ (تفسیر کبیر) یہ مرتبۂ نماز کی بلندی کے اظہار کے لئے ہے اور یہ ایمان کے بعد عبادات میں سب سے بڑا مرتبہ ہے"

تمسک بالکتاب میں ہر عبادت شامل ہے، اور اس میں نماز بھی داخل ہے، پھر نماز کیلئے کیا خصوصیت ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ نماز کا درجہ اس لئے مرفوع ہے کہ وہ دین کا ستون اور کفر و ایمان کے درمیان فرق کرنے والی ہے۔ (تفسیر الکشاف ۲/۱۷۵) وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتَابِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ" جو کتاب کو مضبوطی سے تھامتے ہیں (اس کے اوامر و احکام پر عمل کرتے ہیں) اور جو نماز اہتمام کے ساتھ پڑھتے ہیں یہی لوگ اصلاح کرنے والے ہیں اور بے شک ہم اصلاح کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازیوں کو نہ دُنیا کا غم ہوگا نہ آخرت کا خوف

اہلِ ایمان نماز پڑھنے والے اور زکوٰۃ ادا کرنے والے (کتنے خوش قسمت ہیں) کہ ان کے اعمال کا اجر انہیں اللہ تعالےٰ (اپنی شان کے مطابق) ضرور دے گا نہ انہیں (آخرت کا) خوف ہوگا، اور نہ (دنیا چھوڑتے وقت دنیا کی کسی چیز کا) غم ہوگا،

۳۴- اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور نماز کی پابندی کی اور زکوٰۃ دی ان کے لئے ان کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے،

(البقرۃ ۲۷۷)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ فِیْمَا یَسْتَقْبِلُھُمْ مِنْ اَحْوَالِ الْقِیَامَۃِ، وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ بِسَبَبِ مَا تَرَکُوْہُ فِی الدُّنْیَا (تفسیر الکبیر للامام الفخر الرازی الجزء السابع (۷) ص ۱۰۴)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں، کہ وہ ایماندار جو نیک اعمال کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اُن کے ان اعمالِ صالحہ کا اجر اُن کے پروردگار کے پاس ہے، وفات کے وقت اُنہیں آخرت کی ہولناکی کا کوئی خوف نہ ہوگا، اور دنیا میں مال و دولت اور اقرباء و احباب کے چھوٹ جانے کا کوئی غم نہ ہوگا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے ایمان والو رکوع اور سجدہ اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور بھلائی کے کام کرو تاکہ فلاح پاؤ، نماز کا اہتمام رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ تعالےٰ کو مضبوط پکڑو وہی تمہارا مرجع ہے

۳۵۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ۭ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ۭ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ۭ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَاۗءَ عَلَي النَّاسِ ۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۭ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝

(الحج ۷۷-۷۸)

اے ایمان والو رکوع اور سجدہ اور اپنے رب کی بندگی کرتے رہو اور بھلائی کے کام کرو تاکہ فلاح پاؤ اور اللہ کی راہ میں جدوجہد کرو جیسا کہ اُس کا حق ہے، اُسی نے تم کو برگزیدہ کیا اور دین کے معاملے میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی، تمہارے باپ ابراہیمؑ کی ملّت کو تمہارے لئے پسند فرمایا اُسی نے تمہارا نام مسلمان رکھا، اس سے پہلے اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلم ہے، تاکہ رسولؐ تم پر اللہ کے دین کی گواہی دے اور تم دوسرے لوگوں پر اس کی گواہی دو، اور نماز کا اہتمام رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو، اور اللہ کو مضبوط پکڑو وہی تمہارا مرجع ہے، اور کیا ہی خوب مرجع اور کیا ہی خوب مددگار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ (۷۷) المراد الامر بالركوع والسجود بمعنا هما الشرعی فی الصلوٰۃ (روح المعانی الجزء السابع عشر ص ۲۰۸) رکوع اور سجدہ سے مراد نماز ہے کیوں کہ نماز میں رکوع بھی ہے اور سجدہ بھی۔

تمام نیک اعمال اصل ایمان کی شاخیں ہیں

قبولِ اسلام کے بعد نماز اور عبادتوں کو بجالاتے رہو اور دوسری نیکیوں میں بھی لگے رہو، ہر فعلِ مباح نیّتِ عبادت کر لینے کے بعد خود عبادت بن جاتا ہے، دین کے کاموں میں سستی اور بے دلی کو دخل نہ دو، بلکہ دین کا ہر کام اللہ کا کام سمجھ کر پوری مستعدی، توجہ و استحضارِ قلب اور اخلاصِ نیّت کے ساتھ ہو۔

یہ اس منصبِ امامت کے تقاضے بیان ہو رہے ہیں، جس کی اس سورہ میں بشارت دی گئی ہے یہ منصب ایک عظیم سرفرازی بھی ہے، اور ایک عظیم ذمہ داری بھی، اس وجہ سے سب سے پہلے رکوع و سجود کا حکم ہوا، رکوع و سجود نماز کی تعبیر ہے، ان لفظوں سے جب نماز کی تعبیر کی جاتی ہے، تو اس سے صرف موقت نمازیں ہی مراد نہیں ہوتیں بلکہ یہ نمازوں کے اندر شغف و انہماک کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں اور خاص طور پر ان سے تہجد کی نمازیں مراد ہوتی ہیں جنکا اہتمام عظیم ذمہ داریوں کا اہل بننے کے لئے ضروری ہے، یہ موقع جیسا کہ ہم نے اشارہ کیا سرفرازی اور ذمہ داری دونوں کا ہے۔ اس وجہ سے شکر گزاری کے پہلو سے بھی نماز کی ہدایت ہوئی اور آنے والی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذمہ داری کا اہل بننے کے پہلو سے بھی۔ وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ یعنی زندگی کے سارے گوشوں میں خدا ہی کی عبادت کرو۔ اور اُسی کی اطاعت کرو، وَافْعَلُوا الْخَيْرَ یعنی مزید نیکیاں اور بھلائیاں بھی کرو۔ یہ اُن نیکیوں اور بھلائیوں کی طرف اشارہ ہے جن کا درجہ اگرچہ فرائض و اوامر کا نہیں ہے لیکن وہ فضائل و مکارم میں داخل ہیں، اور زندگی کے سنوارنے میں اُن کا بڑا دخل ہے۔

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ یعنی ان کاموں کا اہتمام کرو تو اس سے اس تمکن فی الارض کی صلاحیت بھی تم میں اُبھرے گی جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے، اور آخرت کی بازی جیتنے کی اہلیت بھی تم میں پیدا ہوگی۔ عارفین نے لکھا ہے کہ یہ آیت ہر قسم کے مجاہدات پر شامل ہے مثلاً مجاہدۂ نفس، مجاہدۂ قلب، مجاہدۂ رُوح۔ مفسرین بھی اسی طرف گئے ہیں۔ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ اس نے تمہیں برگزیدہ کیا دوسری قوموں اور اُمتوں کے مقابلہ میں اور تمہیں عالمگیر دعوتِ توحید کا حامل بنایا اور ساری دینی دعوتیں جغرافی یا نسلی قیود سے محدود رہیں۔ صرف اسلام ہی کی دعوت ان قیود و حدود سے بالاتر صحیح معنی میں عالمگیر دعوت ہے فقہاء مفسرین نے لکھا ہے کہ اس میں مدحِ صحابہ اور اُن کی تطہیر ثابت ہوتی ہے، وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ۝ یعنی اسے دوسرے ادیانِ مروّج کی طرح مقیّد نہیں رکھا دنیا جن مذہبوں کو جانتی پہچانتی ہے ان میں کثرت سے تو مذاہبِ شرکیہ ہی ہیں، مثلاً ہندو مذہب بُدھ مذہب، مجوسی مذہب، عیسائی مذہب، اور شرک نام خود محدودیت و تنگ نظری کا ہے، مشرک کے مطمحِ نظر میں ہمہ گیر وسعت پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو ہی نہیں سکتی، مذاہب توحید لے دے کے صرف دو ہیں، ایک ایک یہودیت دوسرے اسلام یہودیت کا غیر تبلیغی ہونا اور نسلِ اسرائیل تک محدود رہنا بالکل ظاہر ہے، اس کے بعد صرف اسلام ہی ایسا دین باقی رہ جاتا ہے جس کی دعوت کسی ملک، قوم، نسل و قبیلہ کے ساتھ محدود نہیں، اس کا خطاب دنیا کے ہر فردِ بشر سے ہے، اس کی تعلیم چھوٹے بڑے ہر انسان کے لئے ہے پھر اس عالمگیری کے ساتھ ہمہ گیری تعلیم اسلام کی ہے، یعنی زندگی کا کوئی شعبہ چھوٹے سے چھوٹا بھی اس کے دائرہ سے باہر نہیں مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ۔ اسلام دوسرا نام ہے ملتِ ابراھیمی کا قرآن کے مخاطبینِ اوّل یعنی اہلِ عرب تو نسلِ ابراہیمؑ سے تھے ہی اور اُن کیلئے یہ استشہاد لانے سے ایک خاص پہلو تشویق و ترغیب کا بھی نکل رہا ہے، یعنی یہ مذہب کوئی انوکھا اور بیرونی نہیں یہ تو عین تمہارے جدِّ محترم ہی کا ہے، اور اگر مخاطب عامۂ مسلمین سمجھے جائیں تو اس لفظ کے لانے سے خاص تعلیم حضرت ابراہیمؑ کی تعظیم و احترام کی مل رہی ہے، پہلے حکم ہوا تھا ایمان لانے کا اب حکم مل رہا ہے اس دین پر قائم رہنے کا، هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ضمیر ھو سے مراد اللہ تعالےٰ ہے حضرت ابراہیمؑ مُراد نہیں خود سیاقِ کلام بھی اسی کا مقتضی ہے، اور حضرت ابن عباسؓ اور متعدد تابعین سے بھی یہی منقول ہے مِنْ قَبْلُ یعنی قرآن مجید میں وَفِيْ هٰذَا یعنی قرآن مجید میں، لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک و پاکیزہ سیرت، مکمل زندگی بطور معیار کے کام دے گی حشر میں تمہیں اسی معیار سے جانچا جائے گا تم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی زندگیوں کو کہاں تک اس نمونہ پر ڈھالا وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ یعنی دوسری اُمتوں اور قوموں کے مقابلہ میں، مسلمانوں کو دینِ حق کی تبلیغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوئی ہے - اور مسلمانوں کے واسطہ سے دینِ حق (اسلام) ساری نسلِ انسانی کو پہنچا ہے فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اس میں خلاصہ اور لب لباب آگیا تمام بدنی اور مالی عبادتوں کا وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ عزم و ہمت کو قائم رکھنے والی اور کشاکشِ حیات میں ہر مصلحتِ نفس پر غالب رکھنے والی چیز یہی عقیدۂ توحید ہے، جس قدر یہ اعتماد علی اللہ قوی ہوگا اُسی درجہ میں انسان مراتب معرفت و قُرب میں ترقی کرتا جائے گا اور ہر غیر الٰہی قوت کے مقابلہ میں دلیر تر ہوتا چلا جائے گا۔ هُوَ مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝ انسان کو ضمیر کی پابندی سے ہٹانے والی چیز ہمیشہ یہی خوف ہوتا ہے، کہ اگر فلاں کو میں نے خوش نہ رکھا تو وہ مجھے نقصان پہنچا دیگا، قرآن نے بار بار ضرب کاری اسی گمانِ فاسد پر لگائی ہے، اور بار بار اعلان کیا ہے، کہ کام بنانے والا اور ہر طرح کی نصرت و اعانت کرنے والا تو صرف اللہ تعالےٰ ہے، اُسکے ہوتے ہوئے کسی اور کی طرف خیال لے جانا بھی حماقت و نادانی ہے۔

جن کی شہرت تھی زمانے میں مسیحائی کی
اُن کو بھی در پہ ترے طالبِ درماں دیکھا
ہو کوئی تاج بسر دہر میں یا کاسہ بکف
جس کو دیکھا ترا شرمندۂ احساں دیکھا

جامِ طہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تارکِ نماز اللہ تعالےٰ کی نظر میں

نماز کو ضائع کرنے کا انجام

۳۶- فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝

(مریم ۵۹)

پھر ان کے بعد اُن کے ایسے جانشین اُٹھے، جنہوں نے نماز ضائع کر دی اور خواہشات کے پیچھے لگ گئے تو یہ لوگ عنقریب اپنی گمراہی کے انجام سے دوچار ہونگے،

اس سے پہلی آیت میں بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالےٰ نے اُن سب کا مشترک وصف بیان فرمایا کہ جب خدا کی آیات اُن کے سامنے پڑھی جاتیں تو وہ روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے، پھر فرمایا کہ اُن کے بعد اُن کی اُمت میں ایسے ناخلف اُٹھے جنہوں نے نماز ضائع کر دی اور خواہشات کے پیچھے لگ گئے عنقریب وہ اپنی اس گمراہی کی سزا پائینگے، ان انبیاء کے بارے میں یہ جو ارشاد ہوا ہے کہ جب ان کو اللہ کی آیات سنائی جاتیں، تو وہ روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے، یہ اُنکے نام لیواؤں پر تعریض (اعتراض) ہے، جن کا حال اس کے برعکس تھا کہ اُن کو قرآن کی آیتیں سنائی جاتیں تو وہ نہایت استکبار اور رعونت کیساتھ اس کی تکذیب کرتے اور اس کا مذاق اُڑاتے،

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں، کہ صلحاء اُمت کے ختم ہو جانے پر یہ واقعہ قربِ قیامت کی نشان دہی کرے گا، کہ نماز کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التفات نہ رہیگا، فسق و فجور برسرِ عام ہونگے۔" (معارف القرآن)

اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ نماز کو ضائع کرنے سے مراد جمہور مفسرین کے نزدیک نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کرکے پڑھنا ہے، اور بعض حضرات کا ارشاد ہے کہ نماز کے آداب و شرائط میں سے کسی میں کوتاہی کرنا جسمیں پابندی وقت بھی شامل ہے، بمنزلۂ اضاعتِ نماز ہے، اور بعض حضرات نے فرمایا کہ اضاعتِ صلوٰۃ سے مراد بغیر جماعت گھر یا دوکان پر نماز ادا کر لینا ہے (قرطبی) بحر محیط حضرت فاروق اعظمؓ نے اپنے تمام عُمّالِ حکومت کو یہ ہدایت نامہ لکھکر بھیجا تھا،،

اِنَّ اَهَمَّ اَمْرِكُمْ	میرے نزدیک تمہارے سب کاموں
عِنْدِی الصَّلٰوۃُ فَمَنْ	میں سب سے زیادہ اہم نماز ہے
ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا	جو نماز ضائع کرتا ہے، وہ دوسرے
اَضْيَعُ۔	تمام احکامِ دین کو اور زیادہ
(مؤطا مالک)	ضائع کریگا،،

حضرت حذیفہؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز کے آداب اور تعدیلِ ارکان میں کوتاہی کرتا ہے، تو اُس سے دریافت فرمایا کہ تم کب سے اسطرح نماز پڑھ رہے ہو، اُس نے کہا چالیس سال سے حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ تم نے ایک بھی نماز نہیں پڑھی۔ اگر تم اسی طرح کی نمازیں پڑھتے ہوئے مرگئے تو یاد رکھو کہ فطرتِ (دین) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مروگے،،

ترمذی میں ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو نماز میں اقامت نہ کرے۔ مراد یہ ہے، کہ جو رکوع اور سجدہ میں اور رکوع سے کھڑے ہو کر (قومہ میں) یا دو سجدوں کے درمیان (جلسہ میں) سیدھا کھڑا ہونا یا سیدھا بیٹھنے کا اہتمام نہ کرے اس کی نماز نہیں ہوتی، خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص نے طہارت، وضو، یا نماز کے کسی رکن قیام، رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ وغیرہ میں کوتاہی کی اطمینان سے ادا نہ کیا، اس نے نماز کو ضائع کر دیا، حضرتؐ نے اضاعتِ صلوٰۃ اور اتباعِ شہوات کے بارے میں فرمایا، کہ مسجدوں کو (نماز باجماعت ادا نہ کرنے کے سبب) ویران کر دیا، صنعت و تجارت اور لذّات و خواہشات کی تکمیل میں غرق ہو گئے"

امام قرطبیؒ ان روایات کو نقل کر کے فرماتے ہیں، کہ آج اہلِ علم اور معروف بالصّلاح لوگوں میں ایسے آدمی پائے جاتے ہیں "جو آدابِ نماز تو کہاں بلکہ اُس نماز کو جسے عماد الدین گردانا گیا ہے ایک بے ربط حرکات کا مجموعہ بنا دیتے ہیں" اور آدابِ نماز سے غافل نوافل ادا کرتے ہیں، یہ چھٹی صدی ہجری کا حال تھا، آج چودھویں صدی ہجری میں جو نماز کا حال ہے، وہ اہلِ بصیرت پر ظاہر ہے،

وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ، شہوات سے مُراد دنیا کی وہ لذتیں ہیں جو انسان کو اللہ کی یاد اور نماز سے غافل کر دیں، حضرت علیؓ نے فرمایا کہ عالیشان مکانوں کی تعمیر اور ایسی ذی شان سواریوں کی سواری جس پر لوگوں کی نظریں جم جائیں اور ایسا لباس فاخرہ کہ عام لوگوں میں امتیازی شان نظر آئے، شہواتِ مذکورہ میں داخل ہے (قرطبی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ لفظ غیّ عربی زبان میں رشاد کے بالمقابل ہے، ہر بھلائی اور خیر کو رشاد اور ہر برائی اور شر کو غیّ کہا جاتا ہے،

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول ہے، کہ غیّ جہنّم کے ایک غار کا نام ہے، جس میں تمام جہنّم سے زیادہ طرح طرح کے عذاب موجود ہیں، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ غیّ جہنّم کے ایک ایسے گڑھے کا نام ہے، جس سے خود جہنّم بھی پناہ مانگتی ہے،، اس کو اللہ تعالےٰ نے اُس بدکار آدمی کے لئے تیار کیا ہے، جو اپنی بدکاری پر مصر ہے، اور اُس شرابی کے لئے جو شراب کا عادی ہے، اور اس سُود خور کے لئے جو سود خوری سے باز نہیں آتا، اور اُن کے لئے جو اپنے ماں باپ کے نافرمان ہیں، اور اُن لوگوں کے لئے جو جھوٹی شہادت دیتے ہیں، اور اس عورت کے لئے جو کسی دوسرے کے بچّہ کو اپنے شوہر کا بچّہ بنا دے، (قرطبی)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا غیّ کیا ہے؟ فرمایا، ایک کُنواں ہے جو کہ دوزخ کے نچلے طبقہ میں ہے، وہ دوزخیوں کی پیپ اور خون سے لبریز ہوگا، وہ اتنا گہرا ہے کہ اگر اُس میں ایک بھاری پتھر گرایا جائے تو پچاس برس تک اس کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتا، اسمیں زانی۔ شرابی۔ سُود خوار جھوٹی گواہی دینے والے، ماں باپ کے نافرمان، نماز کو ضائع کرنے والے داخل ہونگے، (تفسیر ستاری بحوالہ ترجمان)

فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ میں عمل سے نتیجۂ عمل مراد ہے۔ وہ اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گمراہی سے دوچار ہونگے یعنی گمراہی کے انجام سے دوچار ہونگے۔ یہ اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے، کہ آخرت میں جو چیز اُن کے سامنے آئیگی وہ اُن کی اپنی بوئی ہوئی فصل کا ثمرہ ہوگا، اس معاملہ میں اُن پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔

نماز سے بھاگنے والا جہنّم کی طرف بھاگ رہا ہے

اللہ تعالےٰ اہلِ جنّت کو بعض متعارف لوگوں کو جہنّم میں جلتے ہوئے دکھائے گا، وہ اُن سے پوچھینگے، تم کو جہنّم میں تمہارے کس عمل نے گرا دیا، اُن کا پہلا جواب یہ ہوگا کہ ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے،

۴۰۔ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ۙ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۙ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۭ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۙ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۙ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَاۗىِٕضِيْنَ ۙ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۙ حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۭ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۭ

(المدثر ۴۰-۴۸)

وہ بہشت کے باغوں میں ہونگے، اور مجرموں سے پوچھ رہے ہونگے کہ تمہیں کونسی چیز دوزخ میں لے آئی؟ وہ کہینگے ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے اور نہ ہم غریب کو کھانا کھلایا کرتے تھے، اور (بیہودہ) مشغلہ کرنے والوں کے ساتھ ہم بھی مشغلہ میں لگے رہتے تھے، اور ہم روزِ جزا (قیامت) کے منکر تھے، یہاں تک کہ ہم کو موت نے آلیا، پھر اُنہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش نفع نہ دیگی"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت اور جہنم کے درمیان اگرچہ ناقابل تصور میلوں کا فاصلہ ہے، مگر اہل جنت اور اہل دوزخ بغیر کسی آلہ کی مدد کے خدا کے حکم سے ایک دوسرے کو دیکھ سکینگے اور ایک دوسرے سے براہ راست گفتگو کر سکینگے عام آدمیوں کے ساتھ دوزخ میں اہل جنت کے بعض متعلقین اور احباب بھی مبتلائے عذاب ہونگے، وہ اُن سے پوچھینگے تم کس وجہ سے جہنم میں آگرے ؟ (حالانکہ دنیا میں تم بڑے ٹھاٹھ سے زندگی گزار رہے تھے، کارخانوں، کوٹھیوں کے مالک، ہر وقت اردگرد خدمت گار، اور جاں نثار دوست ۔ لاکھوں کروڑوں میں کھیلتے تھے، تمہاری ہر شخص عزت کرتا تھا) لیکن ایسا کیوں ہوا ؟ وہ کہینگے کہ یہ درست ہے، کہ مال و منال کے باعث بے شک دنیا میں ہماری بہت عزت تھی۔ دنیا کی ہر نعمت ہمیں میسّر تھی، ہم مال و دولت کے نشہ میں مست رہے، نماز نہیں پڑھا کرتے تھے، اور زکوٰۃ نہیں دیا کرتے تھے، غرباء و مساکین کو حقیر سمجھکر اپنے دروازے سے دھتکار دیا کرتے تھے، کسی بھوکے مسکین کو کھانا تک نہیں کھلایا کرتے تھے۔ شادی۔ بیاہ کی تقاریب میں بڑے بڑے اُمراء کو بلایا کرتے اور اپنے پڑوسی غریب آدمی کو چھوڑ دیا کرتے تھے۔ اور جو دین کے معاملہ میں مذاق۔ ٹھٹھا کرتے تھے ہم اُن کے ساتھ شامل ہو جایا کرتے، اور قیامت پر ہمارا ایمان نہ تھا، ہم اسی حال اور اسی غفلت اور عیش و عشرت میں مبتلا رہے کہ موت آگئی، مندرجہ بالا آیات میں چار ایسی خصلتوں کا بیان ہوا ہے جن کے سبب آدمی جہنم میں جا گرتا ہے، ترکِ نماز۔ مسکین کو کھانا نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھلانا۔ اور حق کے خلاف باتیں کرنے والوں کے ساتھ خود بھی شریک ہو جانا۔ اور روزِ جزا یعنی قیامت کو جھٹلانا۔ یہ چاروں بد اعمال یا ان میں سے کوئی ایک عمل جس شخص میں پایا جائیگا، اس کے بارے میں ارشادِ حق ہے، کہ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ۝ کہ انہیں کسی کی سفارش بھی فائدہ نہ دیگی۔ حالانکہ قرآن کی بعض آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ بہت سے گنہگار مومن انبیاء و اولیاء اور صلحاء کی شفاعت سے نجات پا جائینگے۔ ان آیاتِ مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چاروں ایسے سنگین جرم ہیں۔ کہ کسی کی شفاعت (سفارش) بھی یہاں کام نہیں دیگی۔ پہلا جرم ترکِ نماز ہے، روزانہ سفر و حضر اور صحت و بیماری میں باقاعدہ پانچ مرتبہ وہ شخص نماز نہ پڑھ ہی نہیں سکتا، جس کا روزِ جزا پر ایمان نہیں، آخرت پر پورا یقین اور عذابِ جہنم کا خوف ہی آدمی کو نمازی بناتا ہے۔

اسی طرح کوئی آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ باقاعدہ حساب کر کے ادا نہیں کر سکتا، جب تک وہ یہ نہ سمجھے کہ یہ مال مجھے اللہ تعالےٰ نے عطا فرمایا ہے، میرے علم و ہنر اور قوت و حیلہ سے حاصل نہیں ہوا اور یہ مال اُس ذاتِ اقدس کی میرے پاس امانت ہے، وہ جہاں حکم دے بلا پس و پیش وہاں خرچ کرنا مجھ پر واجب اور ادائیگی امانت ہے، جو کہ عدل و انصاف ہے، دینی احکامات جو کہ ارشاداتِ ربانی ہیں۔ اُن کا مذاق بھی وہی اڑائیگا، جو کہ مسلمان نہیں مسلمان سے یہ اُمید ہی نہیں کہ اپنے آقا اللہ رب العزت کے ارشادات کا استہزاء کرے، ان تین بد اعمالیوں کے بعد چوتھا جرم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکذیبِ روزِ جزا ہے، دراصل ان سنگین جرائم کی بنیاد یومِ آخرت کے وقوع پر عدمِ ایمان ہی ہے، جس بد بخت کا روزِ محشر اور وہاں حساب و کتاب پر یقین نہیں وہ جو چاہے کرے، اُس پر کوئی افسوس نہیں۔ لیکن ایک شخص خدا اور رسول اور قرآن و احادیث، اور قبر و قیامت پر ایمان کا دعویٰ کرتا ہو، مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوا ہو مسلمانوں جیسا نام ہو، مسلمانوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہو، پھر وہ تارکِ نماز اور تارکِ زکوٰۃ ہو اور اپنی زبان سے اپنے ہی دین کا مذاق اڑاتا ہو۔ یہ کیا چیز ہے، ؟ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ یہ ایسے سنگین جُرم ہیں کہ عذابِ جہنم سے اُنہیں کسی کی سفارش بھی نہیں بچا سکیگی۔

امام رازی اپنی تفسیر کبیر میں ان آیاتِ شریفہ کے تحت فرماتے ہیں کہ اہلِ جنت جب اہلِ جہنم سے اُنکے جہنم میں آنے کے اسباب دریافت کرینگے "

فَاَجَابُوْا بِاَنَّ هٰذَا الْعَذَابَ لِاُمُوْرٍ اَرْبَعَةٍ (اَوَّلُهَا) قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ (وَثَانِيْهَا) لَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝ وَهٰذَانِ يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَا مَحْمُوْلَيْنِ عَلَى الصَّلٰوةِ الْوَاجِبَةِ وَالزَّكَاةِ الْوَجِبَةِ لِاَنَّ مَا لَيْسَ بِوَاجِبٍ	وہ جواب دینگے کہ ہم اس عذاب میں چار قسم کے اعمال کے سبب مبتلا ہوئے ہیں، ہمارا پہلا جُرم یہ ہے کہ ہم تارکِ نماز تھے، ہمارا دوسرا جُرم یہ ہے کہ ہم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے نماز اور طعامِ مسکین دونو سے مُراد یہاں لازماً فرض نماز اور فرض زکوٰۃ ہے کیونکہ نفل نماز یا نفل صدقہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا يَجُوْزُ اَنْ يُعَذِّبُوْا عَلٰى تَرْكِهٖ (وَثَالِثُهَا) وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَائِضِيْنَ ۙ وَالْمُرَادُ مِنْهُ الْاَبَاطِيْلُ (وَرَابِعُهَا) وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۙ حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۙ

کے ترک پر عذاب دینا، درست نہیں ہو سکتا، تیسرا جرم ہمارا یہ ہے کہ ہم دین کے خلاف باتیں بنانے والوں میں شریک رہے تھے (اس سے مراد باطل باتیں ہیں) اور ہمارا چوتھا جرم یہ ہے کہ ہم قیامت کو جھٹلاتے تھے، ہم اسی حال پر قائم رہے کہ ہمیں موت نے آگھیرا۔"

اس کے بعد امام صاحب فرماتے ہیں۔

وَاحْتَجَّ اَصْحَابُنَا عَلٰى ثُبُوْتِ الشَّفَاعَةِ لِلْفُسَّاقِ بِمَفْهُوْمِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَقَالُوْا اِنَّ تَخْصِيْصَ هٰؤُلَاءِ بِاَنَّهُمْ لَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ ۙ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ غَيْرَهُمْ تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ ۙ

(تفسیر کبیر ج ۳۰ ص ۲۲۱)

کہ اس آیت سے ہمارے علماء نے فساق (یعنی گنہگار مومنوں) کے لئے شفاعت کی دلیل حاصل کی ہے اور ان کا قول ہے کہ ان چار قسم کے لوگوں کی یہ تخصیص کہ انہیں کسی کی شفاعت نفع نہ دیگی اس بات کی دلیل (ثبوت) ہے کہ انکے علاوہ دوسرے گنہگاروں کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت (سفارش) فائدہ دے سکتی ہے۔

نماز خالق کا حق ہے، بھوکے کو کھانا کھلانا مخلوق کا حق ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو شخص خالق کا حق ادا کرے نہ مخلوق کا، بلکہ اُلٹا اپنے مالک و خالق کے احکامات کا مذاق اُڑائے اور قیامت کے دن کا انکار کرے اور اسی حالت پر قائم رہے اِن اعمالِ رذیلہ سے توبہ کرے نہ اصلاحِ احوال کرے، تو وہ اللہ تعالےٰ کے اعلان اور پیشگی اطلاع کے مطابق جہنم کے عذابِ شدید سے کیسے بچ سکتا ہے؟

اللہ تعالےٰ ہمیں اپنی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے مطیع و فرماں بردار بندے بنالے، آمین۔

کبیرہ گناہوں اور بے حیائیوں سے بچنے والے

اور لوگوں کی زیادتیوں کو معاف کر دینے والے، اللہ تعالےٰ کے احکام پر عمل کرنے والے، نمازوں کی پابندی اور راہِ خدا میں خرچ کرنے والے، اور آپس میں مشورہ سے کام کرنے والے،

۳۸۔ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

(الشوریٰ ۳۷-۳۸)

اور جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے رہتے ہیں، اور جب اُنہیں غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا حکم مانا اور نماز کی پابندی کی اور ان کا (ہر اہم) کام باہمی مشورہ سے ہوتا ہے اور جو کچھ ہم نے اُنہیں دے رکھا ہے اسمیں سے خرچ کرتے رہتے ہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت کے الفاظ قابلِ غور ہیں، یَجْتَنِبُوْنَ کَبَآئِرَ الْاِثْمِ بڑے چھوٹے سارے گناہوں سے ہمیشہ بچے رہنا صالحین غیر معصوم کے لئے بھی ممکن نہیں، اس لئے بشریت کی اس کمزوری کی رعایت سے ممدوحین کے لئے یہ قید لگادی کہ وہ ہیں جو بڑے بڑے گناہوں سے بچے رہتے ہیں، وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ اسی طرح موقع مدح و تحسین پر یہ ارشاد نہیں ہوتا کہ صالحین و ابرار کو غصّہ سرے سے آتا ہی نہیں، غصّہ کا اپنے موقع و محل پر نہ آنا دلیلِ حلم نہیں، دلیلِ جبن (بزدلی) و بے حمیتی ہے، کمال نہیں نقص ہے، بہتر نہیں عیب ہے کمال اور ہنر صرف یہ ہے کہ بندہ کو جب بے محل و بیجا غصّہ آجائے تو اُس کے مقتضا پر عمل نہ کرے، بلکہ اپنی طبیعت کو قابو میں رکھے،

کَبَآئِرَ الْاِثْمِ سے مُراد غالباً اعتقادی گناہ ہیں، فَوَاحِشَ سے مُراد غالباً وہ گناہ ہیں جن کا تعلق بے حیائی اور شہوانیت سے ہے۔

یہ سارے اوصاف مومنین صادقین کے بیان ہو رہے ہیں، انفرادی و اجتماعی دونوں قسم کی نیکیاں ان میں آگئیں، وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ باہمی مشورہ کی اہمیت اسی سے ظاہر ہے کہ شوریٰ کا ذکر نماز اور زکوٰۃ کے ساتھ فرمایا گیا ہے، اجتماعی طور پر اس حکم کی تعمیل کی صورت یہ ہے کہ حکومت شورائی ہو جیسی کہ خلفاءِ راشدین کی تھی، البتہ شورائی کے سلسلہ میں یہ یاد رہے کہ مشورہ صرف انہیں اُمور میں پسندیدہ ہے جو بجائے خود قابلِ مشورہ ہوں بھی، اور جو چیزیں احکامِ قطعی میں داخل ہیں، مثلاً نمازِ پنجگانہ رمضان کے روزے وغیرہا سو ان میں مشورہ نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی طرف رجوع کرو اُس سے ڈرتے رہو

نماز قائم کرو

مشرکین سے نہ مل جاؤ

ورنہ اس کا انجام نہایت خوفناک ہوگا خوفناک بھی ایسا جسے برداشت کرنے کی تم میں ذرا بھی سکت نہیں نماز میں کوتاہی غضبِ الٰہی کو دعوت دینا ہے، غضبِ الٰہی کو وہی دعوت دیتا ہے، جسے غضبِ الٰہی سے پیدا شدہ تباہی و بربادی کا شعور نہیں،

۳۱۔ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (الروم ۳۱)

خدا کی طرف رجوع ہو کر اُس سے ڈرتے رہو اور نماز کو قائم رکھو اور مشرکین میں نہ مل جاؤ یعنی تم سب اللہ کی طرف راغب رہو اُسی کی جانب جھکے رہو۔

دل میں صرف اسی کا خوف ہو اور اُسی کا لحاظ۔ نمازوں کی حفاظت کرو، (کہ یہ عمارتِ اسلام کی اساس ہے) جملہ عبادات کا جوہر ہے آخرت میں جہنم سے نجات کی ضمانت اور دخولِ جنت کا سرٹیفکیٹ ہے، وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، تم مشرک نہ بنو، بلکہ موحد خالص بن جاؤ، اُس کے سوا اور کسی سے مراد وابستہ نہ رکھو، حضرت معاذؓ سے حضرت عمرؓ نے اس آیت کا مطلب پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ تین چیزیں ہیں، (نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، شرک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کرنا) اوّل اخلاص جو فطرت ہے، جس پر اللہ تعالےٰ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے (یعنی توحید) دوسرے نماز، جو دراصل دین ہے، تیسرے اطاعت جو عصمت و بچاؤ ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا آپ نے سچ کہا ہے (ابن کثیر)

شرک کا مسئلہ نہایت اہم ہے

اس کا سمجھنا بہت ضروری ہے، اور یہ مسئلہ نماز سے بھی مقدم ہے، مشرک کی نہ نماز نہ روزہ نہ حج نہ زکوٰۃ نہ فرض نہ نفل کوئی بھی عمل بارگاہِ ربّ العزّت میں قبول نہیں ہوتا۔ اس کے بارے میں قرآن و حدیث میں بڑی تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے اور مشرکین کو دردناک عذابِ جہنّم سے شدّت کے ساتھ ڈرایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ مشرک اگر بغیر توبہ اور بغیر اصلاحِ احوال و اعمال مرگیا اور قبر کے گڑھے میں جا داخل ہوا تو اُس پر قطعی طور پر بخشش کا دروازہ بند اور نارِ دوزخ سے بچنے کی اس کے لئے کوئی بھی صورت باقی نہیں رہیگی۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

مشرک پر جنّت حرام اور اس کا ٹھکانا جہنّم ہے

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ (المائدہ ۷۲)	بے شک جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اُس پر اللہ نے جنّت حرام کردی، اور اس کا ٹھکانا جہنّم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے قبل اسی آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا - لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ بے شک کافر ہوئے جنہوں نے کہا اللہ وہی مسیح ہے، مریم کا بیٹا اور مسیح نے کہا کہ اے بنی اسرائیل بندگی کرو اللہ کی جو میرا رب ہے اور تمہارا بھی یہ آیت اگرچہ بنی اسرائیل اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں نازل ہوئی لیکن اپنے معانی اور مفہوم کے لحاظ سے عام ہے اور عمل کے اعتبار سے سب کے لئے یکساں ہے، اس آیت میں بالوضاحت تنبیہ کر دی گئی ہے، کہ جو بھی اللہ کے ساتھ شرک کرے گا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے، اور اس کا ٹھکانا جہنم کی آگ ٹھہرا دیا ہے۔ جیسے حدیث کے مطابق فرشتوں نے تین ہزار سال جلایا ہے، ایک ہزار سال جلایا تو اُس کا رنگ سرخ ہو گیا پھر ایک ہزار سال جلایا تو اس کا رنگ سفید ہو گیا۔ پھر ایک ہزار سال جلایا تو اس کا رنگ سیاہ ہو گیا، اب جہنم کی آگ سیاہ رنگ کی ہے۔ (الترغیب ۴/۴۶۴ والترمذی وابن ماجہ والبیہقی)

کوئی بڑے سے بڑا بہادر آدمی جہنم کی آگ کی تپش بھی برداشت نہیں کر سکتا

چہ جائیکہ وہ اس میں پھینک دیا جائے، اس کا کیا حال ہو گا؟ جس کا نارِ دوزخ پر ایمان ہے پھر وہ کس طرح شرک ایسا بدترین عظیم گناہ کرتا ہے، اور معصیت آلودہ زندگی گزار رہا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اُس پر مطمئن ہے۔ اللہ تعالےٰ نے سورۂ بقرہ آیت نمبر ۱۷۵ میں فرمایا فَمَا اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ کیسا عجیب ہے ان کا حوصلہ کہ جہنّم کا عذاب برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں، انسان اس قدر کمزور ہے کہ اگر اس کے بدن پر جلتا ہوا سگریٹ لگا دیا جائے تو وہ تڑپ اُٹھے وہ جہنّم کی ہولناک آگ کس طرح برداشت کریگا، وہ ایسے کام اور پھر مسلسل کس طرح کر رہا ہے، جن کی سزا اللہ نے خود فرمائی ہے کہ نارِ جہنّم ہے۔

شرک بہت بڑا جرم الیم اور ظلم عظیم ہے

میرے پیارے بیٹے اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا حضرت لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت فرما رہے ہیں "

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ	اور جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے
وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ	سے اور وہ اسے نصیحت کر رہے
لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ	تھے اے میرے پیارے بیٹے
الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝	اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا
(لقمان ۱۳)	بے شک شرک ظلم عظیم ہے۔

آپ اعلان کر دیجئے کہ میں تو صرف اپنے پروردگار کو پکارتا ہوں اور نہ اس کی ذات میں کسی کو شریک ٹھہراتا ہوں اور نہ اُس کی صفات میں "

قُلْ اِنَّمَا اَدْعُوْا رَبِّيْ	آپ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝ (سورۂ جن ۲۰)

اپنے رب کو پکارتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں کرتا "

یہ بات مشاہدہ میں آتی ہے، کہ جب کوئی بندہ ربِّ کائنات کی کثرت سے عبادت کرنے لگ جاتا ہے تو اُسکے کمالِ ذکر و عبادت کو دیکھ کر اُس پر عوام کا ہجوم شروع ہو جاتا ہے، اور اُس بندۂ خدا کو کارخانۂ خدائی میں شریک و سہیم سمجھنے لگ جاتے ہیں اور اُس پر پھر اپنی حاجات و ضروریات پیش کرتے ہیں اور مصائب و آلام کے انسداد کی درخواستیں کرتے ہیں، کوئی اُس سے کشائشِ روزی کی درخواست کرتا ہے، کوئی بیٹا طلب کرتا ہے کوئی دوسری حاجات براری اور مشکل کشائی کے لئے عرض کرتا ہے سورۂ مائدہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہا ہے "

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۭ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ (المائدہ ۷۶)

آپ کہہ دیجئے کہ تم اللہ کے سوا ایسے کی عبادت کرتے ہو جو تمہیں نہ نقصان پہنچا سکے نہ نفع اور اللہ ہی (سب کی) سننے والا (سب کچھ) جاننے والا ہے "

اللہ تعالےٰ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلان کرا رہا ہے کہ میں بھی اپنی جان کیلئے نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا ۔ وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ

آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنی ہی جان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

(الاعراف ۱۸۸)

کے لئے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا مگر اتنا ہی جتنا اللہ چاہے اور اگر میں غیب کو جانتا رہتا تو اپنے لئے بہت سے نفع حاصل کر لیتا، اور کوئی مضرت مجھ پر واقع نہ ہوتی، میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں "

حالانکہ تکوینی حیثیت سے مجھے بھی حسبِ مشیتِ الٰہی تکالیف آتی ہیں، اور پہلے پیغمبروں کو بھی آتی رہی ہیں، پیغمبر بھی کبھی بیمار پڑتے ہیں، کبھی مالی نقصان اٹھاتے ہیں، کبھی دشمنانِ دین انہیں ایذائیں دیتے ہیں، یہاں تک کہ بعض پیغمبروں کو شہید تک کر دیا گیا، وقس علیٰ ہذا یہ اُمور اُن کے کمالِ نبوّت میں ذرا برابر باعث شک نہیں

آپؐ یہ اعلان کر دیجئے آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی غیب نہیں جانتا مگر صرف اللہ تعالیٰ

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ط وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ (النمل ۶۵)

آپ کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں جتنی (مخلوق) موجود ہے کوئی بھی غیب کی بات نہیں جانتا بجز اللہ کے اور نہ وہ یہ جانتے ہیں کہ وہ کب (قبروں سے) دوبارہ اُٹھائے جائینگے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تارکِ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں،
جس نے نماز ترک کی اُس نے کفر کیا

عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ

(رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ، وابن حبان والحاکم)

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ میں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اسلام کا وہ عہد جو ہمارے اور مسلمانوں کے درمیان ہے وہ نماز ہے جس نے نماز ترک کی بے شک اُس نے کفر کیا۔

جس نے نماز ترک کی اس نے شرک کیا بندے اور شرک کے درمیان ترکِ نماز ہی کا فاصلہ ہے

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَالشِّرْكِ اِلَّا تَرْكُ الصَّلٰوةِ فَاِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ اَشْرَكَ۔

(ابن ماجہ باب ماجاء فیمن ترک الصلوٰۃ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندے اور شرک کے درمیان حدِّ فاصل صرف نماز ہے جس نے نماز ترک کی اُس نے شرک کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندے اور کفر کے درمیان ترکِ نماز ہی کا فاصلہ ہے

عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ (مسلم و مسند احمد)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ اور کفر کے درمیان نماز چھوڑ دینے ہی کا فاصلہ ہے۔

نماز دینِ اسلام کا ایک ایسا شعار ہے، اور حقیقتِ ایمان اور ملّتِ اسلام سے اس کا ایسا گہرا تعلق ہے کہ اس سے رُوگردانی کرنے والا گویا صحرائے کفر و شرک میں گُم ہو جاتا ہے

نفرت ہے اُس بشر سے رسالت مآبؐ کو
روزے سے جس کو عار ہے نفرت نماز سے (جامِ طہور)

بے نماز کا اسلام میں کچھ حصّہ نہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَهْمَ فِي الْاِسْلَامِ لِمَنْ لَّا صَلٰوةَ لَهٗ وَلَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهٗ

(الترغیب ۱/۳۸۰)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے نماز کا اسلام میں کچھ حصّہ نہیں ہے، اور اُس کی نماز (قابل قبول) نہیں جس کا وضو (صحیح) نہیں "

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے جان بُوجھ کر نماز چھوڑ دی وہ دین سے نکل گیا،

عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ اَوْصَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّ لَا تَتْرُکُوا الصَّلٰوۃَ عَمْدًا فَمَنْ تَرَکَھَا عَمْدًا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ خَرَجَ عَنِ الْمِلَّۃِ

حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وصیت فرمائی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور نماز نہ چھوڑیں (قصداً) جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کر دی وہ دینِ اسلام سے نکل گیا۔

(ابن ابی حاتم)

جس نے فرض نماز (بلا شرعی عذر) قصداً چھوڑ دی اللہ اُس سے بیزار ہے

عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃً مَّکْتُوْبَۃً مُّتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِءَتْ مِنْہُ ذِمَّۃُ اللّٰہِ

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جس نے فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی اللہ تعالےٰ اُس سے بیزار ہے

(رواہ احمد وابوداؤد)

دنیا سے کچھ ملا ہے نہ عقبیٰ سے کچھ ملے
برتے جو جان بُوجھ کے غفلت نماز سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تارکِ نماز عذابِ الٰہی کو دعوت دے رہا ہے، عذابِ الٰہی کو دعوت دینا کس درجہ ظلم، بغاوت اور سرکشی ہے؟
اللہ تعالیٰ کا عذاب برداشت کرنے کی کس میں ہمت ہے؟

جس کی نماز فوت ہوگئی اُس کا اہل وعیال، مال ومنال سب کچھ تباہ ہوگیا

عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَاتَتْهُ صَلٰوةٌ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ (ابن حبان)

حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی نماز فوت ہوگئی، گویا کہ اُس کا اہل وعیال اور مال سب تباہ ہوگیا

جس نے نماز ترک کردی اُس نے کفر کیا

قَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ فَقَدْ كَفَرَ (الترغیب ۱/۳۸۶)

حضرت ابن ابی شیبہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نماز ترک کردی اُس نے کفر کیا۔

بغیر شرعی عذر کے دو نمازوں کا جمع کرنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ صَلٰوتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ اَتٰى بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْكَبَائِرِ (رواہ الحاکم)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دو نمازیں بغیر (شرعی) عذر جمع کیں وہ ایک ایسے دروازے کی طرف آیا جو کبیرے گناہوں کا دروازہ ہے۔

صغیرے گناہ وضو اور نماز سے اللہ تعالےٰ معاف فرما دیتا ہے کبیرے گناہ بغیر توبہ معاف نہیں ہوتے، اگر کسی نے کسی کا کوئی حق دبا لیا جب تک صاحب حق کا حق ادا نہیں کیا جائے گا یا اُس سے معافی نہیں طلب کی جائے گی وہ معاف نہیں ہوگا، لہذا عقلمندی کا تقاضا ہے کہ حقدار کو دنیا ہی میں راضی کر لیا جائے

اُس کا دعویٰ دینداری باطل ہے جو نماز ادا نہیں کرتا

نماز کا مقام دین میں ایسا ہے جیسا بدن میں سر کا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا طُهُوْرَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا صَلٰوةَ لَهٗ اِنَّمَا مَوْضِعُ الصَّلٰوةِ مِنَ الدِّيْنِ كَمَوْضِعِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ (الترغیب ۱/ ۲۸۱)

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو امین نہیں وہ ایماندار نہیں ہے اور اس کی نماز نہیں جس کا وضو نہیں اس کا دین نہیں جس کی نماز نہیں نماز کا مقام دین میں ایسا ہے جیسا کہ سر کا جسم میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر شرعی عذر نماز ترک کرنا علانیہ کفر ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ جِهَارًا (الترغیب ۱/۳۸۲ بحوالہ الطبرانی فی الاوسط)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے نماز جان بوجھ کر ترک کی بے شک اس نے کھلم کھلا کفر کیا۔

جس نے نماز ترک کر دی

وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت ناراض ہوگا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَامَ بَصَرِیْ قِيْلَ نُدَاوِيْكَ وَنَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامًا قَالَ لَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ (الترغیب ۱/۳۸۱ بحوالہ بزار والطبرانی فی الکبیر)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میری ایک آنکھ کی بینائی جاتی رہی تو مجھ سے کہا گیا کہ ہم تمہارا علاج کرتے ہیں تم کچھ دن کے لئے نماز ترک کر دو تو میں نے کہا نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے نماز ترک کر دی تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک (سخت ناراض) ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہؓ کے نزدیک یہ ہے مقامِ نماز، حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی ایک آنکھ کی بینائی جاتی رہی، اُن سے کہا گیا کہ چند روز کے لئے نماز ترک کر دو تو آپ کی آنکھ کا علاج ہو سکتا ہے، انہوں نے فرمایا، مَیں نماز ہرگز نہیں چھوڑ سکتا اس لئے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

جس نے نماز ترک کر دی تو وہ اللہ تعالےٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالےٰ اُس (بدبخت) پر سخت ترین غضبناک ہوگا۔

جنّت میں داخلہ کی شرط

اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے نہ ذات میں اور نہ صفات میں، اور ترکِ نماز سے اجتناب نماز کا تارک اللہ تعالےٰ کی حفاظت سے نکل جاتا ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتَیٰ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ عَمَلًا اِذَا اَنَا عَمِلْتُہٗ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ قَالَ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَاِنْ عُذِّبْتَ وَحُرِّقْتَ اَطِعْ وَالِدَیْکَ وَاِنْ اَخْرَجَاکَ مِنْ مَالِکَ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اُس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ مَیں اُسے بجالاؤں تو جنت میں داخل ہو جاؤں، آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا اگرچہ تجھکو عذاب دیا جائے یا جلا دیا جائے۔ اپنے ماں باپ کی اطاعت کر اگرچہ وہ تیرے مال اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ هُوَ لَكَ — تیری ہر چیز سے تجھے الگ کر دیں
لَا تَتْرُكِ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا — جان بوجھ کر نماز ترک نہ کر جس نے
فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ — جان بوجھ کر نماز ترک کی وہ
مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ — اللہ تعالےٰ کی حفاظت سے نکل
مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ — جاتا ہے۔

(الترغیب ۱/۳۸۲ بحوالہ طبرانی فی الاوسط)

بے نمازؔ کا حشر قیامت کے دن قارون۔ فرعون۔ ہامان و اُبَیّ بن خلف کے ہمراہ ہوگا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ — حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ — روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ — نے ایک دن نماز کا ذکر کیا فرمایا کہ
الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ — جس نے اس کی حفاظت کی قیامت
حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ — کے دن یہ اُس کے لئے نُور،
نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً — حجّت اور نجات ہوگی، اور جس نے
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَّمْ — اس کی محافظت نہ کی تو اُس کے لئے
يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَّهٗ — نہ یہ نُور ہوگی اور نہ بُرھان اور نہ
نُوْرٌ وَّلَا بُرْهَانٌ وَّلَا — نجات ہوگی قیامت کے روز
نَجَاةٌ وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ — اُس کا حشر قارون، فرعون، ہامان
مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ — اور ابی بن خلف (جیسے دشمنانِ اسلام)
وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ — کے ساتھ ہوگا۔

(احمد وابن حبان والطبرانی فی الکبیر والاوسط وابن حبان والترغیب ۱/۳۸۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے نماز صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں۔

صحابۂ کرام کے نزدیک ترکِ نماز کفر تھا

اصحابِ رسولؐ اعمال میں کوئی عمل ترک کرنا کفر نہیں سمجھتے تھے مگر نماز

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقِ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق العقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اعمال میں سے کسی عمل کو ترک کرنا کفر نہیں سمجھتے تھے مگر ترکِ نماز یعنی ترکِ نماز ان کے نزدیک کفر تھا۔

الترغیب ۱/۳۷۹ والترمذی

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ فَهُوَ كَافِرٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو نماز نہیں پڑھتا وہ کفر سے جا ملتا ہے۔

رواہ ابوبکر ابن ابی شیبہ فی کتاب الایمان والبخاری فی تاریخہ موقوفاً الترغیب ۱/۳۸۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا قول

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ فَقَدْ کَفَرَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے نماز ترک کی اُس نے کفر کیا۔

الترغیب ۱/۳۸۵ بحوالہ محمد بن نصر المروزی وابن عبدالبر موقوفاً

حضرت ابن مسعودؓ کا فرمان

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ فَلَا دِیْنَ لَہٗ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے نماز ترک کی اُس کا کوئی دین نہیں۔

الترغیب ۱/۳۸۵ بحوالہ محمد بن نصر موقوفاً

حضرت عمرؓ کا اعلان

جس نے نماز ترک کردی اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب حالتِ نماز میں ابولؤلؤ نے خنجر مار کر زخمی کردیا اور اُنہیں زخمی حالت میں اُن کی رہائش گاہ پر لایا گیا طبیب بلایا گیا اُس نے نبیذ پلائی وہ زخموں کی راہ سے باہر نکل گئی پھر دوبارہ پلائی وہ بھی اسی طرح خارج ہوگئی۔

آپ کبھی بے ہوش ہوجاتے تو کبھی ہوش میں آجاتے۔ آپ کو ذرا ہوش آیا تو صحابۂ کرامؓ نے نماز یاد دلائی فرمایا ہاں وہ جس نے نماز ترک کردی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس کا اسلام میں کوئی حصّہ نہیں ہے۔

حضرت عمرؓ کشمکش موت وحیات میں خود بھی نماز ادا کرتے ہیں اور اعلان فرماتے ہیں اسلام میں اُس کا کوئی حصہ نہیں جس نے نماز ترک کر دی۔ جیسا کہ امام ابن کثیر البدایہ میں رقم طراز ہیں۔

فَجَعَلَ يُفِيقُ ثُمَّ يُغْمَى عَلَيْهِ ثُمَّ يَذْكُرُونَهُ بِالصَّلٰوةِ فَيُفِيقُ وَيَقُولُ نَعَمْ وَلَا حَظَّ لَهُ فِي الْإِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَهَا ثُمَّ صَلّٰى فِي الْوَقْتِ۔

آپ کبھی بے ہوش ہو جاتے تو کبھی ہوش میں آجاتے۔ آپکو ذرہوش آیا تو صحابہ نے نماز یاد دلائی، فرمایا ہاں جس نے نماز ترک کر دی اُس کا اسلام میں کچھ بھی حصہ نہیں، چنانچہ آپ نے اسی کربناک حالت میں اسی وقت نماز ادا فرمائی۔

(موت کے سائے صفحہ ۱۳۲ بحوالہ البدایہ والنہایہ ج ۷، ص ۱۳۷ والترغیب ۱/۳۹۱ بحوالہ کتاب الزواجر لابن حجرؒ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَمِیْلٌ یُّحِبُّ الْجَمَالَ (الحاکم)

اللہ تعالےٰ خوبصورت ہے، خوبصورتی کو پسند کرتا ہے

خوبصورت نماز

جمیع عبادات کی نہایت خوبصورت اجمالی شکل نماز ہے

لہٰذا اسے خوبصورتی سے ادا کرنا حقیقت میں ظاہراً و باطناً

خوبصورت آدمی کا کام ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خشوع

قبولیتِ نماز کی شرط

۴۰۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۙ (المومنون ۱-۲)

بیشک فلاح پائی اُن ایمان والوں نے جو اپنی نمازیں خشوع (سکون) کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

قد تاکید کے لئے آتا ہے، یعنی ربِّ کائنات اپنی مخلوق کو حتمی طور پر یقین دلاتے ہوئے ارشاد فرما رہا ہے کہ بالیقین فلاح یعنی آخرت میں تمام آلام و مصائب سے نجات صرف اور صرف اہلِ ایمان ہی حاصل کریں گے، وہ اہلِ ایمان جو نماز کے پابند ہیں، وہ نمازی جو اپنی نماز خشوع، عجز، استغراق اور انتہائی محبت سے ادا کرتے ہیں۔ یہ آیت اس بات کی وضاحت کر رہی ہے، کہ فلاح (آخرت کی دائمی زندگی کی راحت) کے لئے ایمان شرط ہے، صحتِ ایمان کے لئے نماز ضروری ہے اور قبولیتِ نماز کے لئے خشوع لازمی ہے، نتیجہ یہ نکلا کہ اگر خشوع نہیں تو نماز نہیں، اور نماز نہیں تو ایمان نہیں، ایمان نہیں تو نجات نہیں۔

فلاح کیا ہے؟ ہر تمنائے دل کی تکمیل اور ہمہ اقسام کے رنج والم سے کلیۃً نجات کا نام فلاح ہے، ظاہر ہے کہ یہ سعادت کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کو بھی اس فانی دنیا میں میسّر نہیں آسکتی جو خواہش دل میں پیدا ہو بلا تاخیر پوری ہو جائے، یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قطعی ناممکنات میں سے ہے۔

اُس چیز کی خواہش جو مقدر میں نہیں ہے
دراصل یہ تعذیب ہے جو سخت تریں ہے (عاجز)

— ۔ —

کسے رودادِ غم عاجز سنائیں
جہاں میں کون ہے جو شادماں ہے

تمام حیلے اور تدابیر بروئے کار لانے کے باوجود دنیا کی ہر نعمت کے لئے زوال کا کھٹکا ہر وقت دامنگیر ہے، ہر مراد ہر خواہش عالمِ بقا جنّت ہی میں پوری ہو سکتی ہے، اور یہ سعادت مومن ہی کے لئے مقدر ہے، اور مومن وہ ہے جو پانچوں نمازیں باقاعدہ ادا کرتا ہے،

وَلَهُمْ مَا يَدَّعُوْنَ (یٰسین ۵۷) (مومن) جو چاہینگے انہیں ملیگا۔

وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ (فصّلت ۳۱) (اے مومنو) تمہارے لئے اس (جنّت) میں وہ سب کچھ ہے جو تم طلب کرو

خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ۚ (طٰہٰ ۷۶) وہ مومن اُس (جنّت) میں ہمیشہ رہینگے"

خَالِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۚ (الکہف ۱۰۸) وہ اُس (جنّت) میں ہمیشہ رہینگے اور وہاں سے نکلنے کی خواہش نہ کرینگے

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ (قٓ ۳۵) اور اُن کیلئے اُس (جنّت) میں جو وہ طلب کرینگے سب کچھ میسّر ہوگا اور ہماری طرف سے انہیں ان کی خواہش سے بھی مزید عطا ہوگا"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مزید سے مراد دیدارِ الٰہی ہے جو ہر جمعہ کے دن مومنوں کو جنّت میں نصیب ہوگا۔ (ابن کثیر وغیرہ) یہ تمام نعمتوں سے اعلیٰ نعمت ہے، جو کہ اہلِ ایمان کو عطا کی جائے گی۔

قبولیتِ نماز کے لئے خُشوع شرط ہے جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ خُشوع کے لغوی معنی سکون کے ہیں، اصلاحِ شریعت میں خُشوع یہ ہے کہ قلب میں بھی سکون ہو یعنی ذاتِ باری تعالےٰ کے علاوہ کوئی بھی خیال دل میں نہ آنے پائے، اور اعضاءِ بدن بھی پُر سکون ہوں، عبث اور فضول حرکات سے کاملاً احتراز ہو، حضرت علیؓ کا فرمان ہے کہ گوشۂ چشم سے دائیں بائیں التفات نہ کرنے کا نام خُشوع ہے۔

حضرت عطاؒ کا قول ہے کہ بدن کے کسی حصہ سے کھیل نہ کرنا خُشوع ہے۔

حضرت مجاہدؒ کا ارشاد ہے نظر اور آواز کو پست رکھنے کا نام خُشوع ہے۔

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نماز میں اپنے بندے کی طرف اُس وقت تک متوجہ رہتا ہے۔ جب تک وہ دوسری طرف التفات نہ کرے، جب کوئی بندہ نماز میں دوسری طرف التفات کرتا ہے، یعنی گوشۂ چشم سے دائیں بائیں دیکھتا ہے، تو اللہ تعالےٰ بھی اُس سے رُخ پھیر لیتے ہیں۔

(معارف القرآن بحوالہ احمد والنسائی وابوداؤد وغیرہ)

حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز میں اپنی ڈاڑھی سے کھیل رہا ہے، تو آپ نے فرمایا لَوْ خَشَعَ قَلْبُ هٰذَا لَخَشَعَتْ جَوَارِحُهٗ (ترمذی) یعنی اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے دل میں خشوع ہوتا تو اس کے اعضاء بھی پُرسکون ہوتے،
حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے جو چیز اس اُمت سے اُٹھ جائیگی یعنی سلب ہو جائیگی وہ خشوع ہے، یہاں تک کہ قوم میں کوئی خاشع نظر نہ آئیگا۔
(مجمع الزوائد)

حضرت علی بن حسینؓ کا نماز میں استغراق

امام ابن جوزی صفۃ الصفوۃ میں حضرت علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے حالات میں لکھتے ہیں،

كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ يَصْفَرُّ فَيَقُوْلُ لَهُ أَهْلُهُ مَا هٰذَا الَّذِي يَعْتَرِيْكَ عِنْدَ الْوُضُوْءِ؟ فَيَقُوْلُ تَدْرُوْنَ بَيْنَ يَدَيْ مَنْ أُرِيْدُ أَنْ أَقُوْمَ

جب آپ وضو کرتے تو اُن کا رنگ زرد ہو جاتا، اُن کے گھر والے اُن سے کہتے وضو کے وقت آپ اس قدر پریشان کیوں ہو جاتے ہیں ارشاد فرماتے، تمہیں معلوم ہے، میں اب کس کے سامنے کھڑے ہونیکا ارادہ کر رہا ہوں؟

عَنْ أَبِيْ نُوْحٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ وَقَعَ حَرِيْقٌ فِيْ بَيْتٍ فِيْهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ لَهُ

حضرت نوح انصاری کے والد بیان کرتے ہیں، کہ ایک مرتبہ مکان میں آگ لگ گئی، آپ اُس وقت اُس مکان میں سجدہ ریز تھے، لوگوں نے پکارنا شروع کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلنَّارُ
يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلنَّارُ
فَمَا رَفَعَ رَأْسَهٗ حَتّٰى
أُطْفِئَتْ فَقِيْلَ لَهٗ
مَا الَّذِيْ أَلْهَاكَ
عَنْهَا قَالَ اَلْهَتْنِيْ
عَنْهَا النَّارُ الْأُخْرٰى
وَكَانَ لَا يَدَعُ صَلَاةَ
اللَّيْلِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ
وَكَانَ يَقُوْلُ عَجِبْتُ
لِلْمُتَكَبِّرِ الْفَخُوْرِ الَّذِيْ
كَانَ بِالْأَمْسِ نُطْفَةً
ثُمَّ هُوَ غَدًا جِيْفَةٌ
وَعَجِبْتُ كُلَّ الْعَجَبِ
لِمَنْ شَكَّ فِي اللّٰهِ
وَهُوَ يَرٰى خَلْقَهٗ وَعَجِبْتُ
كُلَّ الْعَجَبِ لِمَنْ
أَنْكَرَ وَهُوَ يَرَى النَّشْأَةَ
الْأُوْلٰى وَعَجِبْتُ
كُلَّ الْعَجَبِ لِمَنْ
عَمِلَ لِدَارِ الْفَنَاءِ

اے ابن رسول اللہ آگ، اے
ابن رسول اللہ آگ، مگر آپ نے
(سجدہ سے) اپنا سر مبارک نہیں
اٹھایا یہاں تک کہ آگ بجھ گئی
لوگوں نے کہا آپ کو کس چیز نے
آگ سے لاپرواکر دیا فرمایا مجھے
(اس آگ سے) دوسری (جہنم کی)
آگ نے غافل کر دیا اور آپ
نمازِ تہجد گھر اور سفر میں کبھی قضا
نہ کرتے اور فرمایا کرتے تھے، کہ
مجھے تعجب ہے اس متکبر اور
مغرور پر جو کل گذشتہ ایک نطفہ تھا
اور کل آئندہ مُردار ہوگا، اور مجھے
تعجب ہے اُس شخص پر جو اللہ تعالیٰ
کے وجود کے بارے میں شک کرتا
ہے، اور وہ (اُسکی) خلقت کو دیکھ
رہا ہے، اور میں تعجب کرتا ہوں
اُس شخص پر جو دوسری پیدائش
(قیامت کے دن) کا انکار کر رہا ہے
حالانکہ (اُسکی) پہلی پیدائش اسکے
سامنے ہے، اور میں تعجب کرتا ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَتَرَكَ دَارَ الْبَقَاءِ

(صفۃ الصفوۃ ج ۲ ص ۹۵)

اُس شخص پر جو فانی گھر (دنیا) کیلئے عمل کر رہا ہے اور باقی رہنے والے گھر (آخرت) کیلئے کچھ نہیں کر رہا،

جو نماز بغیر خشوع کے لاپروائی سے ادا کی جاتی ہے وہ نمازی کے مُنہ پر مار دی جاتی ہے

جس نماز کے لئے نہ وضو صحیح طریقہ پر کیا، اور نہ اُس میں قیام۔ رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ، ہی درست ہو اور نہ وقت اور جماعت کا لحاظ ہو اور نہ خشوع وخضوع ہو تو ایسی نماز قبول نہیں ہوتی اور وہ اللہ کے پاس سیاہ رنگ میں جاتی ہے،

رُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا، وَاَسْبَغَ لَهَا وُضُوْءَهَا وَاَتَمَّ لَهَا قِيَامَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا خَرَجَتْ وَهِیَ بَيْضَاءُ مُسْفِرَةٌ تَقُوْلُ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مقررہ اوقات پر نمازیں ادا کیں اور اُن کے لئے صحیح طور پر وضو کیا اور نمازوں میں اچھی طرح مکمل قیام کیا، اور خشوع کے ساتھ رکوع اور سجدے کئے، تو اس کی وہ نماز اسطرح نکلتی ہے (یعنی اللہ کی طرف جاتی ہے) کہ سفید چمکدار ہوتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَفِظَكَ اللّٰهُ كَمَا حَفِظْتَنِيْ وَمَنْ صَلَّاهَا لِغَيْرِ وَقْتِهَا وَلَمْ يُسْبِغْ لَهَا وُضُوْءَهَا وَلَمْ يُتِمَّ لَهَا خُشُوْعَهَا وَلَا رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا خَرَجَتْ وَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ تَقُوْلُ ضَيَّعَكَ اللّٰهُ كَمَا ضَيَّعْتَنِيْ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ لُفَّتْ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلَقُ ثُمَّ ضُرِبَ بِهَا وَجْهَهٗ

(الترغیب ج ۱ ص ۲۵۸)

اور کہتی ہے جسطرح تو نے میری حفاظت کی ہے اللہ تیری حفاظت کرے، اور جس نے نماز اس حال میں ادا کی کہ اس کا وقت ضائع کر دیا، نہ اس کیلئے ٹھیک طور پر وضو کیا اور نہ اسے صحیح طور پر ادا کیا، خشوع کے ساتھ نہ رکوع مکمل اور نہ سجدے وہ اس طرح (یعنی اللہ کے پاس جاتی ہے، کہ اُس کا رنگ کالا سیاہ ہوتا ہے اور کہتی ہے کہ خدا تجھے بھی ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا پھر وہ اس طرح لپیٹ دی جاتی ہے جسطرح پھٹا ہوا کپڑا لپیٹ دیا جاتا ہے، جس مقام سے اللہ چاہتا ہے وہاں سے پھر اُسکے منہ پر مار دی جاتی ہے

صبر اور نماز تمام مصائب و آلام کا علاج ہے،

بے شک نماز بہت بھاری چیز (مشکل عمل) ہے، لیکن جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں، اور اُن کا عقیدہ ہے کہ وہ ایک دن اپنے پروردگار سے ملاقات کرینگے اُن پر (نماز کی ادائیگی) آسان ہے (بلکہ اُن کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غذائے رُوح ہے۔)

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ (البقرہ ۴۵ - ۴۶)

اور مدد چاہو صبر اور نماز سے اور بیشک یہ بھاری چیز ہے مگر اُن لوگوں کے لئے جو ڈرنے والے ہیں جو گمان رکھتے ہیں کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے، اور وہ اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

خاشعین کی یہ تعریف ہے، کہ وہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اپنے رب سے ملنے کا گمان رکھتے ہیں۔ آخرت سے بے پروا اور بے فکر نہیں ہیں۔

خاشعین کی تعریف میں یہ بات اُن کے باطن پر روشنی ڈالتی ہے اس سے واضح ہوتا ہے، کہ اُن کے اُوپر عجز و مسکنت اور پستی و فروتنی کی جو حالت طاری ہے اس کی وجہ یہ ہے، کہ اُن کے دلوں میں آخرت کا خوف اور خدا کے سامنے حاضری کا ڈر سمایا ہوا ہے۔

خاشعین کی اس باطنی حالت کی وضاحت کے لئے ظن کے لفظ کے استعمال میں ایک خاص خوبی یہ ہے کہ یہ لفظ اندیشہ اور گمان غالب سے لیکر یقین اور قطعیت تک کی حالت کے اظہار کے لئے کافی ہے اور آخرت کا معاملہ ایک ایسا معاملہ ہے، کہ ضروری نہیں ہے کہ آدمی کو جب اس کے بارے میں یقین ہو جائے تب ہی اس کیلئے کرے بلکہ اس کا اندیشہ اور گمان بھی اُس بات کے لئے کافی ہے کہ وہ اس کے لئے تیار رہے، کسی دریا کا ایک عظیم بند جس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹوٹ جانے سے پورے شہر کے ڈوب جانے کا اندیشہ ہو ہماری توجہ کا طالب صرف اسی وقت نہیں ہوتا جب وہ ٹوٹ رہا ہو، بلکہ اس سے پہلے ہی اس کا انتظام ضروری ہے۔

اے آدم کے بیٹے تو نماز میں اِدھر اُدھر کس طرف دیکھ رہا ہے

مجھ سے بہتر تیرے لئے کون ہے؟ میری طرف توجہ کر۔ پھر جب وہ دوسری اور تیسری دفعہ بھی ایسا ہی کرتا ہے (اور اپنی اس مذموم حرکت سے باز نہیں آتا) تو اللہ تعالےٰ بھی اپنا چہرہ اُس کی طرف سے پھیر لیتا ہے۔

رُوِیَ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِی الصَّلٰوۃِ اَقْبَلَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بِوَجْھِہٖ فَاِذَا الْتَفَتَ قَالَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِلٰی مَنْ تَلْتَفِتُ ؟ اِلٰی مَنْ ھُوَ خَیْرٌ لَّکَ مِنِّیْ اَقْبِلْ اِلَیَّ فَاِذَا الْتَفَتَ الثَّانِیَۃَ قَالَ مِثْلَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص نماز میں کھڑا ہوتا ہے، تو اللہ تعالےٰ اپنے چہرۂ اقدس کے ساتھ اسکی طرف توجہ فرماتا ہے، پھر جب وہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے، اے آدم کے بیٹے! تو کس کی طرف دیکھ رہا ہے، مجھ سے بہتر تیرے لئے کون ہے؟ میری طرف توجہ کر پھر جب وہ دوسری دفعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذَالِكَ فَاِذَا الْتَفَتَ الثَّالِثَةَ صَرَفَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَجْهَهٗ عَنْهُ ؕ

اِدھر اِدھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسی طرح پھر فرماتا ہے، پھر جب وہ (نمازی) تیسری مرتبہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اپنا چہرہ اُس کی طرف سے پھیر لیتا ہے

(الترغیب ۱/۳۷۰ بحوالہ البزار)

آہ کس قدر بدنصیب ہے، وہ انسان جو اپنے پروردگار، بادشاہوں کے بادشاہ کے سامنے کھڑا ہوا کمال بے اعتنائی سے اِدھر اُدھر دیکھنے میں مشغول ہے، اور یہ احساس ہی نہیں کہ میں کس زبردست قوت والی ہستی کے سامنے کھڑا ہوں اور کیا حرکتیں کر رہا ہوں جب کہ دنیا میں کسی اپنے جیسے حاکم کے رُوبرو اگر پیش ہونے کا حکم ہو جائے، تو اُس کے رُعب کا یہ حال ہوتا ہے کہ اُس کے سامنے ہر قسم کی حرکت اور جُنبش سے بھی احتراز کیا جاتا ہے، اور سُوئے ادب و منافیٔ تعظیم سمجھا جاتا ہے۔

عمل میں حُسنِ عمل کی بڑی ضرورت ہے
بغیر اس کے کوئی کام کام نہ ہوا

سب سے بدترین چوری نماز کی چوری ہے

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ ؓ قَالَ

حضرت ابوقتادہؓ فرماتے ہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْوَءُ النَّاسِ سَرِقَۃً اَلَّذِیْ یَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِہٖ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ یَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِہٖ قَالَ لَا یُتِمُّ رُکُوْعَھَا وَلَا سُجُوْدَھَا

(رواہ احمد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بدترین چور نماز کا چور ہے، ہم نے عرض کیا یا حضرت! نماز کی چوری کس طرح ہوتی ہے، فرمایا جو شخص رکوع اور سجود پورا نہ کرے اس نے نماز میں چوری کی۔

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ارکان نماز بطریق احسن اور نہایت اطمینان سے ادا کرنے چاہئیں، اور نماز میں صحیح احادیث کے مطابق جو دعائیں آنحضرت سے ثابت ہیں وہ پڑھنی چاہئیں، اور جو رکوع اور سجدہ اطمینان سے سنت کے مطابق ادا نہیں کرتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز کا چور فرمایا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ (مشکوٰۃ)

اس طرح نماز ادا کرو جس طرح میں ادا کرتا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے بعد سجدہ سے قبل قومہ میں دعاء پڑھا کرتے تھے، جو عام طور پر آج کل لوگ چھوڑ گئے ہیں، اسی طرح آپؐ دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں بھی دعاء پڑھا کرتے تھے، آج کل عموماً نمازی یہ دعاء بھی نہیں پڑھتے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ نماز کی کتابوں میں یہ دعائیں درج ہی نہیں کرتے، جلدی جلدی نماز ادا کرنے کا عام رواج ہے، لہٰذا بعض آئمہ مساجد ان دعاؤں کو نہ خود پڑھتے ہیں اور نہ ہی اپنے مقتدیوں کو یہ دعائیں سکھاتے ہیں حالانکہ متعدد صحیح احادیث میں یہ دعائیں درج ہیں۔۔۔ لیکن صد افسوس محبانِ رسولؐ نہ معلوم کیوں ان مسنون دعاؤں کو نہیں پڑھتے اور نماز مختصر سے مختصر ترین کرتے چلے جا رہے ہیں۔

نماز اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے

لیکن جب تک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے فرمان اور پیارے طریقہ (جسے سنّت کہتے ہیں) کے مطابق نہ ادا کی جائے گی وہ بارگاہِ رب العلمین میں شرفِ قبولیت سے سرفراز نہیں ہوگی، بلکہ اُس کی نہ کوئی حیثیت ہے اور نہ قیمت۔ رب السمٰوٰت کا یہ فرمان ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے

مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (الحشر ۷)

تمہارا رسولؐ جو تمہیں عطا کرے اُسے لے لو اور جس سے منع کرے اُس سے رُک جاؤ۔

نماز کی قبولیت کے لئے ضروری ہے محسنِ انسانیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح اور جن دعاؤں کے ساتھ نماز ادا فرمائی ہے اُسی طرح اور اُن ہی دعاؤں کے ساتھ نماز پڑھی جائے۔ جو کہ احادیث میں درج ہیں۔ احادیث کے اب اُردو ترجمے ہو گئے ہیں اب عدمِ پتہ کا عذر نہیں رہا۔ نماز کی مسنون دعائیں کتاب کے آخر میں مع حوالۂ احادیث درج کر دی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز میں اللہ تعالیٰ بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک وہ اِدھر اُدھر نہیں دیکھتا یا اُس کا وضو نہیں ٹوٹتا

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَا یَزَالُ اللّٰہُ مُقْبِلًا عَلَی الْعَبْدِ بِوَجْہِہٖ مَالَمْ یَلْتَفِتْ اَوْ یُحْدِثْ (الترغیب ۱/۳۷۲)

ابن مسعودؓ کا قول ہے اللہ بندہ کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک وہ بندہ اِدھر اُدھر نہیں دیکھتا یا اس کا وضوء نہیں ٹوٹتا۔

خبردار

بحالتِ نماز دائیں بائیں نہ دیکھیں

بلکہ پورے استغراق اور خشوع و خضوع سے نماز ادا کریں۔ کیونکہ بندہ جب تک نماز میں ہوتا ہے وہ اپنے کریم آقا سے راز و نیاز میں مشغول ہوتا ہے،

رُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلْیُقْبِلْ عَلَیْھَا حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا وَاِیَّاکُمْ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو تو نماز ختم ہونے تک پوری طرح اس کی طرف متوجہ رہے۔ اور نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْإِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ اَحَدَكُمْ يُنَاجِي رَبَّهٗ مَادَامَ فِي الصَّلٰوةِ ۔
(الترغیب ۱/۳۷۳)

بچو کیونکہ تم میں سے کوئی جب تک نماز میں ہوتا ہے وہ اپنے رب سے راز و نیاز میں مشغول ہوتا ہے۔"

نماز میں جب کوئی اپنا چہرہ اِدھر اُدھر پھیرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اُس سے نظرِ رحمت پھیر لیتا ہے

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللّٰهُ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ فِيْ صَلَاتِهٖ مَالَمْ يَلْتَفِتْ فَاِذَا صَرَفَ وَجْهَهٗ انْصَرَفَ عَنْهُ
(بحوالہ احمد و ابوداؤد و النسائی و ابن خزیمہ و الحاکم)

ابوذرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جب تک بندہ اپنی نماز میں اِدھر اُدھر نہیں دیکھتا، اللہ اس کی طرف نظرِ رحمت سے متوجہ رہتا ہے، مگر جب وہ اپنا مُنہ اِدھر اُدھر پھیرتا ہے تو اللہ بھی اس کی طرف سے نظرِ رحمت پھیر لیتا ہے۔"

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا ہلاکت کو دعوت دینا ہے

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت انسؓ فرماتے ہیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا بیٹا!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِيَّاكَ وَالْإِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ الْإِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ" (ترمذی باب ما ذکر فی الالتفات فی الصلوٰۃ)

خبردار نماز میں اِدھر اُدھر نہ دیکھنا کیونکہ نماز میں ایسا کرنا ہلاکت کا موجب ہے۔

خشوع کے بغیر نماز کا اجر

کبھی دسواں حصہ۔ کبھی نواں۔ کبھی آٹھواں۔ کبھی ساتواں، کبھی چھٹا کبھی پانچواں، کبھی چوتھا، کبھی تیسرا کبھی اس کا نصف، کبھی نماز اُلٹ کر نمازی کے مُنہ پر پھینک دی جاتی ہے۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْصَرِفُ وَمَا كُتِبَ لَهٗ إِلَّا عُشْرُ صَلَاتِهٖ تُسْعُهَا ثُمُنُهَا سُبُعُهَا سُدُسُهَا خُمُسُهَا رُبُعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا"

عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے آدمی نماز پڑھ کر لوٹتا ہے حالانکہ دسواں حصہ کبھی نواں حصہ کبھی آٹھواں حصہ یا ساتواں حصہ یا چھٹا یا پانچواں یا چوتھا یا تیسرا یا نصف اُس کے واسطے لکھا جاتا ہے"

(ابوداؤد باب ماجاء فی نقصان الصلوٰۃ)

یعنی جب نماز کے ارکان و شرائط اور خشوع و خضوع میں کمی ہوتی ہے، اُسی لحاظ سے نماز کے ثواب میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ کبھی نماز نمازی کے منہ پر پھینک دی جاتی ہے جیسا کہ دوسری احادیث سے ثابت ہے۔

جو نماز میں اِدھر اُدھر دیکھتا ہے

شیطان اُس کی نماز کا کچھ حصہ اُچک لے جاتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ۔ (ترمذی باب ماذکر فی الالتفات فی الصلوٰۃ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اِدھر اُدھر نماز میں دیکھنا کیسا ہے آپؐ نے فرمایا یہ تو ایک اُچک لینا ہے کہ اُچک لیتا ہے شیطان آدمی کی نماز سے۔

یہ حدیث ابوعیسیٰ کے نزدیک حسن ہے اور غریب ہے۔

بحالت نماز اِدھر اُدھر تیزی سے لومڑی کی طرح دیکھنا اور مُرغ کی طرح ٹھونگیں مارنا

رکوع و سجود، قومہ و قیام اور جلسہ میں پُوری دعائیں اطمینان سے نہ پڑھنا یہ نماز نہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ وَنَهَانِيْ عَنْ ثَلَاثٍ نَهَانِيْ عَنْ نَقْرَةٍ كَنَقْرَةِ الدِّيْكِ وَاِقْعَاءٍ كَاِقْعَاءِ الْكَلْبِ وَالْتِفَاتٍ كَالْتِفَاتِ الثَّعْلَبِ (الترغیب ۱/۳۷۰ بحوالہ احمد وابویعلی ورواہ ابن ابی شیبہ وَقَالَ كَاِقْعَاءِ الْقِرَدِ مَكَانَ الْكَلْبِ

خلیل صلی اللہ علیہ نے تین وصیتیں فرمائیں، اور تین چیزوں سے مجھے منع فرمایا مجھے منع فرمایا (نماز میں) ٹھونگیں مارنے سے جیسا کہ مُرغا ٹھونگیں مارتا ہے اور اس طرح بیٹھنے سے جسطرح کُتا بیٹھتا ہے اور اِدھر اُدھر تیزی کے ساتھ دیکھنے سے جس طرح لومڑی دیکھتی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرۃ اور تمام مسلمانوں کو تنبیہ فرمائی انہیں ڈرایا ہے کہ نماز اس قدر جلدی جلدی ادا نہ کرو جس طرح کہ مُرغا جلدی جلدی ٹھونگیں مارتا ہے اور لومڑی تیزی سے حرکتیں کرتی ہے نماز تو نہایت اطمینان اور خشوع سے ادا کرو "

حضرت ابو درداءؓ اپنی وفات کے وقت صحابہ کرامؓ کو ایک اہم حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سنا رہے ہیں،

اُعْبُدِ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ " (الترغیب ۴/۴۴۷) ترجمہ! اللہ کی عبادت اس طرح کر گویا کہ تُو اسکو دیکھ رہا ہے، اگر تُو اسے نہیں دیکھ رہا تو یہ تصور کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوّے کی طرح نماز میں ٹھونگیں لگانا
اور ہمیشہ مقررہ جگہ نماز پڑھنا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَاَنْ يُّوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَقَامَ لِلصَّلٰوةِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيْرُ ۔
(سنن النسائی بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ)

عبدالرحمٰن بن شبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا ایک تو کوّے کی طرح (نماز میں) ٹھونگیں لگانے سے دوسرے درندے کی طرح ہاتھ بچھانے سے۔ تیسرے یہ کہ آدمی نماز کے لئے ایک جگہ مقرر کرے جیسے اونٹ مقرر کر لیتا ہے (یعنی اپنی مقرر کردہ جگہ نماز پڑھے دوسری جگہ نہ پڑھے)

مسجد میں ہمیشہ نماز ایک جگہ مقررہ پر نہیں پڑھنی چاہئے۔ جہاں جگہ مل جائے پڑھ لی جائے پہلی صف میں ثواب زیادہ ملتا ہے لیکن ایسا کرنا مناسب نہیں کہ صفِ اوّل میں رومال ٹوپی وغیرہ رکھ کر جگہ قابو کر لی جائے بعد میں وضو کیا جائے۔ اور پھر وضو سے فارغ ہو کر قابو کردہ جگہ پر نماز پڑھی جائے۔ ایسا کرنا بعد میں آنے والے نمازیوں کو بُرا محسوس ہوتا ہے، جب کہ وہ دیکھتے ہیں کہ صفِ اول میں جگہ جگہ رومال اور ٹوپیاں پڑی ہوئی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نمازی غائب وہ نمازی پہلے ہی نماز کے لئے جگہ قبضہ میں کر لیتے ہیں اور پھر اطمینان سے استنجا اور وضو سے فارغ ہو کر مقررہ جگہ سنبھال لیتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز کی ادائیگی کے لئے ہمیشہ ایک جگہ معین کرنے سے منع فرمایا ہے۔

جب تکبیر ہو جائے اور امام نہ آئے تو لوگ بیٹھے بیٹھے امام کا انتظار کریں کھڑے نہ ہوں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ۔

عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کے لئے تکبیر ہو تو تم کھڑے نہ ہو جاؤ، یہاں تک کہ مجھے دیکھ لو۔

ابوداؤد باب فی الصلوٰۃ تقام ولم یات الامام ینتظرونہ قعودا

اس سے ملتی جلتی ایک دوسری حدیث ابوداؤد میں حضرت ابوہریرۃ سے مروی ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کے لئے نماز کی تکبیر ہوتی تو لوگ اپنے اپنے مقام پر جم جاتے قبل اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر تشریف لے آئیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خبردار۔ ہوشیار

جب تم نماز میں ربِ کائنات کے سامنے کھڑے ہو تو اُسکی عظمت و رفعت۔ ربوبیت و الوہیت پر ایمان اور انابت و خشیت کے استحضار کیساتھ کھڑے ہو

بے پروائی سے نماز ادا کرنے والوں کا ہولناک انجام

۱۴۔ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝

اُن نمازیوں کے لئے افسوس اور ویل نامی جہنم کی جگہ ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں، جو ریاکار ہیں۔

(ماعون ۴-۵-۶)

جس طرح خشوع و خضوع نماز کی قبولیت کی علامت ہے، اسی طرح نماز میں غفلت بے پروائی بغیر جماعت بے وقت اور خلاف سُنّت ادائیگی بھی عدمِ قبولیت کا سبب ہے، بلکہ جو نماز خلاف سُنّت بغیر جماعت، کام کاج سے فارغ ہو کر وقت بے وقت، نہ قومہ نہ سجدہ نہ رکوع نہ جلسہ، نہ تکمیل ادعیۂ ماثورہ بلکہ رسم پوری کرلی ایسی نماز کا یہ حال ہے کہ محنت برباد گناہ لازم، بہت سے نمازی دیکھنے میں آتے ہیں، کہ فرض نماز جلدی جلدی نہایت بے پروائی سے ادا کرتے ہیں، اور نماز میں پوری مسنون دعائیں بھی نہیں پڑھتے۔

لیکن نماز کے بعد کتنی کتنی دیر بیٹھے تسبیح کرتے رہتے ہیں، یہ لوگ کس درجہ نادان اور کور فہم ہیں۔ کہ ایک فرض اور واجب حکم کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادائیگی میں اسقدر نامناسب اور ناروا طریقہ اور غیر ضروری نفلی کام میں اتنا اہتمام اور انہماک، یہ فقدانِ شعور ہے، بعض نمازی ایسے بھی ہیں کہ تنہائی میں وہ چار رکعت دو منٹ سے بھی کم وقت میں ادا کر لیتے ہیں اور لوگوں کے سامنے لمبے لمبے رکوع اور لمبے لمبے سجدے کرتے ہیں، اور چار رکعت نماز میں دس بیس منٹ صرف کر دیتے ہیں، یہ ریاکار ہیں اَلَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ ۙ انہی بدبخت لوگوں کے بارے میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے"

یعنی نماز اگر پڑھتے بھی ہیں تو نمائش و نمود کی جسے اصل عقیدہ سے کوئی تعلق ہی نہیں گویا بندوں کے حقوق ضائع کرتے کرتے خالق کے حقوق بھی ضائع کرنے میں نڈر ہو گئے ہیں"

حضرت عطاء بن دینار فرماتے ہیں، عَنْ صَلَاتِهِمْ ــــ ایسے نمازی مراد ہیں جو نمازیں آخری وقت میں ادا کرتے ہیں یا ارکان و شروط کی پوری رعایت ملحوظ نہیں رکھتے، یا خشوع و خضوع اور فکر و تدبر نہیں کرتے، وقتِ مقررہ کے بعد ادائیگیٔ نماز کی سزا صحیحین یعنی بخاری و مسلم میں ہے"

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ	فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ نماز منافق کی ہے، یہ نماز منافق کی ہے، یہ نماز منافق کی ہے، کہ بیٹھا ہوا سورج کو دیکھتا ہے جب وہ غروب ہونے کے قریب پہنچے اور شیطان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی اِذَا کَانَتْ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْھَا اِلَّا قَلِیْلًا ۝ (ابن کثیر ج ۴)

دو سینگوں کے درمیان چلا جائے تو کھڑا ہو اور مرغ کی طرح چار ٹھونگیں مار دے، جس میں خدا کا ذکر بہت ہی کم کرے۔

بے وقت نماز پڑھنا

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ۝ قَالَ ھُمُ الَّذِیْنَ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ عَنْ وَقْتِھَا

(الترغیب بحوالہ بزار ج ۱ ص ۳۸۷)

حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس قول اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ کے بارے میں پوچھا آپ نے ارشاد فرمایا اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو نمازیں تاخیر سے یعنی مقررہ وقت کے بعد ادا کرتے ہیں۔

نماز میں سہو سے مراد نماز کا وقت ضائع کرنا ہے جسکی سزا بڑی سخت ہے

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ

مُصعب بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد سے کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْتُ لِاَبِیْ یَا اَبَتَاہُ اَرَاَیْتَ قَوْلَہٗ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ۝ اَیُّنَا لَا یَسْھُوْ، اَیُّنَا لَا یُحَدِّثُ نَفْسَہٗ ؟ قَالَ لَیْسَ ذَالِکَ۔ اِنَّمَا ھُوَ اِضَاعَۃُ الْوَقْتِ یَلْھُوْ حَتّٰی یُضَیِّعَ الْوَقْتَ (الترغیب ج ۱ ص ۳۸۷)

اے میرے پیارے باپ، آپ اللہ تعالےٰ کے اس قول کے بارے میں کیا خیال کرتے ہیں ؟ اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ۝ (جو لوگ اپنی نمازیں غفلت سے ادا کرتے ہیں) ہم میں سے کون ایسا ہے، جس سے اس بارے میں کوئی نہ کوئی غفلت نہ ہوتی ہو اور ہم میں سے کون ایسا ہے، جس کے دل میں کوئی خیال نہ آتا ہو

ترجمہ! اُن کے والد نے فرمایا یہ بات نہیں، بلکہ اس سے مراد وقت کا ضائع کرنا ہے، یعنی بے وقت (تاخیر سے) نماز پڑھنا ہے۔

نماز اگر پڑھتے بھی ہیں نمائش اور دکھاوے کی

جسے اصل عقیدہ سے کوئی تعلق ہی نہیں، گویا بندوں کے حق ضائع کرتے کرتے خالق کے حقوق ضائع کرنے میں بھی دلیر ہو گئے ہیں، عام خیال یہ پھیلا ہوا ہے کہ حقوق العبد حقوق اللہ پر مقدم ہیں۔ یہ تقدّم صرف زائد مؤکد اور اشد ہونے کے لحاظ سے ہے۔ ورنہ فی نفسہ اہمیت تو ظاہر ہے کہ حقوق اللہ ہی کی ہے، حقوق العبد بھی تو اسی لئے فرض ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے بتائے ہوئے احکام ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے توجہی سے نماز پڑھنے والے کو حضور علیہ السلام نے تین مرتبہ نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم دیا پھر اُنہیں صحیح طور پر نماز پڑھنی خود سکھائی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِی الثَّالِثَةِ اَوْ فِی الَّتِیْ بَعْدَهَا عَلِّمْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ایک طرف تشریف فرما تھے اُس نے نماز ادا کی پھر حضورؐ کے پاس حاضر ہوا اور سلام عرض کیا آپ نے اس کے سلام کا جواب دیکر فرمایا، پھر جا دوبارہ نماز ادا کر تیری نماز ادا نہیں ہوئی ، وہ لوٹ گیا اور دوبارہ نماز پڑھی پھر خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا آپ نے فرمایا وعلیک السلام لوٹ جا نماز پڑھ تیری نماز نہیں ہوئی آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا تو اُس نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے نماز سکھا دیجئے ، تو آپ نے ارشاد فرمایا جب تُو نماز کا ارادہ کرے تو پہلے اچھی طرح وضو کر پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا (متفق علیہ)

(بخاری ومسلم)

تکبیر (اللہ اکبر) کہہ پھر جو تجھے قرآن یاد ہو اسمیں سے پڑھ۔ پھر رکوع کر یہاں تک کہ رکوع میں طمانیت حاصل ہو جائے، پھر سیدھا کھڑا ہو جا (یعنی قومہ اطمینان سے ادا کر) پھر سجدہ کر یہاں تک کہ سجدہ پورے اعتدال اور اطمینان سے ہو، پھر سجدہ سے اُٹھ کر (جلسہ میں بیٹھ جا) یہاں تک کہ جلسہ بھی مکمل اطمینان سے ہو پھر دوبارہ سجدہ اسی طرح اطمینان سے کر، پھر دوسرے سجدے سے اُٹھ کر اطمینان سے بیٹھ جا، (اسے جلسۂ استراحت کہتے ہیں) (پھر دوسری رکعت کے لئے) سیدھا کھڑا ہو جا، پھر اسی طرح اپنی پوری نماز ادا کر۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو نماز لاپروائی سے جلدی میں ادا کی جاتی ہے، اور رکوع وسجود میں اعتدال اور اطمینان نہیں ہوتا، اور نماز میں مسنون اور پوری دعائیں نہیں پڑھی جاتیں، وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز نماز ہی نہیں یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے نمازی کو جس نے نماز بے توجہی سے اور بعجلت ادا کی فرمایا کہ تو نے نماز نہیں پڑھی دوبارہ پڑھ اور تین مرتبہ اسکی نماز لوٹائی، اور ہر دفعہ یہی فرمایا کہ تیری یہ نماز مقبول نہیں پھر ادا کر۔ اور یہ واقعہ حدیث کی صحیح ترین کتابوں بخاری اور مسلم میں آیا ہے۔ آج کل جو نمازوں کا حال ہے، الامان والحفیظ، وہ ہمارے سب کے سامنے ہے۔ دنیا کا ہر کام نہایت اطمینان، پوری توجہ، کامل انہماک انتہائی کوشش سے صحیح طور پر کیا جاتا ہے، مگر جب نماز کا موقع آتا ہے، تو اسے ایک تاوان سمجھ کر گلے سے اتارا جاتا ہے — شکل وصورت سے جو بڑے بزرگ اور خدا رسیدہ نظر آتے ہیں جب نماز پڑھتے ہیں۔ تو اُن کی بزرگی کی ساری قلعی کھل جاتی ہے۔ نہ رکوع و سجدہ میں اعتدال و اطمینان ہے، قومہ اور جلسہ میں سیدھے بھی نہیں ہوتے بس ذرا سر کا اشارہ کیا اور سجدہ میں گر گئے۔ فرض نماز کو خراب کر کے بعد میں تسبیح ہاتھ میں لیکر بیٹھ جاتے ہیں اور اس نفلی کام میں کتنا وقت صرف کر دیتے ہیں، اللہ تعالےٰ سمجھ عطا فرمائے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اُمّت میں سب سے پہلے خشوع اُٹھ جائے گا

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ شَیْءٍ یُرْفَعُ مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الْخُشُوْعُ حَتّٰی لَا تَرٰی فِیْھَا خَاشِعًا۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جو چیز اس اُمت سے اُٹھ جائیگی وہ خشوع ہوگا۔ یہاں تک کہ تمہیں کوئی اہلِ خشوع نظر نہ آئے گا۔

(الترغیب ۱/۱۵۱ بحوالہ الطبرانی باسنادِ حسن ورواہ ابن حبان فی صحیحہ

نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رونا

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَفِیْ صَدْرِہٖ اَزِیْزٌ کَاَزِیْزِ الرَّحٰی مِنَ الْبُکَاءِ

حضرت مطرف اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا نماز میں رونے کی وجہ سے آپکے سینۂ اقدس سے اس طرح آواز آتی تھی۔ جس طرح چکی چلنے کی آواز آتی ہے

(الترغیب ۱/۳۵۱ بحوالہ ابوداؤد نسائی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کی حالت میں آسمان کی طرف دیکھنے پر وعیدِ شدید

یہ حرکت خشوعِ نماز کے خلاف ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَّفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِی الصَّلٰوةِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ (مسلم کتاب الصلوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ نماز میں آسمان کی طرف نہ دیکھیں ورنہ اُن کی قوتِ بینائی زائل کر دی جائے گی"

اللہ تعالےٰ اُس بندے کی نماز کی طرف دیکھتا بھی نہیں

جو قومہ رکوع اور دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں اپنی پیٹھ بھی سیدھی نہیں کرتا

عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ الْحَنَفِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی صَلٰوةِ عَبْدٍ لَا یُقِیْمُ فِیْهَا صُلْبَهٗ بَیْنَ خُشُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا۔ (رواہ احمد کذا فی المشکوٰۃ باب السجود وفضلہ)

اللہ تعالیٰ اُس بندے کی نماز کی طرف دیکھتا بھی نہیں جس میں کہ اُسکی (قومہ وجلسہ وغیرہ میں) پیٹھ بھی سیدھی نہیں ہوتی اور نہ اس میں خشوع ہوتا ہے اور نہ (صحیح طریقہ پر) سجدے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عافل دل کی نماز

بجائے قُربِ الٰہی کے اللہ تعالیٰ سے دُور کرتی چلی جاتی ہے

نماز وہی ہے جس میں سکنت، تواضع، فروتنی تذلّل اور خشوع ہو

بہت سے نمازی ایسے ہیں، کہ اُن کو نماز سے صرف محنت و مشقت ہی حاصل ہوتی ہے۔ بندہ کی نماز میں سے اس کے لئے صرف اسی قدر ہے جس قدر وہ نماز سمجھکر خلوص و محبت اور انہماک و استدراک اور خشوع و احساس سے ادا کرتا ہے۔

نماز میں قیام، قراءت، رکوع، قومہ اور سجدہ اپنے حقیقی آقا سے سرگوشی اور اُس سے مناجات کا بہترین اور قابلِ رشک طریقہ ہے۔ اس رب کائنات کے ساتھ ہمکلامی اُس سے پیار بھری گفتگو مقصود ہے، یا کہ صرف زبان سے اخراج الفاظ؟ نماز کا مفہوم و مقصود اصل میں دنیا و آخرت کے مکروہات سے حفاظت اور اللہ سے برکات و انعامات کے حصول کی درخواست ہے، اور ظاہر ہے کہ اس مافی الضمیر کا اظہار بدون حضورِ قلب ناممکن ہے جس کا نام خشوع ہے۔ اگر نماز کو لطیف جسم کی مثال سے تعبیر کیا جائے تو خشوع اُسکی رُوح ہے۔ آپ ذرا سوچئے کہ اگر بدن سے رُوح نکال لی جائے، بے رُوح بدن کی پھر کیا حیثیت رہ جاتی ہے"؟

نماز میں میرا مُنہ قبلہ کی طرف ہوتا ہے

لیکن خدا کی قسم (نماز میں تمہارا خشوع چھپا ہوا نہیں، میں تمہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی پُشت کے پیچھے سے دیکھتا ہُوں

معجزۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ هٰهُنَا فَوَ اللّٰهِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ مِنْ خُشُوْعِکُمْ وَلَا رُکُوْعُکُمْ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِیْ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم دیکھتے ہو میرا منہ قبلہ کی طرف خدا کی قسم مجھ سے (نماز میں) تمہارا خشوع چھپا ہوا نہیں ہے میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ (و مسلم

یعنی وحی سے تمہارا حال معلوم کر لیتا ہوں، یا التفات کر کے تمہارا حال دیکھ لیتا ہوں، یا خلافِ عادت بطورِ معجزہ پیچھے سے بھی تمہیں دیکھتا ہوں یہی قول صحیح ہے (مؤطا امام مالک باب العمل فی جامع الصلوٰۃ) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے وہ نماز کا چور ہے جو رکوع اور سجدہ پورا نہ کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی پر نماز کا اثر

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ (مؤمنون ۳) جو لغویات سے احتراز کرنے والے ہیں،

خشوع کا معنی خلوص، عاجزی، توجہ الی اللہ ہے اور یہ حقیقی مومن اور نمازی کی صفات ہیں اس سے پہلے دو آیتوں میں فلاحِ آخرت کے لئے ایمان اور کمالِ ایمان کے لئے نماز اور قبولیتِ نماز کے لئے خشوع کی شرط بیان ہوئی ہے، اب اِس آیت میں نماز کا زندگی پر اثر بیان ہو رہا ہے، لغو سے مراد ہر وہ قول و فعل ہے، جو زندگی کے اصل مقصود یعنی رضائے الٰہی سے غافل کرنے والا ہو قطع نظر اس کے کہ وہ مباح ہے، یا غیر مباح اُن کی یہ شان ہی نہیں کہ وہ کسی بے ہودہ، بے کار، بے فائدہ کام میں زندگی کے قیمتی لمحات ضائع کریں، جن کے بارے میں انہیں کل قیامت میں حساب دینا ہوگا، چہ جائیکہ ایک مومن، مسلمان، اور نمازی بھی ہو اور وہ چور ڈاکو، قاتل، ظالم، بد معاملہ جھوٹا، چغلخور، کینہ پرور، زبان دراز جھگڑالو، وغیرہ بھی ہو ہماری نمازوں کی بے اثری کی بڑی وجہ یہ بھی ہے، کہ ہمیں علم نہیں کہ ہم کیا پڑھ رہے ہیں، ہم نماز کے معانی نہیں سیکھتے، جو نماز سمجھ کر پڑھتے ہیں وہ دولتِ دین اکٹھی کر لیتے ہیں انہیں مسرت و جنت کا سیدھا راستہ اپنے سامنے دکھائی دینے لگ جاتا ہے، اُن کا عمل عبادت کا جزو بن جاتا ہے جس نماز کے اندر خشوع ہو اُس کا اثر زندگی پر لازماً پڑتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضول، غیر ضروری، لایعنی، بے مقصد، عبث، بے کار اور بے ہودہ حرکات سے آدمی گریز کرنے لگتا ہے، اُسے ہر وقت یہ فکر دامنگیر رہتی ہے، کہ میری زندگی کے ایک ایک لمحہ کی ادنیٰ سے ادنیٰ حرکت بھی لکھی جا رہی ہے، اور وہ عالم الغیب ذاتِ اقدس بذات خود دیکھ بھی رہی ہے، اگر میں نے کوئی بے ہودہ کام یا کلام کیا، تو کل قیامت کے دن کونسا منہ لیکر اپنے آقا کے سامنے پیش ہونگا، اور اس چیز کی یاد دہانی [illegible] دن میں پانچ مرتبہ اُسے قانونی طور پر کرائی جاتی ہے۔ اہلِ ایمان کی صفات میں ارشاد ہے،،

وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝ (فرقان ۷۲)	اور جب وہ لغو مشغلوں کے پاس سے گزرتے ہیں، تو شرافت کے ساتھ گزر جاتے ہیں،،

یعنی سلامت روی کے ساتھ اُن بیہودگیوں سے گزر جاتے ہیں نہ ان لایعنی مشاغل میں مشغول ہوتے ہیں،،

نہ گنہگاروں کی تحقیر کرکے متکبر ہوتے ہیں، زندگی بڑی ہی سنجیدہ اور اہم حقیقت ہے مسلمان کی یہ شان نہیں کہ ایک لمحہ بھی کسی بے مقصد بات کی طرف توجہ کرے،،

سگریٹ اور حقہ نوشی

حقہ اور سگریٹ نوشی میں زندگی کے قیمتی لمحات ضائع ہوتے ہیں تمباکو نوشی ایک لغو حرکت ہی نہیں، بلکہ اس بُری عادت میں ضیاعِ وقت کے ساتھ ضیاعِ مال بھی ہے کوئی شخص دو روپے روزانہ اگر تمباکو نوشی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر صرف کرتا ہے، تو وہ چالیس پچاس سال میں کئی ہزار روپے اس راہ میں لٹا دیتا ہے۔ اس اتنی بڑی رقم میں اس کے اہل وعیال کے حقوق تھے۔ جو کہ اُس نے غصب کئے، یقیناً اس کا حساب اُسے دینا پڑیگا۔ یہ بے مقصد فضول خرچی مسلمان کی شان کے سراسر خلاف ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے، اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۝ (الاعراف ۳۱) یقیناً اللہ تعالےٰ فضول خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا، نیز فرمایا اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ۝ (الاسراء ۲۷) یقیناً فضول خرچ کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں،، تمباکو نوش خود اعتراف کرتا ہے کہ یہ فضول خرچی ہے، اس کے علاوہ یہ بدبودار چیز ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو سے پیار کرتے تھے، اور بدبو سے آپ کو سخت نفرت تھی۔ لیکن ہم نبیِ خوش بُو بدبو سے پیار کرتے ہیں، ہم آنحضرتؐ سے محبت میں کہاں تک مخلص اور کہاں تک سچے ہیں خود ہی فیصلہ کریں! ڈاکٹروں اور حکیموں کی جدید تحقیق کے مطابق تمباکو نوشی مضرِ صحت ہے جس چیز میں وقت، پیسہ، صحت کا نقصان بھی ہو، اور زہر قاتل بھی ہو اُس سے زیادہ لغو کام اور کیا ہو سکتا ہے؟ ایسے کھلم کھلا لغو کام کو اختیار کرنا کیا یہ مسلمان کی شان ہے؟

عزیزو۔ دوستو! تمباکو نوشی ہر لحاظ سے دنیا اور آخرت دونوں جہانوں کے لئے خسارے کا سودا ہے، لہٰذا میں دردِ دل سے عرض کرتا ہوں، خدا کے لئے اس مصیبت سے نجات حاصل کریں۔ خیر الامم ہے جس سے یہ اُمت نماز سے یوں بے خبر ہے پھر بھی یہ اُمت نماز سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے ایمان والو شراب اور جُوا اور بُت وغیرہ اور قرعہ کے تیر یہ سب نجس چیزیں، گندی باتیں ہیں سو ان سے الگ رہو شیطان چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض پیدا کر دے اور اللہ کی یاد اور نماز سے تم کو باز رکھے

۹۲۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ لَيْسَ عَلَى

اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جُوا اور بُت وغیرہ اور قرعہ کے تیر یہ سب گندی باتیں شیطانی کام ہیں سو ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم کو فلاح ہو شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جُوئے کے ذریعے سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض واقع کر دے اور اللہ تعالےٰ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے سو اب بھی باز آؤ اور تم اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرتے رہو اور رسول کی اطاعت کرتے رہو اور احتیاط رکھو اگر اعراض کرو گے تو جان رکھو کہ ہمارے رسول کے ذمہ صرف صاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	صاف پہنچا دینا تھا، ایسے لوگوں پر
جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا	جو کہ ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام
اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا	کرتے ہوں اس چیز میں کوئی گناہ
الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا	نہیں جس کو وہ کھاتے پیتے ہوں
ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ط	جبکہ وہ لوگ پرہیز رکھتے ہوں اور
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝	ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے

ہوں پھر پرہیز کرنے لگتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں پھر پرہیز کرنے لگتے ہوں اور خوب نیک عمل کرتے ہوں اللہ تعالےٰ ایسے نیکوکاروں سے محبت رکھتا ہے

اللہ پاک اپنے مومن بندوں کو شراب نوشی اور جوئے بازی وغیرہ سے منع فرماتا ہے، حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ شطرنج بھی ایک قسم کا جوا ہے، مجاہد اور طاؤس سے مروی ہے کہ ہر چیز جس میں قمار کا لگاؤ ہو جوا ہے حتیٰ کہ بچوں کا شرطیں لگا کر منکے یا کوڑیاں کھیلنا یہ سب جوا ہے، اسلام آنے تک یہ جوا زمانۂ جاہلیت میں خصوصیت کے ساتھ کھیلا جاتا تھا، لیکن اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو ان اخلاقِ قبیحہ سے منع فرمایا، اہل جاہلیت میں بالعموم یہ جوا یوں ہوتا تھا کہ ایک بکری یا دو بکری کا گوشت شرط کے طور پر بیچ دیا جاتا تھا"

زہریؒ کہتے ہیں کہ جوا یوں ہوتا تھا کہ اموال و اثمار پر پانسے پھینکے جاتے تھے اور اس طرح جوئے کے ذریعہ ان پر قبضہ کیا جاتا تھا، حضرتؒ نے فرمایا ہے کہ پانسوں کے ذریعے جو کھیل کھیلا جاتا ہے وہی جوا ہے اسی طرح جس چیز کو کھیلتے وقت مار کر جیتا جاتا ہے وہ بھی قمار ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور شاید اس سے یہ مراد ہے کہ شطرنج کا کھیل حرام ہے اور اسی طرح چوسر کا۔ کیوں کہ اس میں مُہرے کو مار کر جیتا جاتا ہے"

حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شطرنج یا چوسر کھیلے گویا کہ اُس نے اپنا ہاتھ سُور کے گوشت میں ڈال دیا اور اس کے خون میں ڈبو دیا ابو موسیٰ اشعریؓ کی روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جو نرد کھیلے وہ خدائے تعالیٰ کا باغی ہے عبدالرحمٰنؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سُنا کہ حضرتؐ فرماتے ہیں کہ جو چوسر کھیل کر نماز پڑھنے کو کھڑا ہو اُس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی پیپ اور خنزیر کے خون سے وضو کر کے نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا ہو شطرنج کے بارے میں تو عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ یہ چوسر سے بھی بُری ہے اور وہ اسے قمار و میسر میں شمار کرتے ہیں، امام مالکؒ امام ابو حنیفہؒ امام احمدؒ اس کے حرام ہونے کے قائل ہیں، لیکن امام شافعیؒ اس کو مکروہ بتاتے ہیں، ابن عباسؓ اور دوسرے بہت سے صحابہؓ کہتے ہیں کہ "انصاب" اُن پتھروں کو کہتے ہیں کہ جن پر مشرکین قربانیاں کر کے بتوں پر چڑھاتے تھے، اور "ازلام" بھی اُن پانسوں کو کہتے تھے جنہیں تقسیم کر کے فال لی جاتی تھی۔

خدائے تعالےٰ فرماتا ہے کہ "یہ شیطانی اعمال کی گندگی ہے اور سب سے بُرے شیطانی اعمال ہیں اس لئے اے میرے بندو! اِس گندگی سے بچو، تم فلاح پا سکو گے"

ارشادِ باری ہے، شیطان کا مقصد ہمیشہ یہ رہتا ہے کہ خمر اور میسر میں مبتلا کر کے تم میں بغض و عداوت پیدا کرتا رہے اور خدا کے ذکر اور نماز سے تمہیں غافل کرتا رہے، اب بھی ان باتوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باز آ ؤ گے کہ نہیں، یہ خدائے تعالےٰ کی طرف سے زبردست تنبیہ و تخویف ہے۔"

حُرمتِ شراب میں احادیثِ واردہ کا ذکر

ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ شراب کی حُرمت تین دفعہ آئی۔ جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اُس وقت لوگ شراب پیتے تھے جُوئے کا مال کھاتے تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا گیا، تو یہ وحی نازل ہوئی کہ تم سے شراب اور جُوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں تو کہہ دو کہ اس میں فائدہ تو ہے لیکن بہت کم اور اس کے مقابلے میں نقصان بہت زیادہ ہے، تو لوگوں نے کہا کہ فائدہ کم اور زیادہ نقصان بتایا گیا ہے۔ حرام نہیں کہا گیا ہے، چنانچہ شراب پیتے رہے، لیکن ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ ایک مہاجر صحابی نمازِ مغرب میں قرآن پڑھتے وقت نشے کے عالم میں قرآن کو غلط سلط اور خلط ملط کر دیا، چنانچہ یہ آیت اُتری کہ "اے مومنو! نشے کی حالت میں نماز نہ پڑھا کرو جب تک کہ تمہیں ہوش نہ ہو کہ کیا پڑھتے ہو اور کیا نہیں یہ آیت پہلے سے زیادہ سخت تھی، چنانچہ لوگوں نے نماز کے وقت شراب پینا چھوڑ دیا لیکن پھر بھی برابر پیتے رہے کیونکہ صراحتہً ممانعت نہیں تھی، لیکن ایک دن شراب میں مست ہو کر کوئی نماز پڑھ رہا تھا چنانچہ ممانعت کی صاف آیت نازل ہو گئی کہ "اے لوگو! شراب اور جُوا اور پانسے اور تیر، یہ سب شیطان کے گندے عمل ہیں تم فوراً رُک جاؤ شاید فلاح پا سکو۔ تو لوگوں نے کہا اے رب! ہم رُک گئے باز آ گئے، پھر لوگوں نے حضرتؐ سے اُن لوگوں کے بارے میں پوچھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو یہ ممانعت کیے جانے سے قبل فی سبیل اللہ قتل ہو گئے تھے یا طبعی موت مر گئے تھے لیکن شراب پیتے تھے اور جُوا کھیلتے تھے اُن کا کیا ہو گا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اس کو شیطانی عمل فرما دیا اور ممانعت کر دی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جو لوگ ایمان لائے تھے اور نیک عمل کیے تھے تو ممانعت سے پہلے جو کچھ انہوں نے حرام کھایا تھا اُس پر الزام نہیں دیا جائے گا، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انکی زندگی میں ان پر یہ حرام ہو جاتا تو وہ بھی اس کو ایسے ہی چھوڑ دیتے جیسا کہ تم نے چھوڑ دیا۔

ابی میسرہؓ سے روایت ہے کہ تحریم خمر کی آیت اُترنے سے پہلے حضرت عمرؓ نے یہ دعا مانگی تھی اے خدا! حرمتِ شراب کے بارے میں ہمارے پاس اپنی وحی بھیج تو یہ آیت اُتری تھی کہ اس میں نقصان زیادہ اور فائدہ کم ہے، لیکن حضرت عمرؓ کو جب یہ آیت سُنائی گئی تو انہوں نے پھر یہ دعا مانگی کہ اے خدا! بیانِ شافی وکافی نازل فرما، تو سورۃ نساء میں یہ آیت اُتری کہ "اے ایمان والو! نشے کی حالت میں ہرگز نماز نہ پڑھو، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن نے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کے بعد پکار کر کہہ دیا کہ نشے کی حالت میں نماز پڑھنے کی ممانعت آگئی ہے، عمرؓ کو پھر یہ وحی سُنا دی گئی، پھر بھی آپ یہ کہنے لگے کہ اے خدا بیانِ شافی وکافی اُتار تو سورۂ مائدہ میں یہ آیت نازل ہوئی کہ شراب بالکل حرام ہے بالکل رُک جاؤ، تو حضرت عمرؓ کہنے لگے کہ رُک گئے اے خدا ہم رُک گئے۔

صحیحین سے ثابت ہے کہ عمر بن الخطابؓ نے منبرِ رسولؐ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! شراب حرام ہوگئی ہے اور ان پانچ چیزوں میں سے جس سے بھی بنائی جائے وہ شراب ہے۔ انگور، کھجور، شہد، گیہوں، جَو، اور خمر کا لفظ عام ہے ہر ایسی نشے کی چیز پر جو عقل کو ڈھانک دے ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ تحریم خمر کے وقت انگور کی شراب چالو نہیں تھی،

ایک دوسری حدیث یہ بھی ہے کہ شراب سے متعلق جب پہلی وحی آئی تو عام چرچا ہوا کہ شراب حرام ہوگئی تو لوگوں نے کہا، یارسول اللہ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ اس میں نفع ہے تو ہم کو نفع اٹھاتے رہنا چاہیئے۔ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم چُپ ہو رہے، جب دوسری آیت اُتری تو پھر شہرت ہوئی کہ شراب حرام ہوگئی، تو لوگوں نے کہا یارسول اللہ! ہم نماز کے وقت نہیں پئیں گے تو آپؐ پھر خاموش ہوگئے لیکن جب یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ شیطان کا عمل ہے اس سے رُک جاؤ تو حضرتؐ نے صاف فرمادیا کہ شراب حرام ہوگئی،

ایک دوسری حدیث ہے جو کہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ قبیلۂ ثقیف یا قبیلۂ دوس کا ایک شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دوست تھا، وہ فتح مکہ کے روز آپؐ سے ملا اور شراب کا ایک مٹکا حضرتؐ کو تحفۃً پیش کیا، آپؐ نے فرمایا، کیا تم کو نہیں معلوم کہ اللہ تعالےٰ نے شراب حرام کر دی ہے، تو وہ آدمی اپنے غلام کی طرف متوجہ ہوا اور کہا اسے بازار میں لے جاکر بیچ دو، تو حضرتؐ نے فرمایا جس نے شراب حرام کی ہے اُس نے اس کی خرید و فروخت بھی حرام کی ہے تو اس نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ شہر سے باہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے جاؤ اور یہ مٹکا لنڈھا دو ، یعنی اس مٹکے سے سب شراب گرا دو ۔

ایک دوسری حدیث تمیم داریؓ سے مروی ہے کہ وہ ہر سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شراب کا ایک مٹکا تحفۃً بھیجتے تھے اور جب شراب حرام ہوگئی اور وہ حسب معمول مٹکا لے کر آئے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا کہ تمہارے پیچھے شراب حرام کر دی گئی ہے تو اُس نے کہا یا رسول اللہ! میں اسے بیچ دیتا ہوں اور قیمت وصول کر لیتا ہوں ، تو حضرتؐ نے فرمایا خدا یہودیوں پر لعنت کرے جن پر گائے اور بکرے کی چربی حرام کر دی گئی تھی تو وہ اس کو پگھلا کر روغن بنا کر بیچ دیتے تھے ، اللہ نے شراب اور اس کی قیمت سب حرام کر دی ہے ، بالکل ایسی ہی ایک حدیث عبدالرحمٰن بن غنم سے مروی ہے جس میں معناً کوئی فرق نہیں ، اسی طرح کی اور ایک حدیث ہے کہ ابن کیسان کا باپ حضرتؐ کے زمانے میں شراب کی تجارت کرتا تھا ، چنانچہ وہ تجارت کے لئے شام سے شراب کے مٹکے لے آیا اور حضرت کے پاس بھی ایک مٹکا لا کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! آپ کے لئے بڑی نفیس شراب لے آیا ہوں ، تو آپؐ نے فرمایا اے کیسان! یہ تو تیرے پیچھے حرام ہو گئی ہے ، تو اس نے پوچھا کہ حضرت کیا میں اسے فروخت کر دوں ؟ اس پر آپؐ نے فرمایا اس کی قیمت بھی حرام ہے ، تو کیسانؓ نے مٹکوں کو لے جا کر پاؤں سے ٹھوکر مار کر تمام تجارت کی شراب بہا دی ۔

انسؓ سے مروی ہے کہ میں ابو عبیدہؓ کو اور ان کے دوسرے ساتھیوں کو شراب پلا رہا تھا حتیٰ کہ قریب تھا کہ شراب انھیں مخمور کر دے کہ اتنے میں کسی نے کہا ، کیا تمہیں خبر نہیں کہ شراب حرام ہو گئی ہے ، تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے کہا ابھی ہم انتظار کریں گے اور تحقیق کریں گے تو دوسرے صحابہ نے کہا، نہیں اے انس! جو کچھ تیرے مٹکے میں بچ رہی ہے وہ سب گرا دے، خدا کی قسم اب ہم پھر نہیں پئیں گے، یہ کھجور اور جو کی شراب تھی۔ اُس وقت انسؓ اور ان کے ساتھی ابو طلحہؓ کے گھر میں تھے۔ مُنادی ندا کرنے لگا تو کہا گیا کہ نکل کر دیکھو اور سُنو! تو معلوم ہوا کہ شراب حرام ہو گئی ہے، مدینہ کی گلیوں میں شراب بہہ رہی تھی۔ بعض نے کہا کہ اُن لوگوں کا کیسا ہو گا جو شراب پیتے تھے اور جہاد میں قتل ہو گئے، تو یہ آیت اُتری کہ جو مومن نیک عمل کرتے تھے اور مر گئے ہیں ان پر کوئی گناہ نہیں۔ انسؓ کہتے ہیں کہ میں شراب پلا رہا تھا، لوگوں کے سر نشے سے ڈھلک رہے تھے کہ منادی نے شراب کی حُرمت سُنا دی تو ہر آنے جانے والے نے اپنی شراب بہا دی اور مٹکے توڑ دیے، بعض نے وضو کیا اور بعض نے غسل کیا بعض نے اُم سلیم کے پاس سے لے کر خوشبو لگائی پھر مسجد آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرمتِ شراب کی آیت سنائی، ایک آدمی نے قتادہؓ سے کہا کہ کیا تم نے یہ انسؓ سے سُنا ہے اور کسی نے انسؓ سے پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ سے سُنا ہے؟ تو انسؓ نے کہا ہاں! نہ حضرتؐ جھوٹ بولتے ہیں نہ ہم جھوٹ کہتے ہیں بلکہ ہم تو جانتے بھی نہیں کہ جھوٹ کیا چیز ہے؟

عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عام شراب اور جُوا اور گیہوں کی شراب اور شطرنج اور چوسر، گانے بجانے کے آلات سب حرام کر دیئے ہیں اور صرف مجھ پر صلوٰۃ وتر واجب فرمائی ہے رسول اللہ نے فرمایا کہ میری طرف سے جو شخص جھوٹی حدیث بنا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش کرے اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے، آپؐ نے عبیرہ درخت سے کھینچی ہوئی شراب بھی حرام قرار دی اور ہر نشہ آور شے کو حرام فرمایا۔

شراب کے دس متعلقات پر لعنت

ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شراب کے دس متعلقات پر لعنت، خود شراب پر لعنت پینے والے اور پلانے والے پر لعنت، بیچنے والے اور خریدنے والے پر لعنت، شراب کشید کرنے والے، شراب بنانے والے، شراب اٹھا کر لے جانے والے اور جس کی طرف لے جا رہا ہو اُس پر اور شراب کی قیمت کھانے والے، ان سب پر لعنت۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک باڑے کی طرف نکلے، میں آپؐ کی سیدھی طرف تھا کہ ابوبکرؓ سامنے کی طرف سے آئے میں پیچھے ہو گیا، ابوبکرؓ آپ کی سیدھی طرف ہو گئے میں بائیں طرف ہو گیا کہ اتنے میں عمرؓ آتے دکھائی دیئے میں بازو کی طرف ہو گیا، حضرت عمرؓ آپ کے بائیں طرف ہو گئے، اب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس باڑے پر آئے جو گھروں کے پیچھے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی، وہاں شراب کا ایک مشکیزہ دکھائی دیا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرتؐ نے مجھے بلایا اور ایک چھرا دیا اور کہا اس مشکیزے کو چیر دو اور فرمایا کہ شراب پر اور شراب کے پینے اور پلانے والے پر، لانے لے جانے والے پر، کشید کرنے والے اور بنانے والے اور اس کی قیمت کھانے والے سب پر لعنت ہے، ابن عمرؓ ہی سے مروی ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو لے کر مدینہ کے بازاروں میں گئے، وہاں شراب کے مشکیزے رکھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تھے جو شام سے لائے گئے تھے، میرے ہاتھ میں چھرا تھا، مجھ سے آپ نے چھرا لیا پھر جتنے مشکیزے آپؐ کے سامنے تھے سب کو چیر دیا پھر چھرا مجھے دیا اور اپنے اصحاب سے کہا کہ اس کے ساتھ جاؤ اس کی مدد کرو اور مجھے حکم دیا کہ بازار میں کوئی ایسا مشکیزہ نہ چھوڑنا جس کو چیر کر شراب بہا نہ دی گئی ہو، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، یزید خولانیؒ سے مروی ہے کہ ان کا چچا شراب فروشی کرتا تھا اور بہت باخبر اور مخیّر آدمی تھا میں نے اس کو شراب فروشی سے منع کیا، اُس نے نہ سُنی جب میں مدینہ آیا تو ابن عباسؓ سے شراب اور اس کی قیمت کے بارے میں دریافت کیا تو کہنے لگے کہ شراب اور شراب کی قیمت حرام ہے پھر کہا کہ اے اُمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر تمہاری کتاب کے بعد کوئی اور کتاب آئی ہوتی یا تمہارے نبیؐ کے بعد دوسرا نبیؐ آیا ہوتا تو تمہارے گناہوں اور سرکشیوں کا اس میں اسی طرح ذکر ہوتا جیسے کہ پہلے کی گناہ گار اُمتوں کا ذکر تمہارے قرآن میں ہے اور وہ رُسوا ہو گئے ہیں، لیکن اب دوسری کتاب الٰہی آنے والی نہیں ہے اس لیئے تمہاری رسوائی قیامت تک کے لئے تاخیر میں پڑ گئی ہے، خدا کی قسم یہ اُن لوگوں کی رسوائی سے بھی اہم ہے۔

ثابتؒ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے شراب کی قیمت کے بارے میں پوچھا، تو کہا سُنو، میں مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپؐ گوٹ لگائے بیٹھے تھے۔ فرمانے لگے جس کے پاس شراب ہے لے آئے لوگ لانے لگے، کوئی مشکہ لایا کسی نے مشکیزہ کسی نے کچھ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ساری شراب میدانِ بقیع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جمع کر کے مجھے اطلاع دو، ایسا ہی کیا گیا، اب آپؐ اُٹھ کھڑے ہوئے میں بھی آپ کے ساتھ چلا اور آپ کی سیدھی طرف تھا، آپ مجھ پر سہارا لیئے ہوئے تھے، اتنے میں ابوبکرؓ مل گئے، حضرتؐ نے ابوبکرؓ کو میری جگہ لے لیا اور مجھے بائیں طرف کر دیا، پھر چلتے میں عمرؓ ملے، عمرؓ کو حضرتؐ نے بائیں طرف کر دیا اور مجھے پیچھے کر دیا، اب آپ شراب کے ذخیرے پر پہنچے اور لوگوں سے کہا جانتے ہو یہ کیا ہے؟

جواب دیا کہ ہاں یارسول اللہ یہ شراب ہے، فرمایا تم سچ کہتے ہو پھر شراب کے دس متعلقات پر لعنت بھیجی، پھر آپؐ نے ایک چھری منگوائی، آپؐ نے چھری تیز کروائی پھر سارے مشکیزے چیر دیئے لوگوں نے کہا کہ اس میں منفعت بھی تھی، تو آپؐ نے فرمایا ہاں، میں خدا تعالےٰ کے غضب سے ڈر کر ایسا کر رہا ہوں، شراب میں خدا کی ناراضگی ہے۔ عمرؓ نے کہا یارسول اللہ! لائیے میں سب مشکیزے چیر دوں تو حضرتؐ نے فرمایا میں خود اس کو ضائع کر دوں گا۔

سعدؓ سے مروی ہے کہ شراب کے بارے میں چار آیتیں اُتریں، پھر وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے ہماری دعوت کی، ہم نے وہاں خوب شراب پی، یہ شراب کے حرام ہونے سے پہلے کا ذکر ہے۔ جب ہم خوب نشہ میں ہو گئے تو آپس میں فخر کرنے لگے، انصار کہتے تھے کہ ہم افضل ہیں، اور قریش کہتے تھے کہ ہم افضل ہیں، چنانچہ ایک انصاری نے اونٹ کی ایک بڑی ہڈی لے کر سعدؓ کی ناک پر دے ماری جس سے سعدؓ کی ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اسی بنا پر شراب کی حرمت نازل ہوئی جس کو مسلم نے بیان کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ شراب کی حرمت کی یہ وجہ ہوئی کہ انصار کے دو قبیلوں نے خوب شراب پی، جب مست ہو گئے تو ایک دوسرے پر دست درازیاں کرنے لگے، اور جب نشہ اُتر گیا تو کسی کے چہرے پر زخم آیا ہوا تھا تو کسی کے سر پر چوٹ آئی ہوئی تھی، کسی کی داڑھی نچی ہوئی تھی کوئی کہتا تھا کہ میرے فلاں ساتھی نے مجھے یہ زخم پہنچایا ہے چنانچہ ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے، حالانکہ پہلے آپس میں بڑی محبت تھی کینہ نہیں تھا، کہتے تھے کہ اگر یہ میرا ہمدرد ہوتا تو کبھی مجھے زخمی نہ کرتا۔ چنانچہ دشمنی بڑھ گئی اب اللہ تعالےٰ نے شراب کی حرمت نازل فرما دی، لوگ کہنے لگے کہ مرے ہوؤں کا کیا ہوگا تو وحی اُتری کہ جو مومنین نیک عمل کر کے مر گئے ہیں اُن پر کوئی گناہ نہیں۔

ابو بریدہؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک ٹیلے پر بیٹھے شراب پی رہے تھے، ہم تین یا چار افراد تھے شراب کا مٹکا رکھا تھا۔ دَور چل رہا تھا کہ میں اُٹھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اُسی وقت تحریم خمر کی آیت اُتری، میں فوراً اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور انھیں وحی سُنائی، بعض نے شراب پی لی تھی، بعض نے کچھ پی تھی اور کچھ ہاتھ میں دھری رکھی تھی، کسی کے منہ سے شراب لگی ہوئی تھی۔ یہ سنتے ہی سب نے اپنی اپنی شراب زمین پر بہا دی، اور آخری آیت فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ کو سُن کر کہنے لگے اِنْتَهَيْنَا رَبَّنَا اے رب! ہم رُک گئے، صحیح بخاری میں جابرؓ سے روایت ہے کہ جنگِ اُحد کی صبح میں لوگوں نے شراب پی تھی اور لڑائی میں اُس روز اکثر شہید ہو گئے، یہ تحریم خمر سے پہلے کی بات ہے تو اکثر یہودی کہنے لگے کہ جو لوگ قتل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے اور ان کے پیٹوں میں شراب تھی، تو یہ آیت نازل ہوئی کہ نیک عمل کرنے والے مومنین پر کچھ آنچ نہیں جب کہ تحریمِ خمر سے پہلے شراب پی ہو"

جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص خیبر سے مدینے کی طرف شراب لا رہا تھا تاکہ یہاں لاکر بیچے اور جب مدینے پہنچا تو ایک مسلمان نے اس سے کہا کہ شراب تو حرام ہو گئی ہے تو اس نے لے جاکر ایک ٹیلہ پر رکھ دی، اور اُسے کپڑوں سے ڈھانک دیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا کیا شراب حرام ہو گئی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، کہنے لگا کیا میں مال لے جاکر واپس کر دوں؟

آپؐ نے فرمایا کہ شراب میں واپس کیئے جانے کی بھی صلاحیت نہیں، تو اس نے کہا کہ میں اُس شخص کو دے دوں جو اس کا کچھ معاوضہ ادا کرے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ بھی نہیں، اُس نے کہا کہ اس تجارت میں یتیموں کا بھی پیسہ لگا ہوا تھا جو میرے زیرِ پرورش ہیں، تو حضرتؐ نے فرمایا جب بحرین کا مال آئے گا تو تم میرے پاس آنا تو میں اُس میں سے تمہارے یتیموں کا معاوضہ دے دوں گا، پھر حرمتِ شراب کی مدینہ میں منادی ہو گئی، ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ شراب کے برتنوں سے ہمیں نفع اٹھانے کی اجازت دیجئے۔ آپؐ نے کہا کہ برتنوں کے مُنہ کھول ڈالو، شراب بہا دو! چنانچہ شراب اتنی بہائی گئی کہ پست زمینوں میں شراب کھڑی ہوئی تھی،

ابو طلحہؓ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میرے زیرِ پرورش یتیم ہیں کہ ورثہ میں جن کو شراب ملی ہے، حضرتؐ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا بہادو! سب بہادو! ابو طلحہؓ نے کہا ہم اس کا سرکہ بنالیں؟ آپؐ نے فرمایا، نہیں، مسلم، ابو داؤد اور ترمذی سب نے اس کی تائید کی ہے،

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ یہ آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ الیٰ قولہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ "

یہی آیت توریت میں بھی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حق کو اس لئے نازل کیا ہے کہ باطل کو نابود کر دے اور گانے بجانے کے آلات بربط، ستار، سارنگی، دف، طنبورے تاکہ سب کو باطل کر دے، اللہ پاک اپنی عزت کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ بعد از حرمت جو اس کو پیے گا، میں اس کو قیامت کے روز پیاسا رکھوں گا، اور جو اسکو چھوڑ دے گا، میں اُس کو جنت کے پاکیزہ چشمہ سے شراب پلاؤں گا۔

عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے مروی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے نشے کی وجہ سے ایک وقت کی نماز کھو دی تو گویا کہ ساری دنیا کی دولت اس کو حاصل تھی اور چھن گئی اور جس نے نشے کی وجہ سے چار وقت کی نماز کھو دی، تو اَب خدا کو حق ہے کہ اس کو طینۃ الخبال پلائے، لوگوں نے کہا، طینۃ الخبال کیا چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ جہنمیوں کے جسم سے نچوڑی ہوئی گندگی "

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عقل پہ پردہ ڈال دینے والی ہر چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے جو شخص کوئی نشہ آور چیز پیے گا اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی لیکن اگر وہ توبہ کرے گا تو وہ قبول کر لی جائے گی، اور چوتھی بار اگر شراب پیے تو خدا کو حق ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو طینۃ الخبال پلائے، آپؐ نے فرمایا کہ "طینۃ الخبال" اہل نار کی پیپ ہے اور جس نے کسی بچے کو شراب پلائی جو حرام حلال کو نہیں پہچانتا تو اُس آدمی کو بھی طینۃ الخبال پلایا جائے گا"۔

ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ جس نے دنیا میں شراب پی اور توبہ نہیں کی تو آخرت کی شراب اس پر حرام ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہر نشیلی چیز خمر ہے اور حرام ہے، جو عمر بھر شراب پیتا رہا اور مر گیا اور توبہ نہیں کی۔ تو وہ جنّت کی شراب سے بالکل محروم رہے گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تین آدمی ہیں جن کی طرف اللہ تعالےٰ قیامت کے دن نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا، ایک وہ جو اپنے والدین کی نافرمان اولاد ہے اور دوسرے ہمیشہ شراب پینے والا اور تیسرے احسان کر کے جتانے والا۔ آپؐ نے فرمایا کہ احسان جتانے والا اور والدین کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا یہ تینوں کبھی جنّت میں نہیں جائیں گے"۔

عثمان بن عفانؓ سے مروی ہے کہ شراب سے بہت بچتے رہو۔ کیونکہ وہ ساری بُرائیوں کی جڑ ہے، ایک واقعہ سُنو کہ تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص بڑا ہی عابد تھا، لوگوں کو چھوڑ چھاڑ کر بستی سے الگ تھلگ عبادت خانے میں عبادت کرتا رہتا تھا، ایک بدکار عورت کی اُس پر نظر تھی، اس نے اپنی خادمہ کو بھیجا کہ ایک گواہی کے بہانے اس کو بُلا لائے، وہ بے چارہ آگیا، جب وہ کسی دروازہ کے اندر داخل ہوتا تو باہر سے اس کا دروازہ بند کر دیا جاتا، یہاں تک کہ اُس بدکار عورت تک پہنچے، اس کے پاس ایک بچہ اور شراب کا مٹکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھا ہوا تھا، وہ اس شیخ سے کہنے لگی کہ خدا کی قسم میں نے تجھ کو کسی گواہی کے لئے نہیں بلایا ہے بلکہ اس لیئے کہ یا تو میرے ساتھ رات گزارے یا یہ کہ اس بچے کو قتل کر دے یا یہ کہ شراب پیے، اُس شیخ نے یہ مناسب جانا کہ دونوں گناہوں کی بہ نسبت شراب آسان گناہ ہے، چنانچہ اس نے شراب پی لی، اب وہ ایک جام کے بعد پے در پے اور جام مانگنے لگا، یہاں تک کہ شراب کے نشے میں اس لڑکے کو بھی قتل کر دیا اور اس عورت کے ساتھ بھی رات گزاری،

اس لئے شراب سے بچو، وہ ساری بُرائیوں کی جڑ ہے

شراب اور ایمان کبھی ایک جگہ نہیں جمع ہو سکتے اگر شراب ہے تو ایمان نہیں، اگر ایمان ہے تو شراب نہیں، صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا اور چور جب چُراتا ہے تو مومن نہیں ہوتا، اور شرابی جب شراب پیتا ہے تو مومن نہیں ہوتا۔

جب قبلہ کے بدلنے کی آیت اُتری تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! وہ لوگ جو مر گئے اور بیت المقدس کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھتے تھے، ان کا کیا ہوگا؟ تو وحی اُتری کہ اُن کی عبادت ضائع نہیں ہوگی،

اسماء بنت یزیدؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نے فرمایا جس نے شراب پی، اللہ تعالےٰ چالیس دن تک اُس سے ناخوش رہتا ہے اگر وہ مر جائے تو کافر مرے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر توبہ کرے تو اللہ تعالےٰ توبہ قبول کرلے گا، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب یہ آیت اُتری کہ قبل از حُرمت پینے پر الزام نہیں لگایا جائیگا تو مجھ سے کہا گیا کہ تم پر بھی کوئی الزام نہیں ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جُوئے سے بچو اور چوسر اور شطرنج سے بچو، یہ دونوں سجم کا جُوا ہے۔

"ابن کثیر"، تفسیر سورۂ مائدہ آیت نمبر ۹۰ - ۹۱

اللہ تعالےٰ نے انسانوں کو اُنہیں اعمال سے مجتنب رہنے کی تلقین فرمائی ہے، کہ جن میں انسانوں کے لئے نفع نہیں بلکہ سخت نقصان ہے لیکن انسان سمجھتا نہیں بلکہ اکثر وہی کام کرتا ہے جو کہ بالآخر اُسے نقصان پہنچاتے ہیں، افسوس یہ انسان اپنی عزیز و ضعیف جان پر کس قدر ظلم کر رہا ہے، کہ اللہ تعالےٰ کی معصیت سے اُسے جہنّم کا ایندھن بنا رہا ہے، انسان کی کمزوری کا یہ عالم ہے کہ اگر جلتا ہوا سگریٹ اُس کے جسم کے کسی حصہ پر لگا دیا جائے تو وہ تڑپ اُٹھے گا، وہ جہنّم کی آگ جسے حدیث پاک کے مطابق فرشتوں نے تین ہزار سال جلایا ہے، اُسے کیسے برداشت کرے گا؟

نارِ جہنّم سے بچنے کی دُعاء

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ (اے اللہ تو مجھے جہنّم کی آگ سے محفوظ فرما۔

مشکوٰۃ باب مایقول عند الصباح والمساء (والمنام)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی شخص مغرب کی نماز کے بعد قبل الکلام یہ دعاء سات دفعہ پڑھ لے اگر اُسی رات اُسکی وفات ہو جائے، تو اللہ اُسے جہنّم کی آگ سے محفوظ فرمائے گا، اور اسی طرح اگر کوئی صبح کی نماز کے بعد یہی دعاء سات بار پڑھ لے تو اُس کیلئے بھی یہی فضیلت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل ہو جانا، آگ میں جل جانا قبول کر لینا چاہیئے مگر نماز نہیں چھوڑنی چاہیئے، اور شراب نہیں پینی چاہیئے اس لئے کہ یہ تمام برائیوں کی چابی ہے

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّاِنْ قُطِّعْتَ وَاِنْ حُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُکْ صَلٰوۃً مَّکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَکَھَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّہٗ مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ

(رواہ ابن ماجہ والبیہقی)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے دوست صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں اگرچہ میں قتل کر دیا جاؤں اور اگرچہ میں آگ میں جلا دیا جاؤں اور مجھے فرمایا کہ میں فرض نماز جان بوجھ کر (بغیر شرعی عذر) ہرگز نہ ترک کروں، پس جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی وہ (اللہ کی) محافظت سے نکل گیا، اور مجھے حکم کیا گیا کہ شراب ہرگز نہ پیوں اس لئے کہ یہ (شراب) ہر شر کی چابی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ احکام پر عمل کرنے میں خیر ہی خیر دونوں عالم میں راحت و سکون ہے، اور آپ کے فرامین پر عمل نہ کرنے میں دونوں عالم میں بے سکونی اور ذلت و رسوائی کے سوا کچھ حاصل نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصودِ نماز

جیسا کہ سورۂ عنکبوت کی پینتالیسویں آیت میں ارشاد ہے جس کا مفہوم یہ ہے، کہ نماز تمام بے حیائیوں اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ یعنی نماز کا لازمی یہ نتیجہ ہونا چاہیئے۔ کہ نمازی آدمی تمام اقسام کی برائیوں، فواحش، لغویات سے یکسر باز آجائے، اللہ تعالےٰ کے نزدیک اسی صورت میں وہ سچّا نمازی ہے، ایک شخص نماز بھی پڑھتا ہے، اور جھوٹ بھی بولتا ہے، نماز بھی ادا کرتا ہے۔ سینما بینی بھی کرتا ہے نماز کا بھی پابند ہے، اور کم بھی تولتا ہے، رشوت خور اور سود خور بھی ہے چوری اور ملاوٹ بھی کرتا ہے۔ غیر محرم عورتوں کی طرف نظر اٹھاتا ہے وعدہ خلاف، دغا باز۔ تُند خو بات بات پر گالیاں نکالتا ہے، خائن، بد دیانت۔ غیر معتبر، شراب خور۔ رقص و سرود کا متوالا، عیش و عشرت کا دلدادہ ہے، ایسا آدمی حقیقت میں نماز ایسی عبادت کو بد نام کر رہا ہے، اُس نے نماز کا مقصد ہی نہیں سمجھا، اگر یہ کہدیا جائے کہ ان بداعمال کی موجودگی میں وہ بدنصیب نمازی دراصل نمازی ہی نہیں تو غلط نہیں ہوگا،

تمام اقسام کی عبادات سے مقصود دراصل اطاعتِ الٰہی اور گناہوں سے اجتناب ہے، نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ یہ عبادات حقیقت میں رب العزت کی معصیت سے بچنے کی مشق ہے،

یہی وجہ ہے کہ ہر عبادت کا مقصد اللہ تعالےٰ نے تقویٰ فرمایا ہے جس کا قرآن مجید میں جگہ جگہ ذکر ہے تقویٰ کے معنی پرہیزگاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہوں سے بچنا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لوگوں کے درمیان صلح کرانا۔ نماز۔ روزہ۔ صدقہ سے بھی (اجر کے لحاظ سے) بہتر ہے۔

روزہ اور نماز اور صدقہ سے افضل عمل

عن ابی الدرداءؓ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصلوٰۃ والصدقۃ؟ قالوا۔ بلیٰ قال۔ اصلاح ذات البین فان فساد ذات البین ھی الحالقۃ (الترغیب ج ۳ ص ۴۸۸ بحوالہ ابوداؤد والترمذی وابن حبان

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تمہیں اجر و ثواب کے لحاظ سے افضل ترین عمل کی خبر دوں؟ جو روزے۔ نماز اور صدقہ سے بھی بڑھ کر ہے، صحابہؓ نے عرض کیا، ضرور فرمائیں، آپ نے فرمایا دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا (یہ افضل عمل ہے) اور دو آدمیوں کے درمیان فساد کرانا یہ حالقہ یعنی نیکیوں کو صاف (مٹا دینے) والا ہے۔

دو مومنوں دو مسلمانوں کے درمیان صلح کرانا، ایک دوسرے کو سمجھا کر اُن کی آپس میں از سرِ نو محبت پیدا کر دینا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ عمل ثواب کے لحاظ سے روزہ۔ نماز اور صدقے سے بھی افضل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دو مسلمانوں کو آپس میں لڑا دینا، ان میں عداوت پیدا کر دینا، ایک کی دوسرے کے پاس غیبت کر کے اُن میں بغض و عناد کا بیج بو دینا، یہ ایسا بدترین فعل ہے، کہ غیبت کرنے والے اور دو مسلمانوں میں فساد کرانے والے کے بڑے بڑے نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں، اور میدانِ محشر میں تمام خلقت کے روبرو جس کی غیبت کی گئی ہو گی اس کا ہاتھ ہو گا اور غیبت کنندہ کا گریبان۔

وَيُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ هِيَ الْحَالِقَةُ - لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ اَقُوْلُ تَحْلِقُ الدِّيْنَ

(الترغیب ج ۳ ص ۵۰۰)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے بیشک وہ حالقہ (مونڈ دینے والی) ہے، میں یہ نہیں کہہ رہا کہ وہ بال مونڈ دینے والی ہے، بلکہ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ دین کو مونڈ دینے والی ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سمجھا رہے ہیں کہ حالقہ سے میری مراد بال مونڈنے والی نہیں بلکہ دین مونڈ دینے والی ہے، یعنی دو مسلمانوں کے درمیان ایسی بات کرنا، جس سے وہ دونوں آپس میں دست و گریبان ہو جائیں۔ ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں، ایسی بات ایسی غیبت، غیبت کنندہ کے نیک اعمال ملیا میٹ کر دیتی ہے۔

فضول گو شہید

راہِ خدا میں جان دینے والے فضول گو کا جنت میں داخلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکوک ہے۔

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ اُسْتُشْهِدَ رَجُلٌ مِّنَّا يَوْمَ اُحُدٍ فَوُجِدَ عَلٰى بَطْنِهٖ صَخْرَةٌ مَّرْبُوْطَةٌ مِّنَ الْجُوْعِ فَمَسَحَتْ اُمُّهُ التُّرَابَ عَنْ وَجْهِهٖ۔ وَقَالَتْ هَنِيْئًا لَّكَ يَا بُنَيَّ الْجَنَّةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُدْرِيْكِ لَعَلَّهٗ كَانَ يَتَكَلَّمُ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ وَيَمْنَعُ مَا لَا يَضُرُّهٗ۔

(الترغیب ج ۳ ص ۵۴۱)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی اُحد کی جنگ میں شہید ہوگیا، اس کے پیٹ پر بھوک کی شدت کے سبب پتھر بندھا ہوا پایا گیا، اُس کی ماں نے اسکے چہرے سے مٹی جھاڑی اور کہا میرے پیارے بیٹے! تیرے لئے جنّت مبارک ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (شہید کی ماں سے یہ کلمات سن کر) فرمایا۔ تجھے کیا خبر ہے، (کہ یہ جنّتی ہے) شاید یہ فضول باتیں کرتا رہا ہو اور جس چیز کا خرچ کر دینا اس کے لئے کبھی پریشانی کا موجب نہیں تھا وہ بھی اس نے راہِ خدا میں دینے میں بُخل سے کام لیا ہو۔

شہادت، راہِ خدا میں جان دے دینا کتنا بڑا اہم اور اعلیٰ عمل ہے لیکن بیہودہ گوئی اور فحش کلامی کی عادت سے ایسے افضل ترین عمل کے عبث اور باطل ہو جانے کا خطرہ ہے، غیبت، بیہودہ گوئی۔ فحش کلامی کی خصلت ایک مسلمان، مومن بندے کی شان سے بعید ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیہودہ باتیں کرنے کا انجام

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ تُوُفِّیَ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ اَخْرُوَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْمَعُ الْبُشْرٰی بِالْجَنَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِیْ فَلَعَلَّہٗ تَکَلَّمَ فِیْمَا لَا یَعْنِیْہِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا یَنْقُصُہٗ

حضرت انسؓ سے روایت ہے، ایک شخص فوت ہو گیا تو دوسرے شخص نے کہا (اے مرنے والے) تیرے لئے جنت کی خوشخبری ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی یہ بات سن کر فرمایا۔ (تو جو اسے جنت کی خوشخبری دے رہا ہے) تجھے کیا خبر ہے، شاید وہ بیہودہ باتیں کرتا رہا ہو یا جو چیز معمولی تھی وہ اسے (راہِ خدا میں) خرچ کرنے سے گریز کرتا رہا ہو۔

(الترغیب ج ۳ ص ۵۴۱ بحوالہ ترمذی)

بیہودہ گوئی۔ فضول کلام۔ فحش اور لغو باتیں کرنا کس قدر گناہ اور کس درجہ خوفناک و بدترین عمل ہے؟ مندرجۂ بالا حدیث سے ظاہر ہے۔ کسی شخص کی اور پھر مسلمان عالم دین کی غیبت کرنا اُسکی پسِ پشت برائیاں لوگوں سے بیان کرنا کتنا عظیم گناہ ہے؟ اس کا اندازہ خود لگانا چاہیئے۔ اور اِس موذی مرض سے سخت پرہیز چاہیئے۔ جس کو غیبت کی بیماری لگ جاتی ہے، وہ بالآخر اُسے ہلاک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرکے چھوڑتی ہے، اس مہلک مرض کا علاج یہی ہے، جس کی غیبت کی گئی ہو اُس سے معافی مانگ لینی چاہیئے، اور آئندہ احتراز کریں۔

ہر مجلس کسی سے بدکلامی خود پرستی ہے
کسی کی پیٹھ پیچھے عیب جوئی چیرہ دستی ہے

نماز کے فوائد

۴۳۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ (العنکبوت ۴۵)

نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

نماز میں خاصۂ طبعی یہی ہے، کہ وہ عظمتِ الٰہی کا استحضار بار بار کرا کے ہر گناہ اور بے حیائی سے روک دیتی ہے، اب اگر نماز کے شرائط ہی پورے نہ کئے جائیں، تو اسی نسبت سے نماز ناقص رہیگی، اور پھر اسی مناسبت سے اس کی یہ طبعی خاصیت بھی ضعیف اور مضمحل رہیگی، یہاں تک کہ جو نماز بالکل سطحی اور جلد بازی میں ہو گی وہ نماز بے رُوح ہو گی اس میں برائیوں سے روکنے والی قوت معدوم ہو گی۔ دوسرے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں، کہ نماز جو یادِ الٰہی اور اس کی عظمت کے استحضار کی ایک اعلیٰ و مکمل شکل ہے اس کا اقتضا یہی ہے، کہ وہ ہر برائی سے روک دے، اس کا اثر یہی ہونا چاہیئے، عام اس سے کہ کسی پر ہو یا نہ ہو، اَلْفَحْشَآءِ بے حیائی کے تصریحی ذکر میں نکتہ یہ ہے کہ اکثر دوسری ملتوں اور مذاہب میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیحیائی صرف جائز ہی نہیں، بلکہ ایک لازمی جزوِ عبادت ہے، اور مغربی مفکروں کی تحقیق یہ ہے، کہ بیحیائی (بے حیائی) کی ابتدا ہی مندروں اور مشرکانہ معبدوں کے سایہ میں ہوئی ہے، یہاں یہ ارشاد ہوا کہ فحش دوسرے مذہبوں میں جزوِ عبادت ہو تو ہو، اسلامی عبادت تو اس کے جواز کی بھی روادار نہیں بلکہ اُسے مٹانے والی ہے۔

نماز بے حیائی اور بُرائی سے روکتی ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ تَنْهَهُ صَلَاتُهٗ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ لَمْ يَزْدَدْ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا بُعْدًا

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اس کی نماز بے حیائی اور برائی سے نہ روکے (وہ بجائے قریب ہونے کے) اللہ تعالےٰ سے دور ہوتا چلا جاتا ہے"

(مجمع الزوائد جلد دوم بحوالہ طبرانی کبیر)

اللہ تعالےٰ سے دُوری کا سبب

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ مَنْ لَّمْ تَأْمُرْهُ صَلَاتُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَهُ عَنِ الْمُنْكَرِ لَمْ يَزْدَدْ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا بُعْدًا۔ (مجمع الزوائد ج ۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی کو اس کی نماز نیکی کا حکم نہ کرے اور اُسے برائی سے باز نہ رکھے وہ ہر لمحہ اللہ سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے "

سو جُرم سے بشر کو بچاتی ہے اک نماز
ہوتی ہے ترک ہر بُری عادت نماز سے (جامِ طہور)

نماز تمام انفرادی اور اجتماعی کمزوریوں کو رفع کر کے انسانی معاشرہ کو رہزنوں اور بدمعاشوں کے مجمع کی بجائے، پُرامن اور پاک باز لوگوں کی محفل بنانے کا ایک مؤثر ترین نسخہ ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ ہم روحانی ورزش اور محنت سے پہلے اپنی فطرت کو احسن بنائیں اور نیک لوگوں کو منظم کر کے نیکی کے نظام کو دنیا میں قائم کریں، اپنا عمل اپنی ذات، اپنے خاندان، اپنی قوم اور اپنے وطن کی بھلائی تک محدود رکھنا چھوڑ دیں، بلکہ سعی و عمل کی بنیاد خدائے وحدہٗ لاشریک کی رضا و خوشنودی پر رکھیں، تاکہ انسان کی انفرادیت فنا ہو کر اقتدار دولت، شہرت اور عیش و عشرت کی تمام آرزوئیں دل سے فنا ہو جائیں

نماز ایک غرور کش عبادت ہے
وہ اللہ سے قُرب حاصل کرنے کا نسخۂ کیمیا ہے

اس کے لگاتار استعمال سے دوسروں سے خدمت لینے کا خیال دل سے نکل جاتا ہے۔ خدمت کرنے کا جذبۂ صادق پیدا ہو جاتا ہے وہ نماز جس کی ادائیگی کے بعد دل خود غرضی، شہرت پسندی ۔ اقتدار اور دولت طلبی، کینہ۔ بُغض۔ حسد۔ ظُلم۔ دغا۔ رشوت،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُود۔ کم تولنا، ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی، زنا، شراب، قتل۔ اغوا۔ لُوٹ مار، نظر بازی وغیرہ خصائل رذیلہ سے باز نہ آئے ایک بے رُوح بدن ہے، ایسی نماز کی اللہ کے ہاں کوئی قدر و قیمت نہیں "

نماز اور ذکر سے دل کو سکون نصیب ہوتا ہے، اور

فانی دنیا سے بے خود غرضی شہرت، نام اور نمود پر مرنے سے آدمی احتراز کرنے لگ جاتا ہے، اور مخلوقِ خدا کی بے لوث خدمت کا جذبہ ترقی کرنے لگتا ہے، نتیجتہً اللہ تعالےٰ کے عبادت گذار اور فرماں بردار بندے کا کھانا پینا، سونا، جاگنا، اور اس کا ہر فعل، ہر قول عبادت بن جاتا ہے، کیونکہ اُس کی ہر حرکت اُس کے آقا کے حکم کے ماتحت، اُس کی مرضی کے مطابق ہوتی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی۔ آپ حضرت بلالؓ سے فرماتے اَرِحْنَا بِهَا بِلَالُ (اے بلال اذان دے تاکہ نماز قائم ہو اور ہمیں راحت ملے) نیز آپکا ارشاد ہے، وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ (النسائی واحمد) میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے "

مومن کے رُوح و دل کی غذا ہے نماز ہی
مومن کے دل کو ملتی ہے لذت نماز سے (جام طہور)

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "

کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس سے پانچ مرتبہ روزانہ غسل کرے تو کیا اُسکے بدن پر میل رہ جائیگی؟

أَرَأَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بتاؤ اگر کسی شخص کے دروازے پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَهَلْ يَبْقٰى عَلٰى بَدَنِهٖ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ؟ قَالُوْا لَا۔ قَالَ كَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوٰاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔

(متفق علیہ)

ایک نہر جاری ہو، اور وہ اُس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو، کیا اُس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہیگا؟ صحابہؓ نے عرض کیا کچھ بھی میل باقی نہیں رہیگا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا یہی حال پانچ نمازوں کا ہے، اللہ تعالیٰ اِن کے باعث (یعنی انہیں ادا کرنے سے) تمام گناہ مٹا دیتا ہے،

عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الصَّلَوٰاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ

(مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ پانچوں نمازوں کی مثال ایسی ہے کہ کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو جس کا پانی جاری ہو اور بہت گہرا ہو، اس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے،

جو پانی جاری ہوتا ہے وہ ہر قسم کی غلاظت و نجاست سے پاک ہوتا ہے، اور جس قدر گہرا ہوتا ہے اسی قدر صاف اور شفاف ہوتا ہے اس حدیث میں جاری اور گہرے پانی میں غسل کی مثال دے کر رحمۃ للعلمین نے اُمت کو سمجھایا ہے، کہ جسطرح کوئی جاری اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گہرے پانی میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے، اس کے بدن پر میل کچیل نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح جو کوئی رات دن میں پانچ نمازیں خشوع وخضوع اور سُنّت کے مطابق جماعت کے ساتھ ادا کریگا، وہ بھی گناہوں کی آلائش سے پاک صاف ہوجاتا ہے۔

خلوص کے ساتھ نماز ادا کرنے کا ثمر

نمازی کے گناہ اُس سے اِس طرح الگ ہوجاتے ہیں جس طرح موسم خزاں میں درختوں سے پتّے الگ ہوجاتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ یَتَہَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَۃٍ قَالَ فَجَعَلَ ذَالِکَ الْوَرَقُ یَتَہَافَتُ قَالَ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَیُصَلِّی الصَّلٰوۃَ یُرِیْدُ بِہَا وَجْہَ اللّٰہِ فَتَہَافَتُ عَنْہُ ذُنُوْبُہٗ کَمَا تَہَافَتُ

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سردیوں میں باہر نکلے، اور درختوں سے پتّے گر رہے تھے آپ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑ کر ہلائیں تو اُن کے پتّے گرنے لگے فرمایا، اے ابو ذر، مَیں نے عرض کیا مَیں حاضر ہوں اے اللہ کے رسول، فرمایا مسلمان نماز ادا کرتا ہے، اور اس کا ارادہ صرف اللہ کی رضا ہوتا ہے۔ تو اس کے گناہ اس طرح اس سے الگ ہوجاتے ہیں جس طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اس درخت سے پتے گر رہے ہیں،

(رواہ احمد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موسم خزاں میں درخت کی ٹہنی پکڑ کر زور سے اُسے جھٹکے دیئے تو بے شمار پتے گرنے لگے، جیسا کہ عموماً ایسا ہوتا ہے، موسم خزاں میں پتے خشک ہوتے ہیں، ذرا سی ہوا کیساتھ گرنے شروع ہو جاتے ہیں، اور درخت ٹنڈ منڈ ہو جاتے ہیں۔ پہلے پتے سوکھ کر گر جاتے ہیں، اُن کی جگہ نئے سبز پتے پیدا ہو جاتے ہیں، موسم خزاں میں ہر سال ایسا ہوتا ہے، اس موقع پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹہنی پکڑ کر زور سے ہلائی تو بہت سے پتے درخت سے جھڑنے لگے۔

یہ منظر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ذرؓ کو دکھا کر فرمایا جس طرح خزاں میں درخت سے پتے گرتے ہیں، اسی طرح نماز سے مومن کے گناہ مٹتے ہیں۔

پانچ نمازوں کی ادائیگی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدۂ جنت

عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے، پانچ نمازیں اللہ تعالےٰ نے بندوں پر فرض کی ہیں، جو کوئی ان کو ادا کرے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ وَلَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ" (الترغیب ج ۱ ص ۲۴۲)

اور انہیں ہلکا سمجھ کر ان میں سے کچھ بھی ضائع نہ کریگا اس کیلئے اللہ پر یہ واجب ہے، کہ وہ اُسے جنّت میں داخل کرے۔

قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال ہوگا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلٰوةُ فَاِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ سَائِرُ عَمَلِهٖ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهٖ" (الترغیب ج ۱ ص ۲۴۵)

حضرت عبداللہ بن قرطؓ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے پہلے قیامت کے دن بندے سے نماز کے متعلق پوچھا جائیگا اگر یہ درست ہوئی تو اس کے سارے اعمال درست ہونگے۔ اگر یہ درست نہ ہوئی تو اُس کا کوئی بھی عمل قابلِ قبول نہ ہوگا"

دین میں نماز کی مثال جسم میں سر کی مثال ہے، جو نماز نہیں پڑھتا وہ دیندار نہیں ہے،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا طُهُوْرَ لَهُ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا صَلَاةَ لَهُ إِنَّمَا مَوْضِعُ الصَّلٰوةِ مِنَ الدِّيْنِ كَمَوْضِعِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ (الترغیب ج ۱ ص ۲۴۶)

وسلم نے وہ ایماندار نہیں جو کہ امین نہیں (بلکہ خائن ہے) اور اُس کی نماز (مقبول) نہیں جس کا وضو (صحیح) نہیں وہ دیندار نہیں جو نماز نہیں پڑھتا، نماز کا مقام دین میں ایسا ہے جیسا کہ سر کا مقام بدن میں ہے۔

نماز جنّت کی چابی ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنّت کی چابی نماز ہے۔

الترغیب ۱/ ۲۴۵ - بحوالہ دارمی

بیشک نماز دینِ نبیؐ کا ستون ہے
وا ہو گا حشر میں درِ جنّت نماز سے (جامِ طہور)

گناہوں کی آگ کو نماز کے پانی سے بجھاؤ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلَکًا یُّنَادِیْ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ یَا بَنِیْ آدَمَ قُوْمُوْا اِلٰی نِیْرَانِکُمُ الَّتِیْ اَوْقَدْتُمُوْھَا فَاَطْفِئُوْھَا۔ (الترغیب ج ۱ ص ۲۳۵)

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے جو ہر نماز کے وقت پکارتا ہے۔ اے اولادِ آدم اپنے (گناہوں کی) آگ کو بجھانے کے لئے اُٹھ کھڑے ہو (یعنی نماز ادا کرو)

نماز افضل ترین عمل ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَئَلَہٗ عَنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوۃُ قَالَ مَہْ قَالَ ثُمَّ الصَّلٰوۃُ قَالَ ثُمَّ مَہْ قَالَ ثُمَّ الصَّلٰوۃُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ ثُمَّ

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اُس نے سوال کیا کہ اعمال میں افضل ترین عمل کونسا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز۔ اُس نے کہا کہ اس کے بعد؟ آپ نے پھر فرمایا کہ نماز۔ اس نے پھر کہا اس کے بعد؟ آپ نے پھر فرمایا کہ نماز اُس نے تین مرتبہ یہی سوال کیا آپ نے اُسے تینوں مرتبہ یہی جواب دیا (کہ نماز افضل عمل ہے) پھر اُس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَہْ ؟ قَالَ اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ (احمد)

(چوتھی مرتبہ پوچھا) پھر آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد

نماز دین کا ستون ہے، جس نے نماز کو ترک کر دیا اُس کا کوئی دین نہیں

عَنْ عُمَرَؓ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ عِنْدَ اللّٰہِ فِی الْاِسْلَامِ قَالَ اَلصَّلٰوۃُ لِوَقْتِهَا وَمَنْ تَرَکَهَا فَلَا دِیْنَ لَہٗ وَالصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ۔

(رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسولؐ اسلام میں اللہ کے نزدیک کونسی شے زیادہ محبوب ہے، فرمایا وقت پر نماز ادا کرنا، اور جس نے نماز ترک کر دی اس کا کوئی دین نہیں ہے اور نماز دین کا ستون ہے۔

بیشک نماز دینِ نبیؐ کا ستون ہے
وا ہو گا حشر میں درِ جنت نماز سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحفۂ معراج

دن رات میں پانچ نمازیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاک ہے وہ خدا

جو اپنے بندے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو مسجدِ حرام سے راتوں رات بیت المقدس کی مسجد تک لے گیا۔

حَدِیْثُ الْاِسْرَآءِ

وَقَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔

(بنی اسرائیل ۱)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَمَّا کَذَّبَنِیْ قُرَیْشٌ قُمْتُ فِی الْحِجْرِ فَجَلَّی اللّٰہُ لِیْ بَیْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُھُمْ عَنْ اٰیَاتِہٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْہِ۔

بیت المقدس تک جانے کا قصہ

اور اللہ تعالےٰ نے (سورۂ بنی اسرائیل میں) فرمایا پاک ہے وہ خدا جو اپنے بندے محمدؐ کو راتوں رات مسجدِ حرام یعنی حرم سے بیت المقدس کی مسجد تک لے گیا۔

جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قریش نے مجھ کو (معراج کے باب میں) جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا (حجاب اُٹھا دیا) میں نے اس کو دیکھ کر قریش سے اسکے پتے اور نشان بیان کرنا شروع کر دیئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصۂ معراج

احادیث میں سب سے اصح کتاب بخاری شریف، کتاب المناقب پارہ نمبر ۱۵ سے قصۂ معراج نقل کیا جا رہا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ فَشَقَّ مَابَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ فَقُلْتُ لِلْجَارُوْدِ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِيْ مَا يَعْنِيْ بِهٖ قَالَ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مِنْ قَصِّهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءَةٍ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ

انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مالک بن صعصعہؓ سے سُنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے معراج کی رات کا قصہ بیان کیا، فرمایا ایسا ہوا کہ میں حطیم یا حجر میں لیٹا ہوا تھا اتنے میں ایک آنے والا (فرشتہ) آیا (یعنی حضرت جبریلؑ) انہوں نے چیر ڈالا قتادہ نے کہا میں نے انسؓ سے سُنا وہ کہتے تھے یہاں سے یہاں تک تو میں نے جارود (بن ابی سبرہ) سے جو (انسؓ کے مصاحب تھے) میرے پاس بیٹھے تھے پوچھا اس سے کیا مطلب ہے انہوں نے کہا، گدگی (ہنسلی کے مقام) سے ناف تک اور میں نے انسؓ سے سُنا وہ کہتے تھے سینے کے سرے سے ناف تک میرا دل نکالا پھر ایک سونے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ اُعِيْدَ ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَآبَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ فَقَالَ لَهُ الْجَارُوْدُ هُوَ الْبُرَاقُ يَا اَبَا حَمْزَةَ قَالَ اَنَسٌ نَعَمْ يَضَعُ خُطْوَهُ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ فَقَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ

طشت لائے جو ایمان سے بھرا ہوا تھا میرا دل دھویا گیا پھر بھر گیا پھر اپنی جگہ رکھ دیا گیا اس کے بعد ایک جانور لایا گیا (سفید) جو خچر سے ذرا نیچا اور گدھے سے کچھ اونچا تھا، جارود نے انسؓ سے پوچھا ابو حمزہ یہ جانور براق تھا انہوں نے کہا ہاں وہ قدم وہاں ڈالتا تھا جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی تھی میں اُس پر سوار کیا گیا اور جبریلؑ مجھکو لے چلے یہاں تک کہ نزدیک والے (پہلے) آسمان پر پہنچا جبرئیلؑ نے کہا دروازہ کھولو (اندر سے) پوچھا گیا کون ہے جبرئیلؑ نے کہا (میں ہوں) جبرئیل سے پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمدؐ پوچھا کیا یہ بلائے گئے ہیں اُنہوں نے کہا ہاں تب اندر والے فرشتے نے کہا مرحبا خوب آئے اور دروازہ کھولا گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى
اِلَى السَّمَآءِ الثَّانِيَةِ
فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا
قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ
مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ
وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ
نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ
فَنِعْمَ الْمَجِيْئُ جَاءَ فَفَتَحَ
فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى
وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ
قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى
فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ
فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا
بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ
الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ
مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ
قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ
مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ
اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ
مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْئُ جَاءَ

میں اندر گیا دیکھا تو آدم علیہ السلام
بیٹھے ہیں جبریلؑ نے کہا یہ تمہارے
باوا آدم ہیں ان کو سلام کرو
میں نے اُن کو سلام کیا انہوں نے
جواب دیا پھر کہنے لگے مرحبا کیا
اچھا بیٹا اور کیا اچھا پیغمبر ہے
پھر جبرئیلؑ (مجھ کو لے کر اور)
اوپر چڑھے یہاں تک کہ دوسرے
آسمان تک پہنچے وہاں بھی کہا
دروازہ کھولو پوچھا کون ہے
جبرئیلؑ نے کہا میں ہوں جبریلؑ
سے پوچھا تمہارے ساتھ اور
کون ہے انہوں نے کہا محمدؐ پوچھا
کیا وہ بلائے گئے ہیں اُنہوں نے
کہا ہاں اِس وقت (اندر والا فرشتہ)
کہنے لگا مرحبا خوب آئے پھر
دروازہ کھولا گیا میں اندر پہنچا
کیا دیکھتا ہوں حضرت یحییٰ اور
حضرت عیسیٰؑ دونوں خالہ زاد بھائی
بیٹھے ہیں جبریلؑ نے کہا یہ یحییٰ اور
عیسیٰؑ ہیں ان کو سلام کرو میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ
إِذَا يُوسُفُ قَالَ هٰذَا يُوسُفُ
فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا
بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى
السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ
قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ
جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ
قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ
أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ
قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ
الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا
خَلَصْتُ فَإِذَا إِدْرِيسُ
قَالَ هٰذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ
عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا
بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى
أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ
فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا

ان کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا
پھر دونوں کہنے لگے مرحبا کیا اچھا
بھائی ہے کیا اچھا پیغمبر ہے پھر
جبریلؑ مجھ کو لیکر اور اوپر
چڑھے تیسرے آسمان پر پہنچے
دروازہ کھلوایا وہاں بھی پوچھا
گیا کون ہے انہوں نے کہا جبریلؑ
پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے
انہوں نے کہا محمدؐ پوچھا کیا وہ
بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں
پھر اندر سے فرشتہ کہنے لگا مرحبا
خوب آئے اور دروازہ کھولا گیا میں
اندر پہنچا کیا دیکھتا ہوں حضرت
یوسفؑ بیٹھے ہیں جبریلؑ نے کہا یہ
یوسفؑ پیغمبر ہیں ان کو سلام کرو
میں نے سلام کیا انہوں نے جواب
دیا پھر کہنے لگے مرحبا کیا اچھے پیغمبر ہیں
اور اچھے نبی ہیں پھر جبریلؑ مجھ کو
لیکر اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ
چوتھے آسمان پر وہاں بھی دروازہ
کھلوایا اندر سے پوچھا گیا کون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ
مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ
وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ
قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ
الْمَجِيْئُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ
فَاِذَا هَارُوْنُ قَالَ هٰذَا
هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ
قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ
بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ
السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ
مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ
قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ
مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ
اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا
بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْئُ جَاءَ
فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا مُوْسٰى
قَالَ هٰذَا مُوْسٰى فَسَلِّمْ
عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ
ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ

جبرئیلؑ نے جواب دیا جبریلؑ پوچھا
تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے
کہا محمدؐ پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے
ہیں انہوں نے کہا ہاں پھر کہنے لگے
مرحبا خوب آئے اور دروازہ کھلا
میں اندر گیا تو ادریسؑ پیغمبر کو دیکھا
جبریلؑ نے کہا یہ ادریس ہیں ان کو
سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں
نے جواب دیا اور کہنے لگے مرحبا کیا
اچھا بھائی کیا اچھا پیغمبر ہے پھر
جبریلؑ مجھ کو لیکر اور اوپر چڑھے
یہاں تک کہ پانچویں آسمان پر
پہنچے وہاں بھی دروازہ کھلوایا
اندر سے پوچھا گیا کون جبریلؑ نے
جواب دیا جبریلؑ نے پوچھا
تمہارے ساتھ اور کون ہے
انہوں نے کہا محمدؐ پوچھا کیا وہ
بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں
پھر کہنے لگے مرحبا خوب آئے جب
میں اندر پہنچا تو ہارونؑ پیغمبر کو
دیکھا جبریلؑ نے کہا یہ ہارونؑ ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكَى
قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ قَالَ
أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ
بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ
مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مِنْ
يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ
صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ
فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قِيلَ
مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ
قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ
مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ
إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ
مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ
فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا
إِبْرَاهِيمُ قَالَ هٰذَا
أَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ
السَّلَامَ قَالَ مَرْحَبًا
بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعْتُ

ان کو سلام کر دیں نے سلام کیا
انہوں نے جواب دیا اور کہنے لگے
مرحبا کیا اچھا بھائی ہے کیا اچھا
پیغمبر ہے پھر جبریلؑ مجھ کو لیکر
اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ
چھٹے آسمان پر پہنچے دروازہ کھلوایا
اندر سے پوچھا گیا کون جواب دیا
جبریلؑ پوچھا تمہارے ساتھ اور
کون ہے انہوں نے کہا محمدؐ پوچھا
کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے
کہا ہاں تب کہنے لگے مرحبا خوب
آئے جب میں اندر پہنچا موسیٰؑ پیغمبر
کو دیکھا جبریلؑ نے کہا یہ موسیٰؑ ہیں
ان کو سلام کر دیں نے سلام کیا انہوں
نے جواب دیا اور کہنے لگے مرحبا کیا
اچھا بھائی کیا اچھا پیغمبر ہے جب میں
وہاں سے آگے بڑھا تو وہ رونے لگے
وجہ پوچھی تو کہنے لگے میں اس لیئے
روتا ہوں کہ یہ لڑکا (دنیا میں) میرے
بعد پیغمبر کر کے بھیجا گیا اور اس کی
اُمّت کے لوگ میری اُمّت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى
فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ
هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا
مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ
هٰذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى
وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ
بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ
فَقُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرِيلُ
قَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ
فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا
الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ
ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ
الْمَعْمُورُ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ
مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ
وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ
فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ
هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا
وَأُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ
عَلَيَّ الصَّلَوٰتُ خَمْسِينَ
صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ
فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسٰى فَقَالَ

زیادہ بہشت میں جائیں گے، جبریلؑ
مجھ کو لیکر اور اُوپر چڑھے دروازہ
کھلوایا (اندر سے) پوچھا گیا کون انہوں
نے کہا جبریلؑ پوچھا تمہارے ساتھ اور
کون ہے کہنے لگے محمدؐ پوچھا کیا وہ
بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں
تو کہنے لگے مرحبا خوب ہی آئے ہیں
جب میں اندر پہنچا، ابراہیمؑ کو دیکھا
جبریلؑ نے کہا یہ ابراہیمؑ ہیں ان کو
سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے
جواب دیا پھر کہنے لگے مرحبا کیا اچھا
بیٹا ہے کیا اچھا پیغمبر ہے پھر مجھے
سدرۃ المنتہیٰ تک بلند کیا گیا کیا
دیکھتا ہوں اس کے بیر ہجر کے
مٹکوں کے برابر ہیں اور اسکے پتے
ہاتھی کے کان کی طرح جبریلؑ نے
کہا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے وہاں
(اس کی جڑ سے) چار ندیاں چھوٹی
ہیں دو تو بند (ڈھانپی ہوئی) دو کھلی
میں نے پوچھا جبریلؑ یہ کیسی ندیاں
ہیں اُنہوں نے کہا بند ندیاں تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِمَا اُمِرْتَ قَالَ اُمِرْتُ
بِخَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ
يَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ
لَا تَسْتَطِيْعُ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ
وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ
النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ
بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ
فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ
التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ
فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ
اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ
فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ
عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى
فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ
فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ
اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ
فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِعَشْرِ
صَلَوٰتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ
فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ
فَاُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوٰتٍ
كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰى

بہشت میں گئی ہیں وہاں بہ رہی ہیں
اور کھلی ندیاں (دنیا میں) نیل اور
فرات پھر بیت المعمور مجھ کو بلند کر
کے دکھایا گیا پھر میرے سامنے ایک
پیالہ شراب کا اور ایک پیالہ دُودھ کا
اور ایک پیالہ شہد کا لایا گیا میں نے
دُودھ کا پیالہ لے لیا (اس کو پی گیا)
جبریلؑ نے کہا یہ ... اسلام کی
فطرت ہے جس پر تم ہو اور تمہاری
اُمت ہے پھر مجھ پر ہر دن رات میں
پچاس نمازیں فرض کی گئیں میں
لوٹ کر آیا تو موسیٰؑ کے سامنے سے
گزرا انہوں نے پوچھا تم کو کیا حکم
ملا میں نے کہا ہر دن رات میں
پچاس نمازیں فرض ہوئیں انہوں
نے کہا تمہاری اُمت پچاس نمازیں
ہر دن رات میں نہیں پڑھ سکتی
اور مجھے خدا کی قسم لوگوں کا بہت
تجربہ ہے اور میں بنی اسرائیل پر
بہت کوشش کر چکا ہوں تم ایسا کرو
اپنے پروردگار کے پاس پھر جاؤ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُوسٰی فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِیْنَ صَلٰوۃٍ کُلَّ یَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَکَ لَا تَسْتَطِیْعُ خَمْسَ صَلٰوۃٍ وَاِنِّیْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَکَ وَعَالَجْتُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَۃِ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاسْاَلْہُ التَّخْفِیْفَ لِاُمَّتِکَ قَالَ سَاَلْتُ رَبِّیْ حَتّٰی اسْتَحْیَیْتُ وَلٰکِنْ اَرْضٰی وَاُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰی مُنَادٍ اَمْضَیْتُ فَرِیْضَتِیْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِیْ ۔

اور اپنی اُمت کیلئے تخفیف چاہو یہ سُن کر میں لوٹا اور اللہ تعالےٰ نے پچاس میں سے دس نمازیں مجھ کو معاف کر دیں لوٹ کر آیا تو پھر موسیٰ علیہ السلام نے وہی کہا میں پھر گیا دس معاف ہو گئیں پھر لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے وہی کہا میں پھر گیا دس اور معاف ہو گئیں پھر لوٹ کر آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے وہی کہا پھر گیا تو پانچ اور معاف ہو گئیں پانچ نمازیں ہر دن رات میں فرض رہیں) پھر لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے پوچھا کہو کیا حکم ہوا میں نے کہا پانچ نمازوں کا ہر دن اور رات میں انہوں نے کہا دیکھو تمہاری اُمت سے ہر روز یہ پانچ نمازیں بھی نہیں ہو سکیں گی میں تم سے پہلے لوگوں کا خوبی تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل پر بہت زور ڈال چکا ہوں تم ایسا کرو پھر اپنے پروردگار کے پاس جاؤ اپنی اُمت پر تخفیف کراؤ میں نے کہا میں اپنے پروردگار سے عرض کرتے کرتے شرمندہ ہو گیا ہوں اب میں اس پر راضی ہو جاتا ہوں مان لیتا ہوں، جب میں آگے بڑھا تو پکارنے والے (یعنی خود پروردگار) نے پکارا میرا حکم ٹھہراؤ تھا وہ میں نے جاری کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف بھی کی ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معراج شریف

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی	پاک ہے وہ جو لے گیا ایک رات
بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ	اپنے بندے کو مسجد حرام سے دُور
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی	کی اُس مسجد تک جس کے ماحول کو
الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ	اس نے برکت دی ہے، تاکہ اسے
بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ	اپنی کچھ نشانیوں کا مشاہدہ کرائے
اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ	حقیقت میں وہی ہے سب کچھ سننے
الْبَصِیْرُ ۝ (بنی اسرائیل ۱)	والا اور دیکھنے والا "

یہ وہی واقعہ ہے جو اصطلاحاً "معراج" اور "اسراء" کے نام سے مشہور ہے، اکثر اور معتبر روایات کی رُو سے یہ واقعہ ہجرت سے ایک سال پہلے پیش آیا، حدیث اور سیرت کی کتابوں میں اس واقعہ کی تفصیلات بکثرت صحابہؓ سے مروی ہیں جن کی تعداد ۲۵ تک پہنچتی ہے ان میں سے مُفصّل ترین روایات حضرت اَنس بن مالکؓ، حضرت مالک بن صَعْصَعہؓ، حضرت ابو ذر غفاریؓ اور حضرت ابُوہریرہؓ سے مروی ہیں، ان کے علاوہ حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت ابو سعید خُدریؓ، حضرت حُذیفہ بن یمانؓ، حضرت عائشہؓ اور متعدد دوسرے صحابہؓ نے بھی اس کے بعض اجزاء بیان کیے ہیں "

قرآن مجید یہاں صرف مسجدِ حرام (یعنی بیت اللہ) سے مسجد اقصیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی بیت المقدس) تک حضور کے جانے کی تصریح کرتا ہے اور اس سفر کا مقصد یہ بتاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندے کو اپنی کچھ نشانیاں دکھانا چاہتا تھا، اس سے زیادہ کوئی تفصیل قرآن میں نہیں بتائی گئی، حدیث میں جو تفصیلات آئی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ رات کے وقت جبریل علیہ السلام آپ کو اُٹھا کر مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک بُراق پر لے گئے، وہاں آپ نے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ نماز ادا کی، پھر وہ آپ کو عالم بالا کی طرف لے چلے اور وہاں مختلف طبقات سماوی میں مختلف جلیل القدر انبیاء سے آپ کی ملاقات ہوئی، آخر کار آپ انتہائی بلندیوں پر پہنچ کر اپنے رب کے حضور حاضر ہوئے اور اس حضوری کے موقع پر دوسری اہم ہدایات کے علاوہ آپ کو پنجوقتہ نماز کی فرضیت کا حکم ہوا۔ اس کے بعد آپ بیت المقدس کی طرف پلٹے اور وہاں سے مسجد حرام واپس تشریف لائے، اس سلسلے میں بکثرت روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو جنت اور دوزخ کا بھی مشاہدہ کرایا گیا، نیز معتبر روایات یہ بھی بتاتی ہیں کہ دوسرے روز جب آپ نے اس واقعہ کا لوگوں سے ذکر کیا تو کفار مکہ نے اس کا بہت مذاق اڑایا انہیں مذاق اڑانے کا ایک بہترین موقع ہاتھ آگیا۔

حدیث کی یہ زائد تفصیلات قرآن کے خلاف نہیں ہیں بلکہ اسکے بیان پر اضافہ ہیں، اور ظاہر ہے کہ اضافے کو قرآن کے خلاف کہہ کر رد نہیں کیا جا سکتا،

اس سفر کی کیفیت کیا تھی؟ یہ عالم خواب میں پیش آیا تھا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا بیداری میں ؟ اور آیا حضورؐ بذاتِ خود تشریف لے گئے تھے ۔ یا اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے محض روحانی طور پر ہی آپ کو یہ مشاہدہ کرادیا گیا؟ ان سوالات کا جواب قرآن مجید کے الفاظ خود دے رہے ہیں، سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی سے بیان کی ابتدا کرنا خود بتا رہا ہے کہ یہ کوئی بہت بڑا خارقِ عادت واقعہ تھا جو اللہ تعالےٰ کی غیر محدود قدرت سے رونما ہوا۔ ظاہر ہے کہ خواب میں کسی شخص کا اس طرح کی چیزیں دیکھ لینا، یا کشف کے طور پر دیکھنا یہ اہمیت نہیں رکھتا کہ اسے بیان کرنے کے لئے اس تمہید کی ضرورت ہو کہ تمام کمزوریوں اور نقائص سے پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو یہ خواب دکھایا یا کشف میں یہ کچھ دکھایا، پھر یہ الفاظ بھی کہ "ایک رات اپنے بندے کو لے گیا، آسمانی سفر پر صریحاً دلالت کرتے ہیں ۔ خواب کے سفر، یا کشفی سفر کے لئے یہ الفاظ کسی طرح موزوں نہیں ہو سکتے، لہٰذا ہمارے لئے یہ مانے بغیر چارہ نہیں کہ یہ محض ایک روحانی تجربہ نہ تھا بلکہ ایک جسمانی سفر اور عینی مشاہدہ تھا جو اللہ تعالےٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کرایا۔

اب اگر ایک رات میں ہوائی جہاز کے بغیر مکہ سے بیت المقدس جانا اور آنا اللہ کی قدرت سے ممکن تھا، تو آخر اُن دوسری تفصیلات ہی کو ناممکن کہہ کر کیوں رد کر دیا جائے جو حدیث میں بیان ہوئی ہیں ؟ ممکن اور ناممکن کی بحث تو صرف اُس صورت میں پیدا ہوتی ہے جبکہ کسی مخلوق کے باختیارِ خود کوئی کام کرنے کا معاملہ زیرِ بحث ہو، لیکن جب ذکر یہ ہو کہ خدا نے فلاں کام کیا، تو پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امکان کا سوال وہی شخص اُٹھا سکتا ہے جسے خدا کے قادرِ مطلق ہونے کا یقین نہ ہو، اس کے علاوہ جو دوسری تفصیلات حدیث میں آئی ہیں اُن پر منکرینِ حدیث کی طرف سے متعدد اعتراضات کیے جاتے ہیں، مگر اُن میں سے صرف دو ہی اعتراضات ایسے ہیں جو کچھ وزن رکھتے ہیں،

ایک یہ کہ اس سے اللہ تعالےٰ کا کسی خاص مقام پر مقیم ہونا لازم آتا ہے، ورنہ اس کے حضور بندے کی پیشی کے لئے کیا ضرورت تھی کہ اُسے سفر کرا کے ایک مقامِ خاص تک لے جایا جاتا؟

دوسرے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دوزخ اور جنت کا مشاہدہ اور بعض لوگوں کے مبتلائے عذاب ہونے کا معائنہ کیسے کرا دیا گیا جبکہ ابھی بندوں کے مقدمات کا فیصلہ ہی نہیں ہُوا ہے؟ یہ کیا کہ سزا و جزا کا فیصلہ تو ہونا ہے قیامت کے بعد اور کچھ لوگوں کو سزا دے ڈالی گئی ابھی سے؟ لیکن دراصل یہ دونوں اعتراض بھی قلتِ فکر کا نتیجہ ہیں، پہلا اعتراض اس لئے غلط ہے کہ خالق اپنی ذات میں تو بلاشبہ اِطلاقی شان رکھتا ہے، مگر مخلوق کے ساتھ معاملہ کرنے میں وہ اپنی کسی کمزوری کی بنا پر نہیں بلکہ مخلوق کی کمزوریوں کی بنا پر محدود وسائط اختیار کرتا ہے، مثلاً جب وہ مخلوق سے کلام کرتا ہے تو کلام کا وہ محدود طریقہ استعمال کرتا ہے جسے ایک انسان سُن اور سمجھ سکے، حالانکہ بجائے خود اس کا کلام ایک اطلاقی شان رکھتا ہے اسی طرح جب وہ اپنے بندے کو اپنی سلطنت کی عظیم الشان نشانیاں دکھانا چاہتا ہے تو اسے لے جاتا ہے اور جہاں جو چیز دکھانی ہوتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُسی جگہ دکھاتا ہے، کیونکہ وہ ساری کائنات کو بیک وقت اُس طرح نہیں دیکھ سکتا جس طرح خدا دیکھتا ہے، خدا کو کسی چیز کے مشاہدے کے لئے کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہوتی، مگر بندے کو ہوتی ہے، یہی معاملہ خالق کے حضور باریابی کا بھی ہے کہ خالق بذاتِ خود کسی مقام پر متمکن نہیں ہے، مگر بندہ اُس کی ملاقات کے لئے ایک جگہ کا محتاج ہے جہاں اُس کے لئے تجلّیات کو مرکوز کیا جائے، ورنہ اُس کی شانِ اطلاق میں اُس سے ملاقات بندۂ محدود کیلئے ممکن نہیں ہے "

رہا دوسرا اعتراض تو وہ اس لئے غلط ہے کہ معراج کے موقع پر بہت سے مشاہدات جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کرائے گئے تھے اُن میں بعض حقیقتوں کو مثّل کرکے دکھایا گیا تھا، مثلاً ایک فتنہ انگیز بات کی یہ تمثیل کہ ایک ذرا سے شگاف میں سے ایک موٹا سا بیل نکلا اور پھر اس میں واپس نہ جا سکا، یا زنا کاروں کی یہ تمثیل کہ ان کے پاس تازہ نفیس گوشت موجود ہے مگر وہ اسے چھوڑ کر سڑا ہوا گوشت کھا رہے ہیں۔ اسی طرح بُرے اعمال کی جو سزائیں آپ کو دکھائی گئیں وہ بھی تمثیلی رنگ میں عالمِ آخرت کی سزاؤں کا پیشگی مشاہدہ تھیں "

اصل بات جو معراج کے سلسلے میں سمجھ لینی چاہیئے وہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام میں سے ہر ایک کو اللہ تعالےٰ نے اُن کے منصب کی مناسبت سے ملکوت سمٰوات وارض کا مشاہدہ کرایا ہے اور مادّی حجابات بیچ میں سے ہٹا کر آنکھوں سے وہ حقیقتیں دکھائی ہیں جن پر ایمان بالغیب لانے کی دعوت دینے پر وہ مامور کیئے گئے تھے، تاکہ اُن کا مقام ایک فلسفی کے مقام سے بالکل ممیّز ہو جائے، فلسفی جو کچھ بھی کہتا ہے قیاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور گمان سے کہتا ہے، وہ خود اگر اپنی حیثیت سے واقف ہو تو کبھی اپنی کسی رائے کی صداقت پر شہادت نہ دے گا، مگر انبیاء جو کچھ کہتے ہیں، وہ براہِ راست علم اور مشاہدے کی بنا پر کہتے ہیں، اور وہ خلق کے سامنے یہ شہادت دے سکتے ہیں کہ ہم ان باتوں کو جانتے ہیں اور یہ ہماری آنکھوں دیکھی حقیقتیں ہیں۔

اس آیت میں واقعہ معراج کا بیان ہے جو ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خصوصی اعزاز اور امتیازی معجزہ ہے لفظ اِسْرٰی اِسْرَاء سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی رات کو لیجانا ہیں۔ اس کے بعد لَیْلًا کے لفظ سے صراحۃً بھی اس مفہوم کو واضح کر دیا اور لفظ لَیْلًا کے نکرہ لانے سے اس طرف بھی اشارہ کر دیا کہ اس تمام واقعہ میں پوری رات بھی صرف نہیں ہوئی بلکہ رات کا ایک حصہ صرف ہوا ہے، مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک کا سفر جس کا ذکر اس آیت میں ہے اس کو اسراء کہتے ہیں اور یہاں سے جو سفر آسمانوں کی طرف ہوا اُس کا نام معراج ہے اسراء اس آیت کی نصِ قطعی سے ثابت ہے اور معراج کا ذکر سورۂ نجم کی آیات میں ہے اور احادیثِ متواترہ سے ثابت ہے بِعَبْدِہٖ اس مقامِ اعزاز و اکرام میں لفظ بِعَبْدِہٖ ایک خاص محبوبیت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ حق تعالےٰ کسی کو خود فرما دیں کہ یہ میرا بندہ ہے اس سے بڑھ کر کسی بشر کا بڑا اعزاز نہیں ہو سکتا۔

یہ ایسا ہی ہے جیسے ایک دوسری آیت میں عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ فرما کر اپنے مقبولانِ بارگاہ کا اعزاز بڑھانا مقصود ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ انسان کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ وہ اللہ کا عبدِ کامل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن جائے اِس لئے کہ خصوصی اعزاز کے مقام پر آپ کی بہت سی صفاتِ کمال میں سے صفتِ عبدیت کو اختیار کیا گیا اور اس لفظ سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی مقصود ہے کہ اس حیرت انگیز سفر سے جس میں اول سے آخر تک سب فوق العادت معجزات ہی ہیں کسی کو خدائی کا وہم نہ ہو جائے جیسے عیسیٰ علیہ السّلام کے آسمان پر اٹھائے جانے سے عیسائیوں کو دھوکہ لگا ہے اس لئے لفظ عَبْد کہکر یہ بتلا دیا کہ ان تمام صفات و کمالات اور معجزات کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے ہی ہیں خدا نہیں۔

معراج کے جسمانی ہونے پر قرآن و سُنّت کے دلائل اور اجماع

قرآنِ مجید کے ارشادات اور احادیثِ متواترہ سے جن کا ذکر آگے آتا ہے ثابت ہے کہ اسراء و معراج کا تمام سفر صرف روحانی نہیں تھا بلکہ جسمانی تھا جیسے عام انسان سفر کرتے ہیں۔ قرآن کریم کے پہلے ہی لفظ سُبْحَانَ میں اسطرف اشارہ موجود ہے کیونکہ یہ لفظ تعجب اور کسی عظیم الشان امر کے لئے استعمال ہوتا ہے اگر معراج صرف روحانی بطور خواب کے ہوتی تو اس میں کونسی عجیب بات ہے، خواب تو ہر مسلمان بلکہ ہر انسان دیکھ سکتا ہے کہ میں آسمان پر گیا فلاں فلاں کام کئے۔ دوسرا اشارہ لفظ عَبْد سے اسی طرف ہے کیونکہ عَبْد صرف رُوح نہیں بلکہ جسم و رُوح کے مجموعہ کا نام ہے اس کے علاوہ واقعۂ معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُمِ ہانی رضؓ کو بتلایا تو انہوں نے حضورؐ کو یہ مشورہ دیا کہ آپ اسکا کسی سے ذکر نہ کریں ورنہ لوگ اور زیادہ تکذیب کریں گے اگر معاملہ خواب کا ہوتا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں تکذیب کی کیا بات تھی۔

پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر اسکا اظہار کیا تو کفارِ مکّہ نے تکذیب کی اور مذاق اُڑایا یہاں تک کہ بعض نومسلم اس خبر کو سنکر مُرتد ہوگئے اگر معاملہ خواب کا ہوتا تو ان معاملات کا کیا امکان تھا اور یہ بات اس کے منافی نہیں کہ آپ کو اس سے پہلے اور بعد میں کوئی معراج روحانی بصورتِ خواب بھی ہوئی ہو جمہور اُمّت کے نزدیک آیت قرآن وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ میں رُؤْيَا سے مُراد رویت ہے مگر اس کو بلفظ رُؤْيَا (جو اکثر خواب دیکھنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے) تعبیر کرنے کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ اس معاملہ کو تشبیہ کے طور پر رُؤْيَا کہا گیا ہو کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی خواب دیکھ لے اور اگر رؤیا کے معنی خواب ہی کے لئے جائیں تو یہ بھی کچھ بعید نہیں کہ واقعہ معراج جسمانی کے علاوہ اس سے پہلے یا پیچھے یہ معراج روحانی بطور خواب بھی ہوئی ہو۔

تفسیر قرطبی میں ہے کہ احادیثِ اسراء کی متواتر ہیں اور نقاش نے بیس صحابہ کرام کی روایات اس باب میں نقل کی ہیں اور قاضی عیاض نے شفاء میں اور زیادہ تفصیل دی ہے۔ (قرطبی)

اور امام ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں ان تمام روایات کو پوری جرح و تعدیل کے ساتھ نقل کیا ہے پھر پچیس صحابہ کرام کے اسماء ذکر کئے ہیں جن سے یہ روایات منقول ہیں ان کے اسماء یہ ہیں، حضرت عمر ابن خطاب[۱] علی مرتضیٰ[۲]، ابن مسعود[۳]، ابو ذر غفاری[۴]، مالک بن صعصعہ[۵]، ابو ہریرہ[۶]، ابو سعید[۷]، ابن عباس[۸]، شداد بن اوس[۹]، ابی بن کعب[۱۰]، عبدالرحمٰن بن قرظ[۱۱]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو جہم[۱۲]، ابو لیلے[۱۳]، عبداللہ بن عمر[۱۴]، جابر بن عبداللہ[۱۵]، حذیفہ بن یمان[۱۶]، بریدہ[۱۷]، ابو ایوب انصاری[۱۸]، ابو امامہ[۱۹]، سمرہ بن جندب[۲۰]، ابو الحمراء[۲۱]، صہیب الرومی[۲۲]، ام ہانی[۲۳]، عائشہ[۲۴]، ام المومنین، اسماء بنت ابی بکر[۲۵] رضی اللہ عنہم اجمعین۔ اس کے بعد ابن کثیر نے فرمایا،

فحدیث الاسراء اجمع	واقعہ اسراء کی حدیث پر تمام
علیہ المسلمون واعرض	مسلمانوں کا اجماع ہے صرف
عنہ الزنادقۃ والملحدون	ملحد و زندیق لوگوں نے اس کو
(ابن کثیر)	نہیں مانا۔

مختصر واقعہ معراج ابن کثیرؒ کی روایت سے

امام ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں آیت مذکورہ کی تفسیر اور احادیث متعلقہ کی تفصیل بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ حق بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر اسراء بیداری میں پیش آیا خواب میں نہیں مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک یہ سفر براق پر ہوا جب دروازۂ بیت المقدس پر پہنچے تو براق کو دروازہ کے قریب باندھ دیا اور آپ مسجد بیت المقدس میں داخل ہوئے اور اس کے قبلہ کی طرف تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں ادا فرمائیں اس کے بعد ایک زینہ لایا گیا جس میں نیچے سے اوپر جانے کے درجے بنے ہوئے تھے اُس زینہ کے ذریعہ آپ پہلے آسمان پر تشریف لے گئے اس کے بعد باقی آسمانوں پر تشریف لے گئے، اس زینہ کی حقیقت تو اللہ تعالےٰ کو ہی معلوم ہے کہ کیا اور کیسا تھا آج کل بھی زینہ کی بہت سی قسمیں دنیا میں رائج ہیں، اس معجزانہ زینہ کے متعلق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی شک وشبہ میں پڑنے کا کوئی مقام نہیں) ہر آسمان میں وہاں کے فرشتوں نے آپ کا استقبال کیا اور ہر آسمان میں اُن انبیاء علیہم السلام سے ملاقات ہوئی جن کا مقام کسی مُعیّن آسمان میں ہے۔

مثلاً چھٹے آسمان میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ساتویں میں حضرت خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی پھر آپ ان تمام انبیاء علیہم السلام کے مقامات سے بھی آگے تشریف لے گئے اور ایک ایسے میدان میں پہنچے جہاں قلم تقدیر کے لکھنے کی آواز سنائی دے رہی تھی اور آپ نے سدرۃ المنتہیٰ کو دیکھا جس پر اللہ جل شانہ، کے حکم سے سونے کے پروانے اور مختلف رنگ کے پروانے گر رہے تھے اور جسکو اللہ کے فرشتوں نے گھیرا ہوا تھا اسی جگہ حضرت جبرئیل امین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی اصلی شکل میں دیکھا جن کے چھ سو بازو تھے اور وہیں پر ایک رفرف سبز رنگ کا دیکھا جس نے اُفق کو گھیرا ہوا تھا —

رفرف مندِ سبز، ہرے رنگ کی پالکی اور آپ نے بیت المعمور کو بھی دیکھا جس کے پاس بانیٔ کعبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام دیوار سے کمر لگائے بیٹھے ہوئے تھے اس بیت المعمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جن کی باری دوبارہ داخل ہونے کی قیامت تک نہیں آتی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنّت اور دوزخ کا بچشم خود معائنہ فرمایا، اس وقت آپ کی اُمّت پر اوّل پچاس نمازوں کے فرض ہونے کا حکم ملا پھر تخفیف کرکے پانچ کر دی گئیں، اس سے تمام عبادات کے اندر نماز کی خاص اہمیت اور فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

اس کے بعد آپ واپس بیت المقدس میں اُترے اور جن انبیاء علیہم السلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیساتھ مختلف آسمانوں میں ملاقات ہوئی تھی وہ بھی آپ کے ساتھ اترے (گویا) آپ کو رخصت کرنے کے لئے بیت المقدس تک ساتھ آئے اس وقت آپ نے نماز کا وقت ہو جانے پر سب انبیاء علیہم السلام کے ساتھ نماز ادا فرمائی، یہ بھی احتمال ہے کہ یہ نماز اسی دن کی نماز ہو ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ یہ امامت انبیاء کا واقعہ بعض حضرات کے نزدیک آسمان پر جانے سے پہلے پیش آیا ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ یہ واقعہ واپسی کے بعد ہوا کیونکہ آسمانوں پر انبیاء علیہم السلام سے ملاقات کے واقعہ میں یہ منقول ہے کہ سب انبیاء سے جبریل امین نے آپکا تعارف کرایا، اگر واقعہ امامت پہلے ہو چکا ہوتا تو یہاں تعارف کی ضرورت نہ ہوتی یوں بھی ظاہر یہی ہے کہ اس سفر کا اصل مقصد ملاء اعلیٰ میں جانے کا تھا پہلے اسی کو پورا کرنا اقرب معلوم ہوتا ہے پھر جب اس اصل کام سے فراغت ہوئی تو تمام انبیاء علیہم السلام آپ کے ساتھ مشایعت رخصت کے لئے بیت المقدس تک آئے اور آپ کو جبرئیل امین کے اشارہ سے سب کا امام بنا کر آپ کی سیادت اور سب پر فضیلت کا عملی ثبوت دیا گیا۔

اس کے بعد آپ بیت المقدس سے رخصت ہوئے اور براق پر سوار ہو کر اندھیرے وقت میں مکہ معظمہ پہنچ گئے، واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

واقعۂ معراج کے متعلق ایک غیر مسلم کی شہادت

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ حافظ ابو نعیم اصبہانی نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں محمد بن عمر واقدی[1] کی سند سے بروایت محمد بن کعب قرظی

[1] حاشیہ صفحہ ۲۷۰ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہِ روم قیصر کے پاس اپنا نامۂ مبارک دیکر حضرت وحیہ ابن خلیفہؓ کو بھیجا اس کے بعد حضرت وحیہؓ کے خط پہونچانے اور شاہِ روم تک پہونچنے اور اسکے صاحبِ عقل و فراست ہونے کا تفصیلی واقعہ بیان کیا (جو صحیح بخاری اور حدیث کی سب معتبر کتب میں موجود ہے جس کے آخر میں ہے کہ شاہِ رُوم ہرقل نے نامۂ مبارک پڑھنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کی تحقیق کرنے کے لئے عرب کے اُن لوگوں کو جمع کیا جو اُس وقت اُن کے ملک میں بغرضِ تجارت آئے ہوئے تھے شاہی حکم کے مطابق ابوسفیان ابن حرب اور اُن کے رفقاء جو اس وقت مشہور تجارتی قافلہ لے کر شام میں آئے ہوئے تھے وہ حاضر کئے گئے شاہ ہرقل نے ان سے وہ سوالات کئے جنکی تفصیل صحیح بخاری و مسلم وغیرہ میں موجود ہے، ابوسفیان کی دلی خواہش یہ تھی کہ وہ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کچھ ایسی باتیں بیان کریں جن سے آپ کی حقارت اور بے حیثیت ہونا ظاہر ہو مگر ابوسفیان کہتے ہیں کہ مجھے اپنے اس ارادہ سے کوئی چیز اس کے سوا مانع نہیں تھی کہ مبادا میری زبان سے کوئی ایسی بات نکل جائے جس کا جھوٹ ہونا کھل جائے اور میں بادشاہ کی نظر سے گر جاؤں اور میرے ساتھی بھی

لے واقدیؒ کو روایت حدیث میں محدثین نے ضعیف کہا ہے لیکن امام ابن کثیر جیسے محتاط محدث نے ان کی روایت کو نقل کیا ہے اس لئے کہ اس معاملہ کا تعلق عقائد یا حلال و حرام سے نہیں اور ایسے تاریخی معاملات میں اُن کی روایت معتبر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیشہ مجھے جھوٹا ہونے کا طعنہ دیا کریں۔ البتہ مجھے اسوقت خیال آیا کہ اس کے سامنے واقعہ معراج بیان کروں جسکا جھوٹ ہونا بادشاہ خود سمجھ لیگا۔ تو مَیں نے کہا کہ مَیں اُن کا ایک معاملہ آپ سے بیان کرتا ہُوں جس کے متعلق آپ خود معلوم کر لینگے کہ وہ جھوٹ ہے، ہرقل نے پوچھا وہ کیا واقعہ ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ یہ مدعی نبوت یہ کہتے ہیں کہ وہ ایک رات میں مکہ مکرمہ سے نکلے اور آپ کی اِس مسجد بیت المقدس میں پہنچے اور پھر اُسی رات میں صبح سے پہلے مکہ مکرمہ میں ہمارے پاس پہنچ گئے۔

ایلیاء (بیت المقدس) کا سب سے بڑا عالم اس وقت شاہِ روم ہرقل کے سرہانے پر قریب کھڑا ہوا تھا اُس نے بیان کیا کہ مَیں اُس رات سے واقف ہوں، شاہِ روم اُس کی طرف متوجہ ہُوا اور پُوچھا کہ آپکو اسکا علم کیسے اور کیونکر ہُوا اُس نے عرض کیا کہ میری عادت تھی کہ مَیں رات کو اسوقت تک سوتا نہیں تھا، جب تک بیت المقدس کے تمام دروازے بند نہ کر دوں، اُس رات میں نے حسبِ عادت تمام دروازے بند کر دئے مگر ایک دروازہ مجھ سے بند نہ ہو سکا تو مَیں نے اپنے عملہ کے لوگوں کو بلایا اُنھوں نے ملکر کوشش کی مگر وہ اُن سے بھی بند نہ ہو سکا دروازے کے کواڑ اپنی جگہ سے حرکت نہ کر سکے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ہم کسی پہاڑ کو ہلا رہے ہیں مَیں نے عاجز ہو کر کاریگروں اور نجاروں کو بلوایا، انھوں نے دیکھ کر کہا کہ ان کواڑوں کے اُوپر دروازہ کی عمارت کا بوجھ پڑ گیا ہے اب صبح سے پہلے اس کے بند ہونے کی کوئی تدبیر نہیں صبح کو ہم دیکھیں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ کس طرح کیا جاوے۔ مَیں مجبور ہو کر لوٹ آیا اور دونوں کواڑ اس دروازے کے کھلے رہے، صبح ہوتے ہی مَیں پھر اُس دروازہ پر پہنچا تو مَیں نے دیکھا کہ دروازۂ مسجد کے پاس ایک پتھر کی چٹان میں سوراخ کیا ہوا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہاں کوئی جانور باندھ دیا گیا ہے اُس وقت مَیں نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ آج اس دروازہ کو اللہ تعالےٰ نے شاید اس لئے بند ہونے سے روکا ہے کہ کوئی نبی یہاں آنے والے تھے اور پھر بیان کیا کہ اس رات آپ نے ہماری مسجد میں نماز بھی پڑھی ہے اس کے بعد اور تفصیلات بیان کی ہیں"

(ابن کثیر ص ۲۴ ج ۳)

اسراء و معراج کی تاریخ امام قرطبی نے اپنی تفسیر میں فرمایا کہ معراج کی تاریخ میں روایات بہت مختلف ہیں موسیٰ بن عقبہ کی روایت یہ ہے کہ یہ واقعہ ہجرت مدینہ سے چھ ماہ قبل پیش آیا اور حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت خدیجہ ام المومنینؓ کی وفات نمازوں کی فرضیت نازل ہونے سے پہلے ہو چکی تھی امام زہریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت خدیجہؓ کی وفات کا واقعہ بعثت نبوی کے سات سال بعد ہوا ہے بعض روایات میں ہے کہ واقعۂ معراج بعثت نبوی سے پانچ سال بعد میں ہوا ہے، ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ واقعۂ معراج اس وقت پیش آیا جبکہ اسلام عام قبائلِ عرب میں پھیل چکا تھا ان تمام روایات کا حاصل یہ ہے کہ واقعۂ معراج ہجرتِ مدینہ سے کئی سال پہلے کا ہے"

حربی کہتے ہیں کہ واقعہ اسراء و معراج ربیع الثانی کی ستائیسویں شب میں ہجرت سے ایک سال پہلے ہوا ہے اور ابنِ قاسم ذہبی کہتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعثت سے اٹھارہ مہینے کے بعد یہ واقعہ پیش آیا ہے محدثین نے روایاتِ مختلفہ ذکر کرنے کے بعد کوئی فیصلہ کُن چیز نہیں لکھی اور مشہور عام طور پر یہ ہے کہ ماہِ رجب کی ستائیسویں شب، شبِ معراج ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

مسجدِ حرام اور مسجدِ اقصیٰ

حضرت ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ دنیا کی سب سے پہلی مسجد کونسی ہے تو آپ نے فرمایا کہ "مسجدِ حرام"۔ پھر میں نے عرض کیا کہ اس کے بعد کونسی تو آپ نے فرمایا "مسجدِ اقصیٰ"۔ میں نے دریافت کیا کہ ان دونوں کے درمیان کتنی مُدّت کا فاصلہ ہے تو آپ نے فرمایا چالیس سال پھر فرمایا کہ مسجدوں کی ترتیب تو یہ ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے ساری زمین کو مسجد بنا دیا ہے جس جگہ نماز کا وقت آجائے وہیں نماز ادا کر لیا کرو (رواہ مسلم)

امام تفسیر مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے بیت اللہ کی جگہ کو پوری زمین سے دو ہزار سال پہلے بنایا ہے اور اس کی بنیادیں ساتویں زمین کے اندر تک پہنچی ہوئی ہیں اور مسجدِ اقصیٰ کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے بنایا ہے رواہ النسائی باسنادٍ صحیح عن عبداللہ بن عمرؓ

(تفسیر قرطبی ص ۱۳۷ ج ۲)

اور مسجدِ حرام اُس مسجد کا نام ہے جو بیت اللہ کے گرد بنی ہوئی ہے اور بعض اوقات پورے حرم کو بھی مسجدِ حرام سے تعبیر کیا جاتا ہے اس دوسرے معنی کے اعتبار سے دو روایتوں کا یہ تعارض بھی رفع ہو جاتا ہے کہ بعض روایات میں آپکا اسراء کیلئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریف لیجانا حضرت اُمِّ ہانی کے مکان سے منقول ہے اور بعض میں حطیم بیت اللہ سے اگر مسجدِ حرام کے عام معنی لئے جائیں تو یہ کچھ مستبعد نہیں کہ پہلے آپ اُمِّ ہانیؓ کے مکان میں ہوں وہاں سے چل کر حطیم کعبہ میں تشریف لائے پھر وہاں سے سفرِ اسراء کی ابتدا ہوئی۔ واللہ اعلم

مسجدِ اقصیٰ اور ملکِ شام کی برکات

آیت میں بَارَكْنَا حَوْلَهٗ میں حَوْل سے مراد پوری زمینِ شام ہے ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عرش سے دریائے فرات تک مبارک زمین بنائی ہے اور اس میں سے فلسطین کی زمین کو تقدس خاص عطا فرمایا ہے (رُوح المعانی)

اس کی برکات دینی بھی ہیں اور دنیاوی بھی، دینی برکات تو یہ ہیں کہ وہ تمام انبیاءِ سابقین کا قبلہ اور تمام انبیاء کا مسکن و مدفن ہے اور دنیوی برکات اسکی زمین کا سرسبز ہونا اور اس میں عمدہ چشمے، نہریں باغات وغیرہ کا ہونا ہے۔

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ملکِ شام تُو تمام شہروں میں سے میرا منتخب خطہ ہے اور میں تیری طرف اپنے منتخب بندوں کو پہونچاؤں گا

(قرطبی) معارف القرآن ج ۵ ص ۴۲۶ — ۴۳۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معراج کی رات

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض مشاہدات

اللہ تعالےٰ نے بعض لوگوں کے نیک اور بُرے اعمال کے نتائج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائے سفرِ معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیش آمدہ مشاہدات بیان فرما رہے ہیں۔

راہِ خدا میں جہاد کرنے والے

مَیں نے دیکھا ایک قوم ہے جو اِدھر کھیتی کاٹتی ہے اُدھر بڑھ جاتی ہے یعنی فوراً اپنی حالت پر آجاتی ہے مَیں نے جبریلؑ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں جبریل نے بتایا یہ مجاہدینِ فی سبیل اللہ ہیں جن کی نیکیاں سات سو تک بڑھتی ہیں یعنی اِن کی نیکی کا ثواب انہیں سات سو گنا ملتا ہے اور جو خرچ کرتے ہیں اس کا بدلہ پاتے ہیں۔ اللہ بہترین رزّاق ہے

بے نمازوں کے سر پتھروں سے کچلے جا رہے ہیں

پھر آپ کا گزر ایسی قوم پر ہوا جن کے سر پتھروں سے کچلے جا رہے تھے۔ دم بھر کی انہیں مُہلت نہ ملتی تھی۔ مَیں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟

جبریلؑ نے بتایا یہ وہ لوگ ہیں کہ فرض نمازوں کے وقت ان کے سر بھاری ہو جاتے تھے یعنی اللہ کے سامنے نہیں جھکتے تھے۔ یہ نماز ادا کر کے اقرار ہی نہیں کرتے تھے کہ بے شک تُو ربّ کائنات ہے تُو ہمارا آقا ہے ہم تیرے بندے ہیں، ہم تیرے غلام ہیں۔

تارکینِ زکوٰۃ

پھر کچھ لوگوں کو مَیں نے دیکھا کہ اُن کے آگے پیچھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھجیاں لٹک رہی ہیں۔ اور اونٹ اور جانوروں کی طرح کانٹے دار جہنمی درخت پر لپک رہے ہیں اور جہنم کے پتھر اور انگارے کھا رہے ہیں میں نے کہا یہ کیسے لوگ ہیں؟ جبریلؑ نے بتایا یہ وہ لوگ ہیں جو مال کی زکوٰۃ نہیں دیتے تھے اللہ نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ یہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

حرام کار مرد اور حرام کار عورتیں

پھر میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا کہ اُن کے سامنے ایک ہنڈیا میں تو صاف ستھرا گوشت ہے۔ دوسری میں سڑا بھسا گندہ گوشت ہے۔

یہ اُس اچھے گوشت سے تو روک دیئے گئے ہیں۔ اور اس بدبُو دار بدمزہ سڑے ہوئے گوشت کو کھا رہے ہیں۔ میں نے سوال کیا یہ کس گناہ کے مرتکب ہیں؟ جواب ملا یہ وہ مرد ہیں۔ جو اپنی حلال بیویوں کو چھوڑ کر حرام عورتوں کے پاس رات گزارتے تھے۔ اور وہ عورتیں ہیں۔ جو اپنے حلال خاوندوں کو چھوڑ کر اوروں کے ہاں رات گزارتی تھیں۔

راستوں میں بیٹھ کر راہگیروں کو خوف زدہ کرنے والے

پھر آپ نے دیکھا کہ راستے میں ایک لکڑی ہے (ادھر سے گزرنے والے کے) ہر کپڑے کو پھاڑ دیتی ہے۔ اور ہر چیز کو زخمی کر دیتی ہے۔ پوچھا یہ کیا؟ فرمایا یہ آپکے اُن اُمتیوں کی مثال ہے۔ جو راستے روک کر بیٹھ جاتے ہیں۔

پھر اس آیت کو پڑھا لَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ۔ یعنی ہر ہر راستہ پر لوگوں کو خوفزدہ کرنے اور راہِ خدا سے روکنے کے لئے نہ بیٹھا کرو۔ یعنی قتل و غارت، ڈاکہ زنی اور مار دھاڑ نہ کیا کرو یہ مسلمان کا شیوہ نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُود کھانے والوں کا انجام

میں کچھ دُور اور آگے گیا تو دیکھا کہ کچھ لوگوں کے پیٹ بڑے بڑے مکانوں جیسے ہیں۔ جب وہ اُٹھنا چاہتے ہیں تو گر پڑتے ہیں اور بار بار کہہ رہے ہیں کہ خدایا قیامت قائم نہ ہو فرعونی جانوروں سے وہ روندے جاتے ہیں اور خدا کے سامنے آہ وزاری کر رہے ہیں میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو جبریلؑ نے بتایا یہ آپکی اُمّت کے وہ لوگ ہیں جو سُود کھاتے تھے سود خوار اُن لوگوں کی طرح ہی کھڑے ہونگے جنہیں شیطان نے باؤلا بنا رکھا ہے۔

عیب جُو اور آوازہ کش لوگ

میں کچھ دُور اور چلا تو دیکھا کہ کچھ لوگ ہیں جن کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کاٹ کر فرشتے اُنہیں کھلا رہے ہیں اور کہتے جاتے ہیں۔ کہ جس طرح اپنے بھائی کا گوشت اپنی زندگی میں کھاتا رہا اب بھی کھا۔ میں نے جبریلؑ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ جبریلؑ نے بتایا یہ آپ کی اُمّت کے عیب جُو اور آوازہ کش لوگ ہیں۔ یعنی دوسروں کے عیب تلاش کرنے والے اور انہیں اپنے طعنہ آمیز سخت کلام سے شرمندہ کرنے والے۔

غیبت کرنے والوں کا انجام

جہنّم کے ملاحظہ کے وقت میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ مُردار کھا رہے ہیں پُوچھا یہ کون لوگ ہیں جواب ملا جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ یعنی اُن کی غیبتیں کرتے تھے۔ ایک دوسری روایت میں غیبت کرنے والوں کا انجام آپکو اس طرح دکھایا گیا کہ اُن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اُن سے اپنے منہ اور سینے نوچ رہے تھے (الترغیب ۳/۱۱۸ بحوالہ ابی داؤد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو مار ڈالنے والے کا انجام

وہیں آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو خود آگ جیسا سرخ ہو رہا تھا آنکھیں ٹیڑھی ترچھی تھیں میں نے پوچھا یہ کون ہے۔ جبریلؑ نے بتایا یہ وہ آدمی ہے، جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو مار ڈالا تھا۔

امانتوں میں خیانت کرنے والے

پھر دیکھا ایک شخص بہت بڑا مکڑیوں کا ڈھیر جمع کئے ہوئے ہے۔ جسے اُٹھا نہیں سکتا پھر بھی وہ اور بڑھا رہا ہے، پوچھا جبریلؑ یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ آپکی اُمت کا وہ شخص ہے جس پر لوگوں کے حقوق اس قدر ہیں کہ وہ ہرگز ادا نہیں کر سکتا تاہم وہ اپنے اُوپر اور حقوق چڑھا رہا ہے۔ اور امانتیں لے رہا ہے۔

فتنہ باز واعظین

پھر آپ نے ایک جماعت کو دیکھا جن کی زبانیں اور ہونٹ لوہے کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے ہیں، اِدھر کٹے اُدھر درست ہو گئے پھر کٹے یہی حال برابر جاری ہے۔ پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا یہ فتنہ پرور واعظ اور خطیب ہیں۔

حلال کو چھوڑ کر حرام کی طرف لپکنے والے

میں نے دیکھا کہ خوان لگے ہوئے ہیں۔ جن پر نہایت نفیس گوشت بھنا ہوا ہے۔ اور دوسری جانب اور خوان لگے ہوئے ہیں۔ جن پر بدبودار سڑا بھنا گوشت رکھا ہوا ہے۔ کچھ لوگ ہیں جو عمدہ گوشت کے تو قریب بھی نہیں آتے۔ اور سڑے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدبودار گوشت کو کھا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا جبریلؑ یہ کون لوگ ہیں۔ جواب دیا یہ آپکی اُمّت کے وہ لوگ ہیں جو حلال کو چھوڑ کر حرام کی طرف لپکتے تھے۔

یتیموں کا مال ہڑپ کرنے والے

پھر میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ اُن کے ہونٹ اونٹ کی طرح کے ہیں۔ اُن کے منہ پھاڑ پھاڑ کر فرشتے انہیں اُس گوشت کے ٹکڑے دے رہے ہیں۔ جو اُن کے دوسرے راستے سے واپس نکل جاتا ہے۔ وہ چیخ چلّا رہے ہیں اور خدا کے سامنے عاجزی کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا جبریلؑ یہ کون لوگ ہیں، فرمایا یہ آپکی امّت کے وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ناحق کھا جایا کرتے تھے۔

بدکار عورتیں

میں کچھ دُور اور چلا دیکھا کہ کچھ عورتیں اپنے سینوں کے بل لٹکی ہوئی ہیں۔ اور ہائے وائے کر رہی ہیں، میرے پوچھنے پر جبریلؑ نے بتایا یہ آپ کی اُمّت کی بدکار عورتیں ہیں۔

شراب پینے والے

آپؐ نے ایک گروہ کو دیکھا کہ ان کے منہ سیاہ ہیں آنکھیں نیل گوں (نیلے رنگ کی) ہیں۔ نیچے کا ہونٹ لٹک کر زمین تک آ گیا ہے اور اوپر کا ہونٹ سر پر پھینکا پڑا ہے۔ اُن کے مونہوں سے خون اور پیپ بہ رہے ہیں۔ آپؐ نے جبریلؑ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں، جبریلؑ نے بتایا یہ آپ کی اُمّت کے شراب خور ہیں۔

گانے بجانے والے مرد اور عورتیں

آپؐ کا ایک ایسی قوم پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزر ہوا کہ اُن کے چہرے سیاہ اور اُن کے سینوں پر آگ کے طبق رکھے تھے۔ اور وہ گندھک کا لباس پہنے ہوئے تھے جن میں آگ بھڑک رہی تھی، فرشتے انہیں گُرزیں مار رہے تھے مَیں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریلؑ نے بتایا یہ گانے بجانے والے ہیں۔ جو ان شیطانی کاموں میں مصروف بغیر توبہ ہی مرگئے۔

نوحہ گر عورتیں

پھر آپؐ کا ایسی عورتوں کے قریب سے گزر ہوا جو آگ کے کپڑے پہنی ہوئی تھیں اور فرشتے اُن پر آتشین کوڑے مسلسل مار رہے تھے وہ نوحہ کرنے والی عورتیں شدّتِ تکلیف سے کُتّوں کی طرح چیخ رہی اور غُل مچا رہی تھیں۔

آپ نے جبریلؑ سے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریلؑ نے بتایا۔ یہ آپ کی اُمّت کی میّت پر نوحہ کرنے والی اور اپنے شوہروں کو ناجائز تنگ کرنے والی عورتیں ہیں۔

فتنہ انگیز باتیں کرنے کا انجام

ایک مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا گیا کہ ایک پتھر میں ذرا سا سوراخ ہوا اور اُس شگاف سے ایک موٹا بھرکم بیل برآمد ہوا پھر وہ اسی سوراخ میں داخل ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ مَیں نے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے بتایا گیا یہ ایسے آدمی کی مثال ہے جو فتنہ انگیز بات کہہ دیتا ہے۔ اور اس سے فساد برپا ہو جاتا ہے۔ پھر وہ شرمندہ ہوتا ہے مگر اس کی یہ شرمندگی کی کوئی حیثیت نہیں، اس سے اس کی تلافی نہیں ہوتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین کے نافرمانوں کو سزا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دیکھا کہ ایک آدمی کو جلایا جا رہا تھا جب وہ جل چکتا اسی وقت پھر زندہ ہو جاتا اس کے ساتھ یہی عمل ہو رہا تھا۔ جبریلؑ نے بتایا یہ آپ کی اُمت کے وہ مرد اور عورتیں ہیں جنہوں نے اپنے والدین کو دُنیا میں ستایا تڑپایا۔ اور اُن کی نافرمانی کر کے اُن کو جلایا نتیجتہً آج اپنی کرتوتوں کا خمیازہ بھگت رہے ہیں اور ان کے لئے یہ عذاب قیامت تک جاری رہے گا۔

کسی کو بے گناہ قتل کرنے والوں کی سزا

میں نے ایک قوم کو دیکھا کہ اُنہیں فرشتے مُنہ بروں سے ذبح کر رہے ہیں۔ اور اُن کے مونہوں سے سڑا ہوا بدبودار کالا لہو بہہ رہا ہے انہیں بار بار مارا جاتا ہے اور زندہ کیا جا رہا ہے۔ ہر لمحہ اُن کے ساتھ یہی بیت رہی ہے۔ جبریلؑ نے مجھے بتایا کہ یہ بدبخت قاتل ہیں جو بے گناہوں کو قتل کرتے تھے۔

اب اُنہیں بھی ہمیشہ اسی طرح ذبح کیا جاتا رہے گا جس طرح یہ بے حق لوگوں کو ذبح کرتے رہے۔

متکبّرین کا خوفناک انجام

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دیکھا ایک قوم کو جو عظیم پہاڑوں کے برابر وزنی پتھروں کے نیچے پیسی جا رہی تھی اور وہ نہایت درجہ اضطراری و بے قراری اور ذلت و مسکنت سے چیخ و چلا رہے ہیں۔ لیکن فریاد و واویلا پر کوئی کان نہیں دھر رہا، جبریلؑ نے بتایا کہ یہ مغرور و متکبّر لوگ ہیں ان کا تکبّر قیامت تک اسی طرح پاش پاش کیا جاتا رہے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کتاب (قرآن مجید) اللہ کا کلام ہے اس میں کوئی شک نہیں
اس میں ہدایت متقیوں کے لئے ہے (متقی وہ لوگ ہیں) جو غیب پر ایمان لائے اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہم نے جو انہیں (مال) دیا ہے وہ اس میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے رہتے ہیں"

۴۴۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

(البقرہ ۲-۳)

یہ کتاب (کہ) کوئی شبہ اس میں نہیں ہدایت ہے اللہ سے ڈر رکھنے والوں کیلئے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے انکو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے پہلی ہی آیت میں یہ اعلان فرما کر کہ یہ کتاب اللہ کا کلام ہے اس میں شک نہیں اس میں ہدایت متقیوں کے لئے ہے، دوسری آیت میں فرمایا کہ جو غیب (امور آخرت) پر ایمان رکھتے ہیں نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں فلاح یاب یہی لوگ ہیں نجات کے مستحق یہی ہیں۔

ہمیں حکم ہوا ہے کہ رب العلمین کے تابعدار ہو جائیں اور نماز قائم کریں، اور اس سے ڈرتے رہیں، اس لئے کہ مر کر اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے

۴۵۔ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ — آپ کہہ دیجئے کہ راہ تو بس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُوَ الْهُدٰى وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۭ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

(الانعام ۷۲)

اللہ کی (بتائی ہوئی) راہ ہے اور ہم کو حکم ہوا ہے کہ (سارے) جہانوں کے پروردگار کے (پورے) مطیع ہو جائیں اور یہ کہ نماز کے پابند رہو، اور اُس سے ڈرتے رہو، اور وہ وہی ہے جس کے پاس تم (سب) جمع کئے جاؤ گے۔

حقیقت میں راہ وہی راہ ہے جو اللہ تعالےٰ کی بتائی ہوئی ہے نہ کہ وہ جو محدود نظر رکھنے والے بندوں کی عقل یا جذبات کی سمجھائی ہوئی ہے، لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ رب العلمین کے لفظ میں یہ اشارہ آگیا کہ دعوت ایسے قانون کی اطاعت کی دی جارہی ہے جو کسی ملک، قوم، نسل، قبیلہ کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ اس میں انسانوں، حیوانوں جملہ مخلوقات کی رعایت ہے۔

سورۂ فاتحہ میں جس صراطِ مستقیم کی خالق کائنات سے دُعا کی گئی رَبُّ السَّمٰوٰت کی طرف سے یہ پورا قرآن اُس دُعا اُس درخواست کا جواب بشکل قبولیت اور صراطِ مستقیم کی تشریح و تفصیل ہے۔ سورۂ بقرہ کا مرکزی مضمون دعوتِ ایمان ہے،

اگرچہ اجمالی ایمان کا ذکر سورۂ فاتحہ میں ہو چکا ہے۔ جو کہ رب العالمین کی ربوبیت اور ارحم الراحمین کی رحمتِ بے کنار کے مظاہر بے شمار جنہیں ہر لمحہ بصارتِ چشم کے ساتھ بصیرتِ قلب بھی مشاہدہ کر رہی ہے، اس سورۃ میں ایمان باللہ کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان بالرسالت پر بھی زور دیا گیا ہے، ایمان کی تکمیل نہیں ہوتی جب تک کلمۂ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نہ پڑھا جائے اور اس کے مفہوم کو سمجھ کر اس پر عمل نہ کیا جائے، اس کلمۂ طیبہ کے دو جز ہیں،

پہلے جز میں توحید کا تذکرہ ہے، کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں، دوسرے جز میں رسالت کا ذکر ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے سچے اور آخری رسول ہیں، تکمیلِ ایمان کے سلسلہ میں اس آیت کو پڑھیئے۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ (آل عمران ۱۳۲)

اللہ کی اطاعت کرو اور (اُس کے) رسول کی تاکہ تم پر رحم کیا جائے

نماز کا اہتمام کرنے اور زکوٰۃ دینے والوں کے لئے یہ کتاب (قرآن مجید) ہدایت اور بشارت بن کر نازل ہوئی ہے

۴۶۔ طٰسٓ تِلْکَ اٰیٰتُ الْقُرْاٰنِ وَکِتَابٍ مُّبِیْنٍ ۝ هُدًی وَّبُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝

(النمل ۳)

یہ آیتیں ہیں قرآن کی اور کتاب روشن کی یہ ہدایت و بشارت ہے اُن ایمان لانے والوں کیلئے جو نماز کا اہتمام کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں، اور وہی ہیں جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں"

یعنی اس کے مخالفین اس کی قدر کریں یا نہ کریں لیکن یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب ان لوگوں کے لئے ہدایت و بشارت بن کر نازل ہوئی ہے جو اس پر ایمان لاتے ہیں، اُن کو یہ زندگی کی صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی بھی کر رہی ہے، اور دنیا و آخرت دونوں میں فوز و فلاح کی بشارت بھی دے رہی ہے اقامتِ صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ کا ذکر یہاں ان اہلِ ایمان کی جامع صفت کی حیثیت سے ہوا ہے، ان دونوں چیزوں کی حیثیت دین میں تمام نیکیوں کے شیرازے کی ہے، خواہ وہ حقوق اللہ سے تعلق رکھنے والی ہوں یا حقوق العباد سے۔ ان کا ذکر ہو گیا تو گویا سب کا ذکر ہو گیا۔ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ میں حصر اور تاکید کا اسلوب یہاں اس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہا ہے، کہ جو لوگ نماز اور زکوٰۃ کا یہ اہتمام کر رہے ہیں درحقیقت وہی لوگ آخرت پر یقین رکھتے ہیں اور اسی چیز نے ان کو اس کتاب پر ایمان لانے کی توفیق بخشی ہے، رہے وہ لوگ جن پر یہ چیزیں شاق ہیں تو وہ آخرت کے یقین سے محروم ہیں اور اس قسم کے لوگ اس کتاب پر ایمان سے محروم ہی رہینگے۔ (تدبر قرآن)

جو نماز کا اہتمام کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں،
آخرت پر یہی لوگ یقین رکھتے ہیں، یہی لوگ اپنے رب کی
ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں

۴۷۔ الٓمّٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ	یہ پُر حکمت کتاب کی آیات ہیں
الْحَكِيْمِ ۙ هُدًى وَّرَحْمَةً	ہدایت و رحمت بن کر نازل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

ہوئی ہیں، خوب کاروں کیلئے اُن کے لئے جو نماز کا اہتمام کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یہی لوگ یقین رکھتے ہیں، یہی اپنے رب کی ہدایت پر ہیں، اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔ (لقمان ۱—۵)

حکمت کے جواہر ریزوں کا قدر دان ہر شخص نہیں ہوتا۔ ان کی قدر کرنے والے وہی لوگ ہونگے جو محسن ہونگے محسن سے مراد وہ خوب کار لوگ ہیں جنہوں نے اپنے سوچنے سمجھنے کی قوتوں سے صحیح کام لیا اپنی فطرت کی صلاحیتوں کو زندہ رکھا اور اپنی بصیرت کی حد تک جو قدم بھی اٹھایا صحیح سمت میں اٹھایا فرمایا کہ ایسے لوگوں کے لئے یہ آیات ہدایت و رحمت ہیں، وہ دنیا میں ان سے ہدایت حاصل کرینگے اور آخرت میں اُن کے لئے یہ باعثِ فضل و رحمت ہونگی اس کے بعد محسنین کی صفات بیان ہو رہی ہیں، فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کا اہتمام کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں، اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں، اسی یقین ہی کا یہ ثمرہ ہے، کہ ان کو نماز اور زکوٰۃ کے اہتمام کی توفیق حاصل ہوئی، اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ نماز اور زکوٰۃ سے غافل ہیں وہ درحقیقت آخرت کے یقین سے محروم ہیں، اگر وہ اس کے مُدعی ہیں تو وہ اپنے دعوے میں جھوٹے ہیں، آخرت پر یقین رکھنے والا تارکِ نماز اور مانعِ زکوٰۃ نہیں ہو سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کی نماز قضا ہوگئی گویا اُس کا اہل وعیال مال و منال سب کچھ تباہ ہوگیا

عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةٌ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ (ابن حبان)

حضرت نوفل بن معاویہؓ بیان کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکی نماز قضا ہوگئی، گویا اس کا اہل وعیال اور مال (سب کچھ) تباہ ہوگیا"

اگر تم اللہ کے رحم وکرم کے طلبگار ہو تو نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو، تاکہ تم پر رحم وکرم کیا جائے

۴۸۔ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ (النور ۵۶)

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور رسولؐ کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے"

اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحم وکرم بخشش وانعام کی بشارت دی جارہی ہے، اُن خوش بخت اصحاب کیلئے جو نماز کے پابند ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں، اور (ہر امر میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں، رسول کریمؐ کی اطاعت دراصل اللہ ہی کی اطاعت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ، نماز اور زکوٰۃ کا خصوصی حکم دیا گیا کیونکہ یہ دونوں عبادتیں تمام شرائع میں سب سے زیادہ اہم ہیں اُخروی اعزاز و اکرام ان پر عمل میں مضمر ہے، انکے چھوڑنے پر تمہارے نزدیک کوئی عمل اچھا کہلا سکتا ہے لیکن اللہ تعالےٰ کے دربار میں نہ اُس کی کوئی حیثیت ہے، اور نہ قدر و قیمت "

بظاہر مومن ببباطن کافر نماز میں خدا کی توصیف کا حق ادا نہیں کرتے عبادت میں کیف و سُرور، چستی و مستعدی تو ایمان و اعتقاد کی قوت سے پیدا ہوتی ہے۔ جب مرے سے یہی مفقود تو کاہلی و سُستی کا پیدا ہونا لازمی ہے۔

اعمال میں نماز ہی ایمان و اسلام کا معیار ہے، لیکن اگر نماز دکھاوے کے لئے اور سُنّت کے خلاف ادا کی جائے وہ نماز عنداللہ نماز نہیں ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے منافقین کی صفت بیان فرمائی ہے، کہ وہ جب بھی نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں، تو تھکے ہارے بادل ناخواستہ صرف لوگوں کو دکھا دے کیلئے کھڑے ہوتے ہیں نماز میں خدا کی یاد بہت ہی کم کرتے ہیں، یعنی پوری دعائیں بھی نہیں پڑھتے، صرف لوگوں میں نمازی کہلانے کے لئے ایسا کرتے ہیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک میں کوئی شخص بھی ایسا نہ تھا، کہ وہ مسلمان ہو اور نماز کا بھی تارک ہو حتیٰ کہ منافق بھی اس خیال سے مسلمانوں کے ساتھ ملکر نماز ادا کرتے تھے، کہ مسلمان انہیں خارج از اسلام نہ سمجھیں اور وہ مراعات انہیں حاصل رہیں جو مسلمانوں کو ہیں، مگر افسوس آج کروڑوں مسلمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے ہیں جو کھلم کھلا تارکِ نماز ہیں، اپنے معبودِ حقیقی کے سامنے سر جھکا کر عبد ہونے کا بھی اقرار نہیں کرتے، اذان سنکر مسجد کے دروازے سے گزر جاتے ہیں، یہ لوگ کس گروہ میں شامل ہیں اور قیامت کے روز اللہ تعالےٰ کے سامنے کیا منہ لیکر جائینگے ؟ اور پھر اُن کا کیا حشر ہوگا ؟

ریاکار عامل سے جہنم چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے

ریاکار کا کوئی بھی عمل اللہ تعالےٰ قبول نہیں فرماتا، حضرت حسن بن عباسؓ سے روایت ہے "

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِیْ جَہَنَّمَ مِنْ ذَالِکَ الْوَادِیْ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ اَرْبَعَمِائَۃَ مَرَّۃٍ اُعِدَّ ذَالِکَ الْوَادِیْ لِلْمُرَائِیْنَ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ لِحَامِلِ کِتَابِ اللّٰہِ وَلِلْمُصَدِّقِ فِیْ غَیْرِ ذَاتِ اللّٰہِ وَلِلْحَاجِّ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ وَلِلْخَارِجِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ "

(ابن کثیر ج ۴ ص ۵۵۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ویل) جہنم کی ایک وادی کا نام ہے، جس کی آگ اس قدر تیز ہے کہ جہنم کی دوسری آگ اُس سے ہر روز چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے یہ ویل اِس اُمت کے ریاکار علماء ریاکار صدقہ وخیرات کرنے والے اور ریاکار حجاج - اور ریاکار مجاہدین (یعنی جو راہِ خدا میں شہرت ونمود کیلئے جان تک دیتے ہیں) کیلئے ہے "

العیاذ باللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے بنیادی ارکان

پانچ ہیں (۱) توحید و رسالت (۲) نماز (۳) زکوٰۃ (۴) حج (۵) رمضان کے روزے اسلام گویا ایک ایسی چھت ہے۔ جس کے مندرجہ بالا پانچ ستون ہیں۔ اُس کے نیچے سے اگر ایک بھی ستون نکال لیا جائے تو اسلام کی یہ چھت گر جائیگی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکَاۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ (بخاری کتاب الایمان و مسلم کتاب الایمان الترغیب ج ۱ ص ۲۲۹)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی عمارت پانچ چیزوں پر اٹھائی گئی ہے گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمدؐ اللہ کے بھیجے ہوئے (رسول) ہیں اور نماز قائم کرنا، اور زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا

توحید و رسالت کے اقرار کے بعد اسلام کا دوسرا اہم رکن (ستون) نماز ہے اگر خدانخواستہ نماز ترک کر دی جائے۔ تو اسلام کی پوری عمارت گر جائیگی دوسرے کسی نیک کام کی نہ کوئی اہمیت رہیگی اور نہ اُس پر اجر و ثواب ملے گا بے نماز کے تمام نیک اعمال اکارت جائینگے۔ یہ اللہ و رسولؐ کا فیصلہ ہے۔ جو کہ قرآن و حدیث میں درج ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ فجر اور عصر کی فضیلت :۔

جو شخص نمازِ فجر اور نمازِ عصر بالاہتمام جماعت کے ساتھ ادا کرے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے لئے دخولِ جنّت کی خوشخبری دے رہے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّی الْبَرْدَیْنِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ

(الترغیب ۱/۲۹۰ بحوالہ بخاری ومسلم

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز بردین (صبح اور عصر) پڑھی جنّت میں داخل ہو جائے گا۔

جس نے نمازِ فجر اور نمازِ عصر ادا کی وہ ہرگز جہنّم میں داخل نہ ہوگا۔

عَنْ عُمَارَۃَ ابْنِ رُوَیْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَنْ یَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰی قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا یَعْنِی الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ ـــــ مسلم باب فضل صلوٰۃ الصبح والعصر والمحافظۃ علیھا ـــــ

حضرت عمارۃ بن رویبہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرما رہے تھے کہ وہ شخص ہرگز جہنم میں داخل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہوگا جو شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے نماز پڑھتا ہے اور سورج غروب ہونے سے قبل یعنی فجر اور عصر کی نماز ——

نمازِ فجر اور عصر کے وقت فرشتے آتے ہیں

اور نمازیوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کے پاس جاکر اُن کی نماز کا ذکر کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ تو خود خوب جانتا ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ یہ عمل فرشتوں سے اپنے نمازی بندوں کی عزت افزائی کے لئے کراتا ہے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّیْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْكُمْ فَیَسْئَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَیْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنَاهُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ

(الترغیب ۱/۲۹۳ بحوالہ بخاری ومسلم باب فضل صلوٰۃ الصبح والعصر والمحافظۃ علیہا وانسائی وابن خزیمۃ

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے آگے پیچھے آتے رہتے ہیں۔ (یعنی حفاظت کے لئے) اور نمازِ فجر اور نمازِ عصر میں جمع ہوتے ہیں پھر چڑھ جاتے ہیں (آسمان کی طرف) وہ فرشتے جو رات کو تمہارے پاس تھے۔ اور پروردگار اُن سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے وہ عرض کرتے ہیں۔ کہ جب ہم نے ان کو چھوڑا وہ نماز پڑھتے تھے (یعنی صبح کی) اور جب ہم اُن کے پاس آئے تھے جب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے (یعنی عصر کی)

اُس وقت کو یاد کرو:۔

جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ مَیں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں۔ فرشتوں نے کہا (اے ہمارے پروردگار) کیا تُو زمین پر ایسی مخلوق کو پیدا کرنا چاہتا ہے جو فساد کرے اور خون بہائے۔ جبکہ ہم تیری حمد و ثنا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا جو مَیں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاۗءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۭ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ البقرہ ۳۰

اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو کہ مَیں بنانے والا ہوں زمین میں ایک نائب کہا فرشتوں نے کیا قائم کرتا ہے تُو زمین میں اُس کو جو فساد کرے اُس میں اور خون بہائے اور ہم تو تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح کرتے ہی اور تیری پاکی بیان کرتے ہی ہیں۔ فرمایا (اللہ تعالےٰ نے) مَیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

فرشتوں کا سوال بطورِ اعتراض یا بنی آدم سے بوجہ حسد نہیں تھا بلکہ محض استفسار اور بطورِ انکشاف تھا لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْحَسَدِ لِبَنِيْ اٰدَمَ كَمَا يَتَوَهَّمُهُ بَعْضُ الْمُفَسِّرِيْنَ (ابن کثیر ص ۶۹ ج ۱)

نبی آدم پر فساد برپا کرنے اور خون ریزی کرنے کا نظریہ انہوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن کو جنوں پر قیاس کر کے قائم کیا تھا کیوں کہ پہلے زمین پر جن آباد تھے اور اُن کا فساد فی الارض ، خون خرابہ فرشتے دیکھ چکے تھے۔ تو انہوں نے خیال کیا کہ بنی آدم جنہیں اب خلیفہ بنایا جائے گا وہ بھی ایسے ہی ہونگے تفسیر جواہر القرآن ج ۱ ص ۲۹ بحوالہ ابن کثیر ج ۱ ص ۷۰

اِنِّیْ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے) فرمایا کہ بنی آدم کی پیدائش کی حکمت جو مجھ کو معلوم ہے۔ اُس کو تم نہیں جانتے جس کا مطلب یہ تھا کہ بنی آدم کی پیدائش سے صرف زمین میں فساد ہی نہیں پھیلے گا بلکہ اُن میں انبیاء، صدیقین۔ شہداء، صلحاء علماء فقہاء، زاہد اور عابد بھی ہونگے جن سے زمین میں اللہ کا دین پھیلے گا اور نتیجہ اللہ کی جنت آباد ہوگی ۔ چنانچہ بخاری و مسلم کی (اصح ترین) حدیث میں جسکے راوی ابو ہریرہؓ ہیں (جو کہ اُوپر گزر چکی ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ نمازِ فجر اور نمازِ عصر میں فرشتے آسمان سے آتے ہیں۔ اور نمازیوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر اللہ تعالےٰ کو جا کر بتاتے ہیں کہ ہم جب اُنکے پاس گئے تو انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا اور جب ہم اُنکے پاس سے آئے تو انہیں نماز میں مشغول چھوڑ کر آئے۔

اللہ اللہ یہ اُسی اولادِ آدم میں سے ہیں۔ جنکے بارے میں فرشتوں کو اندیشہ تھا کہ یہ مخلوق زمین میں فساد اور قتل و غارت کریگی ۔ اب وہی فرشتے اللہ کے پاس اُنکی تعریف کر رہے ہیں۔ اِن الفاظ میں کہ ہم جب اُنکے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم جب اُن کو چھوڑ کر آئے اُس وقت بھی وہ نماز ہی میں مصروف تھے۔

یہ ہیں خوش نصیب اللہ کے حبیب اور اُنکا یہ ارفع و اعلیٰ مشغلۂ نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو

اور اللہ و رسولؐ کی اطاعت کرو، اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال سے خبردار ہے

۴۹- فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (المجادلۃ ۱۳)

تم نماز کے پابند رہو اور زکوٰۃ دیا کرو اور کہا مانو اللہ اور اس کے رسول کا اور اللہ کو پوری خبر ہے تمہارے عملوں کی۔

ارشاد ہو رہا ہے، اپنے ایمان کا ثبوت پیش کرو نماز کے اہتمام اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے ساتھ، اور ہر کام اور معاملہ میں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے ساتھ۔

اللہ تعالیٰ تمہارے ظاہری اور خفیہ اعمال سے پوری طرح خبردار ہے

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ؕ (الملک ۱۳-۱۴)

اور تم لوگ (خواہ) چھپا کر کہو یا پکار کر کہو وہ (دلوں تک کی باتوں سے خوب آگاہ ہے، کیا وہی آگاہ نہ ہوگا جس نے پیدا کیا ہے، وہ تو بڑا ہی باریک بین اور (پورا) خبردار ہے۔

خالقِ کائنات اپنی مخلوقات کے ہر عمل سے خود بھی واقف ہے پھر اُس نے دو کاتبین (فرشتے) ہر انسان کے ساتھ ہر وقت لگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھے ہیں۔

وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ (الانفطار ۱۱)

در آنحالیکہ تمہارے اُوپر (ہماری طرف سے) یاد رکھنے والے معزز لکھنے والے (مقرر) ہیں۔ وہ جانتے ہیں اس کو جو کچھ تم کر رہے ہو

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ (قٓ ۱۸)

وہ کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر یہ کہ اس پاس ہی ایک تاک میں لگا رہنے والا تیار ہے

انسان کا ہر قول ہر فعل فرشتے لکھ رہے ہیں اور اُسکا نامۂ اعمال مرتب ہو رہا ہے

يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ (اَلْقِيَامَه ۱۰)

قیامت کے دن جب اُسکا نامۂ اعمال اُسکے سامنے رکھدیا جائے گا وہ انسان اپنی بدیاں دیکھ کر اُس دن کہے گا کہ اب کدھر بھاگوں

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۝

اور نامۂ اعمال رکھ دیا جائے گا، سو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ جو کچھ اُس میں لکھا ہے اُس سے ڈر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ہماری کمبختی اس نامۂ اعمال کی عجیب حالت ہے کہ اس نے (کوئی گناہ) نہ چھوٹا نہ بڑا اور کوئی نیکی چھوٹی نہ بڑی چھوڑی ہے مگر اس میں لکھا ہوا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چالیس روز اہتمام کے ساتھ نماز باجماعت مسجد میں پڑھنے کا اجر

اللہ تعالیٰ اُس کے لئے دو براءتیں لکھ دیتا ہے۔ ایک براءت نارِ دوزخ سے۔

دوسری نفاق سے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی لِلّٰہِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جَمَاعَۃٍ یُدْرِکُ التَّکْبِیْرَۃَ الْاُوْلٰی کُتِبَ لَہٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ

ترمذی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چالیس دن تک ہر نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اس طرح کہ اُس کی تکبیر اولیٰ بھی فوت نہ ہو تو اس کے لئے دو براءتیں لکھ دی جاتی ہیں۔ ایک براءت جہنم کی آگ سے دوسری براءت نفاق سے

وہ خوش نصیب انسان جو چالیس روز پانچوں نمازیں اہتمام کے ساتھ باجماعت ادا کرتا ہے، اگر اس کو کوئی ایسا حادثہ پیش آ جائے کہ باوجود وضو کر کے مسجد میں جماعت کے لئے پہنچا۔ لیکن وہاں پہنچنے پر معلوم ہوا کہ جماعت ہو چکی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اُس کی نیت اور کوشش کے مطابق اس کو باجماعت نماز کا اجر عطا فرمائیگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی برادری میں داخل ہونے کی تین شرطیں

(۱) کفر و شرک سے توبہ (۲) نماز کی پابندی (۳) زکوٰۃ کی ادائیگی۔

کفر و شرک سے توبہ کر کے کوئی نماز کا پابند ہو جائے تو وہ تمہارا دینی بھائی ہے

۵۰۔ فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ (التوبہ ۱۱)

لیکن اگر وہ توبہ کریں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگ جائیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں"۔

یعنی اگر یہ کافر و مشرک اپنے کفر و شرک سے توبہ کریں، اور نماز قائم کریں، اور زکوٰۃ ادا کریں تو اب یہ بھی تمہارے دینی بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر واضح کر دیا، کہ کوئی کیسا ہی دشمن ہو اور اُس نے تمہیں کتنی ہی ایذا پہنچائی ہو، جب، وہ مشرف بہ اسلام ہو جاتا ہے تو جس طرح اللہ تعالیٰ اس کے تمام پچھلے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے، مسلمانوں پر بھی لازم ہے کہ سابقہ معاملات کو دل سے بھلا دیں اور اب انہیں اپنا دینی بھائی سمجھیں، اور برادرانہ تعلق کے حقوق ادا کریں"۔

اس آیت سے بخوبی یہ واضح ہو گیا کہ اسلامی برادری میں شریک ہونے کے لئے تین شرطیں ہیں، کفر و شرک سے توبہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقامت نماز، ادائیگیٔ زکوٰۃ، کیونکہ ایمان اور توبہ تو ایک امرِ مخفی ہے جس کا علم کسی کو نہیں ہو سکتا، اس لئے اسکی دو ظاہری علامتوں کو بیان کر دیا گیا، یعنی نماز اور زکوٰۃ۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ اس آیت نے اہلِ قبلہ کے خون کو مسلمانوں پر حرام کر دیا، یعنی جو لوگ نماز اور زکوٰۃ کے پابند ہوں، انہیں مسلمان سمجھتے ہوئے ناحق قتل نہیں کیا جائیگا۔

اگرچہ باطن میں انکا ایمان درست نہ ہو اور دل میں نفاق ہو، دل کا اندرونی معاملہ اللہ تعالےٰ کے سپرد ہے، احکامِ شریعت ظاہری اعمال پر وارد ہوتے ہیں۔

حضرت صدیق اکبرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد زکوٰۃ سے انکار کرنے والوں سے جہاد کے لئے اسی آیت سے استدلال فرما کر صحابۂ کرام کو مطمئن فرمایا تھا۔

(معارف القرآن بحوالہ ابن کثیر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافق کی علامات

شکستہ دلی کے ساتھ لوگوں کو دکھاوے کیلئے نماز پڑھنا ۔ منافقین کی نماز ہے

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (النساء ۱۴۵)

بیشک منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہونگے،

جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو تھکے ہارے بادلِ ناخواستہ صرف لوگوں کو دکھاوے کے لئے نماز ادا کرتے ہیں، نماز میں پوری دعائیں بھی نہیں پڑھتے،

۵۱- اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ (النساء ۱۴۳)

بیشک منافقین تو اللہ سے چال چل رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ اُنہی کی چالوں کو اُن پر اُلٹ رہا ہے، اور یہ لوگ جب نمازوں کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بہت ہی کاہلی (ٹوٹے ہوئے دلوں) سے کھڑے ہوتے ہیں، صرف لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ کی یاد کچھ یونہی سی (بے دلی سے) کرتے ہیں، درمیان ہی میں معلق نہ پورے اِدھر ہی کے نہ پورے اُدھر ہی کے ہیں

عبادت میں کیف و سُرور، چُستی و مُستعدی تو ایمان و اعتقاد کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قوت سے پیدا ہوتی ہے، جب سرے سے یہی مفقود ہے، تو کاہلی وسستی کا پیدا ہونا لازمی ہے اعمال میں نماز ہی ایمان واسلام کا معیار ہے، لیکن اگر نماز دکھاوے کے لئے اور سنت کے خلاف ادا کی جائے، وہ عند اللہ نماز نہیں ہے، یہ اُن لوگوں کی مذمت ہو رہی ہے، جو نمازیں بے دلی، سستی کے ساتھ اور بے وقت و خلاف سنت ادا کرتے ہیں، جو لوگ سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں، وہ کس گروہ میں شامل ہیں، اور اُن کا کیا حال ہوگا؟ سورۂ توبہ میں اللہ تعالیٰ نے منافقین کے حالات تفصیل سے بیان فرمائے ہیں، اور اس کا ذکر بھی فرمایا ہے، کہ وہ خوشی یا ناخوشی سے خرچ بھی کرتے ہیں، لیکن اُن کا خرچ کیا ہوا مال بے فائدہ ہے، اس کا انہیں کوئی اجر نہیں ملے گا، اس لئے کہ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى (التوبہ ۵۴) اُنہوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور یہ لوگ نماز نہیں پڑھتے مگر ہارے جی کے ساتھ، منافقین کے ظاہری اعمال مسلمانوں سے ملتے جلتے تھے، وہ صدقات وخیرات بھی کچھ نہ کچھ کرتے تھے، نمازیں بھی کسی نہ کسی طرح پڑھ لیتے تھے، اس پر بھی اللہ کی طرف سے اُن پر عدم ایمان کا حکم لگا، اور اُنہیں دردناک عذاب جہنم کی خبر دی گئی، سوچنے کا مقام ہے کہ جب نماز میں سستی نفاق کی علامت قرار پائی، اور اُس کی سزا نارِ جہنم بتائی گئی، تو ترکِ نماز اور پھر زندگی بھر، بے نمازی کی حالت میں جامِ اجل پینے والے اور اسی حال میں قبر میں داخل ہونے والے کا کیا حال ہوگا؟

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

منافق کی نماز

وہ بے پروائی سے بیٹھا آفتاب کی طرف دیکھتا رہتا ہے جب آفتاب زرد ہو جاتا ہے، اور غروب ہونے لگتا ہے تو وہ اُٹھتا ہے اور چڑیا کی طرح چار چونچیں مار کر نماز ختم کر دیتا ہے اس عجلت میں وہ نماز میں مسنون دعائیں بھی نہیں پڑھتا۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا (مسلم کتاب المساجد باب استحباب التبکیر بالعصر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو منافق کی نماز ہے کہ بے پروائی سے بیٹھا آفتاب کو دیکھتا رہا یہاں تک کہ جب وہ زرد ہو گیا اور اُس کے غروب کا وقت قریب آگیا تو نماز کے لئے کھڑا ہوا اور چڑیا کی طرح چار چونچیں مار کر ختم کر دی، اور اللہ کا ذکر بھی اس میں بہت کم کیا۔

مومن کے ایمان کی علامت تو یہ ہے، کہ وہ شوق کی فراوانی اور دل کی بے چینی سے نماز کے وقت کا منتظر رہے اور جب وہ آئے تو والہانہ انداز میں مستعدی سے نماز کے لئے اُٹھ کھڑا ہو، اور یہ سمجھتے ہوئے کہ اس وقت مجھے اپنے پیارے آقا کے دربارِ عالی میں حاضر ہونا ہے، پورے اطمینان و دل جمعی اور خشوع کے ساتھ نماز ادا کرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قیام وقعود اور رکوع وسجود مکمل استغراق وانہماک سے ادا کرے منافقوں کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ نماز اُن کے لئے ایک بوجھ ہوتی ہے اور وقت آجانے پر بھی اس کو ٹالتے رہتے ہیں۔

مثلاً عصر کی نماز کے لئے اُس وقت اُٹھتے ہیں جب سورج غروب ہونے کے قریب ہو جاتا ہے۔ اور بس چڑیا کی سی چار چونچیں مار کر نماز پوری کر دیتے ہیں، اور اللہ تعالےٰ کا ذکر (نماز میں) برائے نام کرتے ہیں۔ پس یہ نماز منافق کی نماز ہے۔

منافقوں پر عشاء اور فجر کی نماز بہت بھاری ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَثْقَلَ الصَّلٰوةِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

(ابن ماجہ باب صلوٰۃ العشاء والفجر فی جماعۃ۔ والبخاری کتاب المواقیت الصلوٰۃ)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک بہت بھاری نماز منافقوں پر عشاء اور فجر کی نماز ہے، اور اگر اُنہیں معلوم ہو جائے جو ثواب ان دونوں میں ہے تو وہ اپنے سرین پر گھسٹتے ہوئے بھی حاضر ہوں۔

یعنی اگر چل کر نہ آسکیں تو ہاتھ اور سرین (چوتڑ) کے بل چل کر مسجد میں جماعت کے ساتھ شریک ہو کر نماز ادا کریں۔ اس

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث سے عشاء اور فجر کی نماز کی فضیلت کس قدر ظاہر ہو رہی ہے؟ اور اس کی یہ وجہ ہے کہ ان دونوں نمازوں کا وقت نیند اور سستی کا ہے جو کہ نفس پر بہت شاق ہے، جو عبادت نفس پر جس قدر شاق ہو، اسی قدر اُسکا ثواب بھی ہے، ہر نماز باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے عشاء اور فجر کی نماز کے لئے تو خصوصی اہتمام چاہیئے۔ تاکہ منافقت جو اسلام میں ایک خطرناک بیماری ہے، اس سے حفاظت ہو جائے"

عشاء کی نماز سے پہلے سو جانا اور عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنا منع ہے

عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَحِبُّ اَنْ یُّؤَخِّرَ الْعِشَاءَ وَکَانَ یَکْرَہُ النَّوْمَ قَبْلَھَا وَالْحَدِیْثَ بَعْدَھَا۔ (ابن ماجہ باب النہی عن النوم قبل صلوٰۃ العشاء و عن الحدیث بعدھا)

ابو برزہ اسلمی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں دیر کرنا پسند فرماتے اور عشاء کی نماز سے پہلے سونا اور عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنا بُرا جانتے تھے

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا نَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی عشاء سے پہلے نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَبْلَ الْعِشَاءِ وَلَا سَمَرَ بَعْدَهَا۔ (ابن ماجہ ایضاً)

سوئے، اور نہ عشاء کے بعد باتیں کیں۔"

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَدَبَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ يَعْنِي زَجَرَنَا (ابن ماجہ ایضاً)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈانٹا ہم کو عشاء کے بعد باتیں کرنے سے

دنیا کی بے کار و بے ہودہ باتیں نمازِ عشاء کے بعد کرنا مکروہ ہے اس لئے کہ رات زیادہ گزر جانے کے سبب نمازِ تہجد کے لئے آنکھ نہ کھلے گی اور فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ حاصل نہ ہو گی ۔ جو کہ نہایت ہی نقصان کا سودا ہے، لیکن دین کی باتیں وعظ و نصیحت اور دنیا کی بھی اہم اور ضروری بات چیت اس حال میں جائز ہے، جب کہ نمازِ فجر جماعت کے ساتھ ادا کر سکے، لیکن آج کل عشاء کی نماز کے بعد آدھی آدھی رات تک دینی جلسے ہوتے ہیں۔"

نتیجۃً عوام کے علاوہ بعض علماء تک صبح کی نماز باجماعت سے رہ جاتے ہیں ایسے جلسوں کا کیا فائدہ، جن کی وجہ سے نمازِ فجر جو کہ جماعت کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے، وہی فوت ہو جائے۔

اُن بدقسمت لوگوں کا کیا حال ہو گا، جو رات آنے کا اس لئے انتظار کرتے ہیں کہ جب لوگ محوِ نیند ہوتے ہیں، وہ اس وقت چوریاں کرتے ہیں، ڈاکے مارتے ہیں بے گناہوں کو قتل کرتے ہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رات کو قیمتی اوقات، تاش و شطرنج، ٹی-وی، سینما وغیرہ بے کار و بے ہودہ مشاغل میں صرف کرتے ہیں، اور انہیں اس کا تصور بھی نہیں کہ موت جو اٹل حقیقت ہے، کسی نافرمانی اور لغو کام کی حالت میں آجائے اور وہ جہنم کا ایندھن بن جائے۔

منافق کے خصائل

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

(بخاری کتاب الایمان باب بیان خصائل المنافق)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار عادتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ چاروں جمع ہو جائیں تو وہ خالص منافق ہے اور جس میں اُن چاروں میں سے کوئی ایک خصلت ہو، تو اُس کا حال یہ ہے، کہ اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے، اور وہ اسی حال میں رہے گا جب تک کہ وہ اُس عادت کو چھوڑ نہ دے۔ وہ چاروں عادتیں یہ ہیں۔ کہ جب اُس کے پاس کوئی امانت رکھی جائے تو وہ اس میں خیانت کرے، اور جب وہ کوئی بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وہ کوئی عہد معاہدہ کرے تو اُسکی خلاف ورزی کرے، اور جب کسی سے جھگڑا اور اختلاف ہو تو بدزبانی کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا و آخرت میں تمام کامیابیوں کا راز

اپنے آپ کو کفر و شرک اور فسق و فجور کی نجاست سے پاک کرنے اور ربّ کائنات کے سامنے جھکنے یعنی نماز پڑھنے میں ہے۔

۵۲- قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ (الاعلیٰ ۱۵)

بامراد ہوا وہ جو پاک ہوگیا اور اپنے پروردگار کا نام لیتا اور نماز پڑھتا رہا، اصل یہ ہے کہ تم مقدم دنیوی زندگی کو رکھتے ہو حالانکہ آخرت بدرجہا بہتر اور پائیدار ہے۔

یعنی عقائد و اعمال میں راہِ طاعت پر قائم رہا، مَنْ تَزَكّٰى یعنی جس نے اپنے آپ کو قرآن اور رسولؐ کے ذریعہ سے عقائد و اخلاق کی ساری خباثتوں سے پاک صاف کر لیا، قَدْ اَفْلَحَ فلاح کا مفہوم دنیوی و اُخروی ساری کامیابیوں کا جامع ہے،

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا یہاں اہلِ طغیان و آخرت سے غافل لوگوں کی غفلت کا اصل راز بتا دیا اور اُن سے کہدیا کہ تم جو ہدایت یاب نہیں ہوتے تو اس کی اصل بنیاد یہ ہے کہ آخرت کی تمہارے اندر کوئی طلب ہی نہیں، تم سارے عظیم الشان، نظامِ کائنات کو چھوڑے ہوئے اپنی سطحیت و حمق سے اس کے صرف ایک اقل قلیل جزو یعنی اسی ناسوتی و مادّی زندگی کو سب کچھ سمجھے ہوئے ہو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں سے اچھی بات کہنا نماز ادا کرنا زکوٰۃ دینا نیکی ہے

اور نیک آدمیوں کا شعار ہے

۵۳- وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ (البقرہ ۸۳)

اور لوگوں سے بھلی بات کہو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔"

یعنی عام طور پر لوگوں سے حُسنِ گفتار سے پیش آؤ، نرمی اور محبت سے بات کرو عجب نہیں اس سے وہ تمہارے قریب آئیں اور تم انہیں نیکی کی راہ بتاؤ اور وہ اُس پر گامزن ہو جائیں اور بُرائی سے بچاؤ اور وہ اُس سے بچ جائیں۔

یہ کس قدر نیک کام ہے؟ کسی کو نارِ جہنم سے بچانا گویا مُردے کو زندہ کرنا ہے، ذرا اندازہ لگائیے خوش خُلقی اور زبان کی مٹھاس کس درجہ مؤثر و نافع اور ارفع و اعلیٰ عملِ صالح ہے، تُند خوئی، درشت لہجہ، سخت کلامی، نہایت قبیح روش ہے، جس سے سامع بجائے قریب آنے کے دُور بھاگتا ہے۔

ہمارے تک جو دین پہنچا ہے یہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلقِ عظیم ہی کا نتیجہ ہے۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (قلم ۴)

اور بے شک آپ اخلاق کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہیں۔"

آپ کی بے نظیر سیرت و بے مثال محبت و شفقت اور مروّت نے پتھر دلوں کو موم بنا دیا، اور دشمنانِ رسولؐ حلقہ بگوشانِ رسولؐ ہو گئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ نرم زبانی خوش مزاجی، طبع حلیم اور حسنِ سخن اور آپ کے خلقِ عظیم ہی کا اعجاز ہے۔ کہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں ہر قطعۂ ارض پر اسلام کے نام لیوا موجود ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ "

نماز کی پابندی کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو

جو تم اپنے لئے کوئی نیکی آگے بھیجو گے تم اُسے اللہ کے پاس پالو گے اللہ کسی کے عمل کو ضائع نہیں کرتا تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہے

۵۴- وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ (البقرۃ ۱۱۰)

اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور جو کچھ تم بھلائی اپنے واسطے آگے بھیجو گے اُسے اللہ کے پاس پالو گے، یقیناً تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ اس کا خوب دیکھنے والا ہے۔

یہودی اسلام کے خلاف بغاوتوں اور سازشوں میں مصروف تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت سے قبل فرمایا بہت سے اہلِ کتاب یہ چاہتے ہیں، کہ وہ تمہارے ایمان کے بعد پھر تمہیں کفر کی حالت میں پلٹا دیں، محض اپنے حسد کی وجہ سے، حق کے اچھی طرح واضح ہو جانے کے باوجود، تو درگزر کرو اور نظر انداز کرو۔ یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ صادر فرمائے، اللہ ہر چیز پر قادر ہے "

اور تم نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو، تم جو نیکی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو بھلائی اللہ کے پاس بھیجو گے وہ اس کا نہایت بہترین (جنّت کی نعمتوں کی صورتوں میں) ثواب عطا فرمائے گا، اللہ تعالےٰ توبہ کرنے سے سیئات (برائیوں) کو معاف فرماتا ہے، اور حسنات (نیکیوں) کو قبول کر کے اس کا اجر عطا فرماتا ہے، اس کا احتمال کہ کسی نیکی کا اجر شاید نہ ملے یہ اللہ تعالےٰ کی صفتِ رحیمیت کے منافی ہے، بشرطیکہ وہ نیکی رضائے الٰہی کے لئے کی گئی ہو اسمیں اخلاص ہو، ریاء و نمود اور شہرت کا شائبہ نہ ہو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کراہت و بے دلی سے ادا کرنے والے

لوگوں کے مال و اولاد کو کوئی وقعت نہ دو۔ اللہ کے ہاں اُن کی کوئی قیمت نہیں، اُن کا مال اور اُن کی اولاد دنیا ہی میں اُن کیلئے باعثِ ذلت و عذاب ہے، آخرت کا معاملہ آخرت میں معلوم ہوگا۔

۵۵۔ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ (التوبہ ۵۴ — ۵۵)

اُن سے کہہ دو تم خوشی سے خرچ کرو یا نا خوشی سے تمہارا کوئی انفاق قبول نہیں ہوگا، تم بدعہد لوگ ہو، یہ اپنے انفاق کی قبولیت سے صرف اس وجہ سے محروم ہوئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا کفر کیا اور نماز کیلئے جو آتے ہیں تو مارے باندھے آتے ہیں اور خرچ کرتے ہیں تو بادلِ ناخاستہ۔ تو تم ان کے مال و اولاد کو کوئی وقعت نہ دو اللہ تو بس یہ چاہتا ہے کہ یہ چیزیں ان کے لئے اس دنیا کی زندگی میں موجبِ عذاب بنیں اور ان کی جانیں حالتِ کفر میں نکلیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفاق کے ساتھ کوئی بھی انفاق قبول نہیں

یہ ان منافقین سے اظہارِ نفرت و کراہت ہے۔ فرمایا کہ ان کو سنا دو کہ تمہارا کوئی انفاق بھی خواہ طوعًا ہو یا کرہًا، خدا کے ہاں قبول نہیں۔ انفاق ان کا قبول ہوتا ہے جو خدا کے وفادار ہوں۔ جو بدعہد اور غدار ہیں اور محض مارے باندھے یا دکھاوے اور نمائش کے لئے خرچ کرتے ہیں ان کے انفاق کی خدا کے ہاں کوئی وقعت نہیں۔ خدا کسی کے مال کا محتاج نہیں کہ جس طرح بھی کوئی اٹھا کر دے دے وہ اس کو قبول کرے۔ وہ صرف انہی کے انفاق قبول کرتا ہے جو سچے ایمان اور پورے جذبۂ اخلاص کے ساتھ اُس کے دین کی خدمت کرتے ہیں۔ وَمَا مَنَعَهُمْ..... الایۃ یہ وضاحت ہے اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فَاسِقِيْنَ کی، مطلب یہ ہے کہ یہ اللہ و رسول کے منکر ہیں۔ اس لئے کہ اللہ و رسول پر ایمان کے جو تقاضے ہیں اُن میں سے یہ کسی تقاضے کو بھی پورا کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہ اگر نمازوں میں آتے ہیں تو مارے باندھے محض دکھاوے کے لیے آتے ہیں اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ اگر نمازوں میں شامل نہ ہوں تو مسلمانوں کے اندر اپنے آپ کو شامل رکھنے کی کوئی صورت ہی نہیں ہے، اسی طرح اگر وہ دینی کاموں میں کچھ خرچ کرتے ہیں تو خدمتِ دین کے لئے نہیں بلکہ بادلِ ناخواستہ محض اس خیال سے کہ مسلمانوں کے اندر شمار کیے جاتے رہیں اور اگر طوعًا بھی خرچ کرتے ہیں تو اس لئے کہ ان کی مالداری اور فیاضی کا مظاہرہ ہو۔ یہ امر ملحوظ رہے کہ جس طرح نمائش کی نماز مجبورانہ دوسروں کو دکھانے کے لئے ہوتی ہے اسی طرح نمائش کا انفاق بھی محض دوسروں کو دکھانے ہی کے لیے ہوتا ہے اور خدا کے ہاں اس طرح کا کوئی عمل بھی مقبول نہیں ہوتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۂ نساء آیت ۱۴۳ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ، کے تحت ہم جو کچھ لکھ آئے ہیں اس پر ایک نظر ڈال لیجئے ۔ وہاں ہم نے واضح کیا ہے کہ منافقین کی نماز، نماز نہیں ہوتی تھی بلکہ مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے ایک قسم کی ایکٹنگ ہوتی تھی تاکہ مسلمان ان کو اپنے اندر شامل سمجھیں ۔ ظاہر ہے اس مقصد سے جو نماز پڑھی جائے گی وہ کُسالیٰ ہی ہوگی ، اس میں نشاطِ خاطر، جوش وجذبہ اور خضوع وخشوع کہاں سے آئے گا ۔

مال و اولاد کی قدر و قیمت ایمان کے ساتھ ہے

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ (۵۵) جن لوگوں کو اللہ تعالےٰ مال بھی بخشتے اور اولاد سے بھی نوازے وہ ملت کے لئے بڑی دولت ہیں اگر ان کو ایمان و اخلاص بھی نصیب ہو جائے ۔ ہر بہی خواہِ ملت ایسے لوگوں کو قدر و وقعت کی نگاہوں سے دیکھتا ہے اس لیے کہ جان و مال دونوں سے اسلام کی جو خدمت ان کے امکان میں ہوتی ہے ، دوسروں کے امکان میں نہیں ہوتی ۔ ان منافقین میں بھی ایسے صاحبِ مال و اولاد موجود تھے جو اسلام کی بڑی خدمت اور آخرت میں بڑے مراتب حاصل کر سکتے تھے ، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے لئے دل سے متمنی تھے کہ یہ ایمان و اخلاص سے بہرہ ور ہوں کہ اپنی ان نعمتوں کا حق ادا کر کے خدا کے ہاں مراتبِ عالیہ حاصل کریں لیکن سارے جتن کرنے کے بعد بھی جب یہ لوگ پھسڈی ہی ثابت ہوئے تو اللہ تعالےٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ فرما دیا کہ ان بد بختوں کے مال و اولاد کو تم ذرا وقعت نہ دو ، یہ ان کے لئے ترقی و عروج کی کمندیں نہیں بلکہ غلامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پھندے ہیں۔ یہ ان کی بدولت دنیا میں بھی اللہ کے عذاب میں مبتلا ہوں گے اور ان کی موت بھی حالت کفر ہی میں ہو گی "

مال و اولاد کا پھندا ۔

یہاں دنیا میں ان کے لئے جس عذاب کا حوالہ ہے اس سے مراد وہ عذاب ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکذبین کے لئے مقدّر ہو چکا تھا اور جس کی تفصیلات پیچھے گزر چکی ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر یہ منافقین بھی وہی روش اختیار کرنے کا فیصلہ کر چکے تھے تو ان کا انجام بھی وہی ہونا تھا جو اس روش کے اختیار کرنے والے دوسرے لوگوں کا بیان ہوا۔ تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ سے یہ بات نکلتی ہے کہ جو لوگ دنیا کے مال و اسباب کو اپنے لئے پھندا بنا لیتے ہیں انکی جانیں گھٹ گھٹ کر نکلتی ہیں اور یہ پھندا اس طرح ان کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے کہ اس سے چھوٹ کر ان کے لئے ایمان کی راہ پر آنا ناممکن ہو جاتا ہے ۔

(تدبّرِ قرآن)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے پروردگار سے ڈرنے والے ہی نماز کی پابندی کرتے ہیں

۵۶- اور انہیں معلوم ہے کہ بالآخر اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے

إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَمَن تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ

(فاطر ۱۸)

آپ تو بس اُنہیں کو ڈرا سکتے ہیں جو بے دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو پاک ہوتا ہے تو اپنی ہی جان کیلئے پاک ہوتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفار و مشرکین کو احکامِ الٰہی سناتے، جب وہ ایمان نہ لاتے، تو آپ بہت غم کھاتے، طالبِ حق ہی منتفع ہوا کرتا ہے، جو لوگ حق کے طلبگار ہی نہیں وہ بدقسمت ہیں، انہیں ہدایت نصیب نہیں ہوگی آپ کیوں غم کرتے ہیں، ان لوگوں سے کیا توقع رکھی جائے کہ ان کا علم و ادراک مثلِ ادراکِ مومنین کے ہو اور مومنین کی طرح یہ بھی حق کو قبول کرلیں، اور قبولِ حق کے ثمراتِ دینی میں یہ بھی شریک ہو جائیں، کیونکہ مومنین کی مثال حق بینی میں بینا آدمی کی سی اور انکی مثال عدمِ ادراکِ حق میں اندھے آدمی کی سی ہے، اور اسی طرح مومن نے ادراکِ حق کے ذریعہ سے جس طریقِ ہدایت کو اختیار کیا ہے، اس طریق حق کی مثال نور کی سی ہے اور کافر نے عدمِ اختیارِ حق سے جس طریقہ کو اختیار کیا ہے اسکی مثال ظلمت کی سی ہے، اور یہ لوگ ظالم ہیں، یہ میری گرفت سے بھاگ نہ سکتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہتمامِ نماز اور ادائے زکوٰۃ اللہ اور آخرت پر ایمان والوں کو اجرِ عظیم کی خوشخبری

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ؕ

البتہ اُن میں جو لوگ علم میں پختہ اور ایمان والے ہیں کہ ایمان رکھتے ہیں اُس (کتاب) پر جو آپ پر اُتری ہے اور اُس پر بھی جو آپ سے قبل اُتر چکی، اور نماز کے پابند اور زکوٰۃ ادا کرنے والے اور اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھنے والے ایسوں کو ہم اجرِ عظیم ضرور دینگے۔

(النساء ۱۶۲)

اس آیت میں ایمان کے اہم ترین اجزاء کا بیان ہے اللہ پر ایمان آخرت پر ایمان آسمانی کتابوں پر ایمان اور عبادات کے اہم ترین عنوانات یعنی اقامتِ صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ، اَلرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ علم سے مراد علم دین ہے، سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ؕ ہم اُنہیں عنقریب (اُن کے اِن اعمال کا) عظیم اجر عطا کرینگے، جن خوش قسمت انسانوں کا اللہ تعالےٰ اور آخرت پر ایمان ہے

رہِ خلدِ بریں ہے راہ اُس کی
درِ جنت ہے در اُس مہرباں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو
اور جھکنے والوں کے ساتھ جھکتے رہو

۵۸۔ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ (البقرہ ۴۳)

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (نماز میں) جھکنے والوں کے ساتھ جھکتے رہو

حکم ہو رہا ہے کہ ایمان کے بعد اب عملاً ارکانِ اسلام کی پابندی کرو، ارکانِ اسلام میں توحید کے بعد اہم رکن نماز ہے، اسی لئے حکم ہو رہا ہے اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ نماز کے پابند ہو جاؤ، زکوٰۃ دیتے رہو کہ یہ مرضِ حُبِّ مال کی مؤثر ترین دوا ہے، زکوٰۃ ادا کرنے سے حُبِّ مال کی خطرناک بیماری سے نجات مل جائیگی، وَارْكَعُوْا اللہ کے سامنے جھک جاؤ کہ یہ تمہاری عزت و عظمت کا نشان ہے، اور یہ حُبِّ جاہ کے مرض کا علاج ہے، اپنے آقا، اپنے خالق کے سامنے جھکنا اس حقیقت کا اعتراف ہے، کہ بے شک ربِّ کائنات میرا معبود اور میں اُس کا عبد (بندہ) ہوں۔ رکوع اسلامی نماز کے ایک معروف رکن کا نام ہے، مقصدِ ارشاد یہ ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرو، اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ دعوئ ایمان اُس وقت تک سچا نہیں جب تک کہ پابندئ نماز کے ساتھ اس کا مظاہرہ نہ کیا جائے، مندرجۂ بالا آیت میں حکم ہو رہا ہے کہ

باجماعت نماز ادا کرنے میں

نماز باجماعت ادا کرو بے شمار فوائد ہیں، خانۂ خدا میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچ کر شاہ و گدا امیر و فقیر ایک ہو جاتے ہیں، باجماعت نماز ادا کرنے میں جو مصالح دینی و دنیوی۔ جو فوائد قومی و ملی مضمر ہیں، اُن سے کوئی اہلِ نظر ناواقف نہیں، مساوات نام کی اگر کوئی چیز اس محفلِ ہستی میں موجود ہے تو اس کا عکس اس پُر کیف منظر میں ملتا ہے، جبکہ امیر و غریب، آقا و غلام۔ شاہ و گدا قطار اندر قطار صف بستہ شانہ بشانہ۔ اپنے مالکِ حقیقی کے سامنے بصد عجز و نیاز ایک امیر ایک امام کی قیادت میں کبھی قیام۔ کبھی رکوع اور کبھی سجدہ کی حالت میں ہوتے ہیں، رسولِ کریم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو سب سے پہلے کام جو آپنے کیا وہ مسجدِ نبوی کا سنگِ بنیاد تھا جو آپ نے صحابۂ کرام کی معیت میں اپنے دستِ مبارک سے رکھا، اور پھر تا حینِ حیات آپ نے بنفسِ نفیس خود امامت کرائی اور صحابۂ کرام آپ کی امامت میں باجماعت نماز ادا کرتے رہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں حرمین شریفین کے علاوہ کئی مساجد تعمیر ہوئیں اور ان میں نماز باجماعت کا اہتمام کیا گیا،

مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے میں بہت سے فوائد ہیں، خانۂ خدا میں خدا کے بندوں کے درمیان حسب نسب ذات پات امیر و غریب کا معاملہ ختم ہو جاتا ہے، یہاں پہنچ کر شاہ و گدا سب برابر ہو جاتے ہیں امیر اور غریب ایک ساتھ ملکر اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ یہاں سے مسلمانوں کو یہ سبق ملتا ہے، کہ کسی سیّد کو شیخ پر، عربی کو عجمی پر، گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں، اگر عزت و عظمت کا کوئی معیار ہے تو وہ صرف تقویٰ، خوفِ خدا اور صالح عمل ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرض نماز باجماعت پڑھنے کے ارادہ کے ساتھ گھر سے نکلنا

اگرچہ جماعت ہو چکی ہو مگر جماعت کے ساتھ پڑھنے کا پورا ثواب ملیگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَجْرِهِمْ شَیْئًا

شرح السنہ ج ۳ ص ۳۴۲ بحوالہ سنن ابی داؤد ۵۶۴ والنسائی ۲/۱۱۱

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے وضو کیا اور بہترین وضو کیا پھر وہ چلا (نماز باجماعت کے لئے) (مسجد پہنچا تو دیکھا) کہ لوگ نماز پڑھ چکے اللہ تعالےٰ اُس کو اتنا ہی اجر عطا فرمائے گا جتنا کہ کسی نے نماز باجماعت پڑھی اور اُن کے اجر میں ذرا برابر کمی نہیں کرے گا۔

یہ اللہ تعالےٰ کا کرم اور احسان ہے کہ نیک کام کی نیت پر بھی پورا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اگرچہ وہ کام سرانجام نہیں پایا نیک کام کے ارادے پر بھی وہ ارحم الراحمین اجر دیتا ہے۔ اور برائی انسان کے نامۂ اعمال میں فوراً نہیں لکھی جاتی اللہ تعالےٰ کا مقررہ کردہ کاتب (فرشتہ) کچھ دیر توقف کرتا ہے اور برائی کرنے والے کو توبہ کے لئے مہلت دی جاتی ہے۔ ذالک فضل اللہ

کسی گاؤں میں تین آدمی بھی اگر رہائش پذیر ہوں

تو اُن پر لازم ہے کہ وہ نماز باجماعت کا اہتمام کریں، یاد رکھو جنگل میں اکیلی (بھیڑ بکری) کو جنگلی درندہ کھا جاتا ہے

عَنْ مَعْدَانِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ

معدان بن ابی طلحہ یعمریؒ بیان کرتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْيَعْمُرِيُّ قَالَ قَالَ لِيْ اَبُوالدَّرْدَاءِ اَيْنَ مَسْكَنُكَ فَقُلْتُ فِيْ قَرْيَةٍ دُوْنَ حِمْصَ، فَقَالَ اَبُوْدَرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ وَلَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ

کہ مجھ سے ابو درداءؓ نے پوچھا کہ تمہارا گھر کہاں ہے؟ میں نے کہا حمص کے قریب بستی میں ابو درداءؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جبکہ تین آدمی بھی کسی بستی یا گاؤں میں ہوں اور وہ وہاں نماز باجماعت ادا نہ کریں۔ تو اُن پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے۔ تم پر لازم ہے، کہ نماز باجماعت قائم کرو۔ یاد رکھو اکیلی (بھیڑ بکری) کو جنگل میں درندہ کھا جاتا ہے۔

شرح السنہ ۳ / ۳۴۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزّت وعظمت کا معیار تقویٰ (خوفِ خدا) اور صالح عمل ہے

جیسا کہ قرآن پاک میں ارشادِ ربانی ہے،

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝

(الحجرات ۱۳)

اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں اور خاندان بنا دیا ہے کہ ایک دوسرے کو پہچان سکو، بیشک تم میں سے پرہیزگار تر اللہ کے نزدیک معزز تر ہے، بیشک اللہ خوب جاننے والا پورا خبردار ہے۔

مومن آپس میں (سب) بھائی بھائی ہیں

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ

(الحجرات ۱۰)

بیشک مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کا ایک یہ فائدہ ہے کہ اہلِ محلہ روزانہ پانچ مرتبہ ایک مقام پر جمع ہوتے ہیں، ایک دوسرے سے ملتے ہیں، کیونکہ ہر بالغ مرد پر نماز باجماعت ادا کرنا ضروری ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص جماعت سے غیر حاضر ہوتا ہے، تو لامحالہ دوسرے نمازی اسکی غیر حاضری کا سبب معلوم کرتے ہیں، اگر وہ سفر میں گیا ہوا ہو تو اسکے اہل وعیال کی خبر گیری اور اُن کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروریاتِ زندگی پوری کرنا اہلِ محلہ اور اسکے اقرباء و احباب پر واجب ہے، اگر وہ بیمار ہے۔ تو اُن سب پر اسکی عیادت کرنا، اُسکے لئے شفاء کی دعاء کرنا اُن سب پر فرض ہے۔ اور اس عمل سے درجات بُلند ہوتے ہیں، گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اور ایک حاجت مند مسلمان کی خیر خواہی اور اسکی تکلیف میں کمی ہوتی ہے۔ کتنا عظیم فائدہ ہے، نماز با جماعت ادا کرنے میں؟ ہر شخص جب تک اپنے مسلمان بھائی کی مدد میں مصروف رہتا ہے، اللہ تعالےٰ اس کی مدد کرتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ۔
(احمد بروایت ابوھریرہؓ)

اللہ تعالےٰ بندے کی مدد میں اُس وقت تک لگا رہتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں مصروف رہتا ہے۔

جو کوئی کسی کو کسی مصیبت سے نجات دلائے گا، اللہ تعالےٰ قیامت کے مصائب سے اُسے بچائے گا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِیْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِیْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے (اس لئے) نہ تو خود اس پر ظلم و زیادتی کرے۔ نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(بخاری ومسلم)

دوسروں کا نشانۂ ظلم بننے کے لئے بے یار و مددگار چھوڑ دے (یعنی دوسروں سے بچانے کیلئے اسکی مدد کرے) جو کوئی اپنے ضرورتمند بھائی کی حاجت پوری کریگا، اللہ تعالےٰ اسکی حاجت روائی کریگا۔ اور جو کوئی مسلمان کسی مسلمان کو اسکی کسی تکلیف سے نجات دلائیگا، اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اسکو قیامت کی تکالیف اور پریشانی سے نجات عطا فرمائیگا، اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کریگا، اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اسکی پردہ داری کریگا۔

باجماعت نماز سے امیر کی اطاعت کا سبق ملتا ہے

باجماعت نماز کا یہ نظام جہاں افرادِ اُمت کی دینی تعلیم و تربیت کا ایک مؤثر ذریعہ ہے، وہاں ایک دوسرے کے احوال سے باخبر رہنے کا ایک غیر رسمی اور بے تکلف انتظام بھی ہے۔

نماز باجماعت کے ذریعہ روزانہ پانچ مرتبہ امام کی متابعت میں ایک ساتھ سب کا ملکر قیام، رکوع اور سجدہ، درس دیتا ہے کہ اپنے امیر کی اطاعت اس کی جنبشِ لب کے ساتھ سب مسلمانوں کو بیک وقت اسطرح کرنی چاہئے، اور یہ مشق روزانہ پانچ دفعہ لازمی طور پر کرائی جاتی ہے، تاکہ جہاد کے موقع پر امیرِ مجاہدین کے حکم پر جان دینا آسان ہو جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محلہ کی مسجد کے روزانہ پنجوقتی اجتماع اور پوری بستی کی جامع مسجد کے ہفتہ وار وسیع اجتماع اور سال میں دو دفعہ عیدگاہ کے اس سے بھی بڑے اجتماع اور پھر مالداروں کے لئے زندگی میں ایک مرتبہ ان سب سے عظیم حج بیت اللہ کے عظیم تر اجتماع سے جو عظیم اجتماعی اور ملی فائدے اٹھائے جاسکتے ہیں، اُن کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھلم کھلا منافق یا معذور کے سوا سب لوگ نماز جماعت کے ساتھ ادا کرتے تھے،

نماز باجماعت ادا نہ کرنے والا منافق ہے

جیسا کہ مندرجۂ ذیل حدیث سے ظاہر ہوتا ہے،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهٗ اَوْ مَرِيْضٌ اِنْ كَانَ الْمَرِيْضُ لَيَمْشِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَأْتِيَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ ہم نے اپنے کو (یعنی مسلمانوں کو) اس حال میں دیکھا ہے کہ نماز باجماعت میں شریک نہ ہونے والا یا تو کوئی منافق ہوتا تھا، جسکی منافقت ڈھکی چھپی نہیں ہوتی تھی، بلکہ عام طور پر لوگوں کو اسکی منافقت کا علم ہوتا تھا یا کوئی بے چارہ مریض ہوتا تھا (جو بیماری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّلٰوةَ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ یُؤَذَّنُ فِیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِیِّکُمْ سُنَنَ الْهُدٰی وَاِنَّهُنَّ (اَیِ الصَّلٰوةَ) حَیْثُ یُنَادٰی بِهِنَّ) مِنْ سُنَنِ الْهُدٰی وَلَوْ اَنَّکُمْ صَلَّیْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ کَمَا یُصَلِّیْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِیْ بَیْتِهٖ لَتَرَکْتُمْ سُنَّةَ نَبِیِّکُمْ وَلَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّةَ نَبِیِّکُمْ لَضَلَلْتُمْ (مسلم)

کی مجبوری سے مسجد تک نہیں آسکتا تھا) اور بعضے مریض بھی دو آدمیوں کے سہارے چل کر آتے اور جماعت میں شریک ہوتے تھے اسکے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنَنِ ہُدیٰ (ہدایت کے راستے) کی تعلیم دی ہے۔ (یعنی دین و شریعت کی ایسی باتیں بتلائی ہیں، جن سے ہماری ہدایت و سعادت وابستہ ہے) اور انہی سُنَنِ ہدیٰ میں سے ایسی مسجدیں جہاں اذان دی جاتی ہو جماعت سے نماز ادا کرنا بھی ہے اور ایک دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعود کا یہ ارشاد اس طرح نقل کیا گیا ہے، کہ انہوں نے فرمایا کہ اے مسلمانو! اللہ نے تمہارے نبیؐ کے لئے سُنَنِ ہُدیٰ (یعنی ایسے اعمال کا حکم دیا ہے، جو اللہ تعالیٰ کے مقامِ قُرب و رضا تک پہنچانے والے ہیں)۔

اور یہ پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنا انہی سُنَنِ ہُدیٰ میں سے ہے، اور اگر تم اپنے گھروں ہی میں نماز پڑھنا شروع کر دو گے جیسا کہ یہ ایک آدمی جماعت سے الگ اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یہ اس زمانہ کے کسی خاص شخص کی طرف اشارہ تھا) تو تم اپنے پیغمبرؐ کا طریقہ چھوڑ دوگے، اور جب تم اپنے پیغمبر کا طریقہ چھوڑ دوگے تو یقین جانو کہ تم راہِ ہدایت سے بہک جاؤگے اور گمراہی کے غار میں جا گروگے (صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اس پورے بیان سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے، کہ جماعت کی حیثیت اُن کے اور عام صحابۂ کرام کے نزدیک دینی واجبات کی سی ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے بیان سے یہ بھی معلوم ہوا، کہ پانچوں وقت کی نماز جماعت سے مسجد میں ادا کرنا آنحضرتؐ کی اہم دینی تعلیمات میں سے ہے، جن سے اُمت کی ہدایت وابستہ ہے، نماز باجماعت ترک کر کے گھروں میں پڑھ لینا ہدایت کا راستہ چھوڑ کر گمراہی اختیار کر لینا ہے،

شیرازہ ہو سکیگا نہ اس دیں کا منتشر
ملتا ہے درسِ نظم و جماعت نماز سے (جام طہور)

بلاجماعت نماز ادا کرنے والوں پر آنحضرتؐ کا شدید ترین غصہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ فِتْیَتِیْ فَیَجْمَعُوْا

حضرت ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اس بات کا قصد کیا کہ میں نوجوانوں کو حکم کروں کہ وہ لکڑیاں جمع کریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِيْ حُزَمًا مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ
آتِيَ قَوْمًا يُّصَلُّوْنَ فِيْ
بُيُوْتِهِمْ لَيْسَتْ بِهِمْ
عِلَّةٌ فَاُحَرِّقَهَا عَلَيْهِمْ
فَقِيْلَ لِيَزِيْدَ هُوَ ابْنُ
الْاَصَمِّ هٰذَا لِلْجُمُعَةِ اَوْ
غَيْرِهَا، قَالَ صُمَّتْ
اُذُنَايَ اِنْ لَّمْ اَكُنْ
سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ
يَاْثِرُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَمْ يَذْكُرْ جُمُعَةً
وَلَا غَيْرَهَا

پھر میں اُن لوگوں کے پاس
جاؤں جو بغیر عذر کے اپنے
گھروں میں نمازیں ادا کرتے ہیں
میں اُن لکڑیوں سے اُن کے
گھروں کو جلا دوں ابن اصم یزید
سے پوچھا گیا یہ فرمانِ رسولؐ
جمعہ کے بارے میں ہے، یا اسکے
علاوہ (نمازوں کے لئے) یزید
کہتے ہیں کہ میرے کان بہرے
ہو جائیں اگر میں نے یہ حضرت
ابو ہریرہؓ سے نہ سنا ہو انہوں
نے حضورؐ سے سنا ہے آپؐ نے
جمعہ یا غیر جمعہ کا ذکر نہیں فرمایا،
یعنی پانچوں نمازیں اور جمعہ باجماعت

ادا کرنا چاہیئے، بغیر شرعی عذر کے جائز نہیں گھر یا دوکان پر ادا کی جائیں۔

جو جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کرتے میرا دل چاہتا ہے کہ میں اُن کے گھروں کو آگ لگا دوں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَیُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذَّنَ لَھَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّا یَشْھَدُوْنَ الصَّلٰوۃَ فَاُحَرِّقَ عَلَیْھِمْ بُیُوْتَھُمْ

نے قسم ہے مجھے اُس اللہ کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا ہے، کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کیلئے اذان کا حکم دوں، اور کسی آدمی کو نماز پڑھانے کی اجازت دوں، پھر اُن لوگوں کے گھروں پر جاؤں (ایک روایت میں ہے) جو نماز کے لئے حاضر نہیں ہوتے اُنکے گھر جلا دوں،

(مشکوٰۃ بحوالہ بخاری وابو داؤد باب التشدید فی ترک الجماعۃ)

اس حدیث سے مجتہدین نے استنباط کیا ہے کہ تارکِ جماعت کو مالی سزا دی جاسکتی ہے، اور دوسرا استنباط جماعت کے وجوب کا ہے، امام شافعی، امام احمد رحمہما اللہ کا یہی مسلک ہے، اور یہی حدیث سے صحیح معلوم ہوتا ہے، حضرت عبداللہ بن اُمّ مکتومؓ کو نابینا ہونے اور آنحضرت کی خدمت میں عذر پیش کرنے کے باوجود گھر میں بلا جماعت نمازِ فرض ادا کرنے کی اجازت نہیں ملی جیسا کہ مندرجۂ ذیل حدیث سے ثابت ہے،

نابینا آدمی بھی باجماعت نماز ادا کرے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ۔

(بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ مسلم باب فضل الصلوٰۃ بالجماعۃ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک نابینا آدمی آیا اور عرض کیا کہ میرے پاس کوئی آدمی نہیں (جو باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے) میری مسجد کی طرف رہنمائی کرے اُس نے آنحضرت سے اجازت طلب کی کہ وہ گھر میں نماز ادا کر لیا کرے، آنحضرت ؐ نے انہیں اجازت دیدی، جب وہ واپس لوٹے تو آپ نے انہیں (پھر) اپنے پاس بُلایا اور دریافت فرمایا، کیا تم اذان سنتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہاں، آپ نے فرمایا تو پھر اسے قبول کرو (یعنی تمہیں مسجد میں آکر جماعت کیساتھ نماز ادا کرنی چاہیے)

یہ نابینا آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عبداللہ بن اُمّ مکتوم تھے، دوسری حدیث میں عذر کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے کہ انہوں نے کہا گرمیوں کا موسم ہے، سانپ بچھوؤں کے دن ہیں میرے گھر اور مسجد کے درمیان کھجوروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے جھنڈ ہیں، راہ میں روڑے پتھر کافی ہیں، ٹھوکریں کھاتا ہوں،
(حاشیہ مشکوٰۃ مترجم سلفی جلد اول صفحہ ۲۱۷)

بجز شرعی عذر نماز باجماعت پڑھنا فرض ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِیَ فَلَمْ یَمْنَعْہُ مِنَ اتِّبَاعِہٖ عُذْرٌ قَالُوْا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْہُ الصَّلٰوۃُ الَّتِیْ صَلّٰی۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سنے اور اُسے نماز باجماعت ادا کرنے میں کوئی عذر نہ ہو (لوگوں نے پوچھا عذر کیا ہے فرمایا خوف یا بیماری) تو اسکی نماز قبول نہ ہوگی۔

(باب التشدید فی ترک الجماعۃ)

اس کی نماز قبول نہیں ہوتی

جو شخص اذان سن کر بجز عذرِ شرعی نماز باجماعت ادا نہیں کرتا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے اذان سنی اور اسے جماعت سے روکنے والا کوئی عذر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَمْنَعُهُ مِنَ اتِّبَاعِهٖ عُذْرٌ قَالُوْا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ صَلّٰى

بھی نہ ہو صحابہؓ نے پوچھا عذر کونسا؟ فرمایا، خوف یا بیماری تو (اس حال میں) اسکی وہ نماز قبول نہ ہوگی جو اس نے (بلاجماعت) ادا کی،

(الترغیب ج ۱ بحوالہ ابوداؤد ص ۲۷۲)

اذان سُن کر نماز کیلئے (مسجد میں) نہ آنا کفر ہے اور نفاق ہے

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَفَاءُ كُلُّ الْجَفَاءِ وَالْكُفْرُ وَالنِّفَاقُ مَنْ سَمِعَ مُنَادِيَ اللّٰهِ يُنَادِيْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يُجِيْبُهٗ

حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ بہت ہی سخت بہت ہی بری بات ہے اور کفر اور نفاق ہے کہ کوئی شخص اللہ کے منادی کی اس ندا (پکار) کو سنے وہ پکار رہا ہو کہ نماز کی طرف آؤ اور وہ یہ سن کر بھی نماز کے لئے نہ آئے،

(الترغیب ج ۱ ص ۲۷۳ بحوالہ احمد وطبرانی)

جو جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا اُس پر شیطان مُسلط ہو جاتا ہے

وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَّلَا بَدْوٍ وَّلَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ مِنَ الْغَنَمِ الْقَاصِيَةَ ۔

علیہ وسلم سے سُنا آپ فرما رہے تھے، اگر کسی بستی میں یا بیابان میں تین مسلمان ہوں، اور اُن میں جماعت قائم نہ کی جائے تو اُن پر شیطان غالب ہو جاتا ہے پس تم (نماز) باجماعت کو لازم پکڑو کیونکہ بھیڑیا اُس بکری کو کھا جاتا ہے جو ریوڑ سے الگ ہو جاتی ہے۔

(ابو داؤد باب التشدید فی ترک الجماعۃ و احمد و نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم)

وَزَادَ رَزِيْنٌ فِيْ جَامِعِهٖ وَاِنَّ ذِئْبَ الْاِنْسَانِ الشَّيْطَانُ اِذَا خَلَا بِهٖ اَكَلَهٗ

حضرت رزین کی جامع میں یہ الفاظ زائد ہیں، کہ انسان کا بھیڑیا شیطان ہے، جب اُس کو اکیلا پاتا ہے، کھا جاتا ہے،

وَفِيْ حَدِيْثِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو جیسا کہ یہ متخلف (جماعت سے پیچھے رہنے والا) پڑھتا ہے تو بے شک تم نے اپنے نبیؐ کی سُنّت ترک کر دی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُدَ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَكَفَرْتُمْ۔ (الترغیب ج ۱ باب من ترک حضور الجماعۃ بغیر عذر)

اور اگر تم نے اپنے نبیؐ کی سُنّت ترک کر دی تو تم گمراہ ہو جاؤ گے ابو داؤد کی روایت میں یہ الفاظ وارد ہیں اگر تم نے اپنے نبیؐ کی سُنّت ترک کی تو گویا تم نے کفر کیا۔

جو شخص جس قدر دُور سے مسجد میں نماز کے لئے آتا ہے، اسی قدر اسے ثواب زیادہ ملتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا بُعْدَ فَالَا بُعْدَ مِنَ الْمَسْجِدِ اَعْظَمُ اَجْرًا (ابو داؤد باب ماجاء فی المشی الی الصلوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جو کوئی) جتنا مسجد سے دُور ہوتا ہے، اُسی قدر ثواب میں (اُس کیلئے) اضافہ ہوتا ہے۔

کیونکہ مسجد میں حاضری کے لئے جس قدر جس کے قدم زیادہ اُٹھتے ہیں اُسی قدر اُس کو اجر ملتا ہے۔

ایک صحابیؓ کا مکان مسجدِ نبوی سے کافی دُور تھا

اس کے باوجود وہ پیدل چل کر آتا اور نماز جماعت کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادا کرتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس کے لئے خوشخبری۔

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَجُلٌ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ مِمَّنْ یُّصَلِّیْ مِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ اَبْعَدَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْ ذَالِکَ الرَّجُلِ وَکَانَ لَا تُخْطِئُہٗ صَلٰوۃٌ فِی الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ لَوِ اشْتَرَیْتَ حِمَارًا تَرْکَبُہٗ فِی الرَّمْضَاءِ وَالظُّلْمَۃِ فَقَالَ مَا اُحِبُّ اَنَّ مَنْزِلِیْ اِلٰی جَنْبِ الْمَسْجِدِ فَنَمَی الْحَدِیْثُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَئَلَہٗ عَنْ ذَالِکَ فَقَالَ اَرَدْتُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْ یُّکْتَبَ لِیْ اِقْبَالِیْ اِلَی الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِیْ

ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ میری نظر میں مدینے کے لوگوں میں نمازیوں میں سے کسی کا مکان اتنا دُور نہ تھا، جتنا ایک شخص کا تھا، اُس پر اُس کی جماعت ناغہ نہ ہوتی تھی (وہ ہمیشہ باجماعت نماز ادا کرتا تھا) ایک بار میں نے اُس سے کہا تم اگر ایک گدھا خرید لو اُس پر سوار ہو کر آیا کرو گرمی اور اندھیرے میں تو مناسب ہے اُس نے کہا میں نہیں چاہتا ہوں میرا گھر مسجد سے ملا ہوا ہو یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی آپؐ نے اُس سے دریافت فرمایا تیری نیت اس کلام سے کیا تھی؟ وہ بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری غرض یہ تھی کہ مجھے مسجد میں آنے اور پھر لوٹ کر جانے کا ثواب ملے آپؐ نے فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَى أَهْلِي إِذَا رَجَعْتُ فَقَالَ أَعْطَاكَ اللّٰهُ ذَالِكَ كُلَّهُ أَعْطَاكَ اللّٰهُ مَا احْتَسَبْتَ كُلَّهُ أَجْمَعَ "

اللہ تعالیٰ نے تجھے یہ سب کچھ عطا فرما دیا اللہ تعالیٰ نے تجھے یہ سب کچھ عطا فرما دیا جو تو نے اللہ تعالیٰ کے لئے کیا۔

(ابو داؤد باب ماجاء فی فضل المشی الی الصلوٰۃ۔

جو شخص اپنے گھر سے فرض نماز کیلئے نکلتا ہے، تو اس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے کوئی احرام باندھ کر گھر سے نکلے

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيْحِ الضُّحٰى لَا يُنْصِبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوةٌ عَلٰى إِثْرِ صَلٰوةٍ لَّا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّيْنَ "۔ (ابو داؤد باب ماجاء فی فضل المشی الی الصلوٰۃ

ابو امامہ سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے فرض نماز کیلئے نکلے گا تو اس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے احرام باندھ کر حج کے لئے نکلے اور جو شخص چاشت کی نماز کے لئے نکلے اس کے لئے تکلیف اٹھائے اسکو عمرہ کرنے والے کا ثواب ملے گا، اور جو نماز ایک نماز کے بعد ہو درمیان میں کوئی بُرا کام نہ ہو تو وہ (نماز) علیین، میں لکھی جائیگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیین اللہ تعالےٰ کے پاس ایک دفتر ہے، جس میں نیک اعمال لکھے جاتے ہیں اور چاشت کی نماز جس کو صلوٰۃ الضحیٰ کہتے ہیں، اس سے مراد وہ نفل نماز ہے، جو آفتاب بلند ہونے کے بعد پڑھی جاتی ہے، جس کو بعض اشراق کی نماز کہتے ہیں "

جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا ثواب

پچیس نمازوں کا، ہر قدم پر ایک نیکی کا اجر اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے، اور جب تک کوئی اپنے مصلے پر بیٹھا ذکر اللہ میں مشغول رہتا ہے. فرشتے اُس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں اے اللہ اس پر اپنی برکت و رحمت نازل فرما "

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تُضَعَّفُ عَلٰی صَلٰوتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ وَفِیْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ ضِعْفًا وَذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ لَا یُخْرِجُهٗ اِلَّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت سے آدمی کا نماز پڑھنا گھر میں یا بازار میں پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ ثواب رکھتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی جب اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں جانے کیلئے نکلتا ہے اور صرف نماز ہی کی نیت سے نکلتا ہے تو جو قدم رکھتا ہے ہر قدم پر اُس کا ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَإِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ ۔

بخاری باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ

درجہ بلند ہوتا ہے، اور ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے، پھر جب وہ (مسجد میں پہنچکر) نماز پڑھتا ہے تو جب تک اپنی نماز کی جگہ بیٹھا (ذکر اللہ کرتا) رہتا ہے فرشتے اُس کے لئے دُعا کرتے رہتے ہیں، اے اللہ اس پر اپنی رحمت اُتار اس پر رحم فرما اور تم میں جب تک کوئی نماز کے انتظار میں رہتا ہے گویا وہ نماز ہی میں ہے۔

تین مساجد کی طرف مسجدِ حرام (مکہ مکرمہ) مسجدِ نبوی (مدینہ منورہ) مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) کے علاوہ (بالاہتمام) سفر نہیں کرنا چاہئے

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِيْ هٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى ۔ ترمذی باب ماجاء فی ان المساجد افضل

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کجاوے اور زین باندھے نہ جائیں (یعنی سفر نہ کیا جائے) مگر تین مسجدوں کیلئے ایک مسجدِ حرام اور ایک میری مسجد اور ایک مسجد بیت المقدس۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد الحرام مکہ مکرمہ میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے۔

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلٰوۃٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَۃِ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ ۔ ابن ماجہ باب ماجاء فی فضل الصلوٰۃ فی المسجد الحرام ومسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نماز میری مسجد میں افضل ہے ہزار نماز سے دوسری مسجدوں میں سوا مسجد حرام کے اور مسجد حرام میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی ایک لاکھ نماز سے افضل ہے۔

پُشتِ زمین پر مکہ مکرمہ میں مسجد الحرام ہی ہے جہاں ہر موسم میں ہر لمحہ نماز یا بیت اللہ کے گرد طواف کی صورت میں اللہ تعالےٰ کی عبادت ہو رہی ہے۔

اس عاجز کو بال بچوں سمیت اس کے کریم آقا نے بارہ سال اپنے مقدس گھر کے قریب رہائش کی سعادت سے سرفراز فرمایا ہے۔ میرا اب بھی بڑا لڑکا عبید الرحمٰن چالیس سال سے اور ثناء الرحمٰن کئی سال سے مع اہل و عیال وہیں مقیم ہیں۔ ایک لڑکا عطاء الرحمٰن وہیں فوت ہو گیا، میرے زمانۂ قیام میں ایک مرتبہ اس قدر بارش ہوئی کہ مطاف کی جگہ پانچ چھ فٹ پانی تھا، اس حال میں بھی مشتاقانِ طواف تیر کر طواف کر رہے تھے اللہ اللہ یہ ہے وہ بے مثال مقامِ مقدس جہاں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خانۂ کعبہ میں نماز پڑھنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبَیْتَ ھُوَ وَاُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ وَّبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَۃَ فَاَغْلَقُوْا عَلَیْھِمْ فَلَمَّا فَتَحُوْا کُنْتُ اَوَّلَ مَنْ وَّلَجَ فَلَقِیْتُ بِلَالًا فَسَاَلْتُہٗ ھَلْ صَلّٰی فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلّٰی بَیْنَ الْعَمُوْدَیْنِ الْیَمَانِیَیْنِ -

نسائی باب الصلوٰۃ فی الکعبۃ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر گئے اور آپ کے ساتھ اُسامہ بن زید اور بلالؓ اور عثمان بن طلحہؓ تھے۔ دروازہ بند کرلیا جب آپؐ نے دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں اندر گیا اور بلالؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی (بیت اللہ میں) اُنہوں نے کہا ہاں آپؐ نے نماز پڑھی دو ستونوں یمانی کے درمیان

مسجد نبوی میں ایک نماز ثواب کے لحاظ سے دوسری مساجد میں ہزار نمازوں سے افضل ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ۔
ترمذی باب ماجاء ای المسجد افضل من المساجد

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نماز میری مسجد میں افضل ہے۔ ہزار نماز سے اور مسجدوں میں سوا مسجد حرام کے (یعنی بیت اللہ کے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں میں آخری نبی ہیں اور آپکی مسجد بھی (نماز کی فضیلت کے لحاظ سے) مساجد میں آخری مسجد ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ الْاَنْبِيَآءِ وَمَسْجِدُهٗ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ ۔ نسائی باب فضل مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم والصلوٰۃ فیہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجدوں میں ہزار نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ سوا مسجد حرام کے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبروں کے بعد ہیں آپ کی مسجد بھی سب مسجدوں کے بعد ہے (جس طرح آپؐ تمام پیغمبروں سے افضل ہیں اسی طرح آپکی مسجد بھی پہلے تمام پیغمبروں کی مساجد سے افضل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر اور منبر کے درمیان جنّت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ۔ ایضاً نسائی

عبداللہ بن زید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

منبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں جنّت میں گڑے ہوئے ہیں

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَوَائِمَ مِنْبَرِیْ ھٰذَا رَوَاتِبُ فِی الْجَنَّۃِ۔ ایضاً نسائی

حضرت اُمّ سلمہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے منبر کے پاؤں جنّت میں گڑے ہوئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو شخص مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں اس طرح ادا کرتا ہے کہ اس دوران اُسکی کوئی نماز فوت نہیں ہوتی اُس کیلئے نارِ جہنم اور عذاب اور نفاق سے آزادی لکھ دی جاتی ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی فِیْ مَسْجِدِیْ اَرْبَعِیْنَ صَلٰوةً لَا تَفُوْتُهٗ صَلٰوةٌ كُتِبَتْ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ وَبَرِیَ مِنَ النِّفَاقِ ،، الترغیب ج ۲ ص ۱۳۶

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے میری مسجد (مدینہ منورہ) میں چالیس نمازیں پڑھ لیں اسکی کوئی نماز فوت نہیں ہوئی اُس کیلئے (جہنم کی) آگ سے اور عذاب سے آزادی لکھدی جاتی ہے، اور وہ نفاق سے بھی محفوظ ہو جاتا ہے۔

وقت اور مقام کے لحاظ سے اچھے اور بُرے اعمال کی جزا اور سزا بڑھتی اور گھٹتی رہتی ہے لہذا اوقاتِ مخصوصہ میں دُعا جلد شرفِ قبولیت حاصل کرتی ہے اوّل وقت اور باجماعت اور خشوع وخضوع سے نماز کا ثواب ستائیس گنا بڑھ جاتا ہے، مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں اس طرح ادا کرنا کہ نماز فوت نہ ہو اُس کا ثواب مندرجۂ بالا حدیث سے ظاہر ہے اسی لئے دورانِ حج و عمرہ حجاج کو عموماً آٹھ روز مدینہ منورہ میں قیام کی اجازت ملتی ہے، وہ کتنے خوش قسمت ہیں جن کی سکونت ہی دیارِ محبوبؐ مدینہ منورہ میں ہے، اور وہ تمام نمازیں مسجدِ نبوی میں ادا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اسی کی توفیق عطا فرمائے آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجدِ قبا میں نماز پڑھنے کی فضیلت

عَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرِ الْاَنْصَارِیِّ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِ قُبَا کَعُمْرَۃٍ (ابن ماجہ باب ماجاء فی الصلوٰۃ فی مسجد قبا)

حضرت اسید بن حضیرؓ انصاری سے روایت ہے (وہ) آنحضرت کے اصحاب میں سے تھے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجدِ قبا میں نماز پڑھنا ایک عمرے کے برابر ہے"

مسجدِ قبا مشہور مسجد ہے جو کہ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تھے، تو پہلے مضافاتِ شہر کی آبادی محلۂ قبا میں قیام فرمایا اور وہیں ایک جگہ نماز کے لئے مقرر کر لی، پھر جب شہر میں (مدینہ منورہ) تشریف لے آئے تو مومنین مخلصین نے محلۂ قبا میں آپکی نماز پڑھنے کی جگہ پر ایک مسجد تیار کر لی۔ اور وہیں نماز باجماعت ہونے لگی، اور مسجدِ نبوی تعمیر ہونے کے بعد بھی آپ ہر ہفتہ ایک بار مسجدِ قبا تشریف لے جاتے، اور وہاں نماز پڑھتے تھے، اور قرآن مجید میں مسجدِ قبا کا ذکر ہے۔ اس آیت میں لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ (التوبہ ۱۰۸) البتہ (یہ) مسجد وہ ہے کہ اس کی بنیاد پہلے روز سے تقویٰ پر ہے"، اور متعدد احادیث اس کی فضیلت میں وارد ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمعہ کی فضیلت

جمعہ کا دن سردار ہے دنوں کا اُسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ اُسی دن اُن کو زمین پر اُتارا اُسی دن اُن کو وفات دی، اُسی دن ایک ساعت ایسی ہے۔ انسان اللہ سے جو کچھ خیر مانگتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے عطا فرماتا ہے۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ لہٰذا ہر مقرب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ وقوعِ قیامت کے خطرہ سے اُس دن ڈرتے ہیں

عَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ سَیِّدُ الْاَیَّامِ وَ اَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ فِیْهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللّٰهُ فِیْهِ اٰدَمَ وَاَهْبَطَ اللّٰهُ فِیْهِ اٰدَمَ اِلَی الْاَرْضِ وَفِیْهِ تَوَفَّی اللّٰهُ اٰدَمَ وَفِیْهِ سَاعَةٌ لَا یَسْئَلُ اللّٰهَ فِیْهَا الْعَبْدُ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ مَا لَمْ یَسْئَلْ حَرَامًا وَفِیْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ

ابو لبابہ بن عبد المنذر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن سردار ہے دنوں کا اور سب سے بڑا دن ہے اللہ کے نزدیک اور وہ بڑا ہے اللہ کے نزدیک عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن سے۔ اس میں پانچ فضیلتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس دن اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا دوسرے یہ کہ اس دن اللہ تعالےٰ نے آدمؑ کو زمین کی طرف اُتارا تیسرے یہ کہ اُس دن اللہ تعالےٰ نے آدمؑ کو دنیا سے اُٹھالیا (یعنی اُن کی وفات ہوئی) چوتھے یہ کہ اس دن ایک ساعت ایسی ہے، کہ بندہ اُس گھڑی میں جو اللہ سے مانگے اللہ تعالےٰ اس کو دے گا جب تک حرام کا سوال نہ کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا اَرْضٍ وَّلَا رِيَاحٍ وَّلَا جِبَالٍ وَّلَا بَحْرٍ اِلَّا هُنَّ يَشْفَقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (ابن ماجہ باب فی فضل الجمعہ)

پانچویں یہ کہ اُس دن قیامت قائم ہوگی اور کوئی فرشتہ مقرب ایسا نہیں ہے اور نہ آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ دریا جو جمعہ کے دن سے نہ ڈرتا ہو،

جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اُس وقت اللہ تعالیٰ سے جو بھی بہتر چیز مانگی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اُسے ضرور دیتا ہے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَسْئَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ وَهِیَ سَاعَةٌ خَفِيْفَةٌ (مسلم کتاب الجمعہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ نہیں مانگتا ہے اس میں کوئی مسلمان کسی خیر کو مگر اللہ تعالےٰ اُس کو ضرور دیتا ہے۔ اور وہ ساعت خفیف (تھوڑی سی) ہے۔

وہ ساعت جس میں کہ ہر مطلوبہ خیر طلب کرنے والے کو ملتی ہے خطیب کے منبر پر بیٹھنے سے نماز ختم ہونے تک ہے

وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ ابْنِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِیْ

حضرت ابوبردہ بن ابی موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ تم نے اپنے باپ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَسَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَاْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هِیَ مَابَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰی اَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ (مسلم کتاب الجمعۃ)

جمعہ کی ساعت کے متعلق کچھ سنا ہے؟ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بیان کرتے ہوں، مَیں نے کہا ہاں مَیں نے اُن سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے سُنا مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ فرماتے تھے وہ گھڑی اس وقت سے ہے۔ کہ امام بیٹھے (یعنی منبر پر) نماز کے ختم ہونے تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب نمازِ جمعہ کیلئے اذان سُن لو

تو ہر قسم کا کاروبار خرید و فروخت چھوڑ دیا کرو، اور نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لئے مسجد میں پہنچ جایا کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تمہیں کچھ بھی سمجھ ہے"

۵۹- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

(الجمعۃ ۹ - ۱۰)

اے ایمان والو جب جمعہ کے دن اذان کہی جائے تو چل پڑا کرو اللہ کی یاد کی طرف اور خرید و فروخت چھوڑ دیا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو، پھر جب نماز پوری ہو چکے تو زمین پر چلو پھرو اور اللہ کی روزی تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرتے رہو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔

ان آیات میں حکم ہو رہا ہے، جمعہ کی نماز فرضِ عین ہے لہٰذا اذان سنتے ہی ہر قسم کا کاروبار ترک کر کے نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لئے مسجد میں پہنچ جایا کرو، فَاسْعَوْا کے معنی چل کھڑے ہو، یہ نہیں کہ دوڑو کیونکہ نماز کے لئے دوڑنا منع ہے، جیسا کہ درج ذیل حدیث سے ثابت ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا تَمْشُوْنَ عَلَیْکُمُ السَّکِیْنَةُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا (بخاری کتاب الجمعہ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جب نماز کی تکبیر ہو تو نماز کیلئے دوڑتے ہوئے نہ آؤ (بلکہ معمولی چال سے) چلتے ہوئے آؤ، اور آہستگی اور اطمینان کو لازم کر لو پھر جتنی نماز (امام کے ساتھ) ملے وہ پڑھ لو اور جتنی نہ ملے اُس کو پورا کر لو۔

روزانہ پانچوں وقت کی جماعت میں ایک محدود حلقہ یعنی ایک محلہ ہی کے مسلمان جمع ہو سکتے ہیں اس لئے ہفتہ میں ایک دن ایسا رکھ دیا گیا جس میں پورے شہر اور مختلف محلوں کے مسلمان ایک خاص نماز کے لئے شہر کی ایک بڑی مسجد میں جمع ہو جایا کریں، اور ایسے اجتماع کے لئے ظہر ہی کا وقت زیادہ موزوں ہو سکتا تھا، اس لئے وہی وقت رکھا گیا، اور ظہر کی چار رکعت کے بجائے جمعہ کی نماز صرف دو رکعت رکھی گئی، اور اس اجتماع کو تعلیمی اور تربیتی لحاظ سے زیادہ مفید اور مؤثر بنانے کے لئے تخفیف شدہ دو رکعتوں کے بجائے خطبہ لازمی کر دیا اور اس کے لئے جمعہ ہی کا دن اس واسطے مقرر کیا گیا کہ ہفتہ کے سات دنوں میں سے وہی دن زیادہ باعظمت اور بابرکت ہے۔

جس طرح روزانہ اخیر شب کی گھڑیوں میں اللہ تعالےٰ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمت و عنایت بندوں کی طرف زیادہ متوجہ ہوتی ہے، اور جس طرح سال کی راتوں میں سے ایک رات (شب قدر) خاص الخاص درجہ رکھتی ہے اور یہ رات رحمتوں اور برکتوں والی رات ہے، اسی طرح ہفتہ کے سات دنوں میں سے جمعہ کا دن اللہ کے خاص الطاف و عنایات کا دن ہے اور اسی لئے اس میں بڑے بڑے اہم واقعات اللہ تعالیٰ کی طرف سے واقع ہوئے ہیں، اور واقع ہونے والے ہیں۔

جمعہ کی انہی خصوصیات کی وجہ سے اس اہم اور شاندار ہفتہ وار اجتماعی نماز کے لئے جمعہ کا دن مقرر کیا گیا، اور اس میں شرکت و حاضری کی سخت تاکید کی گئی، اور نماز سے پہلے غسل کرنے، اچھے صاف ستھرے کپڑے پہننے اور میسر ہو تو خوشبو لگانے کی ترغیب بلکہ ایک درجے میں تاکید کی گئی ہے، تاکہ مسلمانوں کا یہ مقدس ہفتہ وار اجتماع توجہ الی اللہ اور ذکر و دعا کی باطنی و روحانی برکات کے علاوہ ظاہری حیثیت سے بھی پاکیزہ۔ خوش منظر بارونق اور پُر بہار ہو اور مجمع کو ملئکہ کے پاک و صاف مجمع کے ساتھ زیادہ سے زیادہ مشابہت اور مناسبت ہو۔

اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ط	جب جمعہ کے دن اذان کہی جائے نماز کے لئے تو چل پڑا کرو اللہ کی یاد کی طرف اور خرید و فروخت چھوڑ دیا کرو۔

ادھر مؤذن کے منہ سے اللہ اکبر کی صدا بلند ہو اور ادھر ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ دنیا کے جس حال اور جس مشغلہ میں ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے چھوڑ کر مسجد کا رُخ کرلے اور نمازِ جمعہ کی تیاری اور اہتمام میں لگ جائے، گویا یہ مسلمان کی ہفتہ وار پریڈ ہے کہ ہر مسلمان بگل کی آواز سنتے ہی اپنے آپ کو حاضری پر مجبور پائے۔ اصل مقصود وقتِ نماز کا آجانا ہے، جب وقت آجائے تو ہر مسلمان جس پر نمازِ جمعہ واجب ہے اُس پر نمازِ جمعہ کی تیاری واجب ہو جاتی ہے، یہ ضروری نہیں کہ اذان کی آواز ہی کان میں پڑے۔

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اس حکم کی پابندی شخصی و انفرادی حیثیت سے بھی پہلوئے خیر رکھتی ہے اور قومی و اجتماعی حیثیت سے بھی، دینوی مادی اعتبار سے یوں کہ نمازِ جمعہ تنظیم اُمّت کا ایک بہترین نسخہ ہے، اور اُخروی، رُوحانی اعتبار سے یوں کہ آخرت کا نفع باقی دنیا کے ہر نفع فانی سے کہیں زیادہ قیمتی ہے۔

جمعہ کے روز غسل کی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

(بخاری کتاب الجمعہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی جمعہ کی نماز کیلئے (مسجد میں) آئے تو غسل کر کے آئے۔

جمعہ کے دن ہر جوان مرد پر غسل واجب ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ (ایضاً بخاری)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا ہر جوان مرد پر واجب ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْغُسْلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ یَسْتَلُّ الْخَطَایَا مِنْ اُصُوْلِ الشَّعْرِ اِسْتِلَالًا (الطبرانی فی الکبیر ورواتہ ثقات)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن کا غسل (آدمی کے) گناہوں کو بالوں کی جڑوں تک سے اُکھاڑ پھینکتا ہے۔

جمعہ کے روز بدن کی صفائی کرنا، سر اور ڈاڑھی میں تیل لگانا

اور خوشبو استعمال کرنا، اور مسجد میں بیٹھے ہوئے نمازیوں کی صفیں پھلانگ کر دو آدمیوں کے درمیان گھس کر نہ بیٹھنا، خطبۂ امام توجہ اور خاموشی سے سُننا یہ عمل اس جمعہ سے آئندہ جمعہ تک کے درمیان گناہوں کی بخشش کا سبب بن جاتا ہے۔

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى "

(بخاری کتاب الجمعہ)

جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک صفائی کر سکتا ہو کرے اور اپنے تیل میں سے تیل لگائے، یا اپنے گھر (والوں) کی خوشبو میں سے خوشبو لگائے پھر نماز (جمعہ) کیلئے نکلے (مسجد میں آئے) تو دو (بیٹھے ہوئے نمازیوں) کے درمیان نہ گھسے پھر جتنی نماز اُسکی تقدیر میں ہے پڑھے (یعنی سُنّت نفل) اور جب امام خطبہ پڑھتا ہو اُس وقت خاموش رہے، تو اُس جمعہ سے آئندہ آنے والے جمعہ تک کے درمیان اُسکے گناہ معاف کر دئے جائینگے"

جمعہ کے روز جامع مسجد کے دروازے پر فرشتے رجسٹر لئے کھڑے ہوتے ہیں

نمازِ جمعہ کے لئے آنے والوں کے نمبروار نام لکھتے ہیں جو سب سے پہلے آتا ہے، اُس کو اُونٹ کی قربانی کا ثواب ملتا ہے، جو اُس کے بعد آتا ہے اُس کو گائے کی قربانی کا، جو اس کے بعد آتا ہے تو دُنبے کی جو اس کے بعد آتا ہے اس کو مُرغی کی اس کے بعد آنے والے کو انڈے کی قربانی کا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ وَقَفَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ یَکْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُھَجِّرِ کَمَثَلِ الَّذِیْ یُھْدِیْ بَدَنَۃً ثُمَّ کَالَّذِیْ یُھْدِیْ بَقَرَۃً ثُمَّ کَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَۃً ثُمَّ بَیْضَۃً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَھُمْ وَیَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ۔

(بخاری کتاب الجمعہ)

سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر (نمازیوں کے نام) لکھتے ہیں، جو پہلے آتا ہے اس کو پہلے جو بعد میں آتا ہے، اس کو بعد میں اور جو کوئی سویرے آتا ہے اس کی مثال ایسے شخص کی ہے جو اُونٹ قربانی کرے پھر ایسے کی جو گائے قربانی کرے پھر ایسے کی جو مینڈھا پھر ایسے کی جو مرغی پھر ایسے کی جو انڈا پھر جب امام خطبے کیلئے نکلتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ کان لگا کر سنتے ہیں"

جب کہ خطبۂ جمعہ فرشتے کامل محویت سے کان لگا کر سُنتے ہیں، تو نمازیوں کو خطبۂ جمعہ کس قدر انہماک و توجہ اور اہتمام سے کان لگا کر سننے کی ضرورت ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو اچھی طرح وضو کر کے جمعہ کی نماز کے لئے آتا ہے اور توجہ سے خطبہ سُنتا ہے اور دورانِ خطبہ چُپ رہتا ہے اس جمعہ سے آئندہ جمعہ کے درمیان جو اُس سے خطائیں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں معاف فرما دیتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی وَزِیَادَةُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ وَمَنْ مَّسَّ الْحَصَا فَقَدْ لَغَا (الترغیب ج ۱ ص ۴۸۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر وہ جمعہ کی نماز کے لئے آیا اور (خطبہ) سُنا اور چُپ رہا، تو وہ بخش دیا جاتا ہے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک (جو بھی اس سے گناہ ہوئے) علاوہ اُن کے اور تین دن تک اور جس نے (دورانِ خطبہ اردگرد پڑی ہوئی) کنکریوں کو چھوا اُس نے بیہودہ کام کیا۔

جمعہ کیلئے جانے میں جو قدموں پر غبار پڑتا ہے وہ قدم جہنم کی آگ پر حرام ہیں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اِغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَی النَّارِ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی راہ میں جس کے دونوں پاؤں غبار آلود ہو گئے وہ دونوں قدم جہنم کی آگ پر حرام ہیں۔

(الترغیب ج ۱ ص ۴۸۵ و البخاری، والترمذی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ جمعہ پوری محویت، استغراق اور انہماک سے سننا فرض ہے

دورانِ خطبہ آپس میں سلام و کلام تک منع ہے۔ کسی کو اُس کی بے ہودہ حرکت سے روکنا بھی بے ہودگی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَا فَقَدْ لَغَا (الترغیب ۱/۴۸۲ بحوالہ مسلم، ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور بہترین وضو کیا پھر وہ نمازِ جمعہ کے لئے (مسجد میں) آیا اور (دورانِ خطبہ) چُپ رہا اُس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، جو اُسکے اور آئندہ جمعہ کے درمیان ہوتے ہیں بلکہ تین دن اور زیادہ کے۔ جس نے (دورانِ خطبہ) (صحنِ مسجد میں پڑی ہوئی) کنکریوں کو چھُوا تو اُس نے لغو کام کیا۔

دورانِ خطبہ نمازیوں کا آپس میں سلام و کلام کرنا۔ مصافحے کرنا۔ خطیب کا خطبہ بند کرنے کے لئے ٹیپ ریکارڈ لگانا۔ اور مسجد کے لئے چندہ جمع کرنا۔ یہ کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟ قرآن و حدیث سے کوئی دلیل۔ کوئی ثبوت؟ جبکہ دورانِ خطبہ کسی غلط کام سے کسی کو روکنا بھی غلط ہے۔ اس سے بھی انتشار پیدا ہوتا ہے۔ اور خطبہ کی سماعت میں کمی واقع ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حضرت عثمانؓ پر خفگی

نمازِ جمعہ میں دیر سے آنے کا نتیجہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَیْنَمَا هُوَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ، لِمَ تَحْتَبِسُوْنَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا هُوَ اِلَّا سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَتَوَضَّأْتُ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا رَاحَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْجُمُعَةِ فَلْیَغْتَسِلْ (بخاری کتاب الجمعة)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے۔ اتنے میں ایک صاحب آئے (حضرت عثمانؓ) حضرت عمرؓ نے فرمایا تم لوگ نماز سے کیوں رُک جاتے ہو؟ انہوں نے کہا میں نے تو کچھ دیر نہیں کی اذان سنتے ہی وضو کیا اور آ گیا حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سُنا آپ فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے نمازِ جمعہ کے لئے آئے تو (پہلے) غسل کرے

اس حدیث کی مناسبت ترجمۂ باب سے یوں ہے کہ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ ایسے جلیل الشان صحابی پر خفا ہوئے، اگر نمازِ جمعہ فضیلت والی نہ ہوتی، تو خفگی کی کیا ضرورت تھی پس نمازِ جمعہ کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہی ترجمۂ باب ہے، بعض آئمۂ دین نے کہا ہے کہ نمازوں کے لئے قرآن شریف میں حکم ہے، اِذَا قُمْتُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ ، یعنی نماز کے لئے کھڑے ہوتے سے پہلے وضو کر لو ، ہر نماز کے لئے صرف وضو ضروری ہے لیکن نمازِ جمعہ کے لئے وضو کے ساتھ غسل کا بھی حکم فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز کا درجہ اور نمازوں سے بڑھ کر ہے ، اور اس سے دوسری نمازوں پر نمازِ جمعہ کی فضیلت ثابت ہوئی ۔

جمعہ کی نماز ظہر کی نماز کے قائم مقام ہے ، جس کی چار رکعتیں جمعہ کے دن تخفیف ہو کر دو رہ جاتی ہیں ، اور اُن کی جگہ خطبہ کی شکل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے ، یہ ذکر اللہ امام حاضرینِ مسجد کو مخاطب کر کے کرتا ہے اس وجہ سے وہ ساری باتیں اس کے دائرہ میں آتی ہیں ، جو مسلمانوں کی صلاح و فلاح سے متعلق اور جن کے لئے وقت کے حالات مقتضی ہوں اس کو چند رسمی دعاؤں کی شکل میں محدود کر دینے کی کوئی وجہ نہیں ہے فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ یعنی یہ پابندی صرف اتنی ہی دیر کیلئے ہے ، کہ نماز سے فارغ ہو جاؤ ، اسکے بعد تمہیں اجازت ہے ، کہ تم جہاں چاہو جاؤ اور جس شکل میں چاہو اللہ تعالیٰ کا حق ہے اُسے ادا کرنے کے بعد تم پر تمہارے بیوی بچوں وغیرہ کے بھی حقوق ہیں اور یہ حقوق بھی تم پر اللہ تعالیٰ ہی نے مقرر فرمائے ہیں ، لہٰذا اُن کیلئے حلال روزی تلاش کرنا اور اُن کی حاجات و ضروریات حتے الامکان پوری کرنا یہ بھی اللہ ہی کی اطاعت اور اُسی ذاتِ مقدس کی عبادت ہے لیکن یاد رہے کہ فرض نماز پڑھ لینے کے بعد کام ہاتھوں سے کرو اور اللہ کا ذکر زبان سے آخرت میں فلاح و فوز اور کامیابی کی یہی صورت ہے ، کہ ہر لمحۂ حیات اپنے آقا کے ذکر و شکر میں گزرے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمعہ کی اذان سُن کر جو شخص نماز کے لئے مسجد میں نہیں آتا اللہ تعالےٰ اُس کے دل پر مُہر لگا دیتا ہے اور اُس کا دل منافق کا بنا دیتا ہے۔

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَلَمْ یَأْتِہَا ثُمَّ سَمِعَہٗ فَلَمْ یَأْتِہَا ثُمَّ سَمِعَہٗ وَلَمْ یَأْتِہَا طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قَلْبِہٖ وَجَعَلَ قَلْبَہٗ قَلْبَ مُنَافِقٍ۔ (الترغیب ۱/۵۱۲ بحوالہ بیہقی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کی اذان سُنی پھر وہ (مسجد میں نماز کے لئے) نہ آیا۔ پھر اُس نے (دوبارہ) اذان سنی اور وہ (نماز کے لئے) نہ آیا۔ اللہ تعالےٰ اُس کے دل پر مُہر لگا دیتا ہے، اور اُس کے دل کو منافق کا دل بنا دیتا ہے۔

جمعہ کے روز سورۂ کہف پڑھنے کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْکَہْفِ فِیْ یَوْمِ

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن سُورۂ کہف کی تلاوت کی اُس کے لئے دونوں جمعوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهٗ مِنَ النُّوْرِ مَابَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ

درمیان کا وقفہ نورانیت کی وجہ سے چمک اُٹھتا ہے۔

(الترغیب ۱/۵۱۰ بحوالہ نسائی، بیہقی والدارمی)

جو شخص جمعہ کی رات سورۂ حٰمٓ الدخان پڑھتا ہے اُسے بخش دیا جاتا ہے

رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ غُفِرَلَهٗ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے حٰمٓ الدّخان جمعہ کی رات کو تلاوت کی اُسے بخش دیا جاتا ہے۔

(الترغیب ۱/۵۱۳)

جو شخص جمعہ کی رات کو یا جمعہ کے دن سورۂ حٰمٓ الدخان پڑھتا ہے اللہ تعالےٰ اُس کے لئے جنّت میں گھر بنا دیتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ اَوْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے سورۂ حٰمٓ الدّخان جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن پڑھی اللہ تعالےٰ اُس کے لئے جنّت میں گھر بنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهَا بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ "

(الترغیب ۱/۵۱۳)

دیتا ہے"

وَرُوِيَ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ يٰسٓ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ

(الترغیب ۱/۵۱۴ بحوالہ اصبہانی)

اور اُنہیں سے (رضی اللہ عنہ) روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے جمعہ کی رات سورۂ یٰسین تلاوت کی اُسے بخش دیا جاتا ہے"

امام جب خطبہ دے رہا ہو اور نمازیوں میں سے کوئی بول رہا ہو تو اُسے اُس کی اس غلطی سے روکنا بھی غلطی ہے،

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ.

(الترغیب ج ۱ ص ۵۰۵ بحوالہ بخاری - مسلم، ابوداود - ترمذی، نسائی - ابن ماجہ، وابن خزیمہ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے روز امام کے خطبہ دینے کے دوران اگر تم نے اپنے ساتھی سے یہ بھی کہا کہ چُپ رہو تب بھی تم نے غلطی کی

خطبہ کی حالت میں بولنے والے کی مثال گدھے کی ہے جس پر بوجھ لدا ہوا ہو، اور جس نے اُسے چُپ رہنے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلقین کی اُس کا جمعہ گیا،

رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَکَلَّمَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَھُوَ کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا وَالَّذِیْ یَقُوْلُ لَہٗ اَنْصِتْ لَیْسَ لَہٗ جُمُعَۃٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کلام کی جمعہ کے دن جب کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اس کی مثال ایک ایسے گدھے کی ہے جس پر کہ بوجھ لدا ہوا ہو، اور جس نے بولنے والے سے یہ کہا کہ چُپ رہ اس کا جمعہ گیا،

(الترغیب ۱/۵۰۵ بحوالہ احمد و البزار و الطبرانی)

خطبۂ جمعہ میں صفوں کو چیرتے ہوئے اور نمازیوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے مسجد میں کسی جگہ بیٹھنا سخت منع ہے،

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ یَتَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے کہ ایک آدمی جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا (مسجد میں) آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے، آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ تم نے دیر بھی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ اِجْلِسْ فَقَدْ اٰذَيْتَ وَاٰنَيْتَ ،، اور (نمازیوں کو بھی) تکلیف دی

(الترغیب ۱/۵۰۳ بحوالہ احمد، وابوداؤد والنسائی وابن خزیمہ وابن حبان فی صحیحہما ولیس عند ابی داؤد والنسائی وَاٰنَيْتَ وعند ابن خزیمۃ فقد اٰذَيْتَ وَاٰذَيْتَ ،،

جمعہ کے دن جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو صفوں کو چیرتے ہوئے نمازیوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے مسجد میں کسی جگہ بیٹھنا اس سے انتشار بھی پھیلتا ہے، اور نمازیوں کی دلآزاری بھی ہوتی ہے، لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے بعد میں آنے والوں کو چاہئے، کہ بغیر کسی کو تکلیف پہنچائے مسجد میں جہاں بھی خالی جگہ پائیں وہاں بیٹھ کر توجہ سے خطبہ سُنیں، اور ہر قسم کے انتشار اور شور وغل سے پرہیز کریں،

جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے کی فضیلت

جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھا کرو جو شخص جس قدر مجھ پر درود پڑھے گا اسی قدر اُسے میرا قُرب حاصل ہوگا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ،،

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھا کرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِیْ کُلِّ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّ صَلٰوۃَ اُمَّتِیْ تُعْرَضُ عَلَیَّ فِیْ کُلِّ یَوْمِ جُمُعَۃٍ فَمَنْ کَانَ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً کَانَ اَقْرَبَھُمْ مِنِّیْ مَنْزِلَۃً۔

میری اُمّت کا درود ہر جمعہ کے دن مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، جو شخص جس قدر مجھ پر درود پڑھے گا، اُسی قدر مرتبہ کے لحاظ سے مجھ سے قریب ہوگا

(الترغیب ۱/۵۰۳ بحوالہ سنن الکبریٰ للبیہقی)

قرآن و احادیث میں درود شریف کے بڑے فضائل بیان ہوئے ہیں، چنانچہ باری تعالےٰ کا ارشاد ہے، اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ (الاحزاب ۵۶) ترجمہ بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے نبیؐ پر سلام بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی اُن پر درود و سلام بھیجو جیسا کہ بھیجنے کا حق ہے۔

اللہ کا رحمت بھیجنا تو ظاہر ہی ہے، بندوں یعنی فرشتوں اور انسانوں کے صلوٰۃ بھیجنے کے معنی یہ ہیں کہ اُنہیں حکم مل رہا ہے کہ رسولؐ پر اُس رحمتِ خاص کی دُعا کرتے اور اُسے اُن کے حق میں طلب کرتے رہیں، اسی کو ہماری زبان میں درود بھیجنا کہتے ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ مِنَ اللّٰہِ ھِیَ الرَّحْمَۃُ وَمِنَ الْعِبَادِ الدُّعَاءُ (جصاص)

اللہ تعالےٰ کی طرف سے صلوٰۃ کا مفہوم رحمت ہے اور بندوں کی جانب سے دُعا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرتؐ پر کثرت سے درود پڑھنے والے قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہونگے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً

شرح السنہ ۳/۱۹۶-۱۹۷ مع حوالہ الترمذی ۴۸۴ وابن حبان ۲۳۸۸

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میرے قریب وہ لوگ ہونگے جو مجھ پر زیادہ درود پڑھتے ہونگے۔

جس مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں پڑھا جاتا وہ مجلس ندامت وحسرت کا سبب بن جاتی ہے

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يُصَلُّوْا فِيْهِ عَلَى النَّبِيِّ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ

شرح السنہ ج ۳ ص ۱۹۹

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ جو لوگ مجلس قائم کرتے ہیں، پھر اُس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں پڑھتے اُن پر حسرت و ندامت وارد رہیگی اگرچہ وہ جنت میں داخل ہو جائینگے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس رحمتوں کا نزول

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالےٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے،

شرح السنہ ج ۳ ص ۱۹۵

درود شریف کس درجہ اعلیٰ و ارفع نیک عمل ہے لہذا درود شریف کثرت سے پڑھنا چاہئے۔

درود و سلام

اللہ تعالےٰ نے اپنے پیارے محبوب، تمام مومنوں کے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کا حکم دیا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ (احزاب ۵۶)

بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے نبیؐ پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی آپ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو

دیدہ و دل قربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
وجہ سکوں ارمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
حکمِ خدا فرمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سبحان اللہ شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم (صبح صادق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ تہجد

اپنی خطاؤں پر پشیمان اور عذابِ جہنّم سے خائفین کی راتیں رکوع و سجود میں گزرتی ہیں۔ نمازِ تہجد اُن کی غذائے رُوح بن جاتی ہے، اُنکے نزدیک محفلِ دنیا کی ہر نعمت سے افضل ترین اور لطف انگیز نعمت فرض نماز کے بعد نمازِ تہجد ہے،

۶۴- وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝

(الفرقان ۶۴-۶۶)

اور جو راتوں کو اپنے پروردگار کے سامنے سجدہ و قیام میں لگے رہتے ہیں اور وہ جو دعائیں مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم سے عذابِ جہنّم کو دور رکھیو، کہ بیشک اُس کا عذاب پوری تباہی ہے اور بے شک وہ (جہنّم) بُرا ٹھکانا ہے اور بُرا مقام ہے،

ان دو آیتوں سے پہلی آیت میں اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص بندوں کی صفات بیان فرمائی ہیں، فرمایا کہ (خدائے) رحمان کے (خاص) بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی (عاجزی) کے ساتھ چلتے ہیں اور جب اُن سے جہالت والے لوگ بات چیت کرتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں خیر،

اس کے بعد فرمایا کہ اُن کی یہ حالت ہے، کہ اُن کی راتیں سجدہ و قیام میں گزرتی ہیں، اس لئے کہ وہ عذابِ جہنّم سے خائف ہیں اور اُنہیں یقین ہے کہ نارِ جہنّم کی وہ تپش بھی برداشت کرنے کی ہمّت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں رکھتے یہی وجہ ہے، کہ اُن کی راتیں شراب خانوں میں، نشاط خانوں میں، ناچ گھروں میں نہیں گزرتیں سینما اور تھیٹر وغیرہ میں مارے مارے نہیں پھرتے، جائز استراحت میں بھی مبالغہ سے کام نہیں لیتے وہ اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ قیمتی سمجھتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے ذکر اور آخرت کے فکر میں گزارتے ہیں۔

نیک بندوں کے اوصاف

اللہ تعالےٰ کا خوف اور اُس سے امید کے سبب راتوں کو اُن کے پہلو اُن کی خوابگاہوں سے الگ ہو جاتے ہیں، اور وہ نمازِ تہجد ذوق و شوق سے ادا کرتے ہیں اس سے انہیں سرور و سکون حاصل ہوتا ہے

۶۱- تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

(السجدہ ۱۶-۱۷)

اُن کے پہلو خوابگاہوں سے علیحدہ رہتے ہیں، اپنے پروردگار کو وہ پکارتے رہتے ہیں، خوف اور اُمید سے اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں، سو کسی کو علم نہیں جو جو (سامان) آنکھوں کی ٹھنڈک کا اُن کے لئے (خزانۂ غیب میں) مخفی ہے، یہ صلہ ہے اُن کے (نیک) اعمال کا

دونوں آیتوں میں ایمان اور کمالِ ایمان دونوں کے صفات بیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو رہے ہیں، تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ پہلوؤں کے خوابگاہوں سے الگ رہنے کے معنی یہ ہیں، کہ راتوں کو اپنے بستر چھوڑ کر گرمی ہو یا سردی نمازِ تہجد کے لئے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اپنے پروردگار کو عذابِ جہنم کے خوف اور نعیمِ جنت کی طلب میں پکارتے ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے واسطہ سے یہ جو حدیثِ قدسی مختلف طریقوں سے مروی ہے، کہ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَالَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے صالح بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں، جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے، اور نہ کسی دل میں ان کا خیال گزرا ہے، وہ گویا ٹھیک اسی آیت کی تفسیر ہے، جَزَآءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ یہ کہہ کر کہ یہ انتہائی بے مثال نعمتیں صلہ ہیں اعمالِ حسنہ کا خاص ترغیب ان اعمالِ حسنہ کی دلائی ہے، جن میں نمازِ تہجد بطریقِ خاص شامل ہے۔"

فکرمندانِ آخرت

اللہ و رسولؐ اور سفرِ آخرت میں پیش آنے والے خوفناک مراحل پر یقین و ایمان رکھتے ہیں نتیجۃً اللہ تعالےٰ سے بخشش طلب کرتے رہتے ہیں، دنیا کے آلام و اسقام پر صبر کرتے ہیں اور فی سبیل اللہ خرچ کرتے ہیں، اور رات کے آخری حصّہ میں اللہ تعالےٰ سے اپنی خطاؤں کی معافی مانگتے ہیں"

اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے رہتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ الصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝

(آل عمران ۱۶-۱۷)

اے پروردگار ہم یقیناً ایمان لے آئے سو ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا دے (یہ) صبر کرنے والے ہیں اور راستباز ہیں، اور فروتنی کرنے والے ہیں اور خرچ کرنے والے ہیں اور پچھلی رات میں گناہوں سے بخشش چاہنے والے ہیں۔

یہ خوش قسمت کون ہیں اور کیا کہہ رہے ہیں؟ یہ وہی تو ہیں جن کا ذکر ان آیات سے قبل ہوا لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جو لوگ ڈرتے رہتے ہیں اپنے پروردگار سے متقی ہیں گناہوں سے بچتے ہیں، یہ لوگ اپنے اعمال و احوال پر نازاں نہیں ہوتے، بلکہ فرطِ خشیت و ہیبتِ الٰہی سے اپنی بخشش کے لئے رات کے آخری حصہ میں نمازِ تہجد کے بعد رو رو کر دعائیں کرتے ہیں، اور حسنِ خاتمہ کی فکر ہر وقت، ہر لمحہ انہیں اعمالِ صالحہ کی ترغیب دلاتی رہتی ہے، اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا یعنی ہم اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے، اسی ایمان ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ بداعمالیوں کی سزا کے ڈر سے قبر کے اندھیرے کو یاد کر کے رات کے اندھیرے میں نمازِ تہجد پڑھتے ہیں، مغفرت میں اصل حائل عدمِ ایمان ہی تو ہوتا ہے، جب یہ مانع رفع ہو گیا تو اے ہمارے محسن آقا اب ہماری خطائیں معاف فرما کر اپنی عطاؤں سے ہمیں سرفراز فرما

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری شب کی خصوصیت اس لئے ہے کہ وہ وقت خاص طور پر دلجمعی اور روحانی قویٰ کی بیداری و بالیدگی کا ہوتا ہے، اور نفس پر اُس وقت کا اُٹھنا شاق بھی زیادہ ہوتا ہے۔

سحر سحر ہی ہے سجدوں میں التجا کے لئے
اگرچہ اور بھی اوقات ہیں سحر کے سوا

۶۲- اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ؕ (الزمر ۹)

بھلا جو شخص رات کے اوقات میں سجدہ و قیام کی حالت میں عبادت کر رہا ہو آخرت سے ڈر رہا ہو اور اپنے پروردگار کی رحمت کی امید کر رہا ہو آپ کہیے کہ کیا علم والے اور بے علم کہیں برابر بھی ہوتے ہیں؟ نصیحت تو بس وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

کہیں ایسا شخص اور مشرک برابر ہو سکتے ہیں؟ مراد ایسے شخص سے ہے جس کے عقائد بھی درست ہوں اور اعمال بھی، باطن بھی آراستہ ہو اور ظاہر بھی، عقائد میں وہ توحید اور یوم جزا پر ایمان رکھتا ہو اور اعمال میں یہ کیفیت ہو کہ رات جو عموماً غفلت کا وقت ہوتا ہے اس وقت بھی وہ سجود و قیام یعنی نماز و عبادت میں مشغول ہو، خلاصہ یہ کہ تمام آدابِ معبودیت کی ادائی کا اہتمام رکھتا ہو، بلا قصور و بلا فتور ظاہراً بھی باطناً بھی، يَحْذَرُ..... رَبَّهٗ، مقامِ خوف پر نام صرف آخرت کا آنے اور عملِ رجاء میں رب کا ذکر آنے سے محققین عارفین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے یہی سمجھا ہے، کہ حضرتِ حق میں رجا کا پہلو خوف پر غالب رہنا چاہئے
ھٰذا یدل علیٰ ان جانب الرجا واکمل واليق بحضرة الله تعالیٰ (کبیر)
اور جو اپنی عقل و فہم کو کام ہی میں نہیں لانا چاہتے، وہ ساری حکمتوں
اور دانائیوں کو سُنی اَن سُنی کر دیتے ہیں۔ اَلَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ
لَا يَعْلَمُوْنَ محاورۂ قرآنی میں علم سے مُراد علمِ حقائق سے ہوتی ہے۔
اور بے علمی سے مراد اسی علم سے محرومی ہے، علم سے قرآن مجید نے
کہیں بھی وہ چیزیں مراد نہیں لی ہیں جنہیں دنیا میں علوم و فنون کہا جاتا ہے
اَلَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ سے تعبیر کیا گیا ہے، اس سے ظاہر ہے کہ عمل کی کتنی
فضیلت اسلام میں ہے اور جو لوگ صرف علم پر، بلا عمل قانع رہتے ہیں،
انہیں قرآن بے علم یا جاہل ہی قرار دیتا ہے،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازِ تہجد کا حکم ہو رہا ہے،

اور بشارت دی جا رہی ہے کہ اس عمل سے آپکو مقامِ محمود عطا
کیا جائے گا، اللہ اللہ نمازِ تہجد کس قدر بلند مرتبہ عبادت ہے۔

۱۷- وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ
نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ
يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
(بنی اسرائیل ۷۹)

اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد پڑھ
لیا کیجئے جو آپ کے حق میں زائد
چیز ہے عجب کیا کہ آپکا پروردگار
آپکو مقامِ محمود میں جگہ دے۔

یعنی یہ ان پانچ نمازوں کے علاوہ ہے جو کہ فرض تو نہیں مگر آپ
اسے بھی پڑھتے رہئے تہجد وہ نماز ہے جو سوتے سوتے اُٹھ کر پڑھی
جائے، یعنی رات کے کچھ حصہ میں نمازِ تہجد کا اُٹھنا مشقت ہونا ظاہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی ہے، لیکن اجر و صلہ بھی اسی درجہ کا ہے، احادیث اسکی فضیلتوں سے لبریز ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو اس حکم کے بعد یہ نمازِ تہجد لازمی ہوگئی تھی، خواہ بہ طورِ فرض زائد کے خواہ بہ طورِ نفل کے۔ "مَقَامًا مَّحْمُوْدًا" احادیث میں آتا ہے کہ یہ مقام شفاعتِ کبریٰ کا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ الْمَقَامُ الَّذِیْ اَشْفَعُ لِاُمَّتِیْ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ مقام ہے کہ میں اس میں اپنی اُمّت کیلئے شفاعت کروں گا۔

(ماجدی بحوالہ ابن کثیر)

اے کپڑوں میں لپٹنے والے رات کو (نمازِ تہجد کیلئے) قیام کیا کریں

۷۳-۱-۴- یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ۙ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ ،

(المزمل ۳۰)

اے کپڑوں میں لپٹنے والے رات کو (نماز میں) کھڑا رہا کیجئے مگر ہاں تھوڑی رات یعنی آدھی رات یا اس سے کچھ کم کر دیجئے یا اُس سے کچھ بڑھا دیجئے۔

اِنَّ رَبَّكَ یَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ؕ

آپکا پروردگار خوب جانتا ہے، کہ آپ اور آپکے ساتھ والوں میں سے کچھ لوگ رات کی دو تہائی اور کبھی آدھی رات اور کبھی تہائی رات کھڑے رہتے ہیں، اور رات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ، (المزمل ۲۰)

اور دن کا پورا اندازہ اللہ ہی کر سکتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ تم لوگ اسے پورے احاطہ میں نہیں لا سکتے سو اُس نے تمہارے حال پر توجہ کی

یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ خطاب سیدِ کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے، آپ حالتِ غم میں کپڑے اوڑھ لپیٹ کر لیٹ رہے تھے۔ مستند حدیثی روایتوں میں آتا ہے، کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں تبلیغ و دعوت کا کام شروع فرما دیا، تو بڑے بڑے عقلاءِ قوم نے (آج کل ہی کے عقلاءِ فرنگ کی طرح) آپکے متعلق غور و خوض شروع کیا کہ آپکے دعوے صحیح تو بہر حال ہو ہی نہیں سکتے پھر (نعوذ باللہ) آپؐ کا مرض کیا؟ اپنے کمیٹی گھر (دار الندوہ) میں جمع ہوئے اور کسی نے کہا یہ کاہن ہو گئے ہیں، غیب کی خبریں دینا اور سچی پیشگوئیاں کرنا کہانت ہی کا ایک حصہ ہے۔ بعض نے کہا کہ نہیں یہ تو دماغی عارضہ معلوم ہوتا ہے، جس وقت جنون کا دورہ پڑتا ہے، اسی جوش و خروش کے عالم میں ایسا پُر زور و پُر جوش کلام دماغ سے اُبلنے لگتا ہے۔ ایک اور بزرگوار بولے۔ یہ کچھ نہیں اصل میں یہ ساحر ہیں۔ یہ اثر سحر ہی کا ہے کہ اپنے کلام سے بھائی بھائی میں جدائی ڈلوا دی، وقس علیٰ ھذا آپ کو جب یہ خبریں پہنچیں تو قدرۃً آپؐ کو انقباضِ قلب ہوا اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے، آپؐ حالتِ غم میں کپڑے اوڑھ لپیٹ کر لیٹ رہے تھے، ملاطفتِ خاص کے طور پر آپؐ کو مخاطب بھی اسی نام سے کیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہائے اُمّت کا اس پر اتفاق ہے کہ قیام اللّیل رات کو سو اُٹھ کر پڑھی جانے والی عبادت (نمازِ تہجد) فرض نہیں ہے، البتہ اسکا اجر و مرتبہ بہت زائد ہے، اور احادیث اس کے فضائل سے لبریز ہیں۔

نمازِ تہجد کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قیام فرماتے تو

درج ذیل دعائیں پڑھتے اور سورۂ آل عمران کی آخری دس (۱۰) آیات تلاوت فرماتے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ حَقٌّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو کھڑے ہوتے تہجد کے لئے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اخیر تک یعنی یا اللہ تو ہی تعریف کے لائق ہے، تو روشن کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے، تو ہی تعریف کے لائق ہے، تو ہی آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اور جو کچھ ان میں ہے، تو ہی مستحق حمد ہے، تو سچا ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے۔ اور جنّت حق ہے اور جہنّم بھی حق ہے اور قیامت حق ہے، اور سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ اِغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

(نسائی کتاب قیام اللیل)

رسول حق ہیں، اور محمدؐ حق ہیں، (سچے ہیں) میں نے تیرے لئے گردن رکھ دی (تیرا تابعدار ہوگیا) اور میں نے تجھ پر بھروسہ کیا، اور میں تجھ پر ایمان لایا اور میں تیرے لئے جھگڑا، اور تیری ہی طرف فیصلے کے لئے آیا میرے اگلے اور پچھلے اور کھلے سب گناہ بخش دے تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، کسی میں زور اور طاقت نہیں سوا اللہ کے

صحیح مسلم میں ہے آپ رات کو جب سو کر اُٹھے تو یہ دعا پڑھی

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا وَفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا

اے اللہ میرے دل میں نور کردے اور میری آنکھ میں نور اور میرے کانوں میں نور اور میرے دائیں طرف نور اور میرے بائیں طرف نور اور میرے اُوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور بڑھا دے میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَذَكَرَ عَصَبِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ۔

لئے نور، حضرت کریبؒ بیان کرتے ہیں کہ سات لفظ اور بیان فرمائے تھے، وہ میرے دل میں ہیں یعنی مُنہ پر نہیں آتے اس لئے کہ میں بھول گیا پھر میں نے ابن عباسؓ کی بعض اولاد سے ملاقات کی انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ لفظ یہ ہیں "میرا پٹھا اور میرا گوشت اور میرا لہو اور میرے بال اور میری کھال اور دو چیزیں اور ذکر کیں یعنی ان سب میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ سے نور طلب کیا، اور آپؐ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں۔"

(مسلم باب صلوٰۃ النبیؐ باللیل)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز مع وتر گیارہ رکعتیں پڑھتے

۸ رکعات تہجد کی اور ۳ وتر کی

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلٰوتُهٗ يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَالِكَ

حضرت زہری سے روایت ہے اُن کو خبر دی حضرت عروہؒ نے اُن سے بیان کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو (تہجد کی) گیارہ رکعتیں پڑھتے، یہی آپ کی نماز تھی، ان رکعتوں میں آپ اتنی دیر تک سجدہ میں رہتے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَدْرَمَا يَقْرَأُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ آيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَأْسَهٗ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُنَادِيْ لِلصَّلٰوةِ

تم میں سے کوئی پچاس آیتیں آپکے سر اٹھانے سے پہلے پڑھ لے۔ اور (صبح طلوع ہونے پر) فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت سُنّت پڑھتے پھر داہنی کروٹ پر لیٹ رہتے یہاں تک کہ مؤذن نماز کے لئے آپؐ کو بلانے آتا۔

بخاری باب فضل قیام اللیل و ابوداؤد فی صلوٰۃ اللیل۔

آپ بار بار سجدے میں یہ پڑھا کرتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ سلف صالحین بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں لمبا سجدہ کرتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد کبھی نہیں چھوڑتے تھے

بیماری اور کسلمندی کی حالت میں بھی بیٹھ کر ادا کرتے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ لَاتَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَايَدَعُهٗ وَكَانَ اِذَا مَرِضَ وَكَسِلَ صَلّٰى قَاعِدًا

(ابوداؤد باب قیام اللیل)

حضرت عبداللہ بن ابی قیسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا رات کا قیام (نماز تہجد) ترک نہ کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کبھی نہیں چھوڑتے تھے جب آپ بیمار ہو جاتے یا سست ہوتے تو بیٹھ کر پڑھتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تہجد کی نماز میں اسقدر طویل قیام فرماتے کہ آپکے قدم مبارک متورم ہو جاتے

وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

بخاری کتاب التہجد و مسلم و نسائی والترغیب ۱/۴۲۱

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (رات کو تہجد کی نماز میں) اس قدر قیام فرماتے کہ آپکے قدم مبارک پر ورم آجاتا آپؐ سے عرض کیا گیا کہ اللہ تعالےٰ نے آپکے پہلے اور پچھلے تمام قصور معاف کر دئیے ہیں (پھر آپ عبادت میں اس قدر محنت کیوں کرتے ہیں؟) آپؐ نے فرمایا تو کیا میں پھر شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

حضرت فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں

إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَرِحْتُ بِالظَّلَامِ لِخَلْوَتِيْ بِرَبِّيْ وَإِذَا طَلَعَتْ حَزِنْتُ لِدُخُوْلِ النَّاسِ عَلَيَّ، احیاء العلوم

جس وقت سورج غروب ہوتا ہے تو میں (رات کے) اندھیرے سے خوش ہوتا ہوں (یہ سوچ کر) کہ اب مجھے اپنے پروردگار سے خلوت کا موقع ملے گا اور جب سورج طلوع ہوتا ہے تو میں غمگین ہو جاتا ہوں کہ اب میرے پاس لوگ آنے شروع ہو جائینگے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر رات نہ ہوتی (نمازِ تہجد کے لئے) تو میں دنیا میں رہنا پسند نہ کرتا

اَهْلُ اللَّيْلِ فِيْ لَيْلِهِمْ اَلَذُّ مِنْ اَهْلِ اللَّهْوِ وَلَوْلَا اللَّيْلُ مَا اَحْبَبْتُ الْبَقَاءَ فِي الدُّنْيَا (ابو سلیمانؒ)

(احیاء العلوم)

راتوں کو عبادت کرنے والے رات آنے پر بہت زیادہ لذت محسوس کرتے ہیں اُن کے مقابلہ میں جو لھو و لعب میں مشغول رہتے ہیں اگر رات نہ ہوتی تو میں دنیا میں رہنا پسند نہ کرتا۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ

اَنَّ اَبَا ذَرٍّ كَانَ يَقُوْلُ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ لَكُمْ نَاصِحٌ اِنِّيْ عَلَيْكُمْ شَفِيْقٌ صَلُّوْا فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ لِوَحْشَةِ الْقُبُوْرِ

(حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۱۶۵)

حضرت ابو ذر غفاریؓ فرمایا کرتے اے لوگو! میں تمہارا ہمدرد ہوں میں تم پر شفقت کر رہا ہوں (میری بات سنو) رات کے اندھیرے میں قبر کی وحشت (اندھیرے) کیلئے نماز پڑھا کرو۔

رات کا جب تیسرا حصّہ باقی رہ جاتا ہے

ربِّ کائنات آسمانِ اوّل پر نزول فرماتا ہے، اور خود فرماتا ہے کون ہے جو اس وقت مجھ سے دُعا کرے اور میں قبول کروں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کون ہے جو اس وقت مجھ سے بخشش طلب کرے میں اُسے بخش دوں،

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰی كُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ یَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ مَنْ یَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا پروردگار بلند اور بلند برکت والا ہر رات کو جس وقت رات کا تیسرا حصہ رہ جاتا ہے پہلے آسمان پر اُترتا ہے فرماتا ہے کون مجھ سے دعا کرتا ہے میں قبول کروں کون مجھ سے مانگتا ہے میں عطا کروں، کون مجھ سے بخشش چاہتا ہے میں اسکو بخش دوں

(بخاری کتاب التہجد و مسلم کتاب المسافرین)

اس قسم کی احادیث جن میں صفاتِ الٰہی کا ذکر ہے ظاہری معانی پر محمول رکھنا چاہئے صفات الٰہی مخلوق کی صفات کے مشابہ نہیں ہیں"

www.KitaboSunnat.com

نفل نماز کا گھر میں مستحب ہونا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا مِنْ صَلٰوتِكُمْ فِیْ بُیُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی کچھ نمازیں نوافل و سُنّت گھروں میں ادا کیا کرو اور گھروں کو قبرستان مت بناؤ بغیر شرعی عذر بیماری یا بارش وغیرہ فرض نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھنا واجب ہے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رمضان کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے ہیں، اور فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز تہجد کی نماز ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ صَلٰوةُ اللَّیْلِ، ترمذی باب ماجاء فی فضل صلوٰة اللیل، والنسائی باب ماجاء فی فضل صلوٰة اللیل

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے افضل روزے بعد رمضان کے روزے محرم کے ہیں جو مہینہ ہے اللہ کا اور سب سے افضل نماز بعد فرض (نماز) کے نماز رات (تہجد) کی ہے

اللہ تعالیٰ بندے سے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری درمیانی حصہ میں ہوتا ہے

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَکُوْنَ مِمَّنْ یَذْکُرُ اللّٰهَ فِیْ تِلْکَ السَّاعَةِ فَکُنْ

حضرت عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ بندے سے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری درمیانی حصہ میں ہوتا ہے پس اگر تم سے ممکن ہو کہ تم اُن بندوں میں سے ہو جاؤ جو اس مبارک گھڑی میں اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو تم اُن میں سے ہو جاؤ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں آخری رات اللہ تعالیٰ کی عبادت، اُس کا ذکر نمازِ تہجد کی ترغیب دلائی گئی ہے نماز ذکر کی اعلیٰ اور مکمل ترین شکل ہے کیوں کہ وہ دل، زبان، اعضا سب کے ذکر کا مجموعہ ہے، لہٰذا قربِ الٰہی کے حصول کے لئے جس قدر ممکن ہو آخری رات میں نمازِ تہجد ضرور پڑھنی چاہیئے"

نمازِ تہجد سلف صالحین کی خصلت اور قربِ الٰہی کا ذریعہ برائیوں کو مٹانے اور گناہوں سے حفاظت کا نسخۂ اکسیر ہے

وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَقُرْبَةٌ إِلٰى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ

حضرت ابو امامہ باھلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے قیام (نماز تہجد) کا اہتمام کرو یہ تم سے پہلے صالحین کا شعار (عمل) تھا، اور یہ تمہارے پروردگار کے قرب کا ذریعہ ہے، اور گناہوں کو مٹانے اور اُن سے بچانے کا طریقہ ہے

(الترمذی کتاب الدعاء وابن خزیمہ والحاکم)

نمازِ تہجد کی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے رات کی نماز (تہجد) کی فضیلت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَضْلُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ عَلٰى صَلٰوةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلٰى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ" (الترغیب ۱/۴۲۱ بحوالہ الطبرانی فی الکبیر)

دن کی نماز پر ایسی ہے، جیسا کہ خفیہ صدقہ کی فضیلت علانیہ صدقہ پر ہے۔

نمازِ تہجد پڑھنے والوں کو میدانِ محشر میں سب کے سامنے کھڑا کیا جائے گا پھر انہیں بغیر حساب جنّت میں داخل کر دیا جائے گا

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ۔

الترغیب ۱/۴۲۰ بحوالہ البیہقی

اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ قیامت کے دن لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا جائے گا، اور ایک پکارنے والا (فرشتہ) پکارے گا وہ لوگ کہاں ہیں؟ (نمازِ تہجد کے لئے) رات کو جن کے پہلو اُن کی خوابگاہوں (بستروں) سے الگ رہتے تھے پس وہ کھڑے ہونگے اور وہ تھوڑے ہونگے پس وہ جنّت میں بغیر حساب داخل ہونگے، پھر دوسرے سب لوگوں کو حساب کیلئے حکم کیا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلوٰۃ الحاجۃ

کسی بھی اہم کام سے پہلے دو رکعت نماز ادا کریں پھر یہ دُعا پڑھیں

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

الترمذی باب ماجاء فی صلوٰۃ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بُردبار بزرگ ہے پاک ہے اللہ تعالےٰ مالک عرشِ عظیم کا اور سب تعریفیں ہیں اللہ رب العالمین کیلئے میں سوال کرتا ہوں اسباب آپ کی رحمت کے اور سامان آپکی بخشش کے اور حصہ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑیئے میرا کوئی گناہ مگر اسے بخش دیجیے اور نہ کوئی پریشانی مگر اسے دُور کر دیجیے اور نہ کوئی حاجت جو آپکی پسندیدہ ہو مگر اسے پُوری کر دیجئے اے سب سے زیادہ رحم کرنیوالے

اللہ تعالےٰ کے خزانوں کی چابی

مخلوقات کی ساری حاجتیں اور ضرورتیں اللہ کے اور صرف اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور بظاہر جو کام بندوں کے ہاتھوں سے ہوتے دکھائی دیتے ہیں دراصل وہ بھی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور اُسی کے حکم سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجام پاتے ہیں۔ اور صلوٰۃ حاجت کا جو طریقہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس حدیث میں تعلیم فرمایا ہے وہ اللہ تعالےٰ سے اپنی حاجتیں پوری کرانے کا بہترین اور معتمد ترین طریقہ ہے، اور جن بندوں کو ان ایمانی حقیقتوں پر یقین نصیب ہے اُن کا یہی تجربہ ہے اور انہوں نے "صلوٰۃ حاجت" کو خزائنِ الٰہیہ کی کنجی پایا ہے۔

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اُن حاجتوں کے لئے بھی صلوٰۃ حاجت تعلیم فرمائی ہے جن کا تعلق بظاہر کسی بندے سے ہو۔ اس کا ایک خاص فائدہ یہ بھی ہے کہ جب بندہ اپنی ایسی حاجات کے لئے بھی صلوٰۃ حاجت پڑھ کر اللہ تعالےٰ سے اِس طرح دُعا کرے گا تو اُس کا یہ عقیدہ اور یقین اور زیادہ مستحکم ہو جائے گا کہ کام کرنے اور بنانے والا دراصل وہ بندہ نہیں ہے، نہ اُسکے کچھ اختیار میں ہے، بلکہ سب کچھ اللہ تعالےٰ ہی کے ہاتھ میں ہے اور وہ بندہ اللہ تعالےٰ کا صرف آلۂ کار ہے، اسکے بعد جب وہ کسی بندے کے ہاتھ سے کام ہوتا ہوا بھی دیکھے گا تو اُسکے توحیدی عقیدے میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلّٰى ——— (رواہ ابوداؤد)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مستقل معمول اور دستور تھا کہ جب کوئی فکر آپ کو لاحق ہوتی اور کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو آپ نماز میں مشغول ہو جاتے۔ (سنن ابی داؤد)

قرآن مجید میں بھی فرمایا گیا ہے "اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ" (مشکلات اور مہمات میں ہمت و برداشت اور نماز کے ذریعہ اللہ کی مدد حاصل کرو)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس خداوندی تعلیم وہدایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ ہر مشکل اور مہم میں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے لئے آپؐ نماز میں مشغول ہو جاتے تھے اور اُمت کو اس کا تفصیلی طریقہ آپؐ نے وہ تعلیم فرمایا جو حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ والی اوپر کی حدیث میں مذکور ہوا۔

صلوٰۃ استخارہ :۔

بندوں کا علم ناقص ہے بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی بندہ ایک کام کرنا چاہتا ہے اور اُس کا انجام اُسکے حق میں اچھا نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے لئے "صلوٰۃ استخارہ" تعلیم فرمائی اور بتایا کہ جب کوئی خاص اور اہم کام درپیش ہو تو دو رکعت نماز پڑھ کے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی اور توفیقِ خیر کی دعا کر لیا کرو۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ مَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ —

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ —

اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ (اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ) فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ (اَوْقَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ) فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ قَالَ وَیُسَمِّیْ حَاجَتَهٗ (رواہ البخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو اپنے معاملات میں استخارہ کرنے کا طریقہ اُسی اہتمام سے سکھاتے تھے جس اہتمام سے قرآن مجید کی سورتوں کی تعلیم فرماتے تھے۔

آپؐ ہم کو بتاتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے (اور اُسکے انجام کے بارے میں فکرمند ہو تو اُس کو اِس طرح استخارہ کرنا چاہیئے) پہلے وہ دو رکعت نفل پڑھے، اُسکے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور میں اِس طرح عرض کرے:۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ..... الخ (اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری صفتِ علم کے وسیلہ سے خیر اور بھلائی کی رہنمائی چاہتا ہوں، اور تیری صفتِ قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت کا طالب ہوں، اور تیرے عظیم فضل کی بھیک مانگتا ہوں، کیونکہ تو قادرِ مطلق ہے اور میں بالکل عاجز ہوں، اور تو علیم کُل ہے اور میں حقائق سے بالکل ناواقف ہوں، اور تو سارے غیبوں سے بھی باخبر ہے۔ پس اے میرے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے بہتر ہو، میرے دین، میری دنیا اور میری آخرت کے لحاظ سے اس کو میرے لئے مقدر کر دے اور آسان بھی فرما دے اور پھر اس میں میرے لئے برکت بھی دے۔ اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے بُرا ہے (اور اس کا نتیجہ خراب نکلنے والا ہے) میرے دین، میری دُنیا اور میری آخرت کے لحاظ سے تو اس کام کو مجھ سے الگ رکھ اور مجھے اس سے روک دے اور میرے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر اور بھلائی کو مقدر فرما دے، وہ جہاں اور جس کام میں ہو، پھر مجھے اس خیر والے کام کے ساتھ راضی اور مطمئن کر دے ۔۔۔

راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ ۔۔۔ جس کام کے بارے میں استخارہ کرنے کی ضرورت ہو استخارہ کی دعا کرتے ہوئے صراحۃً اس کا نام لے ۔ (صحیح بخاری)

جیسا کہ اس دعا کے مضمون سے ظاہر ہے استخارہ کی حقیقت اور اسکی روح یہ ہے کہ بندہ اپنی عاجزی اور بے علمی کا احساس و اعتراف کرتے ہوئے اپنے علیم کل اور قادرِ مطلق مالک سے رہنمائی اور مدد چاہتا ہے اور اپنے معاملہ کو اسکے حوالہ کر دیتا ہے کہ جو اسکے نزدیک بہتر ہو بس وہی کر دے اس طرح گویا وہ اپنے مقصد کو اللہ کی مرضی میں فنا کر دیتا ہے، اور جب اسکی یہ دعا دل سے ہو جیسے کہ ہونی چاہیئے تو ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کی رہنمائی اور مدد نہ فرمائے ۔۔۔ لیکن اللہ کے بندوں کا تجربہ ہے کہ یہ رہنمائی بسا اوقات خواب وغیرہ میں کسی غیبی اشارہ کے ذریعہ بھی ہوتی ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ سے آپ اس کام کے کرنے کا جذبہ اور داعیہ دل میں بڑھ جاتا ہے، یا اسکے برعکس اس کی طرف سے دل بالکل ہٹ جاتا ہے، ایسی صورت میں ان دونوں کیفیتوں کو منجانب اللہ اور دعا کا نتیجہ سمجھنا چاہیئے، اور اگر استخارہ کے بعد تذبذب کی کیفیت رہے تو استخارہ بار بار کیا جائے، اور جب تک کسی طرف رجحان نہ ہو جائے اقدام نہ کیا جائے ۔

بہر حال یہ صلوٰۃ استغفار، صلوٰۃ حاجت اور صلوٰۃ استخارہ عظیم نعمتیں ہیں جو اس امت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ملی ہیں۔ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم کو ان سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے۔

صلوٰۃ التسبیح :-

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یَا عَبَّاسُ یَا عَمَّاہُ اَلَا اُعْطِیْكَ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اُخْبِرُكَ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذَالِكَ غَفَرَ اللّٰہُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ قَدِیْمَہٗ وَحَدِیْثَہٗ خَطَأَہٗ وَعَمَدَہٗ صَغِیْرَہٗ وَكَبِیْرَہٗ سِرَّہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ اَنْ تُصَلِّیَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَءُ فِیْ كُلِّ رَكْعَۃٍ فَاتِحَۃَ الْكِتَابِ وَسُوْرَۃً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَۃِ فِیْ اَوَّلِ رَكْعَۃٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَۃَ مَرَّۃً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُھَا وَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُھَا عَشْرًا ثُمَّ تَھْوِیْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُھَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُھَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُھَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُوْلُھَا عَشْرًا فَذَالِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ فِیْ كُلِّ رَكْعَۃٍ تَفْعَلُ ذَالِكَ فِیْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّیَھَا فِیْ كُلِّ یَوْمٍ مَرَّۃً فَافْعَلْ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ كُلِّ جُمُعَۃٍ مَرَّۃً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ كُلِّ سَنَۃٍ مَرَّۃً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُمُرِكَ مَرَّةً ۔ (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ والبیہقی فی الدعوات الکبیر وروی الترمذی عن ابی رافع نحوہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا:۔ اے عباس، اے میرے محترم چچا! کیا میں آپ کی خدمت میں ایک گرانقدر عطیہ اور ایک قیمتی تحفہ پیش کروں؟ کیا میں آپ کو ایک خاص بات بتاؤں؟ کیا میں آپ کی دس خدمتیں کروں (یعنی آپ کو ایک ایسا عمل بتاؤں جس سے آپ کو دس عظیم الشان منفعتیں حاصل ہوں، وہ ایسا عمل ہے کہ جب آپ اس کو کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے سارے گناہ معاف فرما دے گا اگلے بھی اور پچھلے بھی، پرانے بھی اور نئے بھی، بھول چوک سے ہونے والے بھی اور دانستہ ہونے والے بھی، صغیرہ بھی اور کبیرہ بھی، ڈھکے چھپے بھی اور علانیہ ہونے والے بھی (وہ عمل صلوٰۃ التسبیح ہے اور اُس کا طریقہ یہ ہے کہ) آپ چار رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھیں پھر جب آپ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ دفعہ کہیں: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر پھر اسکے بعد رکوع کریں اور رکوع میں بھی یہی کلمہ دس دفعہ پڑھیں، پھر رکوع سے اُٹھ کر قومہ میں بھی یہی کلمہ دس دفعہ کہیں پھر سجدہ میں چلے جائیں اور اس میں بھی یہ کلمہ دس دفعہ کہیں، پھر سجدے سے اُٹھ کر جلسہ میں یہی کلمہ دس دفعہ کہیں، پھر دوسرے سجدہ میں بھی یہی کلمہ دس دفعہ کہیں، پھر دوسرے سجدے کے بعد بھی (کھڑے ہونے سے پہلے) یہ کلمہ دس دفعہ کہیں، چاروں رکعتیں اسی طرح پڑھیں اور اس ترتیب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر رکعت میں یہ کلمہ پچھتر دفعہ کہیں ۔ (میرے چچا) اگر آپ سے ہو سکے تو ہر جمعہ کے دن پڑھ لیا کریں اور اگر آپ یہ بھی نہ کر سکیں تو سال میں ایک دفعہ پڑھ لیا کریں اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم زندگی میں ایک دفعہ پڑھ ہی لیں۔

(سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ دعوات کبیر للبیہقی

صلوٰۃ التسبیح کا جو طریقہ اور اس کی جو ترتیب امام ترمذی وغیرہ نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے روایت کی ہے اس میں دوسری عام نمازوں کی طرح قرأت سے پہلے ثناء یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ..... الخ اور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھنے کا بھی ذکر ہے اور ہر رکعت کے قیام میں قرأت سے پہلے کلمہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پندرہ دفعہ، اور قرأت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے یہی کلمہ دس دفعہ پڑھنے کا بھی ذکر ہے۔ اس طرح ہر رکعت کے قیام میں یہ کلمہ پچیس دفعہ ہو جائے گا اور اس طریقے میں دوسرے سجدے کے بعد یہ کلمہ کسی رکعت میں بھی نہیں پڑھا جائے گا۔ اس طرح اس طریقے کی ہر رکعت میں بھی اس کلمہ کی مجموعی تعداد پچھتر اور چاروں رکعتوں کی مجموعی تعداد تین سو ہی ہوگی ـــــ بہر حال صلوٰۃ التسبیح کے یہ دونوں ہی طریقے منقول اور معمول ہیں، پڑھنے والے کے لئے گنجائش ہے جس طرح چاہے پڑھے ـــــ

"صلوٰۃ التسبیح" کی تاثیر اور برکت۔

نماز کے ذریعہ گناہوں کے معاف ہونے اور معصیات کے گندے اثرات کے زائل ہونے کا ذکر تو اصولی طور پر قرآن مجید میں بھی فرمایا گیا ہے

"اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ" (سورۂ ھود ۱۱۴)

لیکن اس تاثیر میں "صلوٰۃ التسبیح" کا جو خاص مقام اور درجہ ہے وہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی مندرجۂ بالا حدیث میں پوری صراحت کے ساتھ ذکر کر دیا گیا ہے، یعنی یہ اس کی برکت سے بندہ کے اگلے، پچھلے، پرانے، نئے دانستہ، نادانستہ، صغیرہ، کبیرہ، پوشیدہ، علانیہ، سارے ہی گناہ اللہ تعالےٰ معاف فرما دیتا ہے ——— اور سنن ابی داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی (عبداللہ بن عمروؓ) کو "صلوٰۃ التسبیح" کی تلقین کرنے کے بعد اُن سے فرمایا:۔

"فَاِنَّكَ لَوْ كُنْتَ اَعْظَمَ اَهْلِ الْاَرْضِ ذَنْبًا غُفِرَ لَكَ بِذٰلِكَ"

(تم اگر بالفرض دُنیا کے سب سے بڑے گنہگار ہوگے تو بھی اس کی برکت سے اللہ تعالےٰ تمہاری مغفرت فرما دے گا)

اللہ تعالےٰ محرومی سے حفاظت فرمائے اور اپنے اُن خوش نصیب بندوں میں سے کر دے جو رحمت و مغفرت کے ایسے اعلانات کو سُن کر اُن سے فائدہ اُٹھاتے اور ان کا حق اَدا کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز استسقاء

قحط کے زمانہ میں اللہ تعالےٰ سے بارش طلب کرنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَقَلَّبَ رِدَاءَهٗ

عبداللہ بن زید سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقاء کیا (پانی مانگا اللہ سے) تو اپنی چادر کو اُلٹا۔

(بخاری باب تحویل الرداء فی الاستسقاء)

دوسری روایت حضرت عبداللہ بن زیدؓ ہی سے یوں آئی ہے۔

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَّبَ رِدَاءَهٗ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

(ایضاً بخاری باب تحویل الرداء فی الاستسقاء)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ تشریف لے گئے وہاں پہنچکر پانی برسنے کیلئے دُعاء کی تو قبلہ کی طرف مُنہ کیا اور اپنی چادر اُلٹی اور دو رکعتیں پڑھیں۔

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍؓ جَعَلَ الْيَمِيْنَ عَلَى الشِّمَالِ۔

(ایضاً بخاری)

حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کا داہنا کونا بائیں کندھے پر ڈالا۔

استسقاء میں امام کا دعا کے لئے ہاتھ اُٹھانا

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے (استسقاء میں دعا کیلئے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ (بخاری الاستسقاء)

دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے کہ میں نے آپکی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

نماز استسقاء کی دعا

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَسْقٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ

ابو داؤد باب رفع الیدین فی الاستسقاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے پانی برسنے کیلئے فرماتے خداوندا پانی پلا اپنے بندوں کو اور اپنے جانوروں کو اور پھیلادے رحمت اپنی اور جلادے اپنے مُردہ شہر کو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دفعہ قحط پڑا تو آپنے صلوٰۃ استسقاء پڑھی اور اللہ کے حکم سے اُسی وقت بارش ہوئی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بارش نہ ہونے اور سوکھا پڑ جانے کی تکلیف بیان کی، آپ نے (مدینہ کی آبادی سے باہر) اُس جگہ جہاں عیدین کی نماز پڑھی جاتی تھی نمازِ استسقا پڑھنے کا فیصلہ فرمایا اور لوگوں کو ایک دن متعین کر کے بتلایا کہ اُس دن سب لوگ آپ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ چل کر نماز استسقاء پڑھیں، اور حکم دیا کہ آپ کا منبر اُس دن وہاں بچھا کر رکھا جائے، چنانچہ منبر وہاں پہنچا دیا گیا۔ آگے حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ جب وہ دن آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الصبح آفتاب طلوع ہوتے ہی وہاں تشریف لے گئے، آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر اللہ کی کبریائی اور حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا کہ تم لوگوں نے اپنے علاقہ میں وقت پر بارش نہ ہونے اور سوکھا پڑ جانے کی شکایت کی ہے، اور اللہ تعالےٰ کا حکم ہے کہ اپنی حاجات میں تم اُس سے دُعا کرو اور اس کا وعدہ ہے کہ وہ قبول فرمائے گا۔ اسکے بعد آپ نے اللہ تعالےٰ کے حضور میں عرض کیا:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ	ساری حمد و ستائش اللہ ربّ العالمین
اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِکِ	کیلئے ہے وہ نہایت رحمت والا اور
یَوْمِ الدِّیْنِ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	بڑا مہربان ہے یوم جزا کا مالک و فرمانروا
یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ، اَللّٰھُمَّ	ہے، اللہ کے سوا کوئی الٰہ و معبود نہیں،
اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ	اسکی یہ شان ہے کہ جو چاہے کر ڈالے
الْغَنِیُّ وَ نَحْنُ الْفُقَرَاءُ	خداوندا تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی
اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ	الٰہ نہیں، تو غنی ہے اور ہم سب تیرے
مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّۃً وَبَلَاغًا	محتاج بندے ہیں، ہم پر بارش نازل
اِلٰی حِیْنٍ	فرما اور جو بارش تو بھیجے اس کو ہمارے
سنن ابو داؤد	لئے تقویت کا ذریعہ، اور ایک مُدّت
	تک کفایت کا وسیلہ بنا۔

پھر آپ نے دونوں ہاتھ اوپر اُٹھائے (غالباً مطلب یہ ہے کہ اس دُعا میں آپ ہاتھ جتنے اُٹھائے ہوئے تھے اُس سے اور اوپر اُٹھائے) اور بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیر تک اسی طرح ہاتھ اُٹھائے دُعا کرتے رہے، اور ہاتھ اتنے اوپر اٹھائے کہ (باوجودیکہ آپ چادر مُبارک اوڑھے ہوئے تھے لیکن) آپ کی بغل کے اندرونی حصّے کی سپیدی بھی نظر آنے لگی۔ پھر آپ نے اپنا رُخ قبلہ کی طرف کیا اور پُشت لوگوں کی طرف کرلی، اور جو چادر آپ اوڑھے ہوئے تھے اس کو آپ نے پلٹا اور دُعا میں آپ کے ہاتھ ابتک اُٹھے ہوئے رہے۔

پھر آپ نے اپنا رُخ لوگوں کی طرف کرلیا اور منبر سے نیچے آکر دو رکعت نماز پڑھائی۔ اللہ تعالےٰ کے حکم سے اسی وقت ایک بدلی اُٹھی جس میں گرج اور چمک بھی تھی، پھر وہ اللہ کے حکم سے خوب برسی (اور ایسی بھرپور بارش ہوئی کہ) ابھی آپ اپنی مسجد تک واپس نہیں پہنچے تھے کہ پانی سے راستے اور نالے بھر کے بہنے لگے، پھر جب آپ نے یہ منظر دیکھا کہ لوگ (جو قحط اور سوکھا کی شکایت کر رہے تھے) بارش سے پناہ لینے کے لئے سائبان یا چھپّر کی طرف دوڑ رہے ہیں تو آپ کو ہنسی آگئی یہاں تک کہ آپ کے دندانِ مبارک ظاہر ہوگئے، اور آپ نے فرمایا:۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کو ہر چیز پر قدرت ہے، اور میں اس کا بندہ اور رسولؐ ہوں۔

(سنن ابی داؤد)

نمازِ استسقاء کے وقت عاجزانہ انداز معمولی لباس

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فِي الْاِسْتِسْقَاءِ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا۔ الترمذی و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجۃ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ استسقا کے لئے چلے تو آپ بہت معمولی اور کم حیثیت لباس پہنے ہوئے تھے، اور آپ کا انداز خاکساری اور مسکینی اور عاجزی کا تھا۔

(جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجۃ

جیسا کہ ابھی عرض کیا گیا صلوٰۃِ استسقا قحط کی عمومی اور اجتماعی مصیبت کے دفعیہ کیلئے اجتماعی دعا ہے۔ مندرجۂ بالا حدیثوں سے اس نماز کے بارے میں چند باتیں معلوم ہوئیں۔

اوّل یہ کہ یہ نماز آبادی اور بستی سے باہر صحرا اور جنگل میں براہِ راست زمین پر ہونی چاہیئے، بارش طلبی کے لئے صحرا اور جنگل ہی نسبتہً زیادہ موزوں جگہ ہے اور اس میں اپنی بے مائگی کا اظہار بھی زیادہ ہوتا ہے۔

دوسرے یہ کہ جمعہ یا عید کی نماز کی طرح اس نماز کے لئے نہانے دھونے اور اچھے کپڑے پہننے کا اہتمام نہ کیا جائے بلکہ اسکے برعکس بالکل معمولی اور کم حیثیت لباس ہو، مسکینوں اور فقیروں کی صورت میں اللہ تعالےٰ کے حضور میں حاضری ہو۔ سائل کیلئے فقیرانہ صورت اور پھٹے حال مسکینوں کی سی حالت ہی زیادہ مناسب ہے۔

تیسرے یہ کہ دعا بہت ابتہال اور الحاح کیساتھ کی جائے، اور اس غرض سے ہاتھ آسمان کی طرف زیادہ اونچے اٹھائے جائیں۔

پہلی دونوں حدیثوں میں "تحویلِ رداء" کا بھی ذکر ہے، یعنی یہ کہ آپ نے قبلہ رو ہو کر اپنی چادر مبارک پلٹ کر اوڑھی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اے اللہ! جس طرح میں نے اس چادر کو اُلٹ دیا اُسی طرح تو بارش نازل فرما کر صورتِ حال بالکل پلٹ دے، گویا ہاتھ اُٹھانے کی طرح بھی دعا ہی کا ایک جز تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پہلی حدیث میں جس وقت آپ نے نمازِ استسقا پڑھی اُسی وقت ایک بدلی اُٹھی اور بھرپور بارش ہوئی دوسرے بعض صحابۂ کرامؓ کی روایات میں بھی اِس کا ذِکر ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ :۔ جب نماز اور دُعا کے نتیجہ میں بارش ہوئی اور بھرپور رہی تو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہر
قَدِيْرٌ وَاِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ	چیز کی قدرت رکھتا ہے اور مَیں تو
وَرَسُوْلُهٗ	اُس کا بندہ اور رسول ہوں ۔

یہ کمالِ عبدیت ہے کہ آپ کی نماز اور دعا کے نتیجہ میں جب معجزانہ طور پر بارش نازل ہوئی تو آپ نے اس حقیقت کا اعتراف و اعلان ضروری سمجھا کہ یہ جو کچھ ہوا اللہ تعالےٰ کی قدرت و مشیت سے ہوا لہٰذا وہی حمد و شکر کا مستحق ہے۔ اور مَیں تو بس اُس اللہ کا ایک بندہ اور پیغامبر ہوں ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسافر کی نماز

سفر کی حالت میں بھی نماز معاف نہیں

لیکن اللہ تعالےٰ نے اپنے کمالِ فضل سے تعدادِ رکعات میں تخفیف فرما دی ہے، ظہر۔ عصر۔ عشاء کی بجائے ۴۔ ۴ رکعات کے صرف ۲۔ ۲ رکعات مغرب کی تین اور فجر کی دو رکعت،

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ	اور جب تم زمین میں سفر کرو تو
فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ	تم پر اس باب میں کوئی مضائقہ
اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ	نہیں کہ نماز میں کمی کر دیا کرو
اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ	اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر لوگ
الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِنَّ	تمہیں ستائیں گے بے شک
الْکٰفِرِیْنَ کَانُوْا لَکُمْ	کافر لوگ تمہارے کھلے ہوئے
عَدُوًّا مُّبِیْنًا (النساء ۱۰۱)	دشمن ہی ہیں

احکامِ شریعت میں سب سے اہم حکم نماز کی ادائیگی ہے جو کہ سفر، بیماری، اور جہاد میں بھی معاف نہیں، البتہ اس میں کمی کر دی گئی ہے لیکن کلیۃً ترک کی قطعی اجازت نہیں، پوری شریعت کا قیام نماز کی اقامت پر ہے، ایمان و اسلام کی بقا نماز کے بقا پر منحصر ہے، ترکِ نماز کافرانہ و مشرکانہ فعل ہے۔

صلوٰۃ الخوف

نماز میدانِ جہاد میں دورانِ جنگ بھی معاف نہیں ہے

وَاِذَا کُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ	اور جب آپ انکے درمیان ہوں
لَهُمُ الصَّلٰوۃَ فَلْتَقُمْ	اور اُن کے لئے نماز قائم کریں تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ
وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ
فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا
مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ
طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا
فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ
وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ
وَاَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ
اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ
فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً
وَّاحِدَةً اِنْ كَانَ بِكُمْ
اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ
مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا
اَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوْا
حِذْرَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ
لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝
فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا
وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ
فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ

چاہیئے کہ اُن میں ایک گروہ آپکے
ساتھ کھڑا ہو جائے اور وہ لوگ
اپنے ہتھیار لئے رہیں پھر جب
وہ سجدہ کر چکیں تو اب چاہیئے کہ
وہ تم لوگوں کے پیچھے ہو جائیں اور
دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز
نہیں پڑھی ہے آجائیں اور وہ
آپ کے ساتھ نماز پڑھ لیں اور
یہ لوگ بھی اپنے بچاؤ کا سامان
اور اپنے ہتھیار (ساتھ) لئے رہیں
کافروں کی تو خواہش یہ ہی ہے
کہ تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے
سامان سے (ذرا) غافل ہو جاؤ
تو یہ لوگ تمہارے اُوپر یک بارگی
ہی ٹوٹ پڑیں اور تمہارے لیئے
اس میں بھی مضائقہ نہیں کہ اگر
تمہیں بارش سے تکلیف ہو رہی ہو
یا تم بیمار ہو تو اپنے ہتھیار اتار
رکھو اور اپنے بچاؤ کا سامان
لئے رہو بیشک اللہ نے کافروں
کے لئے ایک رسوا کرنے والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ النساء ۱۰۳	عذاب تیار کر رکھا ہے پھر جب تم اس نماز کو ادا کر چکو تو اللہ کی یاد میں لگ جانا کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے اور پھر جب تمہیں اطمینان

حاصل ہو جائے تو نماز کی اقامت کرو بیشک نماز تو ایمان والوں پر پابندیٔ وقت کے ساتھ فرض ہے"

میدانِ جنگ میں اگر نماز کا وقت آجائے، تو نماز معاف نہیں ہے ایسے موقع پر سپاہ کے دو گروہ ہو جائیں، فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ کچھ لوگ نماز شروع کر دیں، اور کچھ لوگ نگہبانی کریں اور دشمن کے مقابل کھڑے ہو جائیں یہ صلوٰۃ الخوف ہے اس نماز کی ادائیگی کی صورت یہ بتائی گئی ہے، امام قصر نماز دو رکعت ادا کرے اور مقتدیوں کے دونوں گروہ ایک ایک رکعت امام کے پیچھے اور ایک ایک رکعت بطور خود ادا کر کے اپنی نماز پوری کریں، امام دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے سے پیشتر اتنا توقف کرے کہ پہلی جماعت اپنی دوسری رکعت اختصار کے ساتھ ختم کر کے پیچھے ہٹ سکے، اور دوسری جماعت اس کی جگہ لے سکے اسطرح مقتدی اور امام دونوں کی دو دو رکعتیں ہونگی،

تفسیر ابن جریر میں حضرت علیؓ کی روایت سے جو شانِ نزول اس آیت کی بیان کی گئی ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ بنی نجار قبیلہ کے کچھ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضرت ہم لوگ سفر کرتے رہتے ہیں سفر میں ہم نماز کیوں کر پڑھا کریں اس پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالےٰ نے اس آیت کا وہ ٹکڑا نازل فرمایا جس میں نماز کے قصر کرنے کا حکم ہے،

صحیح مسلم اور سنن میں حضرت عمرؓ سے روایت ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے قصر نماز میں خوف کی قید کی بابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے جواب دیا کہ بغیر خوف کے سفر میں نماز کا قصر کرنا، یہ صدقہ کے طور پر اللہ تعالےٰ کی ایک مہربانی ہے پس اس کو قبول کرنا چاہیئے[1]

حالت سفر میں آپ اکثر قصر کیا کرتے تھے[2]، رہی یہ بات کہ کس قدر مسافت کے سفر میں قصر نماز پڑھنی چاہیئے اس باب میں حضرت انسؓ کی صحیح مسلم کی روایت سے بڑھ کر کوئی صحیح روایت نہیں ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ تین میل یا نو میل کی مسافت کے سفر میں آپ قصر کیا کرتے تھے[3]، اس سے زیادہ تفصیل اس مسئلہ کی بڑی کتابوں میں ہے[4]

مسند امام احمد، سنن اربعہ، مستدرک حاکم، صحیح ابن حبان میں ابی عیاش زرقیؓ کی روایت سے جو شان نزول اس آیت کی بیان

---

[1] صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۴۱ کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا وجامع ترمذی ج ۲ ص ۱۲۸ کتاب التفسیر وابو داؤد ج ۱ ص ۱۷۰ باب صلوٰۃ السافر وسنن نسائی ج ۱ ص ۱۲۸ کتاب تقصیر الصلوٰۃ فی السفر وتفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۵۴۴ "

[2] صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۴۲ کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا وتفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۵۴۷ [3] صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۴۲ وتفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۵۴۷

[4] ملاحظہ فرمائیے نیل الاوطار ج ۳ ص ۲۵۲ – ۲۵۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی گئی ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ عسفان کی لڑائی کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز جماعت سے پڑھی جماعت کی نماز ہو چکنے کے بعد خالد بن ولید نے اپنے ساتھ کے مشرکوں سے یہ کہا کہ جس وقت سب مسلمان صف باندھ کر نماز میں مصروف تھے اُس وقت ان کی پُشت کی طرف سے حملہ کرنے کا خوب موقع تھا پھر سب مشرکوں نے مِل کر یہ بھی کہا تھا کہ تھوڑی دیر میں ادر دوسری نماز کا موقع آنے والا ہے اُس وقت اُن کی پُشت کی طرف سے حملہ کرنا چاہیئے اس پر اللہ تعالےٰ نے عصر کی نماز سے پہلے یہ نماز خوف کا حکم نازل فرمایا[1]، حاکم اور ابن حبان نے اس شان نزول کو صحیح کہا ہے[2]

صلوۃ الخوف کی مختلف صورتیں ہیں جن کا ذکر حدیث کی کتابوں میں ہے جو صورتیں صحیح حدیثوں میں ہیں وہ بنظرِ حفاظت لشکر اسلام کے سب جائز ہیں۔

امام بخاریؒ نے صحیح بخاری اور علامہ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں عبداللہ بن عباسؓ کی روایت سے جو شانِ نزول اس آیت کی بیان کی ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ اُوپر کی آیت میں جب کہ اللہ تعالےٰ نے نماز کی حالت میں بھی مسلمانوں کو ہتھیار بند رہنے کا حکم فرمایا تو اس کے سبب سے مسلمان حالت مینہ اور

---

[1] ابوداؤد ج ۱ ص ۱۷۴ باب صلوۃ الخوف و سنن نسائی ج ۱ ص ۱۸۵ باب صلوۃ الخوف و تلخیص الجبیر ص ۴۱ [2] مستدرک حاکم ج ۱ ص ۳۳۸ کتاب صلوۃ الخوف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالتِ بیماری ہر حال میں ہتھیار بندھے رہتے تھے، حالانکہ مینہ میں ہتھیاروں کے بھیگ کر بھاری ہو جانے سے اور بیماری میں نقاہت سے ان کو ہتھیار بارِ خاطر معلوم ہوتے تھے، چنانچہ عبدالرحمان بن عوفؓ ایک دفعہ لڑائی کے وقت زخمی تھے، مگر ہتھیار بند رہتے تھے اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرما کر اجازت فرما دی کہ حرج کے وقت ہتھیار کھول ڈالو، تو مضائقہ نہیں مگر ہوشیار رہو تاکہ خالی ہاتھ پاکر مشرکین تم پر حملہ نہ کر بیٹھیں[1]"

اُوپر کی آیتوں میں صلوٰۃ الخوف کی اجازت تھی اور صلوٰۃ خوف میں لڑائی کا خدشہ دل میں رہتا ہے اس لئے رکوع سجدہ اس طرح کے اطمینان سے نہیں ہو سکتا جس طرح امن کی حالت میں ہو سکتا ہے اس واسطے فرمایا کہ **صلوٰۃ الخوف کے بعد اللہ کا ذکر کثرت سے ہر حال میں کیا جائے۔** تاکہ لڑائی کے خدشہ کے سبب سے اس نماز کے ارکان میں جو کچھ کمی ہوئی ہے وہ آسانی سے پوری ہو جائے کیونکہ ذکر الٰہی میں نماز کی طرح نہ وقت کی قید ہے نہ وضو کی چنانچہ صحیحین میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلا قید وقت اور وضو کے ہر حال میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے[2]"

پھر فرمایا کہ صلوٰۃ الخوف میں وقت اور تکمیل ارکان کی پوری

---

[1] فتح الباری ج ۴ ص ۶۵ کتاب التفسیر

[2] صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۶۲ باب ذکر اللہ تعالےٰ فی حال الجنابۃ وصحیح بخاری ج ۱ ص ۴۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پابندی نہ ہو سکے تو ضرورتِ شرعی کے سبب سے معاف ہے لیکن امن کی حالت میں اس طرح کی ادھوری نماز کی عادت نہ ڈال لی جائے کہ امن کی حالت میں اس طرح کی ادھوری نماز ہرگز قبول نہ ہوگی۔ بلکہ امن کی حالت میں جس طرح حکم ہے وقت اور ارکان کا پورا خیال رکھ کر نماز پڑھی جائے۔ (احسن التفاسیر ج ۱ ص ۳۶۶)

تمام نمازوں کی پابندی رکھو (خصوصًا) درمیانی نماز (عصر) کی

سواری پر یا پیدل جسطرح بھی ممکن ہو (نماز ضرور پڑھ لیا کرو) جب دشمنوں سے ضرر کا اندیشہ جاتا رہے تو اللہ کی عبادت کرو جسطرح اُس نے تعلیم دی ہے۔

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۔

(البقرۃ ۲۳۸-۲۳۹)

(سب ہی) نمازوں کی پابندی رکھو اور (خصوصًا) درمیانی نماز کی اور اللہ کے سامنے عاجزوں (کیطرح) کھڑے رہا کرو لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو تو تم پیدل ہی (پڑھ لیا کرو) یا سواری پر پھر جب تم امن میں آجاؤ تو اللہ کو یاد کیا کرو، جس طرح اس نے تمہیں سکھایا ہے جسکو تم جانتے (بھی) نہ تھے

صلوٰۃ الوسطیٰ سے مُراد عام علماء کے نزدیک نمازِ عصر ہے اس نماز کی ادائیگی اور بھی باجماعت مشکل ہے، چونکہ عصر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت کاروبار عروج پر ہوتا ہے دن بھر کی سرگرمیاں اپنے آخری مرحلے میں ہوتی ہیں، دنیا طلبوں کے لئے یہ بڑی آپا دھاپی کا وقت ہوتا ہے، گاؤں سے آئے ہوئے مسافر رات آنے سے پہلے پہلے اپنی منزل پر پہنچنا چاہتے ہیں، تاکہ راستہ میں چور، ڈاکو اور جنگلی درندوں سے محفوظ رہیں، دوکان دار دوکان بند کر دینے سے قبل کچھ کمائی کر لینے کے خیال میں ہوتا ہے، ان حالات میں نمازِ عصر اور وہ بھی جماعت کے ساتھ ادا کرنا ایک سچے اور پکے مومن ہی کا کام ہے"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اگر تم نے نماز کی پابندی کی اور زکوٰۃ ادا کی، اور میرے رسولوں پر ایمان لائے اور اُن کی مدد کی، اور تم نے اللہ کو قرض دیا (یعنی اس کی راہ میں خرچ کیا) تو میں تمہارے ساتھ ہوں اور تمہیں جنت میں داخل کرونگا"

وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

اور اللہ نے (ان سے یہ بھی) کہہ دیا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تو اگر تم نماز کے پابند رہو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے رسولوں پر ایمان لاتے رہو گے اور اُنکی مدد کرتے رہو گے اور اللہ کو اچھے طور پر قرض دیتے رہو گے تو میں تم سے تمہارے گناہ ضرور دُور کر دُونگا اور ضرور تمہیں (بہشت کے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْاَنْهٰرُ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝

(المائدہ ۱۲)

باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں پڑی بہہ رہی ہونگی اور جو کوئی تم میں سے اس کے بعد بھی کفر کرے گا تو بیشک اُس نے ضائع کردی راہِ راست

اس آیت کے پہلے حصّہ میں ارشاد ہے،

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۝

(المائدہ ۱۲)

اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل سے پُختہ عہد لیا تھا اور اُن میں بارہ نقیب مقرر کئے تھے،

نقیب کے معنی نگرانی اور تفتیش کرنے والا ہے، بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے، اور اللہ تعالےٰ نے اُن میں سے ہر قبیلہ پر ایک ایک نقیب خود اسی قبیلہ سے مقرر کرنے کا حکم دیا تھا، تاکہ وہ اُن کے حالات پر نظر رکھے، اور اُن کو بے دینی و بدکرداری سے بچانے کی کوشش کرتا رہے، بنی اسرائیل کے پاس پانی نہ تھا لہٰذا وہ سخت پریشان حال تھے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے دُعا کی، اور اللہ تعالےٰ کے حکم سے پتھر پر اپنا عصا مارا تو اس پتھر سے بارہ قبیلوں کیلئے بارہ چشمے جاری ہوگئے،

بنی اسرائیل سے معاہدہ (احکامِ شریعت کی پابندی کا) لینے کیلئے اللہ تعالےٰ نے اُنکے بارہ خاندانوں کے بارہ سرداروں کو ذمّہ دار ٹھہرایا، اور اُن سے فرمایا اِنِّیْ مَعَكُمْ یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَیں تمہارے ساتھ ہوں، مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے میرے ساتھ جو میثاق (وعدہ) کیا ہے اس کی پابندی کی، اُس پر عمل کیا تو ہر قدم پر میری اعانت و نُصرت بھی تمہارے ساتھ رہیگی، اس میثاق کی دفعات میں سب سے پہلا نمبر اقامتِ صلوٰۃ ہے اور پھر ادائے زکوٰۃ نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی ہر پیغمبر اور اُس کی اُمّت پر واجب تھی اس سلسلہ میں اللہ تعالےٰ نے کسی نبی، ولی کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا، نماز چھوڑنا اسلام چھوڑنا ہے۔

نماز کو حق، اور واجب جاننے والا جنّت میں داخل ہوگا اور وہ جنّت کی نعمتوں کا وارث بنا دیا جائے گا۔ اور وہ کبھی بھی جنّت سے نکالا نہیں جائے گا۔

عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَلِمَ اَنَّ الصَّلٰوۃَ حَقٌّ مَکْتُوْبٌ وَاجِبٌ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔ (الترغیب ۱/۲۴۷ بحوالہ ابو یعلی والحاکم)

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے یہ جان لیا کہ نماز حق ہے لکھی ہوئی ہے۔ واجب ہے وہ جنّت میں داخل ہو جائے گا۔

دخولِ جنّت کے لئے نماز ادا کرنا شرطِ اوّل ہے۔ لہٰذا نماز کا اہتمام و التزام ضروری ہے۔ نماز سے اعراض رَبُّ السَّمٰوٰت سے اعراض ہے۔ رَبُّ السَّمٰوٰت سے اعراض سرکشی اور بغاوت ہے۔ سرکشی و بغاوت کا انجام نہایت ہولناک ہے جسے برداشت کرنا کسی بھی انسان میں ہمّت نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلوٰۃ الکسوف

سورج اور چاند کو گہن لگنے کے وقت نماز پڑھنا

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آیَتَانِ مِنْ آیَاتِ اللّٰہِ یُخَوِّفُ اللّٰہُ بِھَا عِبَادَہٗ وَاِنَّھَا لَا یَکْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیَاتِہٖ فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْھَا شَیْئًا فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰی یُکْشَفَ مَا بِکُمْ

سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳۔ ص ۳۳۷

حضرت ابو مسعود انصاری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں، اللہ تعالےٰ ان کے ذریعہ ڈراتا ہے اپنے بندوں کو کسی کی موت اور زندگی سے انہیں گہن نہیں لگتا جب تم ان دونوں میں سے کسی کو دیکھو کہ گہن لگ گیا ہے، تو پھر تم نماز پڑھو اس وقت تک جب تک گہن صاف ہو جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا اور آپ نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی، اور بہت لمبا قیام کیا، سورۂ بقرہ کے برابر، پھر رکوع کیا بہت لمبا پھر سر اٹھایا اور بہت لمبا قیام کیا، مگر پہلے قیام سے کچھ کم تھا پھر رکوع کیا لمبا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا پھر قیام کیا لمبا اور وہ پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا لمبا اور پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سر اٹھایا پھر قیام کیا لمبا مگر وہ پہلے قیام سے کم تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر رکوع کیا لمبا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے اور آفتاب کُھل گیا اور فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کہ کہن نہیں لگتا ہے ان میں کسی کی موت سے اور نہ کسی کی زندگی سے۔ پھر جب تم ان کو دیکھو تو اللہ کو یاد کرو، پھر لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ ہم نے آپکو دیکھا کہ آپ نے اس جگہ پر کچھ لیا، پھر دیکھا آپ رُک گئے، تو آپ نے فرمایا میں نے جنّت کو دیکھا اور اس میں سے ایک خوشہ لیا، اگر میں اسکو توڑ لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اسے کھاتے رہتے، اور میں نے دوزخ کو دیکھا، سو آج کی برابر (یعنی اس طرح) میں نے کبھی نہیں دیکھا اور میں نے اکثر اس میں عورتوں کو دیکھا لوگوں نے عرض کیا ایسا کیوں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)؟ آپ نے فرمایا اُن کی ناشکری کی وجہ سے، لوگوں نے عرض کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا (یہ عورتیں) اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں اور اُن کا احسان نہیں مانتیں، اگر ساری دنیا کا ان پر کوئی احسان کرے پھر وہ عورت اس کی طرف سے (یعنی خاوند کی جانب سے) خلافِ مرضی کوئی بات دیکھے تو کہنے لگے گی کہ میں نے تم سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلٰوۃُ التَّوْبَۃ توبہ کی نماز

عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ یُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَتَطَھَّرُ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ثُمَّ قَرَأَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ اِلٰی آخِرِ الْاٰیَۃِ

رواہ الترمذی وقال حدیث حسن وابو داؤد، والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والبیہقی وذکر ابن خزیمہ فی صحیحہ بغیر اسناد وذکر فیہ الرکعتین

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ میں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرما رہے تھے کہ کوئی بھی شخص جب کوئی گناہ کرتا ہے پھر وہ وضو کرتا ہے، پھر نماز پڑھتا ہے پھر اللہ سے استغفار کرتا ہے (معافی طلب کرتا ہے) تو اللہ اسے معاف کر دیتا ہے، پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی، وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ آخر آیت تک ترجمہ وہ لوگ جو برائی کر بیٹھتے یا اپنی جانوں پر ظلم (پھر وہ) اللہ کو یاد کرتے ہیں،

گناہ تو ہر آدمی سے ہو ہی جاتا ہے، گناہ کے فوراً بعد سچّی توبہ کرنا عقلمندی ہے اس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، دو رکعت نماز پڑھ کر گنہگار جب اللہ تعالےٰ سے بخشش طلب کرتا ہے اللہ تعالےٰ اُسے بخش دیتا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچّی توبہ کی علامت

کفر و شرک سے اجتناب۔ نماز کی پابندی، اور زکوٰۃ کی ادائیگی ہے

اگر یہ (کافر و مشرک) نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان سے کوئی تعرض نہ کرو اور انکا راستہ چھوڑ دو، کیونکہ نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی ایمان و اسلام کی علامت ہے، اور نماز و زکوٰۃ ادا نہ کرنا کفر و شرک کی دلیل ہے۔

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا	اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز ادا کرنے
الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ	لگ جائیں اور زکوٰۃ دینے لگیں،
فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ	تو ان کا راستہ چھوڑ دو، بیشک
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (التوبہ ۵)	اللہ بخشنے والا مہربان ہے،

اس آیت سے پہلے سورۂ توبہ کی چار آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اُن مشرکین کے نقضِ عہد کا ذکر فرمایا، جن کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد امن سے رہنے کے معاہدات کرلئے تھے، مگر اُن مشرک قبائل نے معاہدات کرنے کو تو کر لئے تھے لیکن وہ انکو راستبازی اور وفاداری سے نباہ نہیں رہے تھے، آئے دن عہد شکنی اور غدّاری کرتے رہتے تھے، پچھلی چار آیتوں کا صرف ترجمہ لکھا جارہا ہے، تاکہ واقعہ پر روشنی پڑ جائے

ترجمہ آیت نمبر (۱) ان مشرکین سے اللہ اور رسول کی طرف سے اعلانِ براءت ہے، جن سے تم نے معاہدے کئے تھے،

(۲) سو اب ملک میں چار ماہ چل پھر لو اور جان لو کہ تم اللہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرفت سے باہر نہیں، اللہ تعالےٰ کافروں کو رسوا کر کے چھوڑے گا۔

(۳) اور اللہ و رسول کی طرف سے بڑے حج کے دن لوگوں میں منادی کر دی جائے کہ اللہ اور رسول مشرکوں سے بری الذمہ ہیں، تو اگر تم توبہ کرو تو تمہارے حق میں بہتر ہے، اور اگر روگردانی کرو گے تو جان رکھو کہ تم اللہ سے بھاگ نہیں سکتے، اور کافروں کو دردناک عذاب کی خبر دیدو،

(۴) وہ مشرکین اس سے مستثنیٰ ہیں جن سے تم نے معاہدہ کیا، اور انہوں نے اس میں نہ تم سے کوئی خیانت کی اور نہ تمہارے خلاف کسی کی مدد کی، سو اُن کے معاہدے ان کی قرارداد مقررہ مدت تک پورے کرو، اللہ عہد شکنی سے بچنے والوں کو دوست رکھتا ہے،

سو جب حرمت والے مہینے گزر جائیں، تو ان مشرکین کو جہاں کہیں پاؤ قتل کرو، ان کو پکڑو، ان کو گھیرو، اور ہر گھات کی جگہ اُن کی تاک لگاؤ۔

(۵) اگر یہ توبہ کر لیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں، تب ان کی جان چھوڑ دو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

فتح مکہ سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین یا اہلِ کتاب سے جسقدر معاہدے کئے اُن سب کا یہ تلخ تجربہ مسلسل ہوتا رہا، کہ انہوں نے خفیہ اور علانیہ دشمنوں سے ساز باز کر کے کوئی بھی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابۂ کرام کو حتے المقدور نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کی ہو، اِن حالات میں اللہ تعالےٰ نے انہیں چار ماہ کی مہلت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عطا فرمائی کہ وہ ان میں اپنی اصلاح کرلیں، یعنی دس ذی الحجہ کے اعلان کے دن سے بیس ربیع الآخر تک وہ اپنی تیاری کرلیں، پھر اگر چاہیں مقابلے پر آجائیں، یہ واقعہ ۹ھ ہجری کا ہے (ابن کثیر)

اس کے بعد فرمایا کہ حج کے دنوں میں جبکہ اجتماعِ عظیم ہوتا ہے، مسلمان یہ اللہ رسولؐ کی طرف سے اعلان کردیں، کہ جو لوگ عہد شکنی سے باز نہیں آئینگے، اللہ و رسول اُن سے بری الذمہ ہیں یعنی انہیں انکی عہد شکنی کی سزا دی جائیگی، اور آخر میں فرمایا، کہ جو لوگ اپنی ان مذموم حرکات سے باز آجائیں گے، اور توبہ کرلیں گے، اور اپنی توبہ کا ثبوت اقامت نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے دیں گے، صرف زبانی کلامی نہیں، تو اللہ تعالےٰ انکی خطائیں معاف فرمادیگا،

سورۂ توبہ کی پانچویں آیت یہ تصریح کررہی ہے، کہ کفر اور شرک سے سچی توبہ کی علامت نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے ہی ممکن ہے، اور نتیجہ یہ نکلا کہ اے مسلمانو تم ان بدکردار اور بدعہد مشرکوں اور کافروں کا پیچھا اس وقت نہ چھوڑو جب تک یہ کفر و شرک سے تائب ہوکر نماز نہ قائم کریں، اور زکوٰۃ نہ ادا کرنے لگ جائیں، ثابت ہوا کہ نماز اور زکوٰۃ ایک جامع تعبیر ہے، اسلام کے نظامِ عبادت و اطاعت میں داخل ہونے کی ۔

دُھل جاتی ہے توبہ سے گناہوں کی سیاہی
توبہ ہو اگر نزع کے ہنگام سے پہلے
کہیں دستِ ندامت اُٹھتے اٹھتے
درِ توبہ مقفل ہو نہ جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رمضان المبارک میں نمازِ تراویح

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ تراویح کی ترغیب دلاتے تھے لیکن اس کا حکم نہیں فرماتے تھے کہ ضرور ادا کرو ورنہ گنہگار ہو جاؤ گے، لیکن تراویح پڑھنے والے کے لئے گناہوں کی بخشش اور جنت کی بشارت ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْغَبُ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّاْمُرَهُمْ بِعَزِیْمَةٍ ثُمَّ یَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰی ذَالِكَ ثُمَّ کَانَ الْاَمْرُ عَلٰی ذَالِكَ فِیْ خِلَافَةِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوداؤد باب ۱۷۴ فی قیام شہر رمضان

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو رغبت دلاتے تھے۔ رمضان میں کھڑے رہنے کے لئے (نماز تراویح میں) مگر حکم نہیں کرتے تھے کہ ضرور ایسا کرو۔ آپ فرماتے تھے کہ جو شخص رمضان میں کھڑا ہوا (نمازِ تراویح میں) ایمان کے ساتھ خلوص سے خدا کے واسطے اس کے اگلے گناہ بخش دئے جائینگے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور یہی صورت رہی پھر حضرت ابوبکر کی خلافت میں بھی یہی حال رہا، اور حضرت عمرؓ کے ابتداءِ خلافت میں بھی ایسا ہی رہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ تراویح بے حد فضیلت والا عمل ہے

لیکن فرض نہیں ہے، جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو راتیں باجماعت ادا فرمائی لیکن تیسری رات آپ نے یہ نماز نہیں پڑھائی اور فرمایا (صبح کو) میں اس لئے نہیں نکلا کہ یہ نماز فرض نہ ہو جائے۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى بِصَلٰوتِهٖ اُنَاسٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْ صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ ۔ ابوداؤد باب ۱۷۱ فی قیام شہر رمضان

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی (تراویح کی) مسجد میں آپکے ساتھ لوگوں نے بھی نماز پڑھی پھر دوسری رات آپ نے نماز پڑھی بہت لوگ جمع ہوئے جب تیسری رات کو لوگ اکٹھے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلے صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہارا حال معلوم تھا، لیکن میں صرف اس خیال سے نہ نکلا کہ یہ نمازِ تراویح) تم پر فرض نہ ہو جائے رمضان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وتر

وتروں میں یہ دعاءِ قنوت پڑھنا سُنّت ہے

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے روایت ہے،

قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَاتٍ اَقُوْلُھُنَّ فِی الْقُنُوْتِ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُکَ وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ۔ "قیام اللیل للمروزیؒ ص ۱۳۴

السنن الکبریٰ للبیہقی مع جوھر النقی ج ۲ ص ۲۰۹

یا اللہ! ہدایت دے مجھے ان میں (داخل کرکے) جن کو آپ نے ہدایت دی اور عافیت دے مجھ کو ان میں جن کو آپ نے عافیت دی اور کارساز بن میرا ان میں جن کی آپ نے کارسازی فرمائی اور برکت دیجیو میرے لئے اس میں جو مجھے دے رکھا ہے، آپ نے اور بچا مجھ کو اس تکلیف سے جس کا آپ نے فیصلہ کر رکھا ہے اس لئے کہ آپ خود فیصلہ کرتے ہیں اور نہیں فیصلہ کیا جا سکتا آپ کے فیصلہ کے خلاف، بلاشبہ نہیں ذلیل ہوتا وہ جس سے آپ محبت کریں اور نہیں عزت پا سکتا جس سے آپ دشمنی رکھیں، برکت والے ہیں آپ اے ہمارے رب اور بلند ہیں، اور ہم سب آپ سے بخشش چاہتے ہیں، اور رجوع کرتے ہیں آپ کی طرف اور رحمت بھیجتے ہیں اللہ تعالیٰ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وتروں کے بعد

مندرجۂ ذیل کلمات تین دفعہ پڑھیں تیسری بار بلند آواز سے

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ — پاک ہے حاکم اعلیٰ (ربّ کائنات) بہت پاک۔
شکوٰۃ باب الوتر

پھر یہ پڑھا جائے۔

رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ — ہمارا رب فرشتوں کا اور جبریلؑ کا رب
سنن دار قطنی ص ۱۷۵

وتر ضرور پڑھیئے

وتر کی رکعات ایک، تین، پانچ، سات اور نو احادیث سے ثابت ہیں

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ (ابن ماجہ والنسائی)

حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ثابت ہے ہر مسلمان پر، جو شخص پانچ رکعات وتر پڑھنا چاہے وہ (پانچ رکعات) پڑھ لے، اور جو شخص تین رکعات وتر پڑھنا چاہے پڑھ لے، اور جو ایک رکعت وتر پڑھنا چاہے وہ ایک رکعت پڑھ لے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک۔ تین۔ پانچ سات اور نو وتر پڑھے ہیں۔ پانچ یا تین وتر پڑھتے وقت آخری رکعت میں تشہد پڑھیں نو رکعت وتر پڑھتے وقت آٹھویں اور نویں رکعت میں قعدہ کی دعائیں تشہد وغیرہ پڑھیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعت میں بالترتیب

سورۂ اعلیٰ۔ سورۂ کافرون۔ اور سورۂ اخلاص پڑھتے تھے

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (ابن ماجہ باب ماجاء فیما یقرء فی الوتر)

ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور قل ھو اللہ پڑھتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں کیا پڑھتے تھے؟

قَالَتْ کَانَ یَقْرَأُ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ

حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھتے تھے اور دوسری میں قُلْ یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور معوذتین (یعنی سورۂ فلق اور الناس)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلوٰۃ العیدین (عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز)

رمضان کے بعد جو عید آتی ہے، اُسے عید الفطر کہتے ہیں اور ماہِ ذی الحج کی دس (۱۰) تاریخ کو جو عید آتی ہے، اُسے عید الاضحیٰ کہتے ہیں۔
نمازِ عید الفطر سے قبل کچھ نہ کچھ کھا کر گھر سے نکلنا اور نمازِ عید الاضحیٰ کے بعد کچھ کھانا مستحب (سُنّت) ہے۔

عید الفطر کی نماز کے لئے جانے سے پہلے طاق کھجوریں کھانا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَغْدُو یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَاْکُلَ تَمَرَاتٍ وَیَاْکُلُھُنَّ وِتْرًا

(بخاری کتاب العیدین)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک کچھ کھجوریں نہ کھا لیتے نماز کے لئے نہ جاتے اور آپ طاق کھجوریں کھاتے (مثلاً تین۔ پانچ۔ سات۔ نو اور گیارہ وغیرہ)

عید الاضحیٰ میں نماز کے بعد کچھ کھانا چاہئے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ

عبد اللہ بن بریدہؓ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلتے تھے نمازِ فطر کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی یَطْعَمَ وَلَا یَطْعَمُ یَوْمَ الْاَضْحٰی حَتّٰی یُصَلِّیَ ۔
(ترمذی ابواب العیدین)

جب تک کچھ کھا نہ لیتے اور نہ کھاتے تھے عید الاضحیٰ میں جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔

عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں نماز پہلے اور خطبہ بعد میں سنّت ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ ثُمَّ یَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ
(بخاری کتاب العیدین)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں پہلے نماز پڑھتے پھر نماز کے بعد خطبہ سناتے۔

عید الاضحیٰ میں نماز پہلے پڑھی جائے اور قربانی نماز کے بعد

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِہٖ فِیْ یَوْمِنَا ھٰذَا اَنْ نُّصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ اَنْ یُّصَلِّیَ

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم النحر (عید قربان) ہمیں خطبہ سنایا اور فرمایا کہ اس دن جو کام ہم پہلے کرتے ہیں وہ نماز ہے پھر (خطبہ پڑھ کر) لوٹتے ہیں تو قربانی کرتے ہیں، جو کوئی ایسا کریگا وہ ہمارے طریقہ پر چلا، اور جس نے نماز سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ عَجَّلَهُ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ

پہلے ذبح کر لیا اس کا جانور تو گوشت کا جانور ہوا جس کو اس نے جلدی سے اپنے گھر والوں کے لئے کاٹ لیا، قربانی سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں پہلی رکعت میں قراءت اور رکوع سے قبل تکبیر تحریمہ کے علاوہ سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّكْبِيْرُ فِي الْفِطْرِ سَبْعٌ فِي الْاُوْلٰى وَخَمْسٌ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهُمَا كِلْتَيْهِمَا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عید الفطر میں پہلی رکعت میں سات تکبیرات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات ہیں اور قراءت تکبیرات کے بعد ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى فِي الْاُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا (ابوداؤد باب التکبیر فی العیدین)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیدین کی نمازوں میں نہ اذان ہے اور نہ تکبیر

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ يَوْمَ الْعِيْدِ فَبَدَءَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے، کہ میں نمازِ عید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سو آپؐ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی بغیر اذان اور تکبیر کے۔

(مسلم صلوٰۃ العیدین)

عیدین کی نماز سے پہلے اور بعد نمازِ نفل نہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْاَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدِ قرباں یا عیدِ فطر میں نکلے اور دو رکعت پڑھی کہ نہ اُس سے پہلے نماز پڑھی اور نہ بعد میں۔

(مسلم صلوٰۃ العیدین)

عیدین کی نماز میں عموماً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ق والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر پڑھتے تھے

اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَأَلَ اَبَا وَاقِدِنِ اللَّيْثِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا كَانَ يَقْرَءُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَءُ فِيْهِمَا قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۔(مسلم کتاب العیدین)

نے ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نمازِ) اضحی اور فطر میں کیا پڑھتے تھے، انہوں نے کہا کہ آپؐ اُن میں قٓ والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر پڑھتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عید کے لئے ایک راستے سے جاتے اور دوسرے سے واپس لوٹتے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ فِيْ طَرِيْقٍ رَجَعَ فِيْ غَيْرِهٖ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے عیدین کی نماز کے لئے تو جاتے ایک راستے سے اور لوٹتے دوسرے راستے سے۔

اس میں یہ حکمت ہے کہ دونوں راستے قیامت کے دن نیک عمل کی گواہی دینگے۔

وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝ (یٰسین ۱۲)

اور ہم لکھتے جاتے ہیں اُسے جو یہ (لوگ) آگے بھیجتے جاتے ہیں، اور ہم نے ہر شے کو ایک واضح کتاب میں درج کر رکھا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے دن زمین کا وہ حصہ جس پر انسان اللہ تعالیٰ کی اطاعت یا معصیت کرتا ہے انسان کے عمل پر گواہی دے گا

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۝ (الزلزال ۴)

اُس روز (قیامت کے دن) زمین (اپنی) سب خبریں بیان کر گزرے گی

پُشتِ زمین پر انسان اچھا بُرا جو عمل کر رہا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرشتے لکھتے جا رہے ہیں اور زمین کا وہ ٹکڑا جس پر نیکی یا برائی کی ہوگی، میدانِ حشر میں شہادت دے گا، لہٰذا نمازِ عید کیلئے جانے اور واپس آنے کے لئے دو راستے اختیار کرنے پر دونوں راستے انسان کے اس نیک عمل کی گواہی دینگے۔

جس نے نماز سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر لیا وہ دوبارہ ذبح کرے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ فَأَمَرَ مَنْ ذَبَحَهُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ أَنْ يُعِيدَ ذَبْحَهُ

(بخاری کتاب العیدین)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے دن نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا اور لوگوں کو یہ حکم دیا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا وہ (قربانی کا جانور) دوبارہ ذبح کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عید کی نماز میں عورتوں کی شمولیت

حائضہ عورتیں صرف امام کا خطبہ سُنیں اور دُعا میں شریک ہوں نماز کے مقام سے الگ رہیں۔

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ أُمِرْنَا اَنْ نَخْرُجَ فَنُخْرِجَ الْحُيَّضَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَاَمَّا الْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلْنَ مُصَلَّاهُمْ۔

(بخاری کتاب العیدین)

ابن عون محمدؒ سے روایت کرتے ہیں کہ اُم عطیہؓ نے بیان کیا کہ ہم کو آنحضرتؐ کا حکم تھا کہ (عید کے دن) نکلیں پھر ہم حیض والیوں اور جوانوں اور پردے والیوں سب کو نکالتے، مگر حائضہ عورتیں صرف مسلمانوں کی جماعت اور دُعا میں شریک ہوتیں نماز کے مقام سے الگ رہتیں۔

مکمل شرعی پردہ کے ساتھ عورتوں کا مساجد میں آنا اور وہاں خطبات و دروس سننا یہ اُن کا نیک کام ہے، اس سے انہیں روکنا نہیں چاہئے، عورت کی اصلاح سے بچوں کی اصلاح ہوتی ہے۔ عورت کی مثال گھر میں بچوں کے لئے مدرسہ کی ہے، عورت اگر دین سے واقف اور دیندار ہوگی تو وہ اپنی اولاد کو بھی دیندار بنانے کی کوشش کریگی۔ لیکن اگر وہ خود ہی نہ دیندار ہے نہ دین سے آشنا، وہ دینی مواعظ و دروس نہ سُنتی ہے نہ پڑھتی ہے، سونے کے زیورات سے لدی ہوئی مگر زیورِ علم دین سے محروم ہے، تو ایسی بدقسمت عورت اپنی اولاد کے لئے کیا ثابت ہوگی خود ہی فیصلہ کر لیجئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُنّتیں اور نوافل

دن رات کی مؤکدہ سُنّتیں اُن کی ادائیگی پر جنّت میں گھر ملنے کی خوشخبری

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَرَ عَلٰى ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً مِّنَ السُّنَّةِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ، ترمذی بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً مِّنَ السُّنَّةِ مَالَهٗ مِنَ الْفَضْلِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہمیشہ پڑھے بارہ رکعت سُنّت اللہ تعالیٰ اُس کیلئے جنّت میں مکان بنائے گا چار رکعت ظہر سے پہلے اور دو رکعت اُس کے بعد اور دو رکعت (نماز) مغرب کے بعد اور دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے۔

باب اس بیان میں کہ جو پڑھے بارہ رکعت سُنّت رات دن میں اُس کو کیا ثواب ملے گا۔

شب و روز میں پانچ نمازیں فرض ہیں اگر کوئی شخص چار نمازیں ادا کرتا ہے اور پانچ پوری نہیں پڑھتا۔ اُس نے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت نہیں کی بلکہ اُن کے خلاف یہ نفس کی پرستش ہے۔ قرآن و سنّت میں پانچ نمازیں فرض ہیں جن کا ادا کرنا مسلمان پر واجب ہے۔ ان پانچ نمازوں کے پہلے اور بعد میں جو سُنّتیں اور نوافل ہیں اُنکی ادائیگی پر جنّت میں گھر ملنے کی بشارت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوافل کا ایک خاص فائدہ

فرض نمازوں میں اگر کوئی قصور رہ گیا تو اُسے نوافل سے پورا کیا جائے گا

عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيْصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَجَلَسْتُ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ. فَقُلْتُ اِنِّيْ سَأَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يَّرْزُقَنِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِيْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّنْفَعَنِيْ بِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْئًا قَالَ الرَّبُّ تَعَالٰى اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ ؟ لِيُكْمَلَ بِهٖ مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ اَعْمَالِهٖ عَلٰى ذَالِكَ ۔ (رواہ الترمذی والنسائی)

حریث بن قبیصہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ آیا تو میں نے اللہ تعالےٰ سے دُعا کی۔ اے اللہ! مجھے اپنے کسی صالح بندے کی صحبت میسّر فرما! پھر میں حضرت ابوہریرہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اُنسے کہا کہ میں نے اللہ تعالےٰ سے یہ دُعا کی تھی کہ مجھے کسی صالح بندے کی صحبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصیب فرما (اور میں اب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں) آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سُنائیں جو آپ نے خود رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہو مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کو میرے لئے نفع مند بنائے گا۔ تو حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ حدیث سُنائی ——

فرمایا کہ۔ مَیں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اور اُس کی نماز جانچی جائے گی۔ پس اگر وہ ٹھیک نکلی تو بندہ فلاح یاب اور کامیاب ہو جائے گا، اور اگر وہ خراب نکلی تو بندہ ناکام اور نامُراد رہ جائے گا۔ پھر اگر اُس کے فرائض میں کمی کسر ہوئی تو ربّ کریم فرمائے گا کہ دیکھو کیا میرے بندے کے ذخیرۂ اعمال میں فرائض کے علاوہ کچھ نیکیاں (سُنتیں یا نوافل) ہیں؟ تاکہ اُن سے اُس کے فرائض کی کمی کسر پوری ہو سکے۔ پھر نماز کے علاوہ باقی اعمال کا حساب بھی اسی طرح ہوگا (جامع ترمذی۔ سنن نسائی)

سنن و نوافل کی افادیت اور اہمیت کے لئے تنہا یہ حدیث کافی ہے۔

معارف الحدیث ۳/۴ ۳۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغرب کے بعد ۶ رکعات نماز کا ثواب

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ یَتَكَلَّمْ فِیْمَا بَیْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهٗ بِعِبَادَةِ ثِنْتَیْ عَشَرَةَ سَنَةً

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پڑھے مغرب کے بعد چھ رکعات ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے تو اس کا ثواب بارہ برس کی عبادت کے برابر ہوگا۔"

سنن الترمذی باب ماجاء فی فضل التطوع ستّ رکعات بعد المغرب

صلوٰۃ الضحیٰ (نماز چاشت) ۱۲ رکعات

طلوعِ شمس کے بعد اگر کوئی ۱۲ رکعات پڑھے گا اللہ تعالےٰ اُس کیلئے جنّت میں سونے کا گھر بنائے گا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الضُّحٰی ثِنْتَیْ عَشَرَةَ رَكْعَةً بَنَی اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا فِی الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دن چڑھے (طلوعِ شمس کے بعد) بارہ رکعتیں پڑھے اللہ تعالےٰ اُس کے لئے جنّت میں سونے کا گھر بنا دے گا۔"

ترمذی باب ماجاء فی صلوٰۃ الضحیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ جنازہ کی مسنون دُعائیں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ۔

ترمذی باب ما یقول فی الصلوٰۃ علی المیت

اے اللہ بخش ہمارے زندے اور مُردے اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے اور مرد اور ہماری عورتوں کو، اے اللہ تو ہم میں سے جس کو (جب تک) زندہ رکھے تو اُسے اسلام پر زندہ رکھ اور تو ہم میں سے جب کسی کو مارنا چاہے تو اُس کی موت ایمان پر آئے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَاعْفُ عَنْہُ وَعَافِہٖ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِمَاءٍ وَّثَلْجٍ وَّبَرَدٍ وَّنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَقِہٖ عَذَابَ الْقَبْرِ

اے اللہ بخش دے اس کو اور رحم فرما اس پر اور معاف کر اور سلامت رکھ اس کو اور اچھی کر مہمانی اس کی اور کشادہ کر جگہ (لحد) اس کی اور دھو ڈال اس کو پانی اور برف اور اولے سے (یعنی اپنی رحمت کی ٹھنڈک سے) اس کے گناہوں کی گرمی کو بجھا دے، اور صاف کر اسکو گناہوں سے جیسے سفید کپڑا صاف کیا جاتا ہے میل سے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعَذَابِ النَّارِ"

نسائی کتاب الجنائز

باب الصلوٰۃ علی الجنائز

بدل دے اس کے گھر کو بہترین گھر سے، اور گھر کے لوگ اس کے گھر کے لوگوں سے بہتر اور بیوی اسکی بیوی سے بہتر، اور بچا اس کو قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا

ابوداؤد باب الدعاء للمیت

الٰہی تو اس کا رب ہے اور تو نے اس کو پیدا کیا اور تو نے اس کو اسلام کی راہ دکھائی اور تو نے اس کی رُوح کھینچ لی اور تُو خوب جانتا ہے اس کے ظاہر کو اور اسکے باطن کو، ہم اس کی سفارش کے لئے حاضر ہوئے ہیں سو تُو اسکو بخش دے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مسلمان کی وفات پر نمازِ جنازہ پڑھنا

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ

واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے کہ نماز پڑھی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمانوں میں سے ایک شخص پر تو میں نے حضرتؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے ان فلان ابن فلان، اخیر تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذِمَّتِكَ فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ
قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فِي ذِمَّتِكَ
وَحَبْلِ جَوَارِكَ

فلانا فلانے کا بیٹا تیری امان میں ہے تو تُو قبر کے عذاب سے اسے بچالے (اس حدیث میں ایک راوی عبدالرحمٰن بھی ہیں) اُن کی روایت کے مطابق آپؐ نے فرمایا کہ یہ (مرنے والا) تیرے ذمہ اور تیری امان میں ہے،

نابالغ بچے کی نمازِ جنازہ کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا
وَّفَرَطًا وَّذُخْرًا وَّاَجْرًا

بخاری باب قراءۃ فاتحۃ الکتاب علی الجنازۃ

اے اللہ اِس بچے کو ہمارے لئے میرِ سامان بنا دے اور آگے چلنے والا اور ثواب دلانے والا

حبشہ کے شاہِ نجاشی کی وفات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمازِ جنازہ پڑھنا شاہِ حبشہ کا نام اصحمہ تھا اور لقب نجاشی ۔ وہ عیسائی تھا صحابہؓ کرام اس کے ملک میں گئے اُس نے اُن کی بڑی خدمت کی اور آنحضرتؐ پر ایمان لے آیا، اُس کے مرنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو اطلاع دی اور عیدگاہ پہنچکر صحابہؓ کے ساتھ اُس کے جنازے کی نماز غائبانہ ادا فرمائی ۔

نمازِ جنازہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیرات پڑھیں

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعٰى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ۔

لوگوں کو نجاشی کے مرنے کی خبر پہنچائی جس دن وہ مرا آپؐ اپنے صحابہؓ کے ساتھ عیدگاہ کی طرف نکلے پھر اُن کے ساتھ صف باندھی اور چار تکبیریں پڑھیں۔

سنن ابی داؤد باب الصلوٰۃ علی المسلم یموت فی بلاد الشرک

وَقَالَ الْحَسَنُ يُقْرَأُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّسَلَفًا وَّاَجْرًا

امام حسن بصریؒ کا قول ہے جنازے میں سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے اور یہ دعا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّسَلَفًا وَّاَجْرًا (اے اللہ اس (بچے) کو ہمارے لئے میرِ سامان، پیش رو اور باعثِ اجر بنا

بخاری کتاب الجنائز باب قراءۃ فاتحۃ الکتاب علی الجنازۃ

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ

حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کے پیچھے ایک جنازے پر نماز پڑھی انہوں نے سورۂ فاتحہ (ذرا پکار کر) پڑھی اور کہا میں نے یہ اس لئے کیا کہ تم جان لو کہ یہ سُنّت ہے۔

بخاری کتاب الجنائز ایضاً والترمذی باب ماجاء فی القراءۃ علی الجنازۃ بفاتحۃ الکتاب۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح اور مکمل وضو قبولیتِ نماز کی شرط ہے

نماز دخولِ جنّت کی ضمانت ہے، وضو اہتمام کے ساتھ کرنا چاہئے کوئی عضو جہاں پانی پہنچانا ہے خشک نہ رہ جائے وضو نماز کی چابی ہے اور نماز جنّت کی چابی ہے۔"

دین میں نماز کا مقام ایسا ہے، جیسا کہ جسم میں سر کا ہے۔ اگر سر کٹ جائے تو انسان زندہ نہیں رہ سکتا بلکہ اُسی وقت مر جاتا ہے اسی طرح جو شخص نماز نہیں پڑھتا اُس کے پاس دین کی کوئی چیز نہیں، خدا کے ہاں وہ مسلمان ہی نہیں نماز ترک کرنا اپنی جان عزیز و ضعیف پر ظلم کرنا ہے۔"

نماز تاخیر سے بے وقت پڑھنے پر وعید شدید

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَئَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ قَالَ ھُمُ الَّذِیْنَ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ عَنْ وَقْتِھَا (الترغیب ۱/ ۳۸۷ رواہ البزار)

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں پوچھا اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ ۝ آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نماز تاخیر سے بے وقت پڑھتے ہیں۔

نماز اوّل وقت پڑھنے کے بڑے فضائل احادیث میں آئے ہیں اور بے وقت تاخیر سے ادا کرنا منافق کی علامت بتائی گئی ہے جبکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز میں جتنا وقت صرف ہونا ہے وہ بہر حال ہو کر رہے گا، تو نماز اوّل وقت کیوں نہ پڑھی جائے، جبکہ اس پر اجر و ثواب کا وعدۂ الٰہی ہے

صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے عورتیں بھی پڑھتی تھیں

پھر وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی اپنے گھروں میں لوٹ جاتی تھیں صبح کی نماز اس قدر اندھیرے میں پڑھی جاتی تھی کہ اُن عورتوں کو کوئی پہچان نہیں سکتا تھا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ نِسَآءَ الْمُؤْمِنَاتِ كُنَّ يُصَلِّيْنَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ لَا يُعْرَفُهُنَّ اَحَدٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مومن عورتیں صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتی تھیں پھر اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی لوٹتی تھیں کہ اُن کو کوئی نہیں پہچانتا تھا۔ (نماز کے بعد اتنا اندھیرا ہوتا تھا)

ابوداؤد - ترمذی - ابن ماجہ

مسلمان عورتوں کے لئے اُسوۂ صحابیات قابلِ تقلید اور باعثِ رضائے الٰہی ہے وہ مسجد نبوی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے لئے اندھیرے میں آتیں اور نماز کے بعد اندھیرے ہی میں اپنے گھروں کو لوٹ جاتیں، اگر غیر محرم عورت کا چہرہ اور اُس کا مزین لباس غیر محرم مرد دیکھ سکتا ہو تو صحابیات کے لئے اس اہتمام کی کیا ضرورت تھی کہ اندھیرے میں نماز کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد میں آنا اور نماز کے بعد اندھیرے ہی میں اپنے گھروں میں واپس چلے جانا ؛

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ مَكَثَ قَلِيْلًا وَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ ذَالِكَ كَيْمَا يَنْفُذُ النِّسَاءُ قَبْلَ الرِّجَالِ

ابو داؤد باب انصراف النساء قبل الرجال من الصلوٰة

حضرت اُمِّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو تھوڑی دیر ٹھہرتے تھے اور صحابہ کرام بھی اس خیال سے (مسجد سے) نکلنے میں توقف کرتے کہ عورتیں مردوں سے قبل نکل جائیں (تاکہ مردوں اور عورتوں کا آمنا سامنا نہ ہو اور ایسا بے پردگی کے خطرہ سے ہوتا ہے۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت

پابندیٔ نماز کرو اور زیر دستوں (بیویوں، خادموں) کے ساتھ احسان و مروّت سے پیش آؤ

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةَ اَلصَّلٰوةَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ فِيْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ۔ سنن ربما

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وفات سے پہلے) جو آخری کلام فرمایا، وہ یہ تھا اَلصَّلٰوةَ۔ اَلصَّلٰوةَ اِتَّقُوا اللّٰهَ فِيْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یعنی نماز کی پابندی کرو، نماز کا پورا اہتمام کرو۔ اور اپنے غلاموں، زیر دستوں کے بارے میں خدا سے ڈرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب سفرِ آخرت اختیار کیا اور وصیت فرمائی تو آپؐ کی پہلی وصیت یہ ہے کہ نماز کا اہتمام کرو، خبردار اس میں غفلت نہ ہونے پائے اس لئے کہ بندے پر یہ اُس کے آقا کا حق ہے، اسے پورے التزام اور توجہ سے دیانتداری کے ساتھ ادا کرو اگر اس میں کوتاہی برتی تو نجات ہی نہ ہوگی، اور انسان اللہ کے غضب کا مستحق ہو جائے گا، اور جب اللہ ناراض ہوا تو پھر کہیں جائے پناہ نہ ملیگی،،

دوسری وصیت آپؐ کی یہ ہے کہ اپنے زیرِ دست بیوی، نوکر غلام، خدمت گار وغیرہ ان کا خیال رکھنا ان پر ظلم نہ کرنا، خود کو ان پر حاکم سمجھتے ہوئے، اُنہیں ناجائز تکلیف نہ دینا، اور یاد رکھو کہ تم پر بھی ایک زبردست حاکم ہے جو تمہاری تمام خفیہ اور علانیہ حرکات سے ہر لمحہ باخبر ہے، تمہیں ایک روز اُس کے روبرو پیش ہونا ہے، اور سرِ محشر ہر اک مظلوم کو تم سے تمہارے ظلم کا بدلہ دلایا جائیگا،

خادموں کے ساتھ حُسنِ سلوک کا حکم

خبردار جو خود کھاؤ اسمیں سے اُنہیں بھی کھلاؤ اور جیسا خود پہنو ویسا اُنہیں پہناؤ، جیسا کہ بخاری و مسلم میں ہے،

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضہ قَالَ قَالَ	حضرت ابو ذر غفاریؓ سے روایت ہے
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ	کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِخْوَانُکُمْ	فرمایا (یہ غلام) تمہارے بھائی ہیں
جَعَلَھُمُ اللّٰہُ تَحْتَ اَیْدِیْکُمْ	اللہ نے ان کو تمہارا زیرِ دست (محکوم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ اَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ اِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ

(بخاری ومسلم)

بنا دیا ہے، تو اللہ جس کے زیرِ دست (اور تحتِ حکم) اس کے کسی بھائی کو کر دے تو اس کو چاہئے اس کو وہ کھلائے جو خود کھاتا ہے، اور وہ پہنائے جو خود پہنتا ہے، اور اسکو ایسے کام کا مکلّف نہ کرے جو اسکے لئے بہت بھاری ہو، اور اگر ایسے کام کا مکلّف کرے تو پھر اس کام میں خود اس کی مدد کرے۔

بیویوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کے بارے میں وصیت مانو (یعنی میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کی ان بندیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو، نرمی اور مدارات کا برتاؤ کرو، انکی تخلیق پسلی سے ہوئی ہے (جو قدرتی طور پر ٹیڑھی ہوتی ہے) اور زیادہ کجی پسلی کے اوپر کے حصّے میں ہوتی ہے اگر تم اس ٹیڑھی پسلی کو (زبردستی) بالکل سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو وہ ٹوٹ جائیگی، اور اگر اسے یونہی اپنے حال پر چھوڑ دوگے (اور درست کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کوشش نہ کروگے) تو وہ ہمیشہ ویسی ہی ٹیڑھی رہیگی۔ اس لئے بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے کی میری وصیت قبول کرو۔"

ہر گنہگار بخوبی واقف ہے کہ گناہ کا انجام جہنم ہے۔

لیکن ہر قدم پر پُرکشش، ہر طرف دل افروز نظارے انسان کو اس طرف کھینچے لئے جارہے ہیں لیکن نماز وہ مقام بلند ہے، جس سے انسان حقیقت کی راہ دیکھنے لگ جاتا ہے۔ گناہ کے تمام راستے مسدود ہو جاتے ہیں، اور اُن سے گزرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ نیکی کی کشش بڑھ جاتی ہے، وہ راستے جو پہلے خوفناک معلوم ہوتے تھے اب پُرفضا و پُرکیف دکھائی دیتے ہیں، گناہ کی محفلیں جو پُرکشش و کیف آگیں دکھائی دیتی تھیں وہاں کریہہ حشرات الارض رینگتے نظر آتے ہیں، نماز دین کی وہ خشتِ اوّل ہے، جس پر نیکی کی عمارت کھڑی کی جاتی ہے۔ معمار اس نقشہ کو پیشِ نظر رکھے۔ کیونکہ اس پر ساری عمارت کا دار و مدار ہے اس نقشے کو خدا کے منشا کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کیا اس کے مطابق جو محل تیار ہوگا وہ پختہ اور پائیدار ہوگا ذات پات کی تمیز مٹا دینے والے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وقت آگیا، جب اپنے آقا کے حکم کی تعمیل کرنے کے بعد اُس کی دائمی خوشنودی کا انعام پانے جارہے تھے، تو رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرۂ مبارک سے جھانک کر صحابہؓ کو قطار اندر قطار مصروفِ نماز پاکر اظہارِ اطمینان فرمایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مبارک ہے جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ (میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوقاتِ نماز قرآن مجید کی روشنی میں

اَے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نماز کی پابندی رکھئے دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ (ھود ۱۱۴)

اور آپ نماز کی پابندی رکھئے دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصّوں میں بے شک نیکیاں مٹا دیتی ہیں بدیوں کو یہ ایک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے ۔

اس میں بدرجۂ اجمال دن رات کی پانچوں فرض نمازیں آگئیں ۔ طَرَفَيِ النَّهَارِ یا دن کے دونوں سروں سے مُراد ایک طلوعِ فجر ہے دوسرے بعد زوال پھر بعد زوال بجائے خود ظہر و عصر کے دو حصّوں پر شامل ہے، اور زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ کے اندر مغرب و عشاء کے اوقات آگئے ۔ قرآن مجید میں جہاں جہاں بھی اوقاتِ نماز کا ذکر ہے، بدرجۂ اجمال ہی ہے، تفصیلات صرف سُنّتِ رسولؐ کی طرف رجوع کرنے سے معلوم ہونگی ۔

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کیجئے آفتاب ڈھلنے (کے بعد) سے رات کے اندھیرے ہونے تک اور صبح کی نماز بھی

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ

نماز ادا کیا کیجئے آفتاب ڈھلنے (کے بعد) سے رات کے اندھیرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشیائے کائنات کا رکوع و سجود

نمازوں کے اوقات کے تعین میں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کی بڑی نشانیوں کے رکوع و سجود کے اوقات کو ملحوظ رکھا ہے۔ زیرِ بحث آیت سے یہ اشارہ نکلتا ہے کہ سورج شب و روز کے تمام اوقات میں قیام، رکوع اور سجود میں رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ان تمام چیزوں کا بھی یہی حال ہوتا ہے جن پر سورج کا عکس پڑتا ہے۔ وہ بھی اس کے ساتھ ساتھ اپنے رب کے آگے برابر قیام رکوع اور سجود میں رہتی ہے، ظِلَالُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ اور اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ، وغیرہ آیات میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔ یہ تمام مخلوقات اپنی صورت و ہیئت سے انسان کو گویا دعوت دیتی ہے کہ جس طرح وہ خدا کے آگے رکوع و سجود کرتی ہیں اسی طرح وہ بھی ان کا ہم آہنگ ہو کر اپنے رب کی نماز پڑھے لیکن یہ انسان کی عجیب بدقسمتی ہے کہ وہ کائنات کی مخلوق میں سے تو حقیر سے حقیر چیزوں کے آگے گھٹنے اور ماتھے ٹیکتا ہے لیکن اپنے اُس رب حقیقی سے اکڑتا ہے جس کے آگے اُس کی مسجود چیزیں بھی ہر وقت رکوع و سجود میں ہیں۔ اسی آفتاب کو لیجئے جس کے رکوع و سجود کا یہاں ذکر ہے، کون اندازہ کر سکتا ہے کہ یہ دنیا میں کتنا بُجا ہے کتنا بُج رہا ہے، اور کتنے اس کے پجاری ہیں۔

نماز حصولِ صبر و استقامت کے لئے

یہاں نماز کے اس اہتمام کی تاکید، جیسا کہ ہم اوپر اشارہ کر آئے ہیں۔ اس مشکل مرحلہ میں حصولِ صبر و استقامت کے لئے ہے جو اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو درپیش تھا۔ راہِ حق میں جو سخت مراحل آزمائش کے پیش آتے ہیں اُن میں حق پر استقامت اللہ تعالیٰ کی معیت کے بغیر ممکن نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝ (بنی اسرائیل ۷۸)	ہونے تک، اور صبح کی نماز بھی بے شک صبح کی نماز حضوری کا وقت ہے۔

وقت کی قدرتی تقسیم حرکتِ آفتاب کے تابع ہے، اور قرآن مجید نے اس کو اوقات عبادت کے لئے معیار قرار دیا ہے۔ قرآن کا اسٹینڈرڈ ٹائم "یہی ہے" ہر گرینچ ٹائم" و "مدراس ٹائم" سے بے نیاز، الصلوٰۃ سے مراد ظاہر ہے، کہ نماز مفروضہ ہے۔ اور اسی نماز فرض کے اوقات کا بیان ہو رہا ہے۔ دُلُوْكِ کے مطلق معنیٰ جھکاؤ یا میلان کے ہیں،

آفتاب کے ڈھلنے کے دو درجہ ہوتے ہیں، ایک تو اس کا عروج نصف النہار سے پستی کی طرف مائل ہونا، جسے عام بول چال میں دوپہر کہتے ہیں"

دوسرا جب مرئی العین سے نیچے کی طرف جھکتا ہے، تیسرا جب وہ افق سے غائب ہوتا ہے۔ یہ تینوں اوقات ظہر، عصر اور مغرب کی نمازوں کے ہیں

وقت کے مفہوم میں ہے۔ اس معنی کے لئے یہ عربی میں معروف ہے۔ جس مفہوم کو ہم لفظ پر سے ادا کرتے ہیں بعض مواقع میں وہی مفہوم "ل" ادا کرتا ہے۔ مثلاً اَلصَّلٰوةَ کے معنی ہوں گے نماز اس کے اوقات پر اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ نماز کا اہتمام کر زوال آفتاب پر غَسَقِ الَّيْلِ اول شب کی تاریکی جب کہ وہ گاڑھی ہو جائے۔ یہ نماز عشا کا وقت ہے۔

وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اس کو اگرچہ اَقِمْ کے تحت بھی رکھ سکتے ہیں لیکن میرے نزدیک اس کا نصب تخصیصِ ذکر کے پہلو سے ہے یعنی اَخُصُّ بِالذِّكْرِ قُرْاٰنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس تخصیص ذکر سے نمازِ فجر کی خاص اہمیت واضح ہوتی ہے۔

اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا، قرآن سے مراد یہاں نماز فجر میں قرآن کی تلاوت ہے۔ یہ لفظ یہاں فی الجملہ طولِ قرأت کی طرف بھی اشارہ کر رہا ہے اور جہرِ قرأت کی طرف بھی مَشْهُوْدًا سے اس حضورِ قلب و دماغ کی طرف بھی اشارہ ہو رہا ہے جو خاص طور پر نمازِ فجر میں امام اور مقتدیوں دونوں کو حاصل ہوتا ہے اور ملائکہ کی اس حاضری کی طرف بھی جو اس وقتِ مبارک کی برکات میں سے ہے اور جس کا ذکر احادیث میں آیا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ دن رات میں پانچ نمازوں اور ان کے اوقات کا ذکر خود قرآن میں ہے، بلکہ آگے والی آیت سے معلوم ہوگا کہ تہجد اور اس کے وقت کا ذکر بھی قرآن میں ہے۔ اتنی واضح آیات کے بعد بھی اگر کوئی شخص یہ کہے کہ قرآن میں پانچ وقت کی نمازوں کا کوئی ذکر نہیں ہے تو ایسے سر پھرے لوگوں کے بارے میں اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔

تدبرِ قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوقاتِ نماز احادیث کی روشنی میں
وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَئَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ ؟ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰی وَقْتِهَا. قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ، قَالَ ثُمَّ اَیٌّ اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بِهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهٗ لَزَادَنِیْ

بخاری باب فضل الصلوٰۃ لوقتہا

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ کے نزدیک کونسا عمل محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا نماز اپنے وقت پر پڑھنا، میں نے پوچھا پھر کونسا کام؟ فرمایا ماں باپ سے حسنِ سلوک، میں نے پوچھا پھر کونسا کام؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ باتیں فرمائیں۔ اگر میں اور زیادہ پوچھتا تو آپ اور زیادہ فرماتے۔

عذر اور ضرورت میں نماز کے وقت کا بیان

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَمَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا - ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عصر کی نماز سے ایک رکعت پالے سورج ڈوبنے سے پہلے اُس نے عصر کی نماز پالی اور جو شخص صبح کی نماز سے ایک رکعت پالے سورج نکلنے سے قبل اُس نے صبح کی نماز پالی ۔ ابن ماجہ و ترمذی و ابو داؤد من ادرک رکعۃ من الصلوٰۃ فقد ادرکھا باب وقت الصلوٰۃ فی العذر والضرورۃ

نماز صبح، ظہر اور عصر کا وقت

صبح کی نماز میں آپ ساٹھ آیات سے سو آیات کے درمیان پڑھتے اور پھر نماز ایسے وقت ختم کرتے کہ نمازی اپنے ساتھ والے نمازی کو پہچان لیتا ۔

عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الصُّبْحَ وَاَحَدُنَا یَعْرِفُ جَلِیْسَہٗ وَیَقْرَأُ فِیْھَا مَابَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی الْمِائَۃِ وَیُصَلِّی الظُّھْرَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَاَحَدُنَا یَذْھَبُ اِلٰی اَقْصَی الْمَدِیْنَۃِ رَجَعَ وَالشَّمْسُ حَیَّۃٌ

بخاری باب وقت الظہر عند الزوال و نسائی باب اول وقت الظہر ــــ

ابو برزہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز اس وقت پڑھتے جب ہم میں سے کوئی شخص (نماز سے فارغ ہو کر) اپنے پاس والے کو پہچان لیتا ۔ اور آپ اس میں ساٹھ آیتوں سے لیکر سو آیتوں تک پڑھتے اور ظہر اسوقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا اور عصر اس وقت کہ ہم میں سے کوئی عصر پڑھ کر شہر کے پرلے حصے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں (اپنے گھر کو) لوٹ جاتا اور سورج تیز رہتا۔

سردی میں ظہر جلدی پڑھنا اور گرمی میں ٹھنڈے وقت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ۔ سنن النسائی باب تعجیل الظهر فی البرد و ابن ماجه باب الابراد فی شدة الحر

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب گرمی ہوتی تو ٹھنڈے وقت ظہر پڑھتے اور جب سردی ہوتی تو جلدی پڑھتے

گرمی میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت پڑھنے کا بیان

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔ بخاری ومسلم بَابُ الْاِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِیْ شِدَّةِ الْحَرِّ۔ بخاری ومسلم وترمذی باب الابراد بالظهر فی شدة الحر

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سخت گرمی ہو تو نماز ٹھنڈے وقت پڑھو۔ کیونکہ گرمی کی سختی دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عصر کی نماز کا وقت

۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ وَاقِعَةٌ فِي حُجْرَتِي۔

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے اور ابھی سورج میرے حجرہ میں ہوتا۔

۲- عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَنْحَرُ الْجَزُوْرَ فَتُقْسَمُ عَشَرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ - المسلم باب اوقات الصلوٰۃ الخمس -

حضرت نافع رضؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے تھے پھر اونٹ ذبح ہوتا تھا اور اس کے دس حصے تقسیم ہوتے تھے اور وہ پکایا جاتا تھا اور سورج غروب ہونے سے پہلے ہم پکا ہوا گوشت کھا لیتے تھے۔

صحابہ کرام رضؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز عصر پڑھ کر اپنے گاؤں سورج کی تیز روشنی میں پہنچ جاتے ان کے گاؤں مدینہ منورہ سے چار چھ آٹھ میل تک دور ہوتے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَمْيَالٍ اَوْ نَحْوِهٖ (بخاری باب وقت العصر) حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھتے کہ سورج بلند اور تیز ہوتا پھر کوئی جانے والا عوالی کو جاتا وہاں پہنچ جاتا اور سورج بلند رہتا زہری نے کہا بعض عوالی مدینہ سے چار میل پر یا کچھ ایسے ہی واقع ہیں ــــ

عوالی وہ گاؤں ہیں جو مدینہ منورہ کے اطراف بلندی پر واقع ہیں ان میں سے بعض گاؤں چھ میل اور بعض آٹھ میل پر واقع ہے۔ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے۔ کہ عصر کا وقت ایک مثل سایہ سے شروع ہو جاتا ہے۔ ورنہ دو مثل سایہ ہونے کے بعد یہ ممکن نہیں کہ آدمی چار چھ میل جائے اور سورج میں تغیر نہ آئے، حاشیہ بخاری از علامہ وحید الزمانؒ

نمازِ مغرب کا وقت

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّهٗ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهٖ ۔ مسلم باب بیان ان اول وقت المغرب غروب الشمس، ابوداؤد باب وقت المغرب۔

رافعؓ کہتے ہیں کہ ہم مغرب کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھ کر پھرتے اور ہم میں سے ہر ایک اپنے تیر گرنے کی جگہ دیکھ سکتا تھا یعنی اتنی روشنی ہوتی تھی ــــ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نماز مغرب کی اذان اور جماعت کے درمیان بعض صحابہ دو نفل بھی پڑھتے تھے اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز ایسے وقت ختم کرتے۔ کہ کوئی شخص اُسوقت اگر تیر چلائے تو تیر جہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاکر گرے وہ جگہ اور تیر صاف دکھائی دے۔

لیکن افسوس آجکل اذان ہی بڑی تاخیر سے ہوتی ہے اور پھر اذان و اقامت کے درمیان اگر کوئی دو نفل پڑھے۔ اور نماز جماعت سے قبل کوئی تیر چلائے تو تیر گرنے کی جگہ بھی نہ دکھائی دے۔ نمازوں میں تساہل، سستی اور تاخیر ایک عادت بن گئی ہے۔ جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اور تعلیم کے خلاف ہے۔ نماز جیسے اہم امر میں یہ روش؟ ایک مسلمان کے لئے جائز نہیں لہذا اس کی اصلاح ہی میں عافیت ہے۔

عشا کی نماز کا وقت

سورج غروب ہونے سے تہائی رات یا آدھی رات تک ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاخِیْرِ الْعِشَآءِ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری اُمّت پر شاق نہ ہوتا تو میں اُن کو حکم کرتا عشا میں دیر کرنے کا۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِ اللَّیْلِ ۔ سنن ابن ماجہ باب وقت صلوٰۃ العشاء وجامع ترمذی باب ماجاء فی وقت العشاء الاخرۃ

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میری اُمّت پر شاق نہ ہوتا تو میں اُن کو حکم کرتا عشا میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیر کرنے کا تہائی رات یا آدھی رات تک۔

نمازِ فجر کا وقت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر اتنے اندھیرے میں پڑھتے تھے کہ آپؐ کے پیچھے نماز پڑھنے والی عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی اپنے گھروں کو لوٹ جائیں نماز کے بعد اندھیرے کی وجہ سے انہیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ كُنَّ يُصَلِّيْنَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ لَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ۔

مسلم باب استحباب التکبیر بالصبح والنسائی باب التغلیس فی الحضر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مومن عورتیں نماز پڑھتی تھیں صبح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی لوٹتی تھیں کہ اُن کو کوئی نہیں پہچانتا تھا۔ (یعنی نماز کے بعد اتنا اندھیرا ہوتا تھا)

قارئین کرام! غور فرمائیں ہم فجر کی نماز کس وقت پڑھ رہے ہیں اور فخر کائنات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت پڑھا کرتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و اطاعت کا تقاضا ہے کہ ہمارا ہر فعل ہر عمل آپؐ کی سُنّت کے مطابق ہو، اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور قبولیتِ عمل کی یہی شرط ہے، اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے۔

خیر اندیش عبدالرحمٰن عاجز ۱۴ مارچ ۱۹۹۰ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کی مسنون دعائیں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةَ بِ..... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، وَيَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ۔ مجمع الزوائد ۱۸/۳

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تکبیر (اللہ اکبر) کے ساتھ۔ اور قراءۃ الحمد للہ رب العلمین (سورۂ فاتحہ) کے ساتھ۔ اور نماز ختم کرتے (دونوں طرف) سلام کے ساتھ۔

تکبیر تحریمہ۔ نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر (اللہ بہت بڑا ہے)[1]

دُعائے استفتاح

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ[2]

اے اللہ! دُوری کردے درمیان میرے اور میرے گناہوں کے جس قدر کہ دور کیا گیا مشرق کو مغرب سے۔ یا اللہ صاف کردے مجھے گناہوں سے جس طرح صاف کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل کچیل سے یا اللہ! دھو ڈال میرے گناہ پانی، برف اور اولوں سے۔

---

[1] مسلم باب اثبات التکبیر فی کل خفض ورفع فی الصلوٰۃ

[2] بخاری مایقول بعد التکبیر ومسلم باب مایقول بین تکبیرۃ الاحرام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲ - وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ - مجمع الزوائد ۲/۱۰۹

میں نے اپنا رُخ ہر طرف سے یکسو ہو کر اُس (اللہ) کی طرف کر دیا جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے اور میں اُن میں سے نہیں ہوں جو شرک کرتے ہیں۔

۳ - اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

میری عبادت اور میرا ہر دینی عمل اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ ہی کے لئے ہے جو رب العلمین ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرماں برداری کرنے والوں میں سے ہوں۔

مجمع الزوائد ۲/۱۱۰ و شرح السنہ ۳/۳۴

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

اے اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی حمد ہے اور برکت والا ہے تیرا نام، اور بلند ہے تیری شان، اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ــــ ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیہا و شرح السنۃ ۳/۳۸ و مجمع الزوائد ۲/۱۰۹ والمستدرک للحاکم ۱/۲۳۵

۴ - اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ثَلَاثًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا ثَلَاثًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ ابن ماجہ باب افتتاح الصلوٰۃ - اللہ اکبر کبیرا، اللہ اکبر کبیرا تین بار اور الحمد للہ کثیرا، الحمد للہ کثیرا تین بار اور سبحان اللہ بکرۃ واصیلا تین بار پھر اللھم انی اعوذ بک آخر تک ایک بار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

سورۂ فاتحہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا رحم والا نہایت مہربان ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ - اٰمِیْنَ

ہر طرح کی تعریف ہے اللہ کیلئے جو پالنے والا ہے تمام کائنات کا۔ نہایت رحم والا بڑا مہربان مالک ہے دن جزا کا۔ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ دکھا تازہ ہمیں راہ سیدھی راہ اُن کی جو انعام فرمایا تو نے اُن پر، نہ ان کی جو غضب نازل ہوا اُن پر اور نہ گمراہوں کی۔ دُعا قبول فرما۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی دوسری سورت بھی پڑھتے اور آخری دو رکعتوں میں صرف فاتحہ پڑھتے۔

مسلم باب القراءۃ فی الظہر والعصر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع اور سجدہ کی دعائیں

۱۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ۔

تو پاک ہے، ہر عیب اور برائی سے اے ہمارے پروردگار تو ہی تعریف کے لائق ہے، اے اللہ مجھے بخش دے۔ (بخاری باب الدعاء فی الرکوع)

۲۔ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ۔

نہایت پاک اور مقدس و منزہ ہے پروردگار ملٰئکہ کا اور رُوح کا

(مسلم باب مایقال فی الرکوع والسجود)

۳۔ سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

پاک ہے وہ ذات جو صاحب قہر و بادشاہی اور بڑائی و بزرگی کا مالک ہے۔ بخاری و مسلم

۴۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ ۔ ابو داؤد و ابن ماجہ

پاک ہے میرا رب بڑا

رکوع میں یہ دعائیں یا ان میں سے کوئی ایک کم از کم تین مرتبہ پڑھی جائیں، تین مرتبہ سے زیادہ پڑھنے پر زیادہ ثواب ملے گا۔ امام پر مقتدیوں کا خیال رکھنا ضروری ہے، امام نہ نماز زیادہ لمبی کرے اور نہ مختصر۔

۵۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ۔ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ۔ مسلم ایضاً ۔ اے میرے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کے ساتھ تیرے غصّے سے۔ اور تیری بخشش کی تیرے عذاب سے۔ اور میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں تیری تعریف کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ تو ایسا ہی ہے جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قومہ

— رکوع اور سجدہ کے درمیان قومہ کی دعاء

۱— سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ بخاری بَابُ فَضْلِ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ

اللہ نے اُس کی حمد سُن لی جس نے اُس کی تعریف کی۔ اے ہمارے پروردگار سب تعریف تیرے ہی لئے ہے۔ بہت پاک تعریف

۲— سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ۔ مسلم باب متابعت الامام والعمل بعدہ

اللہ نے اُس کی بات سُنی جس نے اُس کی تعریف کی اے ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے تعریف ہے اتنی کہ جس سے زمین و آسمان کی ساری وُسعتیں بھر جائیں اور زمین و آسمان سے آگے جو سلسلۂ وجود تیری مشیت میں ہے۔ اُس کی بھی ساری وسعتیں بھر جائیں۔

سجدہ کی دُعائیں

کم از کم تین مرتبہ اور یہ ادنیٰ درجہ ہے۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ میرا رب پاک ہے بہت بلند ہے۔ ترمذی باب ما جاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود۔

۲— سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ

پاک ہے تو اے اللہ رب ہمارے اور تو ہی تمام تعریفوں کا مستحق ہے اے اللہ مجھے بخش دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳- اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ ۔ مسلم باب مایقال فی الرکوع والسجود

اے اللہ بخش دے میرے سب گناہ تھوڑے ہوں یا بہت اول ہوں یا آخر، ظاہر ہوں یا پوشیدہ

۴- سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ

مسلم باب مایقال فی الرکوع والسجود

ترجمہ ۔ پاک ہے وہ برکت والا پروردگار فرشتوں کا اور رُوح کا

دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ترمذی باب مایقول بین سجدتین ۔

خداوندا مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور میرے نقصان کو پورا کر اور مجھے ہدایت دے اور روزی نصیب کر

دو رکعتوں کے بعد تیسری رکعت سے پہلے التحیات اور تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

مُنہ سے کہنے کی بندگی اللہ کے لئے ہے اور بدن کی بندگی اور پاک مال کی بندگی اللہ کے لئے ہے ۔ سلام تم پر اے نبی اللہ کے اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر ہے ۔ گواہی دیتا ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ابوداؤد باب الشهد

کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے ہیں اور رسول اُس کے۔

آخری رکعت میں التحیات اور کلمۂ شہادت کے بعد

درود شریف اور دوسری دعائیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط ابوداؤد باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی رحمت بھیج محمدؐ پر اور آلِ محمدؐ پر جیسے کہ رحمت بھیجی تونے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر بے شک تو تعریف کیا گیا ہے بزرگی والا۔ اللہ برکت بھیج محمدؐ پر اور آلِ محمدؐ پر جیسے برکت بھیجی تونے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر۔ بے شک تو تعریف کیا گیا ہے بزرگی والا۔

درود کے بعد یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ

خداوندا میں نے اپنی جان پر بہت ہی بڑا ظلم کیا اور بجز تیرے کوئی اور گناہوں کو بخش نہیں سکتا پس تو مجھے بخش دے۔ بخشنا خاص اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ	پاس سے اور مجھ پر رحم کر بیشک
الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اَللّٰهُمَّ	تو بخشنے والا مہربان ہے۔ الٰہی میں
اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ	عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں اور
الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ	دجال کے فتنے سے دوری چاہتا
فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ	ہوں، اور زندگی اور موت کے
وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ	فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔ خداوندا
الْمَحْیَاءِ وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ	میں گناہ اور قرض سے پناہ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ	مانگتا ہوں،

مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ - نسائی باب التعوذ فی الصلوٰۃ

تشہد میں انگلی اٹھانا

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَلَّقَ الْاِبْهَامَ وَالْوُسْطٰی وَرَفَعَ الَّتِیْ یَلِیْهِمَا یَدْعُوْ بِهَا فِی التَّشَهُّدِ - ابن ماجہ باب الاشارۃ فی التشہد -

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ نے حلقہ بنایا انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا اور اس کے پاس والی انگلی یعنی کلمے کی انگشت کو اٹھایا آپ اس سے دعا کرتے تھے تشہد میں۔

آخری رکعت میں۔ التحیات۔ کلمۂ شہادت۔ درود شریف اور مسنون دعا پڑھ کر دائیں طرف منہ پھیر کر کہئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور اسی طرح بائیں طرف۔ نماز مکمل ہوگئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کے بعد دعائیں اور وظائف و اوراد۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ بہت بڑا ہے ایک بار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں تین بار

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ تو سب عیبوں سے سالم ہے۔
وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ اور تجھ ہی سے سلامتی ہے یعنی
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ تمام عالم کی اور اے بزرگی اور عزت
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ والے تو بڑی برکت والا ہے کوئی
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ سچا معبود نہیں مگر اللہ اکیلا ہے
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى اس کا کوئی شریک نہیں سلطنت
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اسی کی ہے اور اسی کے لئے تعریف
اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔
اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ اے اللہ تو جو دے اسے کوئی روک
لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ نہیں سکتا۔ اور جو تو نہ دے۔ اسے
ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ کوئی دے نہیں سکتا اور کسی کی
کوشش تیرے آگے پیش نہیں جاتی

بخاری باب الذکر بعد الصلوٰۃ
ونسائی باب الذکر بعد التسلیم۔

نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک

مسجد ہی میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے ذکر کا ثواب کامل حج اور مکمل عمرہ کا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی پھر وہ بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ سورج طلوع ہوگیا ۔ پھر اُس نے دو رکعتیں پڑھیں ۔ اُس کے لئے ایک حج اور عمرہ کا ثواب ہے ۔ راوی کہتے ہیں آپ نے فرمایا تامّۃ تامّۃ مکمل مکمل یعنی مکمل حج اور عمرے کا ثواب ۔

(شرح السنہ ۳ / ۲۲۱)

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۔

نہ گناہ سے بچنے کی طاقت نہ عبادت کرنے کی قوت ہے مگر ساتھ اللہ کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ، اور ہم نہیں پوجتے مگر اللہ کو ۔ اُسی کا ہے سب احسان اور اسی کو سب بزرگی اور اسی کے لئے تعریف ہے اچھی نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق مگر اللہ ہم صرف اُسی کی عبادت کرنے والے ہیں ۔ اگرچہ کافر بُرا منائیں ۔

مسلم باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ وبیان صفتہ ونسائی باب الذکر بعد الاستغفار ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مندرجۂ ذیل بُری خصلتوں سے خود بھی پناہ مانگتے اور اُمّت کو بھی اسکی تلقین فرمائی

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ	اے اللہ میں بزدلی اور بخل سے
مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ	تیری پناہ چاہتا ہوں اور بے کار
مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ	عمر سے تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا
مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ	کے فتنے اور قبر کے عذاب سے
وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ	تیری پناہ چاہتا ہوں۔
الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ مشکوۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ الفصل الاول بحوالہ بخاری	
اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ	اے اللہ میرے لئے میرا دین بہتر
الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ لِیْ	کر دے جس کو تو نے میرے کام کی
عِصْمَۃً وَاَصْلِحْ لِیْ	حفاظت کا ذریعہ بنایا ہے اور میری
دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْھَا	دنیا بھی درست کر دے۔ جس میں
مَعَاشِیْ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ	کہ تو نے میری روزی ٹھہرائی ہے
اَعُوْذُبِرِضَاکَ مِنْ	اے اللہ میں پناہ طلب کرتا ہوں
سَخَطِکَ وَاَعُوْذُبِعَفْوِکَ	تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی
مِنْ نِقْمَتِکَ وَاَعُوْذُ	سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیرے
بِکَ مِنْکَ لَا مَانِعَ لِمَا	کرم کے ساتھ تیری پکڑ سے اور
اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ	پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے تیرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

دیئے ہوئے کو کوئی روکنے والا نہیں اور کوئی دینے والا نہیں جسے تو روک دے اور کسی دولت مند کو اُس کی دولت تیرے عذاب سے نفع نہیں پہنچا سکتی۔ نسائی باب الذکر بعد التسلیم۔

نماز کے بعد معوذات یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھنا۔

عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اقْرَأَ الْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم کیا معوذات پڑھنے کا ہر نماز کے بعد

نسائی باب الامر بقراءت المعوذات بعد التسلیم من الصلوٰۃ

نماز کے بعد تسبیح

۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

۳۴ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ نسائی باب عدد التسبیح بعد السلام

یا ۳۳ بار اللّٰهُ اَكْبَرُ اور ایک بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَلْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

مشکوٰۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ۔ نہیں کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معبود مگر اللہ وہ تنہا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، حکومت اُسی کی ہے اور وہی حمد وثنا کا حقدار ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ سَبَّحَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ غُفِرَتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ (شرح السنہ ۳/۲۲۹)

جس نے ہر نماز کے بعد یہ تسبیح پڑھی اُس کی خطائیں معاف ہو جائینگی اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں

آیۃ الکرسی

مَنْ قَرَأَ آیَۃَ الْکُرْسِیِّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ کَانَ فِیْ ذِمَّۃِ اللّٰہِ اِلَی الصَّلٰوۃِ الْاُخْرٰی۔ مجمع الزوائد ۲/۱۵۱

جو شخص فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے وہ دوسری نماز تک اللہ تعالےٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے۔ سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھی جائے تو صبح تک اللہ تعالےٰ اُس کی حفاظت فرماتا ہے اور شیطان اُسکے قریب نہیں آئے گا۔

آیۃ الکرسی

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ (البقرۃ ۲۵۵)

اللہ وہ ہے کہ کوئی معبود اس کے سوا نہیں وہ زندہ ہے سب کا سنبھالنے والا ہے اُسے نہ اُونگھ آسکتی ہے نہ نیند اُسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے کون ایسا ہے جو اُس کے سامنے بغیر اُسکی اجازت کے سفارش کر سکے وہ جانتا ہے جو کچھ مخلوقات کے سامنے ہے۔ اور جو کچھ انکے پیچھے ہے اس سب کو اور وہ اسکی معلومات میں سے کسی چیز کو گھیر نہیں سکتے سوا اسکے کہ جتنا وہ خود چاہے اُس کی کُرسی نے سمارکھا ہے آسمانوں اور زمین کو۔ اور اس پر انکی نگرانی ذرا بھی گراں نہیں اور وہ عالیشان ہے، عظیم الشان ہے۔

آیت الکرسی

جو شخص ہر نماز کے بعد پڑھتا ہے وہ جنّتی ہے۔ اور جو اسے سونے کے وقت بستر پر پڑھتا ہے اُسے اور اُس کے ہمسایوں کو اللہ تعالےٰ مصائب و خطرات سے محفوظ فرماتا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ	حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ	مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَعْوَادِ	سے سنا وہ اس منبر کی سیڑھیوں
هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ مَنْ	پر فرما رہے تھے، جو آدمی ہر نماز
قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ	کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے۔
دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ لَمْ	اُسے جنّت میں داخل ہونے سے
يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ	کوئی چیز مانع نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَّةَ اِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ	سوا موت کے، اور جو اسے سوتے
قَرَءَاٰخِرَيْنِ يَاْخُذُ مَضْجَعَهٗ	وقت بستر پر پڑھے اُسے اور
اٰمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰى دَارِهٖ	ہمسایوں اور قریبی گھروں کو
وَدَارِ جَارِهٖ وَاَهْلِ	اللہ مصائب سے امن عطا فرماتا ہے
دُوَيْرَاتٍ حَوْلَهٗ ۔ مشکوٰۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ الفصل	

الثالث بحوالہ البیہقی فی شعب الایمان وقال اسنادہٗ ضعیف،

حضرت ابو درداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح و شام سات بار یہ وظیفہ پڑھے۔ اللہ تعالےٰ اُس کے دین و دنیا کے تمام تفکرات دُور کر دیتا ہے۔

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	مجھے اللہ کافی ہے اُس کے سوا
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ	کوئی عبادت کے لائق نہیں میں نے
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝	اُسی پر بھروسہ کیا، اور وہی
(سُنن ابی داؤد باب مایقول)	عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

وہ خوش قسمت انسان جس کے لئے ستّر ہزار فرشتے دعائیں کرتے ہیں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص مندرجۂ ذیل آیات صبح کے وقت پڑھتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ستّر ہزار فرشتوں کو مقرر فرما دیتا ہے جو اس کے لئے شام تک دعائیں کرتے ہیں اور جو شخص یہ کلمات شام کے وقت پڑھتا ہے اُس کو بھی یہی اجر ملتا ہے یعنی اس کے لئے فرشتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبح تک دُعائیں کرتے ہیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ
الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ
الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن

پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ سننے والے جاننے والے کے شیطان مردود سے اللہ وہی تو ہے جسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ جاننے والا ہے پوشیدہ کا اور ظاہر کا وہی نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اللہ وہی تو ہے۔ جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے پاک ہے سالم ہے۔ امن دینے والا ہے۔ نگہبانی کرنے والا ہے۔ زبردست ہے خرابی کا درست کرنے والا ہے۔ بڑا عظمت والا ہے پاک ہے اللہ لوگوں کے شرک سے وہی اللہ تو پیدا کرنے والا ہے۔ ٹھیک ٹھاک بنانیوالا ہے صورت بنانیوالا ہے اُسی کے اچھے اچھے نام ہیں اسی کی تسبیح کرتی ہیں جو چیزیں بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہی زبردست ہے حکمت والا ہے۔

رنگِ گل رنگِ چمن رنگِ بہاراں دیکھا
ذرّے ذرّے میں ترا حُسن نمایاں دیکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ فجر کے بعد کلام کرنے سے پہلے دس بار کلمۂ توحید پڑھنا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ	نہیں کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ	اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ	حکومت ہے اور اُسی کے لئے تعریف
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ	وہی پیدا کرتا ہے۔ اور وہی مارتا ہے
كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ	اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔
وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ	اللہ تعالےٰ اس کے لئے دس نیکیاں
وَرَفَعَ لَهٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ	لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ
وَكَانَ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ	مٹا دیتا ہے۔ اور اُسکے دس درجات
كُلَّهٗ فِيْ حِرْزٍ مِّنْ كُلِّ	بلند کر دیتا ہے۔ اور اُس کا وہ دن
مَكْرُوْهٍ وَحُرِسَ مِنَ	تمام مکروہات (ناپسندیدہ امور)
الشَّيْطَانِ ــــ	سے محفوظ رہتا ہے۔ اور وہ شیطان
الترغیب ۱/۳۰۳ بحوالہ ترمذی نسائی	(کے حملہ) سے بچا رہتا ہے۔

یہی کلمۂ توحید دس بار مغرب کی نماز کے بعد پڑھنے پر بھی یہی ثواب ملتا ہے۔ اس حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں ــــ وَكَانَتْ لَهٗ بِعَدْلِ عَشْرِ رَقَبَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ۔ اور اُسے دس مومن گردنیں آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

قصدِ نیکی ہی پہ اکرام و کرم کی بارش
کیا طریقہ ہے مری حوصلہ افزائی کا

عبدالرحمٰن عابد
میاں کوٹلوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد درُود شریف پڑھنے کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر اور نمازِ مغرب کے بعد کلام کرنے سے قبل سَو مرتبہ درُود پڑھے تو اللہ تعالےٰ اُس کی سَو حاجات پوری فرمائے گا تیس دنیا اور ستّر آخرت میں۔

اس دُرود شریف کے الفاظ یہ ہیں۔

(۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما۔

بحوالہ القول البدیع ص ۱۳۱

(پیارے رسول کی پیاری دعائیں)

(۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ — اے اللہ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیج

جلاء الافہام لابن قیمؒ

خاتم المرسلین، رحمۃ اللعلمین، شفیع المذنبین، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فداہ قلبی وروحی وجسدی وابی وامّی کے جس قدر ہم پر احسانات ہیں اُن کا شمار ناممکن ہے۔

لہٰذا آپ کی ذاتِ اقدس پر جس قدر درود پڑھا جائے کم ہے خود ربِّ کائنات اور اُس کے فرشتے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور ہمیں بھی اس کا حکم کیا گیا ہے۔

گذر گئے ہیں زمانے، مگر مہک ہے وہی
چمن میں یہ مرے نکہت خرام کا ہے نشاں

عاجز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ بَعْدَ سَلَامِہٖ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۵۰ - ۱۵۱

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا سلام پھیرنے کے بعد پڑھا کرتے سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

ترجمہ ۔ تعریف کا مستحق تیرا رب ہے۔ جو پروردگار ہے صاحب عزت اس سے جو یہ (مشرکین) کہتے ہیں۔ اور پیغمبروں پر سلام ہے۔ اور تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو پروردگار ہے جہانوں کا۔

بے شمار خطائیں ۔ بے کنار عطائیں

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَالَ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَبَعْدَ الْعَصْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کُفِّرَتْ عَنْہُ ذُنُوْبُہٗ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ الترغیب ۱/۳۰۷

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرما رہے تھے کہ جس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبح کی نماز اور عصر کی نماز کے بعد تین دفعہ پڑھا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ (ترجمہ میں معافی چاہتا ہوں اللہ سے جو کہ نہیں کوئی معبود مگر وہی جو زندہ ہے اور قائم ہے۔ اور میں اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اُس کی خطائیں معاف کردی جائینگی اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

یہ کلمات سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتے ہیں جس طرح درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَ غُصْنًا فَنَفَضَہٗ فَلَمْ یَنْتَفِضْ ثُمَّ نَفَضَہٗ فَلَمْ یَنْتَفِضْ ثُمَّ نَفَضَہٗ فَلَمْ یَنْتَفِضْ ثُمَّ نَفَضَہٗ فَانْتَفَضَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تُنْفِضُ الْخَطَایَا کَمَا تُنْفِضُ الشَّجَرَۃُ وَرَقَھَا

الترغیب ج ۲/۴۳۳ بحوالہ احمد

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کی ٹہنی پکڑی پھر اُسے ہلایا اُس سے کچھ نہیں جھڑا، پھر اسے ہلایا مگر کوئی (پتہ) نہیں جھڑا، پھر اسے ہلایا مگر کچھ نہیں جھڑا، پھر آپؐ نے اُسے ہلایا تو اُس کے پتے جھڑ گئے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ بے شک سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مٹا دیتا ہے) جس طرح درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

پڑھنے والے کی خطائیں اگر سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا عَلَی الْاَرْضِ اَحَدٌ یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اِلَّا کُفِّرَتْ عَنْہُ خَطَایَاہُ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

(الترغیب ۲/۴۳۳ بحوالہ نسائی وترمذی)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر کوئی شخص ایسا نہیں جو پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مگر اُس کی خطائیں بخش دی جاتی ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقامِ نماز کے مؤلف کی دوسری تالیفات

موت کے سائے

(موت کیا ہے؟) کتاب وسنّت کی روشنی میں

موت جو ایک ناگزیر حقیقت ہے جس کا ذائقہ ہر شخص نے بہر صورت چکھنا ہے۔ اس کتاب میں اس پر مختلف پہلوؤں سے بحث کی گئی ہے اور اس کی تیاری کی فکر پیدا کی گئی ہے۔ نیز اس کتاب میں موت و مزار و محشر کے فکرمندوں کے اعمال، ان کے احوال اور موت کے وقت انکے نصیحت آمیز اقوال کا تذکرہ ہے۔

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

ناشر

رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد

فون ۳۲۹۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہرِ خموشاں

(قبرستان)

قرآن وسُنّت کی روشنی میں قبرستان پر علمی بحث، سورۃ التکاثر کی تفسیر قبرستان کی زیارت کے فوائد۔ قبرستان کے متعلق سلف صالحین کے مشاہدات وتأثرات اور اُن کے نصیحت آموز بیانات، اہلِ قبور کی بے بسی وبے کسی کے عبرت انگیز نظارات۔ مؤلفِ شہرِ خموشاں کے بعض اپنے واقعات

دُلہن قبر کی آغوش میں

۶۱ صفحات کا نہایت درجہ نصیحت آموز مختصر ترین رسالہ جو کہ مختصر وقت میں مطالعہ کر کے دنیا، آخرت کی حقیقت سمجھ کر انسان دونوں جہانوں کو خوشگوار بنا سکتا ہے۔

زیرِ تصنیف (۱) ربِّ کائنات اور اُس کی عبادت (۲) مال خیر بھی ہے اور شر بھی (۳) تمباکو نوشی (۴) جہاد اور مجاہدین (۵) امر بالمعروف والنہی عن المنکر (۶) خطرے کی گھنٹی

(۷)۔ ایمان اور عمل صالح (۸) مناظرِ آخرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ (المؤمنون)

اور (موت کے بعد) اُن کے آگے (قبروں سے) اٹھائے جانے کے دن تک پردہ ہے

عالم برزخ

مرنے کے بعد عرصہ حشر تک کے زمانے میں میت پر کیا گزرتی ہے؟ جسد خاکی کو قبر میں دفن کر دیا جائے یا آگ میں جلا کر اس کی خاک کو ہوا میں اڑا دیا جائے یا دریا میں بہا دیا جائے یا درندوں کے پیٹ کا ایندھن بن جائے یا اسے ادویات کے ذریعہ محفوظ کر دیا جائے کیا ان سب حالات میں میت کی روح یا جسم یا دونوں کو عذاب و ثواب، راحت و کلفت ہوتی ہے کہ نہیں؟ اس پر عقلاً و نقلاً، درایتاً اور روایتاً بحث کی گئی ہے قبر سے متعلق بعض عبرت انگیز سچے واقعات بھی بیان کیے گئے ہیں نیز ان اعمال کی نشاندہی کی گئی ہے جو موجب عذاب و ثواب قبر ہیں۔

عبدالرحمن عاجز مالیر کوٹلوی

www.KitaboSunnat.com

ناشر
رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد
فون نمبر ۳۲۹۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام نماز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

(سنو بیشک اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے)

حضرت فضیل بن عیاضؒ

پیدائش ۱۰۶ھ — وفات ۱۸۷ھ

آپکا علم، زہد، تقویٰ، قناعت، صبر، حلم، خوفِ خدا، اُمیدِ رحمت رات کا قیام، نمازِ تہجد، آہ و بکا، دُنیا سے بے رغبتی، فکرِ آخرت اور اُس کیلئے تیاری، لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی عبادت اور اُس کے ذکر کی ترغیب دلانا، اور اُنکی نافرمانی سے بچنے کی تلقین کرنا۔ خلیفۂ وقت ہارون الرشید سے بات چیت، دورانِ گفتگو اُنہیں رعیت اور اللہ تعالےٰ کے حقوق کے سلسلہ میں ڈرانا اور ہارون الرشید کا زار و قطار بار بار رونا حتےٰ کہ بے ہوش ہو جانا۔ ابتداء میں آپ ڈاکوؤں کی جماعت کے سردار تھے اچانک ایک واقعہ سے متاثر ہو کر ڈاکہ زنی سے توبہ کرنا۔ اور پھر مکہ مکرمہ میں سکونت اختیار کرنا، اور ۱۸۷ھ میں وہیں وفات پانا۔ آپکے تلامذہ اور اساتذہ، آپکی عبادت و ریاضت۔ آپکے نصیحت آمیز اقوال اور عبرت انگیز احوال اور آپ سے مروی احادیثِ مطہرہ کا تذکرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برائیوں سے اجتناب نیکیوں کی تلقین قرآنِ کریم کی بہت سی آیات اور احادیثِ مطہرہ کا ترجمہ و مفہوم وجد آفریں اشعار کی صورت میں حمد، نعت، توحید، نماز، روزہ حج، زکوٰۃ، اسلام، قرآن، احادیث، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ کے فضائل پر مستقل نظمیں، مرد عورت بچے بوڑھے سب کے لیے یکساں مفید خطیبوں اور واعظین کیلئے خصوصی تحفہ

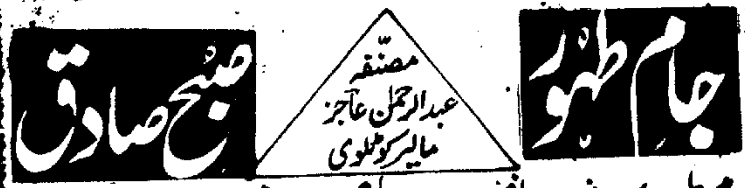

جامِ طہور کا ہر شعر پند و نصیحت سے لبریز سوز و گداز سے بھرپور ہے

جامِ طہور کا ہر قطرہ (شعر) روح کو گرماتا دل کو تڑپاتا ہے۔

جامِ طہور افکارِ ایمانی کی ترجمانی کی کامیاب کوشش ہے۔

صبحِ صادق خوابیدہ دلوں کے لیے پیغامِ بیداری ہے۔

صبحِ صادق گم کردہ راہ کیلئے مینارۂ نورِ ہدایت ہے۔

صبحِ صادق الحاد و دہریت کے اندھیرے میں روشنی کی کرن ہے۔

شمعِ فروزاں :۔ نظمیات کی تیسری کتاب اس کتاب کی نظموں کا خلاصہ اس شعر میں ہے

اُس گھر میں اندھیرے کا تصور ہی غلط ہے
جس گھر میں ہمہ وقت رہے شمعِ فروزاں

رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد فون ۳۲۹۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی کتب کی مختصر فہرست

تفسیر الکبیر	تفسیر اضواء البیان	المستدرک للحاکم
تفسیر ابن کثیر	تفسیر فی ظلال القرآن	البدایہ والنہایہ
تفسیر ابن جریر (طبری)	احکام القرآن للجصاص	تاریخ طبری
تفسیر سراج المنیر	الاتقان فی علوم القرآن	اُسد الغابہ
تفسیر فتح القدیر	اعجاز القرآن	الاصابہ
تفسیر بحر المحیط	صحاح ستہ	الطبقات الکبریٰ لابن سعد
تفسیر روح المعانی	کنز العمال	حلیۃ الاولیاء
تفسیر روح البیان	عون المعبود	کتاب الزھد لابن حنبل
تفسیر القرطبی	تحفۃ الاحوذی	صفۃ الصفوۃ
تفسیر فتح البیان	شرح السنۃ للبغوی	المغنی لابن قدامہ
تفسیر المنار	نیل الاوطار	الخصائص الکبریٰ
تفسیر الخازن مع النسفی	الترغیب والترہیب	سیرۃ الحلبیہ
تفسیر ابن عباس	فتح الباری	زاد المعاد
تفسیر جلالین	عمدۃ القاری	الجواب الکافی
تفسیر جامع البیان	قسطلانی	الفوائد
تفسیر المراغی	فیض الباری	منہاج السنۃ
تفسیر مجمع البیان	معارف السنن	فتاوی عالمگیریہ
تفسیر منہج الصادقین	التلخیص الحبیر	الحاوی للفتاویٰ (للسیوطی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اردو کتب کی مختصر فہرست

تفسیر ثنائی
تفسیر ابن کثیر
تفسیر معارف القرآن
تفسیر مواہب الرحمٰن
تفسیر ابن عباس
تفہیم القرآن
درس قرآن
احسن التفاسیر
واضح البیان فی تفسیر اُمّ القرآن
ترجمان القرآن
اُمّ الکتاب ابوالکلام آزادؒ
بیان القرآن
تفسیر عثمانی
تفسیر ستاری سورۃ فاتحہ
تفسیر مظہری
تبویب القرآن
تفسیر آیات کریمہ امام ابن تیمیہؒ

مفردات القرآن
تفسیر حقانی
تیسیر الباری شرح صحیح بخاری
صحیح مسلم شریف مع مختصر شرح نووی
مشکوٰۃ شریف
مشکوٰۃ شریف غزنوی
ابن ماجہ
ترمذی
موطاء امام مالک
مظاہر حق
شمائل ترمذی
درس حدیث
بلوغ المرام
تلخیص سبل السلام فی شرح بلوغ المرام
ترجمان السنۃ
معارف الحدیث
ابوداؤد شریف

سیرۃ النبیؐ
رحمۃ اللعالمین
جمال مصطفیٰ
الفاروق
سیرت عائشہ صدیقہؓ
حیات ولی
سیرت سید احمد شہیدؒ
حیاۃ الصحابہ
اسلامی خطبات
خطبات محمدی
خطبات توحید
احیاء العلوم اردو
کیمیائے سعادت
مومن کے ماہ و سال
لغات القرآن
المنجد
مصباح اللغات
القاموس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاج کمپنی اور دوسرے اداروں کے

ہر قسم کے

قرآن مجید معرّی و مترجم تفاسیر و احادیث کتبِ درسِ نظامی

اور

کتبِ تصوّف ، کتبِ اخلاقیات ، طبّی کتب

مکہ مکرمہ، مصر، بغداد، ترکی، بیروت، طہران وغیرہ کی

عربی، اسلامی، مذہبی مطبوعات، پاک و ہند کی عربی، فارسی اور

جدید و قدیم، نادر و نایاب کتب اور قلمی مخطوطات کی

خرید و فروخت کا

عظیم ادارہ

۹۴... بے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

06915

رحمانیہ دار الکتب ، امین پور بازار، فیصل آباد فون ۳۶۹۱۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ